

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْسِيَنَّ فِىْهِ سُبُلَنَا اِنَّهُ اَمَاتٌ

CHECKED 1995

# مرثیہ میریس جلد چہارم



اللہ اکبر والمنتہ کہ ان ایام فرخندہ فرجام نصارت انصام نذرت التیام میں گنجینہ حزن بکاشت  
و جانفرا و ذخیرہ ہوش ربا و ماتم افزا در لعیہ وصول برکات دنیوی و سیلہ حصول نجات اخروی  
حالات پر صعوبات حضرت شہدائے کربلا علیہم التحیۃ و الشنا مصادق ہا ابنائے و ہار یحیائے  
احسن و احسین سید شباب اہل بختہ سرایا نظم سلیم جلد چہارم مرثیہ ہائے میریس تصنیف بطیہ  
نخلیند گلستان مخموری گل سرسبد بوستان تبریزی شہیرہ امصار و دیار وحید العصر کیتاے و نگار  
فخر ہندوستان مستغنی عن الوصف البیان جہ ضایع نفیس ملائک علیہم السلام فصحا جناب میر علی صاحب  
مغفور المتخلصین ایس جکا کلام جلد عیوب سے پاک صاف او جنگی فصاحت کا شہرہ وفات سے تاقان  
ہے اور تمام زمانہ جن کا وصف ہی شغولی و صحت تمام بسا اسی جلیلہ بنجیدہ کار پردازان  
استقام باد کیسراہ سلسلہ نذر

مطبع منشی نو

## اطلاع

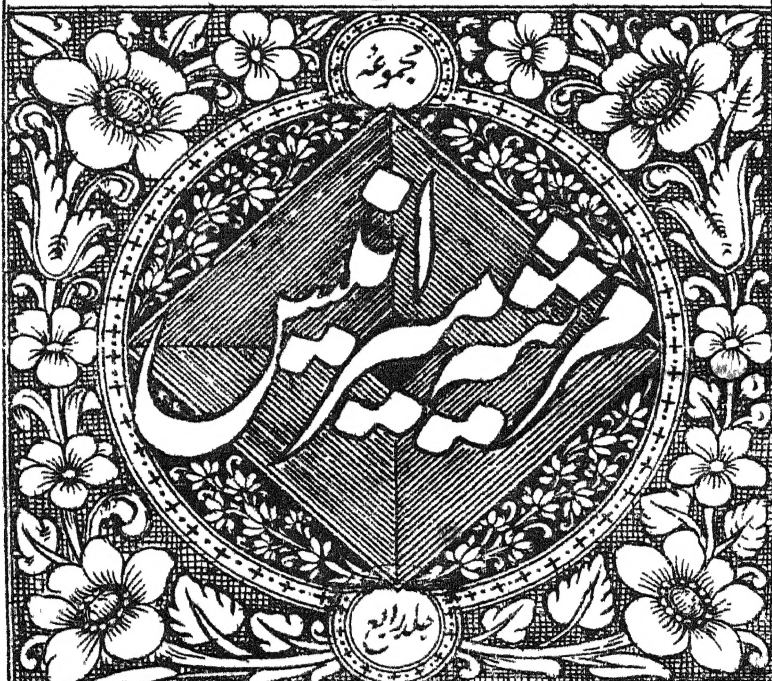
اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ فروخت کے لئے موجود ہے اور فہرست کلمان ہر ایک شائق کتاب کے چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے جو کتب کہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں وہ علم فقہ و غیرہ عربی اُردو و فارسی مذہب امامیہ کی ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی ہو۔

قیمت	نام کتاب
	<b>فقہ عربی اہل تشیع</b>
۱۶	مختصر النافع - اس میں فقہ مذہب امامیہ کے تمام ضروری مسائل کا بیان ہے علامہ ابو القاسم جعفر ابن الحسن جنکی و دیگر علوم و فنون میں بھی بہت سی کتابیں یادگار ہیں۔
۱۷	زاد المعاد - معہ فتاویٰ حجت الاسلام - اسکے حاشیہ پر دعائے جوشنیں اور بین السطور میں فارسی ترجمہ درج ہے۔ از علامہ محمد باقر مجلسی اسکی تمام عبارات معرب ہے۔
۱۸	زین المتقین - اوراد و ازکار و احکام و شرع مذہب اثنا عشری میں نہایت معتبر ہے اس میں بہت سے مسائل بطور سوال و جواب درج ہیں تمام مسائل فقہیہ آداب نماز و حج پرہ کا بیان نہایت واضح طور پر کیا گیا ہے۔
۱۹	موعود و عاے جوشن صغیر و کبیر مع درود طوسی مترجم از خواجہ نصیر الدین طوسی۔
	<b>فقہ فارسی اہل تشیع</b>
۲۰	بشراعیع الاسلام - موسوم بہ جامع الرضوی فقہ اثنا عشری میں یہ کتاب مشہور مل درس ہے جملہ حلال و حرام کے مسائل کا بیان ہے اصل کتاب شیخ ابو القاسم جعفر حسن کی تصنیف سے عربی میں تھی مگر چونکہ ہر کوئی اُس سے مستفید نہیں ہو سکتا تھا لہذا مولانا عبد الغنی صاحب کشمیری نے اسکو فارسی میں ترجمہ کیا۔
۲۱	جامع عباسی بست بابی - تمام مسائل فقہ امامیہ کی جامع کتاب ہے۔ حاشیہ پر ترجمہ الصلوٰۃ وغیرہ چڑھے ہوئے ہیں مصنفہ خاتم المجتہدین شیخ الاسلام مولانا بہار الدین



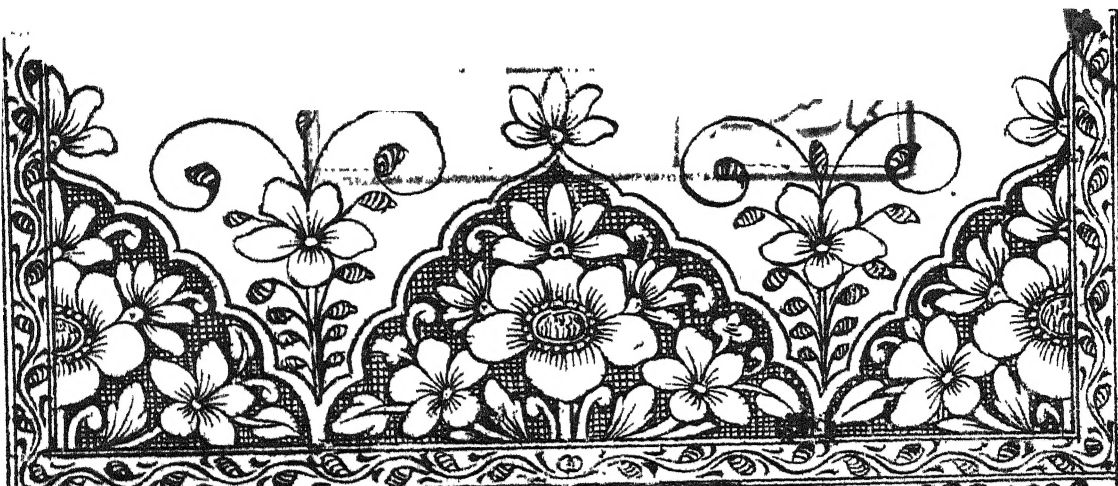
صفت شاکر و مکار فضیلت از و آسمان  
بعون پادشاهان و قیامین آن

در تیره اشک ریزی مؤمنین و وسیله تحصیل احسانات بفرزاداران آنکه طاهرین آسمانی



از کلام ندرت انتظام سکر مدثر گویان نامی و اکران گرامی میر علی قلی خان متخلص آئین محوم لکنوی

بر طبع میانی نوک لکھنؤ طبع میانی نوک لکھنؤ  
بر طبع میانی نوک لکھنؤ طبع میانی نوک لکھنؤ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یہ غرض تھا کہ اس کو  
کہ چاہتے تھے اس میں تھیں غلام  
الو نہ کیا کرتے تھے اس میں تھا  
چھاتی پڑتے تھے کہ وہ کیا کرتے

۴۴  
 لے غافلہ یہ عرض الہی کا ہوتا  
 پیرا ہو خباب اعلیٰ کا ترابا  
 یہ لالچ ہے فرزندِ بونہید سارا  
 خلیج اسکا گہو کو نہو یہ گیارا

۴۵  
پیشتر منع بدایت ہوتے ہوئے خواہیاری  
دور سے بجا دیگا یہاں تک کہ کوئی  
انڈیا سے بعد اسکو بہت زیادتی  
پیشتر سے کام نہ لے گی دولت بھاری

یہ حال تھا اُفت سے رسول عربی کا  
روزانہ گوارا تھا حسین ابن علی کا

ہنستا ہر جو یہ دل مرا کھلیا تا کہ زہرا  
روئے سے جگر سینے میں بلجاتا ہر زہرا

کیا کیا کہوں جو مجھ پر یہ احسان کرے گا  
سب گھر حری امت پر یہ تران کرے گا

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

ایسا تو کسی کو نہیں حضرت مسیح کی یاد  
بے غافلہ کہتی تھیں کیا اٹھنا  
اس لال سے اُفت ہو بہت یاد  
فرمانا تھا اس طرح وہ کہتے ہیں ہمارے

۷  
مشق شش اینک است از وفات  
اس باب یکبار خواند که کفر و کفر  
آخر و بی یونیکا مصیبت سین  
صنعتی می آید و یونیکا خواند

جسین یہ ہوگا تو اذیت نہ مجھے ہوگی  
راحت اسے ہو چکی تو راحت مجھے ہوگی

میثا ترا یاد در هر رسول دومه را کا  
پیارا سلیقه کرتا ہوں کہ پیارا ہر خدا کا

تم کہتی ہو پیارا یہ جو بہت پیار یہ کیا ہے  
سو بار میں صد فی ہوں جو اس پر کیا ہے

<p>۴۸</p> <p>کے کھنچے تھے تیرے کبیرے کبیرے کبیرے جب تیرے تھے پیارے کبیرے کبیرے کبیرے جو کبیرے کبیرے کبیرے کبیرے کبیرے</p>	<p>۴۹</p> <p>زلات زبان تیرے تھے تیرے تیرے تیرے اور تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے انہی کی تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۵۰</p> <p>کے کھنچے تھے تیرے کبیرے کبیرے کبیرے اور تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے انہی کی تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۵۱</p> <p>آتش کی برہمی جو دہن آکا تر تھا جبوب الہی کی زبان کا وہ اثر تھا</p>	<p>۵۲</p> <p>بھل پر چھوٹے بھوک میں کھانکے لیے تھے اور بھر کین بیاں بھانے کے لیے تھے</p>	<p>۵۳</p> <p>کس حق سے وہ زانو پیر جلوہ نما تھے تھے تھمس تھی آپ تو وہ درد دھاتے</p>
<p>۵۴</p> <p>اوسے تا بوغین اور دست جو تھم تھے جاری تھے تھم تھم تھم تھم تھم تھم</p>	<p>۵۵</p> <p>جس کو کبیرے کبیرے کبیرے کبیرے کبیرے جس کو کبیرے کبیرے کبیرے کبیرے کبیرے</p>	<p>۵۶</p> <p>جس کو کبیرے کبیرے کبیرے کبیرے کبیرے جس کو کبیرے کبیرے کبیرے کبیرے کبیرے</p>
<p>۵۷</p> <p>کس طرح کسوں نہر لہن آسکو زبان سے وہ شیر تو شیرین تھا کین شیر جان سے</p>	<p>۵۸</p> <p>جس پر کہ یہ لطف اور یہ عنایت تھی نبی کی سو باؤن دھرا شمرنے جھاتی یہ اسی کی</p>	<p>۵۹</p> <p>یا پیارے نواسے کو دیا بخت جگر کو دنیا سے اٹھا بیونگے ہم ایک پسر کو</p>
<p>۶۰</p> <p>کس طرح کسوں نہر لہن آسکو زبان سے وہ شیر تو شیرین تھا کین شیر جان سے</p>	<p>۶۱</p> <p>جس پر کہ یہ لطف اور یہ عنایت تھی نبی کی سو باؤن دھرا شمرنے جھاتی یہ اسی کی</p>	<p>۶۲</p> <p>یا پیارے نواسے کو دیا بخت جگر کو دنیا سے اٹھا بیونگے ہم ایک پسر کو</p>
<p>۶۳</p> <p>میر تیرے تھے بوسہ رخ لیتے تھے حضرت انجام کا دیاں امانور و تیرے تھے حضرت</p>	<p>۶۴</p> <p>اوس حلق پر پھر جو پھر ہو گا شفیق کا کیا حال ہوا ہو گا رسول عربی کا</p>	<p>۶۵</p> <p>بخشنا تھا مجھے تھے یہ کرم رب ملائے سو دونوں یہ پیر زمین بند ہیں خدا کے</p>

<p>علم خداوند کی عرش کے پاس سوار خداوند کی عرش کے پاس سوار خداوند کی عرش کے پاس سوار خداوند کی عرش کے پاس سوار</p>	<p>علم خداوند کی عرش کے پاس سوار خداوند کی عرش کے پاس سوار خداوند کی عرش کے پاس سوار خداوند کی عرش کے پاس سوار</p>	<p>علم خداوند کی عرش کے پاس سوار خداوند کی عرش کے پاس سوار خداوند کی عرش کے پاس سوار خداوند کی عرش کے پاس سوار</p>
<p>وہ پاس ہو تب کہ اپنی یہ رضا ہے اس امر کا ہم نے تمہیں مختار کیا ہے</p>	<p>وہ پاس ہو تب کہ اپنی یہ رضا ہے اس امر کا ہم نے تمہیں مختار کیا ہے</p>	<p>وہ پاس ہو تب کہ اپنی یہ رضا ہے اس امر کا ہم نے تمہیں مختار کیا ہے</p>
<p>علم خداوند کی عرش کے پاس سوار خداوند کی عرش کے پاس سوار خداوند کی عرش کے پاس سوار خداوند کی عرش کے پاس سوار</p>	<p>علم خداوند کی عرش کے پاس سوار خداوند کی عرش کے پاس سوار خداوند کی عرش کے پاس سوار خداوند کی عرش کے پاس سوار</p>	<p>علم خداوند کی عرش کے پاس سوار خداوند کی عرش کے پاس سوار خداوند کی عرش کے پاس سوار خداوند کی عرش کے پاس سوار</p>
<p>پھر دل کو کس شغل میں بہلائی نہ ہوا اس پر جو زوال آیا تو مر جائیگی نہ ہوا</p>	<p>پھر دل کو کس شغل میں بہلائی نہ ہوا اس پر جو زوال آیا تو مر جائیگی نہ ہوا</p>	<p>پھر دل کو کس شغل میں بہلائی نہ ہوا اس پر جو زوال آیا تو مر جائیگی نہ ہوا</p>



<p>۴۵ نصحت سے جو بچ رہا ہے فرزند سے فرزند کے اچھے بھائی مادر کی لود کیسے وہ آخری دلیار</p>	<p>۴۶ مکڑی کو چوڑے قصد کی کیا چیز مکڑی کو چوڑے قصد کی کیا چیز مکڑی کو چوڑے قصد کی کیا چیز</p>	<p>۴۷ فرمانا تو تھا غلط ذرت و غلط بڑا تھا کس کو شیر خیال نشہ لولاک وہ کہ کعبہ دین جاتا تھا سب سے</p>
<p>۴۸ قدیر تھے ہم نے رہ خالق میں دیا ہے بیٹا ترے مالک تھے یا دیکھا ہے</p>	<p>۴۹ لاشہ لیتے بچے کا وہ مظلوم کھڑا تھا اُس جان پر میر پر عجب وقت پڑا تھا</p>	<p>۵۰ تھا وہ بیان کہ پیارا مر ابر بخیرہ نہوئے جمع میں نظر سے کہیں پوشیدہ نہوئے</p>
<p>۵۱ اُس کو لکھ کر یہ سخن مادر غنوار اُس روز سے اس طفل کو لاکھ ازار فرمانے تھے بدور کے بچے اچھے بھائی</p>	<p>۵۲ اوی آتے متنبو میں سر کھٹا ابوہ تھا سب سے سب سے بھائی فرمانے تھے بدور کے بچے اچھے بھائی</p>	<p>۵۳ دور اس سے منہ جو چھو چکا نواس اچھے قدم اور بار بار دلیہ زبیرا فرمانے تھے بدور کے بچے اچھے بھائی</p>
<p>۵۴ ہر چند کہ ہو صد مہ جانکاہ بنی پر برصدے ہیں سو بیٹے حسین بن علی پر</p>	<p>۵۵ حیران تھے یہ نقشہ تھا گردہ نصحا کا غل بزم میں تھا صل علی اصل کا</p>	<p>۵۶ صد مہ ہوا ایسا شہ لولاک کے اوپر سمجھے کہ گرا عرش برین خاک کے اوپر</p>
<p>۵۷ اُس کو لکھ کر یہ سخن مادر غنوار اُس روز سے اس طفل کو لاکھ ازار فرمانے تھے بدور کے بچے اچھے بھائی</p>	<p>۵۸ دن سخت قانون نیاں چلی خال دن کھیل کے تھے جا پر کا تھا خیال فرمانے تھے بدور کے بچے اچھے بھائی</p>	<p>۵۹ منہ سے کہنے کو دیکھ لے گئے حضار منہ سے کہنے کو دیکھ لے گئے حضار فرمانے تھے بدور کے بچے اچھے بھائی</p>
<p>۶۰ دولت مجھے بخشی ہو جناب اہدی نے فرزند کو کھو کر مجھے پایا ہے بنی نے</p>	<p>۶۱ سب روکتے تھے ہاتھوں میں اس شک کو جاتے تھے اُدھر کو کھینچتے تھے اُدھر کو</p>	<p>۶۲ بنڈاؤ مجھے چوٹ تو کھائی نہیں پیارے پانوں میں کہیں ضربے آئی نہیں پیارے</p>

<p>۴۱۴ یوں در کے چھپتی ہیں جیسا تو کہ ایک سے ایک دلیہ باب خسین سدرین سدرین باب</p>	<p>۴۱۵ پیشانی زلفی تو تھی تیرے زخمی تھا سینہ زخمی تو تھی تیرے زخمی بہو تھا ایک زخمی تیرے زخمی درد دل تھا غم صغیر تیرے زخمی</p>	<p>۴۱۶ عقاوت زلال نہ تو باجی تھی تیرے جانا تھا حرات وہ میدان بلا خبر تو کہ یہ ہوا تھی کہ وہ باب سے ایک بچن انگور نازن تھا ہر اک ننگ تیرے</p>
<p>۴۱۷ گریسے ترے زلزلہ تھا عرش برین پر جبریل نے پر کے کھائے تھے زمین پر</p>	<p>۴۱۸ افراط جراح سے کہیں تن میں نہ جا تھی کچھ ہوش تھا اپنا مگر یاد حشر تھی</p>	<p>۴۱۹ سب جھباو میں صحر کے پرند تو پڑے تھے اور دھوپ میں تہناشہ مظلوم نظر ہوئے تھے</p>
<p>۴۲۰ ہلے اہل غریب زیدی بجا خیمہ کا صدمہ تھا بجی کوہ گوارا کردن وہ قیامت کا تھا احسن و گھوڑی گرائے تھے لے خاک پادشاہ</p>	<p>۴۲۱ یہ تیرے نظر سے تھی یا خبر غم غوار مولا سے دریا کہ کا تھا کوئی سوار تو تھے تیرے خاک پادشاہ تیرے غم غوار</p>	<p>۴۲۲ تھا غریب سحر کے بیٹے نکایا اور نا طیکے لال کے تھا سر پہ نہ پایا دان گھوڑی کوئی تھی اکئی بار پایا اکس طور نہ دودن تھا غم غم غم پایا</p>
<p>۴۲۳ اس جان سیر کا عجب حال ہوا تھا سب نازنین تن تیرے غریباں ہوا تھا</p>	<p>۴۲۴ قاسم تھے نہ عباس نہ مشکل بنی تھے کیا بیکس مظلوم حسین ابن علی تھے</p>	<p>۴۲۵ طاقت نہ سخن کی تھی نہ تشنہ وہاں میں نیسے تھے لب اور بیاس کا تو تھی زبان میں</p>
<p>۴۲۶ اس وقت تو تھی کہ کوئی میں اٹھانے نہ ساقی کو نہ تھی کہ پانی تیرا نہ ہر کسی سے تھی نہ سخن و نہ تین تھانے اور تیرے ہی پیغام اجل کیے تھے تیرے</p>	<p>۴۲۷ وہ دھوپ وہ پانی وہ تنہا کی عالم تھا بیکار انہوں کے الم طین کا نام بجوات خدا کوئی نہ ہمدرد نہ ہمد مظلوم ادھر ایک ادھر سیکر ان ظلم</p>	<p>۴۲۸ چھوڑا تو تھی غم غم غم غم غم غم اور ایک تن شاہ پوچھ تھی ادھر گرد کھانا تو وہاں خیمہ نہیں کھاتے تھے وہاں تھا فافو سے دیکھتے تھے تو نہ جی زرد</p>
<p>۴۲۹ لاکھوں کیلادہ شہ تشنہ جگر تھا غبار و زمین کوئی نہ ادھر تھا نہ ادھر تھا</p>	<p>۴۳۰ لاتے تھے نہ شکوہ کی بھی تھریر زبان پر ہر وقت مگر جاری تھی تکبیر زبان پر</p>	<p>۴۳۱ تھا ضعف بہت تاب تو ان حسین تھی بازو تھا جو زخمی تو کم ضعف سے غم تھی</p>

<p>۴۴۴          لب برون غزال تھادہ چار سائیدہ          زبون کر لہو مینا فغا چہرے کے پسینہ          کالون مین بونچو پتی جی جیڑا سائیدہ          مظلومی سے روز تھکے سلطان مین</p>	<p>۴۴۵          باز تو کتب کی تھی در در شاہ بار          سایہ کے کون کے بوا قفل علی دار          اندک کا اب سر پر ہر سایہ جی دکار          داشتہ کہ توشہ کی کچھ اپنی نہیں نزار</p>	<p>۴۴۶          تھاکر خلد برون دین غم سے جاری          ہوا چہرہ جھکا جانا تھا صوف تھاکاری          کہ نہ تھو نہ فراتا تھا وہ عاشق باری</p>
<p>۴۴۷          کس لاش کو صلہ نہ کر مولا          اب اٹھو سبوت سوچے بھائی راجیا          بی وقت مدد جو کہ ہوئے ہم تن تنہا          جہم چا نہیں کہے کہ مین گھوڑی ہوا</p>	<p>۴۴۸          خٹان کفن کے مین جہم و یاد          زنی مین برون علی کبر علی صفر          صلت کچھ تھی نہیں دینے جن لگو          جہنم نہیں پشیدہ کردن جان ادا</p>	<p>۴۴۹          فراتا تھا ادا سے وہ مولا و عالم          کیون نہ تھوئے مخرج کچھ کہے ہو لہم          مین ابن دیا لہ ہون اسے فوہ ظلم          ترانہ نہ ظلم کہ شہیر ہو رہم</p>
<p>۴۵۰          سر پستی خیمہ سے نکلتی ہے سکینہ          تم جاگے بھاگو کہ جھلتی ہے سکینہ</p>	<p>۴۵۱          کیا جانے کیا بعد سر حال کرینگے          گھوڑوں سے شکر انھیں پامال کرینگے</p>	<p>۴۵۲          بیکس ہون بنی زلاد ہون نالان مہرین ہون          سید ہون مسافر ہون گہرا رہنیں ہون</p>
<p>۴۵۳          انی جی صلا حضرت زہرا کی یاسرین          صلیتے ترسا اور دم زلفا شہرے نمان          کون جی کر اور دھوپ بندت چو چارین          کچھ کرکے لو سا کیلے میر بون تبار</p>	<p>۴۵۴          پوچھتے تھے حضرت کہ میر بون بیون والے          اور اسے پوچھتے تھے سوار دن کے لولہ          دیکھ کر پوچھتے تھے سوار دن کے لولہ          نہ لکھ کر پوچھتے تھے سوار دن کے لولہ</p>	<p>۴۵۵          مین وہ ہون نہ بنی نہ جی کا دیکھو پوچھایا          مین وہ ہون نہ بنی نہ جی کا دیکھو پوچھایا          مین وہ ہون نہ بنی نہ جی کا دیکھو پوچھایا</p>
<p>یہ دھوکا صد نہ سہا جائیگا داری          دور و ز کے پیاتے بوغش آجائیگا داری</p>	<p>غل تھا کہ کہ کر ڈکڑے مچر کے جسکر کو          گھوڑے پہ بٹھلے نہ دوز بکرا کے پسر کو</p>	<p>تلوگ ہو باطل کی طرف مین سو حق ہون          مین مصحف ناطق کے مرقع کا درق ہون</p>

<p>میر بلکہ تو دلا حکم کیا صبر کیا ہے غم کھایا جو اور غم جگہ میں نہ پایا جو اس وقت ملک کی نین میں نے پایا جو</p>	<p>میر میں کون ہوں اسے ملا کو کچھ ملا تھا بلا اور علی بان اور میری قاطبہ نہ تھا تیرے نہیں کوئی چھوڑا نوا سا میں دھوکے جو عالم میں نہ پایا کو کچھ</p>	<p>میر لیکن کیا کین کو درد ہو کین کی آغوش حکایت نہیں کچھ کچھ اپنے اس عجبے نہیں کچھ کچھ اپنے یہاں میں نے نام نہ پایا جو</p>
<p>سوچو تو کہ تلوگوں نے کیا ہے ادبی کی اور میں نے بُرائی کبھی نہیں چاہی کسی کی</p>	<p>تملوگوں کا ممان ہوں اور وہ وطن ہوں دو تھوڑا سا پانی کہ بہت تشنہ دہن ہوں</p>	<p>جیتے ہیں تو یہ غلام و ستم کم نہ کریں گے تم عجز کرو در جم کبھی ہم نہ کریں گے</p>
<p>میر میں وہ ہوں کہ کرتا ہوں رفاقت میں تیار جیسا کہ کوئی ہے کیا دیکھ کے اس کا ہے چلے کر فرزند کو آگے سے اس کا ہے</p>	<p>میر ظہر بخشنے لکھنے حکم کے بانی شہید شہزادہ کو دہن عجب زاری میں کیا کہیں گرا حقد مرسل کے جانی میں نہ دیکھتا نہ دیکھا تھیں پانی</p>	<p>میر یہ سب کوئی کہہ سکتا ہے اکبر کو ملک کو نہیں اس وقت بلانے عباس دے کر نکلا اس دم نہیں آئے فاسم بھی نہیں آئے دکھ درد مٹاتے</p>
<p>بچہ چھپنے کا مرا تیرے مارا اور میں نے کسی کو نہیں شہید مارا</p>	<p>اس سوکھے ہوئے خلق پہ بچہ کو دھریں گے ان آب دم تیغ سے میرا کرینگے</p>	<p>وہ جاہ و حشم کیا ہوا وہ اوچ کمان ہے یاد رکھو کیا ہو گئے وہ فوج کمان ہے</p>
<p>میر میں نے تو تیرے بیٹے کو سوایا میں نے تو تیرے بیٹے کو سوایا میں نے تو تیرے بیٹے کو سوایا میں نے تو تیرے بیٹے کو سوایا</p>	<p>میر میں نے تو تیرے بیٹے کو سوایا میں نے تو تیرے بیٹے کو سوایا میں نے تو تیرے بیٹے کو سوایا میں نے تو تیرے بیٹے کو سوایا</p>	<p>میر میں نے تو تیرے بیٹے کو سوایا میں نے تو تیرے بیٹے کو سوایا میں نے تو تیرے بیٹے کو سوایا میں نے تو تیرے بیٹے کو سوایا</p>
<p>شہید تو بیکس ہو غریب الغریب ہے سید کے شانے میں تھیں فائدہ کیا ہے</p>	<p>ہو کام مجھ سے نہ چدر سو غرض ہے ہلوگ سپاہی ہیں ہمیں زر کو غرض ہے</p>	<p>سب ہو یہ غلط بھوکے پیاسے بھی نہیں تم اور اتم مرسل کے نواسے بھی نہیں تم</p>



<p>۴۴ پہنچے تھی غصہ شہ لب تشکر کو آیا تجھ کے سوسے گنبد گردون بنایا کافی ہو شہادت کو تو اسے بار خدا یا کیا تر سے نبی کے کو جو اعلانے نہایا</p>	<p>۴۵ خدا جہنم بنائی کا میں کیسے چاہوں جہنم کو تو ابھی نہیں گئے خیر کو تو شہ جیسا کہ جو ابھون نہ یاد داتے ہیں اکثر کافی ہے درو کر نہ میری مولا در</p>	<p>۴۶ تجھ نے تین تین کر حیدر کردار تو کوئی سپر باندھے تھے اسدن تیار جیجیجی کی کمان دوش پہ تھی غیر گلزار نچے اٹھو نہیں درنا نہ بولاب بول</p>
<p>۴۷ اب تو سخن تلخ اٹھانے نہیں جاتے اور تیغ کے جوہر بھی دکھانے نہیں جاتے</p>	<p>۴۸ اب عاجز و بکیں کی شجاعت کو بھی دیکھو نوفالہ کے شیر کی طاقت کو بھی دیکھو</p>	<p>۴۹ تھا موسیٰ عرنا کا کر بند کر میں پہنے تھے زرہ حضرت داؤد کی بر میں</p>
<p>۵۰ انکوت ملو عالم بالاسے یہ آتی خاتم کو یہ مظلومی دروخت تری جانی ہم شاد کر گئے تھے اسے میرے قلابی ہاں اب تو نہ سبب انھیں خیم نامانی</p>	<p>۵۱ اب تو نہ کچھ تھے ابھی عار سے یہ سوچو جو تیغ پیا اشد بھل آتی شرب کہ ہو بیچو بیچو سنبھل کر بسزین شہر صدر جیسا سا لگا کوئی نے دھوا ز میں ہو</p>	<p>۵۲ لنگر پہ خیر پہنچے چلے یون شہر وال میں موغنا کی ہون گود کا پالا کون آج تو تلواری روئے کرتے وال کون آج تو تلواری روئے کرتے وال</p>
<p>۵۳ قتل آگ اگرچہ تجھے منظور نہیں ہے پر تو تو کسی حال میں مجبور نہیں ہے</p>	<p>۵۴ غل تھا کہ عجب شوکت و شان شہر دین ہو ہو تا ہو یہ ظاہر کہ وہ مظلوم نہیں ہے</p>	<p>۵۵ یہ ہستی دشمن کے لئے سیل فنا ہے یہ برق جہاں سوز ہو یہ قہر خدا ہے</p>
<p>۵۶ اگر ہے یہ فرائض تیرے سبب جب جو نہ ہو مجھ کو مجھے اسے شکر ظلم چاہوں جو ابھی دفتر کو نہیں ہوئے ہم اگر کہیں نہ ہوں نہ پالا کوئی نہیں ہم</p>	<p>۵۷ اب تو نہ تھا تو نے زنجی تن الم اور تین شب درو کر گیا بیچو تھی ہو اگر کہیں نہ تھا تو نے زنجی تن الم اور تین شب درو کر گیا بیچو تھی ہو</p>	<p>۵۸ اگر کہیں نہ تھا تو نے زنجی تن الم اور تین شب درو کر گیا بیچو تھی ہو اگر کہیں نہ تھا تو نے زنجی تن الم اور تین شب درو کر گیا بیچو تھی ہو</p>
<p>۵۹ کرماتھیں غارت ابھی خان کی قسم ہے پر کیا گردن میں پیچ مینا کا قدم ہے</p>	<p>۶۰ تھا نیچے قیص عربی اُسبہ قبائلی اور دوش مبارک پہ محمد نامی عبا تھی</p>	<p>۶۱ ملواریں کھینچیں تیرے چلے چار طرف سو بارش ہوئی تیرو کی گماندار دھکی صف سو</p>

<p>۴۴۴</p> <p>عفت بن غضب شاہ کی تلوار دریائے شجاعت میں تلاطم مچا اظہار لوزی خیز زمین کا پگیا گنبد دوار ہا ہی سے کہا گا زمین نے کہ خبردار</p>	<p>۴۴۴</p> <p>جن شخص کے سرنگ کی وہ صاف کھڑا دور پہ کے مع اسب لگا تا کہ پیکار جلی تھا جھلار تھا کہ سر تھا وہ سوار اس سمت کھجی تھا تو کبھی فوجی اس پل</p>	<p>۴۴۴</p> <p>جلاوٹی کرتا دو کر کر تو آیا اگر تیرے کہ عجب اس نے دکھ درد دیا کس کس کس تھلنے تھین ان کی لکھیا کسے تھین زور اسوا لاند دکھا یا</p>
<p>جبریل کے خبر میں جو پر کاٹ چکی ہو پھر آج وہی تیغ سر ربار کھچی ہے</p>	<p>فانین بھی آقا کی خوشی کرتا تھا گھوڑا جو چاہتو تھے شاہ وہی کرتا تھا گھوڑا</p>	<p>اسوقت بھی کچھ جنگ میں ہرگز نہیں لڑی کیا مارتا تلو کہ ہوا ست مرے جد کی</p>
<p>۴۴۴</p> <p>بان بلبا بلبا بلبا بلبا بلبا ہر سر پہ تن تن بلبا بلبا بلبا یا نے لے لے دان اور دھڑا اور دھڑا اس صف کو کیا قتل تو اس غل غل</p>	<p>۴۴۴</p> <p>تھین لنگر اعلیٰ میں صفین میں دہم تھینا تھینا تھینا تھینا تھینا بکبک بکبک بکبک بکبک بکبک جوز نہ ہو در در وہ چو جا تو تھینا</p>	<p>۴۴۴</p> <p>کیا ہم جو اسات بکبک بکبک بکبک آست کے لے لے لے لے لے لے لے گو یا بولی تہ یون اسدا اسدا اسدا بیسر اور دینا کو دشمن ہیں بلبا بلبا</p>
<p>جان بسین تھی سامنے اس تیغ کے جو تھا جسے کیا کچھ قصہ وہ اک ضرب میں دھا</p>	<p>تلوار کھچی تھی جو فرزند کے کی جلائے تھے امدا کہ دوائی ہو نئی کی</p>	<p>آپ انکے لئے روتے ہیں یہ ماجرا کیا ہے حضرت نے کہا پاس رسول دوسرا ہے</p>
<p>۴۴۴</p> <p>کہہ کر کفار کے نکل پکا ہ ہر غل میں تھا شور کہ عظمت لدا دور ملک دولت اور نہ تھی کبھی جو کچھ زعم اور نہ تھی کبھی</p>	<p>۴۴۴</p> <p>کہہ کر کفار کے نکل پکا ہ کہہ کر کفار کے نکل پکا ہ کہہ کر کفار کے نکل پکا ہ کہہ کر کفار کے نکل پکا ہ</p>	<p>۴۴۴</p> <p>تشریف بیان لائے ہیں سلطان پاک نانا کی تھے دوسرے ہوتی جو دولت کچھ غنیمتیں سب سے بڑا کی ہے آست ہم وہ ہیں کہ نہ تھی کبھی کبھی</p>
<p>سب کہتے تھے جرات یہ نہیں قدرت رکھ رہوار قیامت ہو تو تلوار غضب ہے</p>	<p>کیون تین شب دروز کا پیا سا نہیں کیون احمد مرسل کا نوا سا نہیں</p>	<p>بر باد چھے کر کے نہ بھولے نہ بھلینگے میں اسلے روتا ہوں کہ دور میں علیک</p>

<p>۴۴۴</p> <p>میں نے شہر کی طرف سے سب کو گھوڑے پر رکھا کھل کے کبار یہاں لگا دے تو دیکھو یہ شہر ابرار اس سے بزرگ کوئی نہیں ہے خبردار</p>	<p>۴۴۴</p> <p>خودت میں چمکی ہو دل کو دکھانا چکھو فداوار کیلئے نہ زانا نرا شیخے فداوار میں نہ اپنے نانا</p>	<p>۴۴۴</p> <p>لا لاشہ عجب اس کرتے ہیں فداوار نہ دیکھتے ہو عجب جو کچھ موتی ہے بیلے مخلو کو کھلیب بین نہ اردن تم کجاو</p>
<p>تور درو کے اس وقت نہ ٹوٹے مرادل کر لوڑا کبھی مارا ہو جو ٹھک تو بھل کر</p>	<p>دشمن ہوئی سب خلق یہ قدرت ہو خدا کی گھوڑے نے بھی پیار سے ہمارے نہ وفا کی</p>	<p>لاشہ علی اکبر کا اٹھانے نہیں دیتے جانا ہوں جو حیمہ میں تو جانے نہیں دیتے</p>
<p>۴۴۴</p> <p>بجا کہ مرا حال نہیں جا بجا کھیا فائل تو کس اسوار کے سینے پر کھیا پاؤں پر بھی یہ کھل جو چوہ توڑ کے کرتا تا دیکھو نہ اس کے مارا خستہ تر نام</p>	<p>۴۴۴</p> <p>بچپن سے ہو آپ دری پیچھا پیسووار بڑھا ہوا اب زندگی چکھو نہیں رکھار اسوار نمودار ہو خلق میں رہوار بہ کون مرا قدر شناسے شہر ابرار</p>	<p>۴۴۴</p> <p>گستاخ ہو کر تیری نیک جو کھوینے چلائی ہو رو کر کے یہ پاؤں پر کھینے بابا عجب بے آپ دشوار ہے جینے</p>
<p>لید چو بہن سے کہ ترک یہ دیا ہے در گھر سے نکلنے کو ٹھین منہ کیا ہے</p>	<p>حضرت نہیں جاتے ہر گھر جاؤ گامین سراپا ٹپک کر بہین مر جاؤ گامین بھی</p>	<p>شہر کہتے ہیں بی بی بہین آنا نہیں ملتا تلوار دے بچکر کہیں جانا نہیں ملتا</p>
<p>۴۴۴</p> <p>درد لاشہ گھوڑے نے کرا کر عاشق باری حضرت نے چھڑی بھول کی چکھو نہیں باری آقا تری کس شہر سے کون نہ کمر نزاری اصلاح تو جو آخری حضرت کی سواری</p>	<p>۴۴۴</p> <p>اولیٰ عز از شک بیا بکی یہ جا ہے تلوار میں تناسپ شہر خدا ہو افسانے لاشہ علی اکبر کا پیرا ہے</p>	<p>۴۴۴</p> <p>وہ تو وہ کڑی دھوپ نہ تو کھائی وہ کبھی یہ تنہائی وہ غربت تیر کی وہ بوجھار وہ تلوار کراخت دورن کا وہ فائدہ خستہ ہے کس شہر</p>
<p>مجھے یہ شوگا کہ میں منہ موڑ کے جاؤں ضرر کو مصیبت میں یہاں چھوڑ کے جاؤں</p>	<p>فرماتے ہیں بابا کو بجاتے نہیں اکبر ہم گھوڑے کرتے ہیں تم آتے نہیں اکبر</p>	<p>حالت ہو عجب پیاس سفر زند علی کی نہ سے کل آئی ہو زبان سہا بنی کی</p>

<p>۴۴          ہوا کا زور دھو تو اُدھر شکن تکانی          شہید سے بین یہ اب بین وہ ظلم کوئی          سید کو نبی زاد سے کو دیتے نہیں بانی          کہتے ہیں کہ جو علی جم کو شانی</p>	<p>۴۵          ناگاہ گیسے گنم زمین پر نہ لبراز          آقا قیاس سے ہوئے رن میں نور          اور بلبل پہ قتل پر اچھا شکر نگار          گردن چا نازی کے چو خنجر نگار</p>	<p>۴۶          کبوتر بنیں سب کچھ بیکسر کے قصد          زبان علم کے فزانی سنبر کے قصد          کر کے قصد علی اضع کے قصد          کر کے قصد علی اضع کے قصد</p>
<p>سایہ ہوا دھو جہر کا ہر دشمن دین پر          بڑتی ہے اُدھر دھوپ شہ عرش نشین پر</p>	<p>فرزند زبردست یداشد کو مارا          شہید کو کیا احمڈ فریجاہ کو مارا</p>	<p>کچھ فکر بہن کی شہ والا نہیں کرتے          اس بلوے میں ہم شیر کا بردا نہیں کرتے</p>
<p>۴۷          غنیمت غنیمت چھوٹا جانا ہو کوئی          ہنس نھنس مسافر کو لا جا تا ہو کوئی          تلوار بلب سے لگا جاتا ہے کوئی          فرت جہم سبار کا بل جاتا ہو کوئی</p>	<p>۴۸          لاشے پہ بہن آئی جو چھوٹے ہاکی          کتنی ہے جو جو بیکسر سید لولاک          نتائج کفن کو جو تر بیکر صد چاک          تم گئے اور رہی یہ دھول غنماک</p>	<p>۴۹          خاموشی میں آہ بہت نچ و حق ہو          جلس میں بیاتم سلطان زمن ہو          صد شکر کہ تو ناظم تعلیم سخن ہے          ہاں مونیوں کے جھگڑے تالیق سخن ہو</p>
<p>نشتکیدہ زبان فون کو دکھلاتے ہیں ہوا          رہو را بہ جھاک جھاک کے سنبھلجا تو ہیں ہوا</p>	<p>اے کاش کہ دنیا میں یہ ناشاد نہونی          تمپر یہ میرے سامنے بیداد نہونی</p>	<p>رکھ دلو غنی ذکر امام ازلی میں          قدر اسکی ہو سرکار حسین ابن علی میں</p>
<p>۵۰          جو زون غنیمت غنیمت کوئی کم بلکے          ہر دم غنیمت سے آہ بزم بلکے          ارمی بغداد اک بای حسین ابن علی          بلکے تو جہت میں تر دم بلکے</p>	<p>۵۱          انوشیہ عصیان یہ تباہی کی          کی غریب انیس غیر خواہی کی          کم بزم بلکے پین کے نازان کچھ تم          برقعہ لگی دوزن سیاہی کی</p>	<p>۵۲          پیر علی آئی ہوا دے نور ہوئے          یاران شباب پاس سے دھو ہوئے          لازم جو کفن کی یاد ہو وقت انیس          جو ہو شک سب ال غمہ کا غور ہوئے</p>



<p>۴۰ جو زور و وسوسہ میں نہایت کلام کی زور سول کی ملک ہو لذت زبان شیریں سخن کی ملک آرام جان دل پر حسیں کی ملک</p>	<p>۴۱ محبوب ذرا جلال کا پیرا حسیں بعد از حسن عالم پیرا حسیں نہایتش کا ماضیوں کی سارا حسیں</p>	<p>۴۲ ہاں ہوا ایک تن فوجی گفت کی ملک یان خجین بین بھوپین کیا خلیفہ ششہ ہون کیلئے جو رنکے بیان پر آٹھون بہشت شاہک مین دو سو گلوں</p>
<p>۴۳ ہر دم یہ ذکر باعث عیش و سرور ہے دلی جو روشنی ہے تو آنکھوں کا نور ہے</p>	<p>۴۴ ب کو ایک حشر کے دن احتیاج ہے حقا کسا کے سر پہ شفاعت کا تاج ہے</p>	<p>۴۵ نہ آسان ہے کین درجے رفیع ہیں چودہ خدا کے دوست ہمارے شیخ ہیں</p>
<p>۴۶ ایکے نور کا ذکر کیا حسیں ہے لکھن کی صدیقہ پیرا حسیں ہے مظلوم کمر لائے مظلوم حسیں ہے سارا جان غلام جو آنا حسیں ہے</p>	<p>۴۷ مگر بہشت و خشت و جلال جگہ جگہ ازل سے ایک نیاں نزدیک تھا اگر کشن پان ہو پان سمندر گر گیا اس کے پان کا لال</p>	<p>۴۸ ہو گیا اگر کسی بازار آفتاب نیچو نیچو فروز کو کر لینگے آفتاب ہم ایک بین ہوا پان کا کیا صاحب</p>
<p>۴۹ رہتہ جلی ہو سب یہ امام جلیل کا خدمت ہو جسکے گھر کی شرف جبریل کا</p>	<p>۵۰ کیا فیض ہو کہ سایہ طوبی مین گھر ملا امت نہال ہو گئی ایسا مخر ملا</p>	<p>۵۱ کد نیگے ہم کہ شاہ کے لشکر کے ساتھ ہیں چہرے ہمارے مالک دفتر کے ساتھ ہیں</p>
<p>۵۲ مصلحت نیر محمد صغیر حسیں جو گلگون قبائے عزم غم حسیں جو بہر جو زبان سے کاسہ در حسیں جو روشن جو جس خوش گویا حسیں جو</p>	<p>۵۳ چلے تو نیک کہ فکر شیر قمر نے دور جو کس پر حق ہو سب وہ پیر نور ظاہر ہو حسیں تو حق نے کیا طور وہی خدا کے نور خیر ہے جو نور</p>	<p>۵۴ جو چلے تو نیک کہ فکر شیر قمر نے دور جو کس پر حق ہو سب وہ پیر نور ظاہر ہو حسیں تو حق نے کیا طور وہی خدا کے نور خیر ہے جو نور</p>
<p>۵۵ عالم مین کیون ضیا نہوا کے طور سے اشد خود نہا کے جسے اپنے نور سے</p>	<p>۵۶ حُب عالمی کے ساتھ جب انکی دلا ہوئی ایمان کے آئینہ کو دوبار اچلا ہوئی</p>	<p>۵۷ شیخ مین علی مین رسول کرم ہیں کیا ڈر ہیں صراط سے دل مستقیم ہیں</p>

<p>۴۰ جنت خلدن و گلشن فردوس کی عورت و گدھ و زبرد و دیار قوت کے تصور آسائش بہشت برین رات و روز کھوبی و کھو و دار و در و علقہ ہائے نور</p>	<p>۴۱ ذکر حسین حق کی عبادت کی نین رہنے کا اجر و شہادت کی نین نالہ ہر اک اذان و اقامت کی نین برصفت کشتی ناز و جہاں کی نین</p>	<p>۴۲ جو لکھتا لکھو شوق کہ میں لکھتا ہوں خوشیہ کو ہو سچ کر قندیل و زین نہو کو آواز دے کہ رشک تم بچوں جو لگی ہوں کہ چراغ افکھ بچوں</p>
<p>اس بلغ میں جگہ نہیں غار و کنے واسطے یہ سب ہیں شہ کے تعزیر دار و کنے واسطے</p>	<p>سجد سے اونچ پست ہو کب استقام کا وہ گھر خدا کا ہو تو یہ گھر ہے امام کا</p>	<p>کتے ہیں کچھ اختر طالع پسند ہوں بھرنے جو مہر تو ہم بھی پسند ہوں</p>
<p>۴۳ دل کو سسرور و شہدہ چشم کو جلا روم پر کیون نہ واجب عینی ہو و لا واقع سے کہے نام پر بانگا وہی ملا</p>	<p>۴۴ رفت کر دین میں تنہی فانی کیا ہم جو جلوہ گاہ دروس رسول فلک شہم ایک ایک درویش و رشک و گلشن ارم آئی جو بسے غلہ صبا کیے ویدیم</p>	<p>۴۵ ہر اک سبیل کا ہو چشم عیادت صدقہ میں ایک جام ہے سو قدر نبات آئی جو یاد شگلی شاہ کا ناسات سر و بین کسی حشر کی اگر سچی ہو نبات</p>
<p>دو لے تو جرم و فر عصبانے دھو گئے دامن نہ تر ہوا تھا کہ لو پاک ہو گئے</p>	<p>سو گئے اگر فیلہ عنبر بہرشت کو رفنوان بھی بھول جائے نسیم بہشت کو</p>	<p>پانی کو یان کے چشمہ کو تر پہ فوق ہے یان خضر کو سبیل بنانیکا شوق ہے</p>
<p>۴۶ ان آرزوئے ہو تو نہیں مگر کباب روم کا آبرو کا سبب دیدہ پر آب ماصل ہر اک نفس میں سچ کباب</p>	<p>۴۷ تھا کہ کن کعبہ ایاں جو یہ مقام بیگناں مجاہد میں مصروف اہتمام قدسی طواف کرتے ہیں یان کے شام کوئی تو بھیجا ہو در و در کوئی سلام</p>	<p>۴۸ اجلیات میں بھی نوحیہ آیتاب کو شہ نہ تھ میں نام سے جبکہ بھڑکاب زفر نام کو اسکی چاہ میں ہر دم جو خطاب نہ شمعو میں کہ کر نام سوانی جو یان کباب</p>
<p>جو کچھ ہوا جرنہ گمراہ لا اکہ میں حاصل ہیں یان وہ سیاحت ایک آہ میں</p>	<p>ہو آسمان کا قول کہ میں خاک راہ ہوں کنا ہو عرش فرش دربار گاہ ہوں</p>	<p>کنا ہو آب نذر اہم جلیل ہوں دعوی سبیل کو ہو کہ میں سلسبیل ہوں</p>

<p>علم نعمین بیت دست حرمین نامہ جامع مد پرواز فی طرے ملک کا ہو نور سبب گجراتوں کوئے تو کیا ہو نور</p>	<p>چندیدہ عورتوں کا یہ دعوت اور گنگو لگو کھلے ہیں گیسو دوران مادی تیاب بین علی ملی شاہ نیگو منہ کے پاس رقی جو زہر آتش مو</p>	<p>ہجرت اتحاد و فہر سلطان خفقین وزارت جلیبین بن اور ام حکیمین مرد زمین شور سنبہ زلی عورت خفقین آتی تھی فاطمہ کی صلابت اور عین</p>
<p>اس گھر کا نور زینت عرش الہ ہے یہ بارگاہ قبلہ عالم پناہ ہے</p>	<p>اس نرم بین رسول جو ماتم کو آئی ہیں سر پہلے کو ہاتھ علم نے اٹھائے ہیں</p>	<p>جسم بیان شہادت سر پہ گرتے تھے زور قتل گاہ میں جا جا کے روتے تھے</p>
<p>جو کھل خیم دور ملک اس مکان کی تھا لحیر آستان شرف و رخسار قربان ترغیب سے رخسار فریاد پاک دل کی کوئی کھینچے تھیں چاہے</p>	<p>جو چلو گھر حضرت عباس علیہ السلام شکوت ہی ہو رہی تھی اور ہیتم شک سکینہ دیکھ گئے تین غم بہت الیہ کی شہرہ باز ہو دوس</p>	<p>کے شب جو بین غور سے روضہ کی تھی دیکھا اور اسی چھائی ہو کر تہ پہ ہمسور صندوق پر وہ غور و رفق غریب جیل باز شاہ کے شہسوار</p>
<p>جرات کا جوش بھی ہو خطا بر نظر بھی ہو قرآن بھی ہو حضور میں تیغ و سپر بھی ہو</p>	<p>ہر دم رہے نہ کیوں دل زہر ہل بھرا ہوا ہے آجنگ لہو سے پھر ہرا بھرا ہوا</p>	<p>ہے عرش پردہ زینت عرش برین نہیں ثابت یہ تھا مکان تو ہو لیکن کمین نہیں</p>
<p>جو بیت اور پایہ نیست نہ فلک منیر ہر روضہ خزان جو کرم شہر ایک پیشانی نور اور علم پاک کی جھلک سب کی زینت ہو کر آسمان</p>	<p>دور قیام کیوں نہ تفریق خاندین جا بجا ہوتے ہیں غور و شریک شہنشاہ کر بلا کڑا ہو نقل ایک شوی پار سے ہوا فلک پہ جو غلام مرزا</p>	<p>چمکے سکاند میں یہ بادلو اضطراب چمکے بعد میں نے یہ کجا بیان خواب روضہ میں جلوہ گر زمین نہ آسمان خواب سجھا فریاد اکبر بن ابی قتاب</p>
<p>مجلس میں مومنوں نے جو آنسو بہا کین دیکھ دعا کو ہاتھ علم نے اٹھائے ہیں</p>	<p>عیش مہمان دولت کو قرا موش ہو گیا سب شہر مثل کعبہ سے پوش ہو گیا</p>	<p>قربان تھے ملک رخ روشن کی شان پر تھی چاندنی زمین پہ نور آسمان پر</p>

<p>۲۴۴ یافا از العاصی را دادا بسبب الخطا بہرین بی و عید روز شہزادہ عجیب کچھ اور کردہ اگر با صفا کا خوبیا</p>	<p>۲۴۵ کیا بیان نہ تھے حضور کو آئینہ کیان میں نور حق و نور عشق اور اسکان تھا شیعان ہند کا شہید بیجان</p>	<p>۲۴۶ آداب تقویٰ میں ہیں صفحہ شام سیر ہو کر کھانڈ زمین کے تین اینٹ بہرین بی و عید روز شہزادہ عجیب مہرست حضرت کی ہو ملک کا جو خرم</p>
<p>۲۴۷ اُمت کو واسطے مرے پیاروں کے بخندے یار گناہ تعزیرہ داروں کے بخندے</p>	<p>۲۴۸ ترتیب تو بیان ہو کیوں مرکز اگر داس تھے جو کر بلا سے دور ہیں ہم آئینے پاس تھے</p>	<p>۲۴۹ رہتے ہیں تر تو نکودہ قرآن سمجھتے ہیں منبر کو اور صریح کو ایمان سمجھتے ہیں</p>
<p>۲۵۰ عسرت میں ہے شیعوں کا وہ تو بغیر دست دے ان کے رزق میں جو ہیں دار آسان قرآن غریب پر سختی احتضار سویں حکم میں جب تو نو صدمہ شمار</p>	<p>۲۵۱ دنیا میں دو ستون کی جی خواہ نور ہے نہ پاس ہو تو اور دن ستم تو جی اور ہے ہر دل میں رشتی ہو اگر گھر میں نور ہو میں آفتاب ہیں ملہر جا طہور ہے</p>	<p>۲۵۲ ہر کوئی کو چکا کر ترشہ دانی ہے جا جا چشمہ چشمہ آلودہ کے روانی ہو جا جا ہر کوئی کو چکا کر ترشہ دانی ہے جا جا نور میں اور ترشہ دانی ہے جا جا</p>
<p>۲۵۳ دامان ابن فاطمہ اور ان کے ہاتھ ہوں جب روز حشر ہو تو یہ سب سیر سنا ہوں</p>	<p>۲۵۴ ہر مجھے قرب بعد ہو گر مشرق قلعین کا جس گھر میں تعزیرہ ہو وہ گھر ہو حسین کا</p>	<p>۲۵۵ دل اون کے کیسی بہ سحر دردناک ہیں سینے تو ہیں کبود گر بیان چاک ہیں</p>
<p>۲۵۶ خانہ جوارح حالت ہوئے شاہ تشہید کی عرض میں نے جھکے قدم پر لطیف خادم ہیں رہا ہو مہم میں روز شہید یونق جوتی ہو یہ نہ تھی اس کا کیا سید</p>	<p>۲۵۷ مہر و فتنے میں سر غم میں وہ خوش کیا بہرین بی و عید میں دردن آنکھیں کیا مجلس حسین ہو کوئی ایسا نہیں جو کلمہ بہرین بی و عید میں دردن آنکھیں کیا</p>	<p>۲۵۸ دراز ہے سر سلیمین میں نگار میں جا جا رشتے میں غل غل نہ تھکے با صفا باز زمین بلند ہے ستونی یہ صفا پیو یہ آب ہر شہنشاہ کی صفا</p>
<p>۲۵۹ ہر سو جوم و حسرت داند وہ پاس تھا مولا کمال روضہ انور او داس تھا</p>	<p>۲۶۰ ہر چند کجگہ مرا غم دہر میں نہیں ماتم جو کچھ ہو دان یہ کسی شہر میں نہیں</p>	<p>۲۶۱ پیاسے بجاؤ نذر حسین قتل ہے تھا جھکا خط آب وہی پانی بیل ہے</p>



<p>۴۲۴ کیا عشق کو کام پہ پورا ہیں کیونکہ نہ منون غلام نہ خود را بہت رسول خدا ہیں نہ خود سے بڑھ سست کثیر الہا ہیں نہ خود غلام</p>	<p>۴۲۵ دل نہا کر لاؤں میں سب چشم جلوس رکھ پٹے بین اٹھکے ان پاس جیندین کوئی زین پہ اور تیرا دھڑ جیندین سے دھڑاتی ہوئی تیغ اوپر</p>	<p>۴۲۶ کیونکہ شاہ کیچ تیرے در و ستارچل کرنا ہو خود کھارنی شاخا طیمہ کالال یار و نہی بھیب شوشا شمش جلال سمن تیرے شوشا شمش شمشا ہ و شوشا</p>
<p>سب طبعی کی پیاس یہ آنسو بہاتے ہیں خبر کا نام منکے تو غش زد کو آتے ہیں</p>	<p>غش آتے ہیں کیونکہ تم شیر کھرتی ہو آنکھوں میں ذوا جناح کی تصویر بھرتی ہو</p>	<p>بجدہ کر دکھ نذر تھاری قبول ہے رونا قبول تعز یہ داری قبول ہے</p>
<p>۴۲۷ نہیں ہونا ماری قاتل جلیجلی نہیں ہونا سب نے دھڑا بھٹان نہیں ہونا کہہ گئے عیاش زبون نہیں ہونا کہہ گئے کیسی کو خوش نشان کہہ گئے غم</p>	<p>۴۲۸ ہوئی اور جب عیاں نہ غیب حال جبکی جو قتل ہوا قاطمہ کالال ہو جاؤ غم سے عجب ز تو کمال ہو جاؤ غم سے عجب ز تو کمال</p>	<p>۴۲۹ رود کہ فصل گر نہ تا تر ہے جبکی خوشی دود کہ پودہ غم ہے دیجہ کا سفر ہے غم قریب ہے ہاں کہہ رام دوا عالم قریب ہے</p>
<p>جب ذکر تشنہ کا مٹی اصفہ کرے ہوتے ہیں کہ تو نے آنکھ کو دھانپ بچھ بھی رو ہیں</p>	<p>ہر تعز یہ کے سامنے یوں بین ہوتے ہیں جیسے کسی عزیز کی میت پہ روئے ہیں</p>	<p>آپو بخوبی غریب کی مشک کشتی کو ہوا آنسو دھکی فوج روان پیشوائی کو</p>
<p>۴۳۰ پایے راہو بیجا توین تاجی جو جبر خسرت نہ نذر دیوین وہ صاحب کرم ہو یا ہی آٹھون کو لب شہر زہم میا بوشا لٹھاتا ہو کوئی کوئی علم</p>	<p>۴۳۱ روٹی بین بیباک جو بھونڈی شہین اس وقت ماڑا تے بین زینب جلیبین چلائی ہیں جو کرکیان اور اور حسین پاؤ آئی ہو سکینہ بچھے اپنی نور عین</p>	<p>۴۳۲ ہو دھم برات کہ بلی بلی بلی ہو دھم برات کہ بلی بلی بلی ہو دھم برات کہ بلی بلی بلی ہو دھم برات کہ بلی بلی بلی</p>
<p>روح علی بھی ساتھ مجھوں کے ہوتی ہو نہ ہر اہر ایک ہزم میں جا جا کے روتی ہو</p>	<p>آنکھی بکا سو تیرا دل پہ چلتے ہیں غربت پہ اپنی خود مر آنسو نکلتے ہیں</p>	<p>خواہش نہیں کچھ اور شہ خاص مقام کو تبسح اشک چاہیے نذر امام کو</p>

<p>۵۴۳</p> <p>اگر خوشنظر اور خوش سیر سفید آبم دستون و خانہ دیوار و در سفید جیسے بیاض چشم اور دھواور و دھو سفید مردم سیاہ پوش ہیں سب رنگہ سفید</p>	<p>۵۴۶</p> <p>فانی ہیں سب کیونکہ گلی جلوان جھکی گئی وہ زلفہ موت ہرزبان اسلم کھلیکا جسم سے کھلیکی جکبان نچا نچ ناگان کہ ہونگے اگلا</p>	<p>۵۴۲</p> <p>کیسے شریک نہ دیار تھے اگلے سال اور اس میں نہ تھیں کچھ شغف معلوم کیا نہیں کہ وہاں کیا ہوگا مال غربت پہنچی ہم کو یہ دنیا بیکال</p>
<p>روشن ہو کیون نہ تعزیر خانہ حسین کا سب نور ہو یہ فاطمہ کے نور عین کا</p>	<p>لازم ہے قدر عمر کہ جس خطیب سے جسکی پیمائشیں ہو وہ در بنظیر ہے</p>	<p>جز بیکی نہیں کوئی اہدم مزار میں تنہا پارے ہیں خلد تار یک و تار میں</p>
<p>۵۴۷</p> <p>معون غم ہو کہ یہ عجیب منتقم بجھ رہے ہیں تو کیا یہ منتقم سرا جھلک رہی ہے فرستے منتقم بانتھانگی نہ چھوڑے دلت اور منتقم</p>	<p>۵۴۵</p> <p>پھر نہ آئے گا وہ گذر داری جہ دم اسلم کی احتیاط شاہیہ دیم کہتا ہوں قریب اب منزل عدم یہ تھا ہی سہی گھر کی جانی اور کم</p>	<p>۵۴۳</p> <p>رفت سیاہی دل میں کرتے تھے زینت سوئے ہیں آج تو ہیں بے ہوش بٹائی میں بھرتے پاتے تھے کچھ پیر ہون پیر نہ خاک ہو گئے وہ تو شہر چین</p>
<p>گرم گئے تو ماتم شاہ ام کہان یہ مجاہدین تو حشر تک ہیں بہم کہان</p>	<p>انجام کار قبر کی منزل نظر میں ہے ہم ہیں دطن میں عمر ہماری سفر میں ہے</p>	<p>سب گل خندار عاشق سبط رسول تھے آخر وہ لوگ بھی کسی گلشن کے پھول تھے</p>
<p>۵۴۸</p> <p>تھکا کر وہ نکادی ہلت اس ہیں اکدم میں لوٹ جاتا ہے رشتہ نفس عجزی حیا کا اُسے غصے کی آہوں تکفیل سے چھوڑ چکا کیسا ہیں</p>	<p>۵۴۹</p> <p>جوئی کہ شعلہ ہو کیا اسکا اعتبار ہر گل بہان خزان ہو چکی کی بار بے عمر ہو فنا و زوال ہے بے دار ہو چکی ہے اگلا کر کیا فریق وار</p>	<p>۵۴۶</p> <p>بچت دستوں کی یاد میں تھے ہیں آقا م کل اور سیل سے کر گئے ہمارا غم اتھا ہے بے فرد و سرفراز بدم ہم کہہ دیں جبکہ ہم میں دم</p>
<p>چلے چلے گئے ہیں زبان تک ہلی نہیں اسم کیا پیر و نکو تو ہلت ملی نہیں</p>	<p>افسوس اس چمن میں ہر دروازہ نہیں دھو نہ دھوین و محض کہان کہ قدم کا نشان نہیں</p>	<p>حامی تھا را سبط رسالت شاہ ہی تو شہر ہی ہی ادیری زاد راہ ہے</p>

<p>۴۵</p> <p>یون وہ یون کہ راہ میں بینا ہو کر رہا آئی ہو قتل مسلم مظلوم کی خراب یون اہست محل بود ج میں لودہ گم تو کسا سا ہر صفت کا ہے سفر</p>	<p>۴۶</p> <p>تھا شہنشاہ کو تو اگر شور و غل تھے نہ غلہ سے بستی کناہ کش نہیں بین جان پہنچ کی طفل باغین تھیں کھینچ کر اور یہ کو تو غل</p>	<p>۴۷</p> <p>پہنچے ہوئے تھے بریں روان اگر شہر یان باز و نہ خطا کو تھے جیٹن سیر جو سے تھے وان کما نوینیں کر جان ہر جگہ بھیاں یون ادھر اور کان</p>
<p>۴۸</p> <p>لکھیر سے فوج جوشم عالم پناہ کو کاٹا ہو سختیوں سے بہاؤ دہلی راہ کو</p>	<p>۴۹</p> <p>تھا قحط آب گھر یون شہنشاہ کے بانو کا دودھ گھٹ گیا نہ ت سے پیاس</p>	<p>۵۰</p> <p>شیر و کو در و نام علیٰ مبع و شام تھا سیفی تھی انکی سیف پیر حق کا نام تھا</p>
<p>۵۱</p> <p>دو منزلیوں دھڑے ابھی کس پہا ظاہر ہوا اہل کشم فلک پہ آہ دیکھا جو جاندہ روئے گئے شاہ دین پناہ پہنچا دھڑے علی کبریا کی نگاہ</p>	<p>۵۲</p> <p>سلج و دہلی قتل غریبان علی ہولی جیندین صبح قتل غریبان علی ہولی اہل شہر سپاہ کو اکب روان ہولی نیار فوج قتل کر کن دکان ہولی وان بل جگہ گایا اذان ہولی</p>	<p>۵۳</p> <p>پہنچے صفین درستی تھیں گئے خاندان کسبج خاک پاک میں ہو چلے ام کجا کبھی تھا گاہ غور و ادب شہنشاہ تھے کس حضور قلب حاضر وہ</p>
<p>۵۴</p> <p>روئے یہ شہ کے قائم بے پرے رودیا بابائے شہ کو دیکھ کے اکبر نے رودیا</p>	<p>۵۵</p> <p>مصرف حق کی یاد میں سب جمع تھے قد قامت الصلوٰۃ کے نعرے بلند تھے</p>	<p>۵۶</p> <p>دور بار کبریا میں ہر اک سرفراز تھا انکی طرف نماز کو روئے نیاز تھا</p>
<p>۵۷</p> <p>تا بچ دوسری تھی کہ داخل ہو کر ام اور تیسری کی صبح کو آئی سپاہ تمام آہنی شہر کے ہوئی چوٹی کو دھوم مگم تھی باغچین کہ شہر تھم جھک گیا تمام</p>	<p>۵۸</p> <p>ہوئے تھے تیر سنانہ دان خجہ تیر جھکین یان جھکے ہوئے غریبان تیر یہ فوج تھی غلامی وہ تھا کھنڈ اعمال خیر بیان ہو کر کھنڈ</p>	<p>۵۹</p> <p>حاضر تھی باجھوٹ طاعت شہنشاہ ہر دم تھا اعلیٰ صوت تھی اذان کو ناز قد قامت کے قاسم موزوں سے سرفراز تھا یاد اب کو باجھکا و سرفراز</p>
<p>۶۰</p> <p>نرم ہوا چھٹی سے شہ شہر تین پر ہفتم سے بند ہو گیا پانی حسیں پر</p>	<p>۶۱</p> <p>ایمان اور کفر میں باہم لڑائی تھی کبے یہ کا فرائ عرب کی چڑھائی تھی</p>	<p>۶۲</p> <p>بھجین درود انکی نہ کیوں ورج پاک پر بھدیکا سرے آج تک چلی خاک پر</p>

<p>۱۳۱۱ استادہ تقایام اطاعت میں شوب وان خود قعود تہ کے تھا اور ادب ناتین قنوت تھا کہ اٹھائے انکے نشان بھی دیکھ کر انکے کتب</p>	<p>۱۳۱۲ نہ نے کیا اشارہ کہ چلے میں ام حجاب آنے دو تیر جاؤ تم جو ہٹاے رب جب رہ گیا یہ دیکھ کے وہ غازی لعل لب چھپیں چھپکے اٹھنا شاد لب</p>	<p>۱۳۱۳ چھو چھو بھی بھی سنتی تھیں یا شاہانہ اک بیبا پیچھے چلے کے ردی ہی زار زار صاف آتی تھی صدف کی کیس ترسنا ہو کر حسین تر اگلا او چھپتی حجاب</p>
<p>عشق اٹھ تھا تشدد عالی کلام کو تسلیم کرتے تھے ملک اٹھ سلام کو</p>	<p>رحمت کو بیوی کے علی کا خلف گیا بیت اشرف میں تیر برج شرف گیا</p>	<p>سونہا ہر کل زمین پر مری رشک ماہ کو بالوں نے جھاڑائی ہوں میں خوابگاہ کو</p>
<p>۱۳۱۴ فاتح ہو ناما دوسریہ خلیفہ است کہیں نہ دھین کہیں نہ رانی کا بند ایک ایک شیر تھا جس کی علی سے تھے غم پر فوج خلعت دین</p>	<p>۱۳۱۵ جمین جاکے شاہ پہننے لگے لباس انجیا تیب تے تھوڑی بیوی کو یاس بالو کا رنگ زرد تھا شیب تھی عیاس واسن قبا کا بڑا سیکھ تھی عیاس</p>	<p>۱۳۱۶ دلایا غم سے کلچہ پہ چاک چاک کیسا دل لگی تھی تیری دشت ہونا ک چلتی اور کھینچتی تھی تیری دشت ہونا ک سریاں ہوا تو تیرے جادو کی چاک</p>
<p>سر بھی کٹن تو زمین قدم گاڑ دیجے کو نہ کے در پہ جا کے مسلم گاڑ دیجے</p>	<p>پھیلا کے ہاتھ کتنی تھی گود میں آسنگ بایا سدھاریے گا تو ہم روٹھ جائیگے</p>	<p>جنگل کے لوگ آگے نہ لشکر کو لوٹ لین دشمن سمیں نہ فاطمہ کے گھر کو لوٹ لین</p>
<p>۱۳۱۷ تعلیق میں صبح بھی بڑھ رہے تھے شاہ جو تیرے دن سے گئے سو خیمہ گاہ کی طرح کے شاہ نے رخ عیاس بڑھ گاہ غازی حوض کی کہ تیری آتی اور بیاہ</p>	<p>۱۳۱۸ انجیا کیوں لگا بیٹا ہی کرکے کرکے کیا بابا جان یا نے سمیں دیر سفر انجیا چلو کیوں تو دیر ہی ہوئی سفر آواز گریہ آئی ہی جنگل سے مگر</p>	<p>۱۳۱۹ بیٹی تیرا ہو گئی اچھ مے پر اٹھو انجیمہ جلے جلے کر دے سفر کانو پہ ہاتھ رکھے یہ تھا ہوئی سفر دشا ہو دل کہ جھین لیکو کوئی سفر</p>
<p>لازم ہے جنگ خیمہ کی ڈلوٹھی سو دو ہو روکے اٹھیں غلام جو حکم حضور ہو</p>	<p>امان ذرا دوسو میں نہ ہم شکو سو میں اصغر بھی چونک چونک جھوٹے میں</p>	<p>کاٹوٹے بالیاں جو مارے تو کیا کر دن کوئی طاغیہ تھے مارے تو کیا کر دن</p>



<p>۹۳ ہر دم صدائے آتی تھی یا سرور دین اب گمزدین بین آل محمد کی ادرین قسمت میں نہ کہ راڈے اک نئی دھن چھائی چھو چا جو بصیرت دودہ بن</p>	<p>۹۴ اچھا نہ بان سہنگے جو گیتا تو تھکود اہم بعد آج ہی کر جائیگے سفر ان بھولی بھولی باتوں پر تیراں ہو پیر سچ ہو کہ یہ مقام نہایت پر خط</p>	<p>۹۵ لو اوداع گو دین والدہ کی جاو گھٹا ہون خون حسین علی کا ایتھو تم جاو چھائی سے چھو لپڑا نچھو منہ ملاو آسا راز کا کل شکیلین کی بو انگھاو</p>
<p>۹۶ برباد خاندان رسول گم گیم ہو دھلیا دیو دہر تو سکینہ تم ہو</p>	<p>۹۷ دشمن ہیں سب امام غریب الدیار کے رکھو اودان کے پاس یہ بندی آثار کے</p>	<p>۹۸ آئین نہ آج ہم تو سکینہ نہ روئو شب کو چھو چھائی کی چھائی پہنم رکھکے سوئو</p>
<p>۹۹ لکھو تم کہے ہیں یا شاہ دین پناہ یکیا غضب ہے کوں سا مجھے ہو گناہ روکا ہے وان ہمیں کہ چشمہ جانا پناہ سکھا خوب سہانی آل نبی اوداہ</p>	<p>۱۰۰ ایسا شو کہ کوئی دکھا دکھا کس کان قلہ نبی محمد نبین کو دکھا لپڑا چکود حیان نوجو غار جان حسین و سکینہ جان بین پانی پھنجی جانی تو نھی سہا جان</p>	<p>۱۰۱ بولی چل کے وہ کہ نہ اونگی بین بدر جنگل میں چھو لپڑا نچھو جاو کے کئے تھر بہلائے نہ بیوی کو یا شاہ جبرور پیدا آخری اودو رکھو روخمر</p>
<p>۱۰۲ فاقد توارث ہے ہمیں اسکا گلہ نہیں گذری ہیں تین روز کہ پانی ملا نہیں</p>	<p>۱۰۳ اس غم سے چھو صبر نہیں بقرار ہوں بی بی تھارے منہ بہت شرمسا رہوں</p>	<p>۱۰۴ میں خوب جانتی ہوں کہ تمھوڑے ہیں آپ صغیر تو وہان چھی ٹھویران چھوڑتے ہیں آپ</p>
<p>۱۰۵ پوچھ کے اس کلا آپ روام دین پوچھ کر کیا کہ نہیں تم دروہین منہ چھو کر پوچھ کر کیا کہ نہیں زیرہ ابھی تو کو پوچھ کر کیا کہ نہیں</p>	<p>۱۰۶ تم تشنہ لب اودادین سیرا شش طہر ایچا چھین تھجے تھجے دھو لوگ غیر بین ب علا اٹھا کر بہت کی جاکتی میر بائو عاکہ باب کا پو خاتمہ جبر</p>	<p>۱۰۷ ماون نہ ایک بین کوئی ایچو کہ ہزار باقین ہیں سب فاق کی یا شاہ فادار چکوا تار سے دیتے ہو گودی سو بار بار ہیں باہان دیکھ لیا ایک بار بار</p>
<p>۱۰۸ جہان ہوے ہیں شکر وہ ہکھو مائے ہن پانی تھارے واسطے لینے کو جاتے ہیں</p>	<p>۱۰۹ ہیکس یہ اب کرم اجل نیک بے کرم تھیر جلد آج کی منزل کوٹے کرم</p>	<p>۱۱۰ ہے یہ طبیعت ایچو بیٹی سے ہٹ گئی اتنی سی عمر میں مری قسمت الٹ گئی</p>

<p>۱۶۴ مختصر کے سامنے لوگوں کا نام فائدہ فائدہ یہ ہو سکے کہ ہم ہو کر نہ جب کوئی تو رہے کہ ہم کسی کی شہادت میں لجا سکے ہم</p>	<p>۱۶۵ دینار سفر و نش و فادار اہل درد سرمہ جو کچھ کا کچھ قدم کی گرد اسی باتیں کہو فاقہ و فاقہ زد مہربان کہو فاقہ و فاقہ زد</p>	<p>۱۶۶ ان سب کو آجی جود شہدائے شاہ غل تجھ جیبت شہدائے شاہ صفت باہر کھڑی ہو دی جہم وہ شاہ دو بار پھر گئی گویا بیان راہ</p>
<p>۱۶۷ ہو کر وہ ظلم جو نہ ہون جہان میں رسی گون میں ہوگی گے ریمان میں</p>	<p>۱۶۸ رستم نثار ملانہ سنگ کی چشم سے مر جاے در سے تیر کو دیکھیں جو چشم سے</p>	<p>۱۶۹ جلوہ رخ کا فازیون کے تافلاک گیا بولے ملک زمین کا ستار اچک گیا</p>
<p>۱۶۹ جسم کی سلیٹ میں یہ لکھ لکھا روئے شہدائے شاہ و شاہ وہ ہوئی چھٹی ہوئی باغی تکیا کھوئے شہدائے شاہ و شاہ</p>	<p>۱۷۰ ہر بات میں خشونت و خشونت محتاج حسین کی دولت گنی قیلے میں جون لکان ہر گنی جنگ راہزہ و تاریخ کو دنی</p>	<p>۱۷۱ کھو لا خباب حضرت عباس علم رفت ہوئی تار رقص ہوا چشم از ننگا ہوا سو پیر اجداد ہم رشتہ عین پیل گئی نکست نام</p>
<p>۱۷۱ آبادہ سفر تھا مسافر عراق کا تھا شور و اداع کا اور الفراق کا</p>	<p>۱۷۲ گر آسان کرے تو زمین پر کھڑے رہیں ٹھاکر کوہ پر قدم اس کے گزے رہیں</p>	<p>۱۷۳ پرچم فزون تھا حسن میں گسوی حور سے خویش زرد ہو گیا بچے کے نور سے</p>
<p>۱۷۲ مختصر کے سامنے لوگوں کا نام فائدہ فائدہ یہ ہو سکے کہ ہم ہو کر نہ جب کوئی تو رہے کہ ہم کسی کی شہادت میں لجا سکے ہم</p>	<p>۱۷۳ تھا دلہ جہاد کا شوق جنگ کرت کی طرح ہو گئے ہر گنی راؤ نہیں بھرا ریت نہ گنی نہ جو بین نہ گنی</p>	<p>۱۷۴ ہاگاہ کوس حرب بجا فوج میں شوہر کی ساری بختیں میں گر جاو طبل علی کا کہ اندر وہ غل میں رو گئی سپر</p>
<p>۱۷۴ ایرا تھی عشق شاہ میں چین کے واسطے ہر حسین وہ تھے حسین ان کے واسطے</p>	<p>۱۷۵ گھوڑے اڑا کے تیغ سے بھلی کوڑ کرین یا بی تو کیا ہے آگ کے دریا کوٹے کرین</p>	<p>۱۷۶ دھوا لو کا برا تھا کہ زمین تیرہ ہو گئی تیغوں کی جلیوں سے نظر خیرہ ہو گئی</p>

<p>۹۱ نکلے دھاکوٹہ کے زلفان بے تیل چکی ادھر سے تیغ تو برسے ادھر سرتیر لیکن کہاں قلیل کہاں تنگی کثیر خون کی شفق میں ڈوب گئے یہ سبیر</p>	<p>۹۲ وہ گورگور سا جہنم قابین جنگ جنگ چہرہ کی غیبت گل کوئی سبز رنگ آنکھوں نے زور عفت شکنی میں شمع کی جگ وہ سوئم شباب جوانی کی وہ اس جگ</p>	<p>۹۳ کیا تھے جو جوان دل سے دھاکوٹہ گرتی ہیں بلبلیاں دی ہر سو بکارتی بار بار کھڑے نہ جال فزار بھی ہر سو بکارتی نہ جھوٹ کی چھوٹی بکارتی</p>
<p>نے جھوک سے ہر اس انھیں بھانا پیاس سے سینو پہ زخم کھاتے تھے کس کس کو اس سے</p>	<p>رگ رگ میں آنکلی زور شجاعت بھار مہا انکھوں میں نشہ سے دھرت بھار ہوا</p>	<p>تھا شور کس جہنم کے پسر بیگم زار میں حضرت بکارتی تھے کثیر و کمی شیرم زار میں</p>
<p>۹۴ اگر برس ہزار کہاں ہیں ہوش حور تیرے اسلحے کہ رستا ہے صبیحہ فجر نہ تھی شکنجہ چین یہ تیرے پہ پہ گور تیرے غامیوں کی قابین بخارہ</p>	<p>۹۵ نکلے رفا جہاد کی کیا عہدہ دہیر ہر وقت پیوں کی گھر چھٹیا ہو چھٹیر اتار دست پکے ہوئے اور سر دھیر کینچر کا کلوئی زبردست نو دیر</p>	<p>۹۶ نصفت ادباز کس تھا بیکار نہ جہاد آئی گزریا مست کبریا دم زوال ما کر کیا جہاد میں قیامتیں جہاد دو کھکی لاش لاشی ہو کر قیامت</p>
<p>سوے خان پچاس مددگار شہ گئے بایس شیر فوج حسین میں رہ گئے</p>	<p>جنگ خدنگ کرتے تھے بکتر کو توڑ کر بھاتے وہ مثل تیر کا لڑکھو چھوڑ کر</p>	<p>گھر سے نکلے شہ کی پست پستہ گئی سہرا پر جاکے سرودہ وہ تیرے پستہ گئی</p>
<p>۹۷ یوں نکلے پنج تیغ غنا سان جناب ہو جیلے خطوط شاعری میں آفتاب چہرہ زیب صفا کجیل مونی کی آب تھامے شکار بیکوئی دور کی کباب</p>	<p>۹۸ رہے کسی لڑکے کی جوان خیرین گور گھوڑے نہ جو جیلے تھے لڑکے اور گور جلی سے بچا اور ہلے ادھر سے دور سے اب تو اسے چاکر کرتے</p>	<p>۹۹ پتلی دھڑکے دکھان کان بھنگی ردا کتنی تھی میں دگر تھی وہی ہو گیا جین میں رات ہوئی تو غامی تھی باز قاتل ماروئے میں سے قاتل</p>
<p>اچھین لڑی ہوئی تھیں صوفیوں شام تلوار میں اگلی پڑتی تھیں اگلی نیام سے</p>	<p>دہشت زدہ تو تھی یہ شام بکازنگ تھا اسوار کی مکرختی نہ ٹھوڑی کا تنگ تھا</p>	<p>دراغ تھا نصیب میں تھم سوگوار کے زمرہ سالہ پتو بیاہ کا جوڑا ایتار کے</p>

<p>۱۰۰ بہشت عقدا کر آئے فتنہ نے دنیا چھوڑ لوگوں کو اردو لٹ گئی شاہ کی بیٹھے ہو کیا اچھو علم سہا ہے فوجین مار گئے فزات پہ عباس نامور</p>	<p>۱۰۱ پیر سے بیوی کو اپنا تھا دل جو نہیں مل پڑا کہ لٹا فاطمہ کا پیری میں قریب پیر نے جوان کا دل لوگ کھڑے دیوانہ دم عالم کا بھولن</p>	<p>۱۰۲ آئی خباب جگمگ کی کی بی بی از زینب ابی لال کو تو دوسری ہو گیا کا نا سنگردن نے مری لال کا گلا میں گئے سونے دیو جگر پہا حنین</p>
<p>۱۰۳ ماتم کرو عسک کا بھر اگھر احسب گیا فریاد ہو کہ بھائی سے بھائی بچھڑ گیا</p>	<p>۱۰۴ پونچے بہن دیر میں جو تن پاش پاش پر آیا دوش حسین کو اکبر کی لاش پر</p>	<p>۱۰۵ روندہ سینگے اب سوار تن پاش پاش کو کس کھوں اٹھاے جو بیکیں کی لاش کو</p>
<p>۱۰۴ دوڑ دوڑ کھنچو کھنچو کے ناموس کوئی تو گئے سچھی کوئی تھی بہن با اچھی گزرنہ نہ جو عباس با دنا دوڑ دوڑ میں پیٹے لکھن پیر کا</p>	<p>۱۰۵ لکھنا بید عید کہ سنتے ہی بچھڑ سید انبان خیاں سو دین برہنہ سر آں سماں لڑے ملے کی قبر چھوڑ نہ تھی چونکہ ٹھہرتی دھنچ</p>	<p>۱۰۶ زینب بی بی بھوکو چلی جگمگ دیکھا کہ ہی سنا پیر شاہ دین پناہ حسین کے گری گری وہ باتنہ چلائی لے خانہ زہرا ہوا تباہ</p>
<p>۱۰۷ برسا د وطن کو دیتی تھی وہ اور وطن سے بانو اسے بسٹھائے تھی شہر کی بہن اسے</p>	<p>۱۰۸ ظاہر تھا صاف سب کے خون کی مرث سے حورین گل پری بہن کھلے مرث سے</p>	<p>۱۰۹ ہم سب کے چین اب تہ افلاک اٹھکے ہو ہی جہانے بیعت پاک اٹھکے</p>
<p>۱۰۸ لڑنا تھا ملنے پائیں علمدار کا پیر کہنا تھا ہمیں ہمیں پورے مر گئے بدر چلائی تھی تیرے سلیمہ بی بی رہے جا بیگی چھی پیر</p>	<p>۱۰۹ اک بابی سب کے آئے تھی بھڑکے صوت جو تھی علی کی تو خیر انسا کی جال ہلنا تھا چھپ کر تھی جب وہ بعد مال پالا تھا چھپ کر تھی جو ایسے لال</p>	<p>۱۱۰ وہا بابا کے گھر میں تھی آں کو پا کیا شمشیر خنجر تو خفاں کو کفن یا بھی نہ نہ ہر کے لال کو لوگوں خبر نہ اسید و اجمال کو</p>
<p>۱۱۱ پائی کو ماں نے میں بہت شرمسار ہوں ہو میری چچی میں تمھارے شاربوں</p>	<p>۱۱۲ صدقہ گئی دھن بھی نہ مان کو دکھائے ای میرے شرموت کے پنجے میں آگے</p>	<p>۱۱۳ دیکھیں بغور زخم تن پاش پاش کے لکڑی اٹھائیں آنکے بیٹے کی لاش کے</p>

۹  
 لا کے کہ جمع ہو کر ایک  
 دامن تھیں تو اس کے مصطفیٰ  
 دامن تھیں ایک کر بیان تم  
 جو حسین کے بیٹے تھے

۱۰  
 زیر پا بھاریں کھاتی تھیں لاش پر  
 برپا تھا شرافت محشر کی لاش پر

۱۱  
 اب انیسویں سو بیس  
 لکھ بیس سو بیس  
 لکھ بیس سو بیس

۱۲  
 وان خاک ہو اگر لو عجب مرتبہ ملے  
 بس اک کھدی صحن مقدس میں جا ملے

۱۳  
 سلام  
 اس کے جو بیٹے عزت میں  
 بادا یاد میں مادر کا چین  
 ناناؤں پیکر کھدیں

۱۴  
 ایک کیا بیٹے کی حالت  
 تھیں قریب تھیں

۱۵  
 موت آئی جو جو الف  
 آج وعدے سے بے جا ہو گئے

۱۶  
 جان لیکر آئے بجا ہو گئے  
 عالم فانی میں کیا ہو گئے

۱۷  
 اور کچھ چھوڑ کر گئے  
 اور کچھ چھوڑ کر گئے

۱۸  
 راحت آباد عدو کو جو  
 راحت آباد عدو کو جو

۱۹  
 قطب کی شان گرا کر  
 تل جی جان اپنی خاک ہو گئے

۲۰  
 تل جی جان اپنی خاک ہو گئے  
 تل جی جان اپنی خاک ہو گئے

۲۱  
 تل جی جان اپنی خاک ہو گئے  
 تل جی جان اپنی خاک ہو گئے

۲۲  
 تل جی جان اپنی خاک ہو گئے  
 تل جی جان اپنی خاک ہو گئے

۲۳  
 تل جی جان اپنی خاک ہو گئے  
 تل جی جان اپنی خاک ہو گئے



رباعی نکلتا ہو نہیں  
اب بند کی کھلم کھلی ہو نہیں  
تو تین رقیں ہو لو چلتا ہو نہیں  
تو کالی میں آئیں  
تقدیر نے بیان تو کالی میں  
کیون آگئے پاؤں ہاتھ ملتا ہو نہیں

رباعی  
زیادہ میں علی کے پیار کے  
غوان ہو ذرا دل میں پیار کے  
کہتا ہو میرا کہ افلاک نے بھی  
دیکھے نہیں گنجان شاعر کے

رباعی  
حاصل خوشہ دین کی ضروری ہو جائے  
لاکھوں قتل سفر و دوری ہو جائے  
قدحی کہتے ہیں کہ کیا وہ بہشت  
باری بھی اگر چاہے تو دوری ہو جائے

رباعی  
غفلت میں نہ ہو کبھی  
انجام پہ آگے دراز گھر  
اس طول میں سے فائدہ کیا  
کل کو جو ہر قصہ مختصر کر

رباعی  
اب گھر غریب سے کہ آئے کی ہے  
نادان سمجھے فکر آب و دامن کی ہے  
سستی کے لئے ضرور اک دن ہر فنا  
آفتاب ادا کیل جانے کی ہے

رباعی  
مدح شہ شہرب و بطحا ہم ہیں  
عجیب و غرور سے مبرا ہم ہیں  
کردل میں ہزاروں مضمون ہیں مگر  
خاموشی میں لب دریا ہم ہیں

رباعی  
مان اپنی تھی راحت نہ تھیں آہ ملی  
تصویر تیری خاک میں عوام ملی  
ابان صدقے بسدن نہ چپے  
صغر بختین عمر ایسی کوتاہ ملی

رباعی  
بائے دولت فقر مصطفیٰ دیو گئے  
تو تیرے شوق شیر خدا دیو گئے  
پوگا جو گوشت گیر ہنس ابرو  
مردم سمجھیں تیرے جو جاوید غنیمت گئے

رباعی  
جب شام کے زندان میں حرم بند ہوئے  
تیرا کیا سو پیوئے دم بند ہوئے  
تیرا کیا سو پیوئے دم بند ہوئے  
تیرا کیا سو پیوئے دم بند ہوئے





<p>۱۹ کسیاں کی لکھنیاں نہیں ہیں یہاں اچھا خدا کر دے جو زحمت پھر اگر کسی مری اور نکلے</p>	<p>۲۰ چاہے وہ کیا فرما دے کھڑا ہو کر دیکھ دے کھڑا ہو کر دیکھ دے</p>	<p>۲۱ نہیں ہے یہاں نہیں ہے یہاں نہیں ہے یہاں</p>
<p>۲۲ ماں ہو کے میں کہوں جاؤ سدا ہر نام خدا بھوکے میں کہوں</p>	<p>۲۳ میں اور سہ شہ لکھی ہو بخت میں داری سرے گلے سے نہ کیا</p>	<p>۲۴ اتنا تو منہ سے کہہ دو واری سرے گلے سے نہ کیا</p>
<p>۲۵ پہلے نہ کو صاحب کے لئے نہ کو صاحب کے لئے نہ کو صاحب</p>	<p>۲۶ کب تک اگر اقامت کب تک اگر اقامت کب تک اگر اقامت</p>	<p>۲۷ نہیں ہے یہاں نہیں ہے یہاں نہیں ہے یہاں</p>
<p>۲۸ گھر لٹ رہا ہے کشتہ داری مجھے تو ہوش نہیں کھڑے رہا ہے کشتہ</p>	<p>۲۹ میں کس طرح کہوں دو لون خوشی میں جو صدمہ ہو کہوں</p>	<p>۳۰ صدمہ یہ آپکا ہو کہ خادم ہو بھان شاہوں داری مجھے تو ہوش نہیں</p>
<p>۳۱ حافظ علی خاں نہیں ہے یہاں نہیں ہے یہاں</p>	<p>۳۲ اب کی خدائے فضل کب تک اگر اقامت کب تک اگر اقامت</p>	<p>۳۳ نہیں ہے یہاں نہیں ہے یہاں نہیں ہے یہاں</p>
<p>۳۴ جو خود لہو گرائے وہ تیر لگے دیکھ گیا پہلے نہ کو صاحب</p>	<p>۳۵ اسکو ہر اس کیا ہو بخشن آپ دد جو نہیں ہے یہاں</p>	<p>۳۶ یوں آپ صبرہ نمہ اب دد دھنیکہ نہیں ہے یہاں</p>

<p>۱۷          کیادو دھالیا جی تیر چہرہ خوشتر          کیادو دھالیا جی تیر چہرہ خوشتر          کیادو دھالیا جی تیر چہرہ خوشتر          کیادو دھالیا جی تیر چہرہ خوشتر</p>	<p>۱۸          آسان اس صعب کو بھی کر دیا          آسان اس صعب کو بھی کر دیا          آسان اس صعب کو بھی کر دیا          آسان اس صعب کو بھی کر دیا</p>	<p>۱۹          آسان اس صعب کو بھی کر دیا          آسان اس صعب کو بھی کر دیا          آسان اس صعب کو بھی کر دیا          آسان اس صعب کو بھی کر دیا</p>
<p>اب دل سے دور رخ و غم دور ہو گیا          تر بند گئی زبان جگر سر دہو گیا</p>	<p>نانا جی ہر باب علی بان قبول ہو          بیٹا بھی وہ دیا جو شبیہ رسول ہو</p>	<p>چلتے ہیں تیر قبلاً عالم بسا ہر          دوڑو سپر ہو فاطمہ زہرا کے ماہر</p>
<p>۲۰          دیکھا کہ قلبہ دین شیشا ہو          دیکھا کہ قلبہ دین شیشا ہو</p>	<p>۲۱          احوال تیرے اوصاف کا بیان          احوال تیرے اوصاف کا بیان</p>	<p>۲۲          بخت علی کہ تھی تیرے بخت          بخت علی کہ تھی تیرے بخت</p>
<p>بیٹے کے ساتھ نکلے نہ بار اضطراب میں          یارب خلل نہ ہو کہیں کار نواب میں</p>	<p>دیتا ہوں واسطہ میں جناب میر کا          مقبول بارگاہ ہو بدیہ فقیر کا</p>	<p>بچو وہ تھیں غم شہ عالی جناب میں          خود مجھ کو دودھ بخش دیا اضطراب میں</p>
<p>۲۳          اٹھ سال کی ہو رانی گلزار          اٹھ سال کی ہو رانی گلزار</p>	<p>۲۴          لایا غلام نصرت میدان کارزار          لایا غلام نصرت میدان کارزار</p>	<p>۲۵          آسان اس صعب کو بھی کر دیا          آسان اس صعب کو بھی کر دیا</p>
<p>فرقت اس کی تلخ جو فرزند اہل ہو          بان لودہ دکر تو یہ مشکل بھی سہل ہو</p>	<p>مشکل بے سہل جس کو بھر و ساختا کا ہو          اے مہ لقا اثریہ ہماری دعا کا ہو</p>	<p>کیونکر نہ ہو کہ دو زمین جو ہو قبول کی          بیٹی ہو ایک ایک ہو ہو قبول کی</p>



<p>۵۳۸          کہہ دو زون تھے وہاں کوسو          کہہ دو زون تھے وہاں کوسو          کہہ دو زون تھے وہاں کوسو          کہہ دو زون تھے وہاں کوسو</p>	<p>۵۳۹          اوٹاٹا رسول قلمک جاہ الفراق          اوٹاٹا رسول قلمک جاہ الفراق          اوٹاٹا رسول قلمک جاہ الفراق          اوٹاٹا رسول قلمک جاہ الفراق</p>	<p>۵۴۰          قلمک جاہ الفراق قلمک جاہ الفراق          قلمک جاہ الفراق قلمک جاہ الفراق          قلمک جاہ الفراق قلمک جاہ الفراق          قلمک جاہ الفراق قلمک جاہ الفراق</p>
<p>۵۴۱          او نور عین یحیر ترا مجھ شاق ہے          تیرا سفر رسول خدا کا فراق ہے</p>	<p>۵۴۲          سیر بہشت و خلد مبارک ہو آپ کو          کوثر پہ یاد کیجو مظلوم باپ کو</p>	<p>۵۴۳          کیا خوشنما ہے خط رخ جان پہول پر          دیکھوئی بہار کہ سبزہ ہے پھول پر</p>
<p>۵۴۴          شاہید سے ملنے کے وہ آغوش کیا          شاہید سے ملنے کے وہ آغوش کیا          شاہید سے ملنے کے وہ آغوش کیا          شاہید سے ملنے کے وہ آغوش کیا</p>	<p>۵۴۵          جلوہ گر ہوئے اشتر و زون          جلوہ گر ہوئے اشتر و زون          جلوہ گر ہوئے اشتر و زون          جلوہ گر ہوئے اشتر و زون</p>	<p>۵۴۶          پنجہ زون تو تار و دیان          پنجہ زون تو تار و دیان          پنجہ زون تو تار و دیان          پنجہ زون تو تار و دیان</p>
<p>۵۴۷          نکست جو سر پہ تھی رسول کریم کی          بوسو نکست تھے کیسو و عنبر نسیم کی</p>	<p>۵۴۸          بڑھتو ہی راہ گلشن فردوس ملک کی          رنگی زمین سمند کی ناپو نے ملک کی</p>	<p>۵۴۹          وہ کونسا نگین ہے جو شیرین مقال ہے          ہاں اسکا جو ہری ہے تو زہرا کالال ہے</p>
<p>۵۴۹          قلمک جاہ الفراق قلمک جاہ الفراق          قلمک جاہ الفراق قلمک جاہ الفراق          قلمک جاہ الفراق قلمک جاہ الفراق          قلمک جاہ الفراق قلمک جاہ الفراق</p>	<p>۵۵۰          وہ شان و شکوہ وہ اقبال و جمال          وہ شان و شکوہ وہ اقبال و جمال          وہ شان و شکوہ وہ اقبال و جمال          وہ شان و شکوہ وہ اقبال و جمال</p>	<p>۵۵۱          زون تھی جو بہشت نار ابل بون          زون تھی جو بہشت نار ابل بون          زون تھی جو بہشت نار ابل بون          زون تھی جو بہشت نار ابل بون</p>
<p>۵۵۲          عالم میں اس طرح کے بھی خوش و نہن ہو          فاتو کی تلخون میں تر شر و نہن ہو</p>	<p>۵۵۳          غصے کی وہ نظر کہ خدا کا عتاب تھا          انسان تو کیا ہر کہ بھروسہ بھی اب تھا</p>	<p>۵۵۴          کیسو بلے ہوا سے تو جنگل مہک گئے          جب ہنس بات کی تو تارے چمک گئے</p>

<p>۴۳ وہ نہ سو راودہ سمنند فکند بانی بھی صبا نے جو کیسے قدم لگائے پہ چالیں یہی پری تو چھلا دوں نہ</p>	<p>۴۶ پھر تو بھی صفائی تھی ہر طرف وہ شیر جگہ لڑائی تھی ہر طرف بلوار سے سرزدی جلدائی تھی ہر طرف شعل صبا نے کی سیاتی تھی ہر طرف</p>	<p>۴۷ نکھو دو دو اور تیری باتیں کشتہ میں چھو تیرے چٹکے ان میں پانی وہ تھا کہ اس گلادی جہان میں نازل ہوا تھا آہ یہی ملک میں</p>
<p>اسکی بک ردی ہو نجات سحاب کو وہ ریہ پہ جائے اور نہ خبر ہو حباب کو</p>	<p>سر کس جگہ نہ گرتے تھے کاوا کہاں نہ تھا بجلی کہاں نہ تھی وہ چھلاوا کہاں نہ تھا</p>	<p>بے قح پھیرتی تھی نہ ہنڈھ کارزار سے دعوائے ہمدی تھا آسودہ الفقار سے</p>
<p>۴۴ نیز کا کار جو ترخو ان کو حباب باد لگتی ہر اک صدا کہو تراب تھی تھا کسی کا رنگ توڑ جو کلاب پھٹنے لگدین یہ ہوا دوا کو غلاب</p>	<p>۴۵ نوت لائی آئی تو جو جہان کہاں زنجی کیا کیا بار جہان سے توڑا یہ جو صبر وہ صفائی دیاں سے جوت تھی توڑا جو کجاوہ آئے کہاں</p>	<p>۴۶ بوی بوی این بوی طوطی چھوڑی تیری وہی غضب کی بوی کھڑی چلتا اس طرح کا جبک دسب بوی نہایت زور دی وہی بانی بوی</p>
<p>گہرا کے دو فوج کے نامی جوان گئے جو مورچے یہاں تھے سرک کر وہاں گئے</p>	<p>راکب کی شکل سامنے ہے راہوار کے غل تھا یہ ران باگ ہو دلدل سوار کے</p>	<p>بیشل آبرو میں اصالت میں نیک تھی ملجائیں دوز بائیں بھی اسکو تو ایک تھی</p>
<p>۴۸ تھا یہ در وطن چلے کیا کیا کیا کیا کر دیا شہر شہر اچھی وہ تیغ کیا کہ بولی آسمان پر کوئی صغونے ادھر کے ادھر</p>	<p>۴۹ اندھی ضرب تیغ صفا بائی جی آؤ گئے تو نے چلی جوت سری خالی کچھ پر یہ بھونک رہی دو بوی شیکا کہ نہ کچھ بھونک رہی</p>	<p>۵۰ پہا تھا سیکہ چوک کہ ادھر ادھر کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>یہو بچے تھے سم ابھی نہ پر لڑیں پر کھوڑ دین تین سواروں کے تھے سر زمین پر</p>	<p>گو خوش لالہ رنگ یہ دشت صاف ہے جو چاہیو دیکھ لے مراٹھ پاک صاف ہے</p>	<p>مرکات نہ تھا سمند کہیں او بیچ بیچ میں ندی لہو کی ہتی تھی لشکر کے بیچ میں</p>



<p>۵۶۳</p> <p>وقت تھے مبارزان غمزدہ و دھڑلے علی شاہ کو آنے لگے نام آلودہ کے نام جلیبی کی کوڑی تھی دھڑلے اور دھڑلے پیر کے مگر تیرا وہ پیر کس کا نام</p>	<p>۵۶۴</p> <p>حالی کیے دلیر نہ جنگل مجھ سے ہوس سرواں گرسلا دھڑلے میں بدل مجھ سے ہوس جلیبی کی جلیبی بنی بدل مجھ سے ہوس</p>	<p>۵۶۵</p> <p>نام آلودہ کو چاہیے غمت کا خیال کرو و دیوانہ فاضلہ میں کچھ کو اپنا مال حاضر غمت و درد و جاگیر و ارباب مال خون اسکا جو بادہ بھر ملکاتے حال</p>
<p>۵۶۶</p> <p>جب صف پنیو باز دلی اگر گریہ سنا جی آن سے ہو گیا کہ گھوڑا پر پنا سراپا کہ کہ ہو گئے رستے آدھ کہ پنا مردم تھی تیغ عقدہ کشا کی بٹن دھند</p>	<p>۵۶۷</p> <p>بھاتی ہوئی تھی صاف تھی سرکشیا جلیبی چک رہی تھی کہ اندک کی پناہ پہنچنے کی نہ جگہ نہ کہین جگہ کی راہ بند تھی چھٹی تھی فون کا پیرا غائب تھ</p>	<p>۵۶۸</p> <p>کھلائے تھے غلط میں اک پہلوان دھم کتنی کے چارواگ میں تھی جی بن کی کھم سرگرم تھے پیر و درویش تھک تھک تھم تھکے تھے جگہ کی تھک تھک تھک تھم</p>
<p>۵۶۹</p> <p>تیزی سے چار طرف تل کے رہ گئے بانہ مچ گئے جسے بند وہ سب کھلے رہ گئے</p>	<p>۵۷۰</p> <p>جو گھاٹ پر تھا خون میں وہ شور پور تھا سارا یہ تیغ تیز کے پانی کا شور تھا</p>	<p>۵۷۱</p> <p>محب تھا کفر و شرک میں ملاحقین کیو تھا گھوڑ سپہ تھا شقی کہ پہاڑی پہ دیو تھا</p>
<p>۵۷۲</p> <p>نہایت تھکن تھکن تھکن تھکن بہت تھکن تھکن تھکن تھکن تھکن</p>	<p>۵۷۳</p> <p>جلا رہا تھا یون پسر کینہ چہ کس کے کھون بانے جو اس کے کھون</p>	<p>۵۷۴</p> <p>تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک</p>
<p>تھرتے ہیں پیادوں کے دل اس کی کاٹے تھرتے ہیں پیادوں کے دل اس کی کاٹے</p>	<p>تھرتے ہیں پیادوں کے دل اس کی کاٹے تھرتے ہیں پیادوں کے دل اس کی کاٹے</p>	<p>تھرتے ہیں پیادوں کے دل اس کی کاٹے تھرتے ہیں پیادوں کے دل اس کی کاٹے</p>

<p>۱۷۴ کیا کرو خود کا سرگردن کیا کیا حال گو یا تھا اک فریب سکوس پر شرب پہننے کے تھے کوہِ نرگس کا بنداب تو گر دم تھام شام خان خراب</p>	<p>۱۷۵ بڑھتا ہوا خیر و برہم تھکا چلنے لگے اور سر سے تیغ زبان کے وار جولو کلام زور تھی وہ ناچار سب کیلئے جو چلے جی تھکے کھانا نظر</p>	<p>۱۷۶ آہن و زنجیر جم پیر کیوں بوجھا تھا ظالم تھے خرابی خجور کی آگے خیار تر اگر کہنے بھیج دیا جانبِ علم</p>
<p>۱۷۷ راتب شقی کا رزق پناہ یزید کا تھا بار بار نعرہ اہل سن مزید کا</p>	<p>۱۷۸ گو یا ہوں یہ تو کسکو جال سخن سے نٹھ پھر گیا جواب وہ دندان شکن سے</p>	<p>۱۷۹ کیا جانے جسکو خیر و نئے پالا پڑا ہو تو باہر نرم موم سر جب دل کڑا ہو</p>
<p>۱۷۸ گو کہ کہنے پر گدہ گدہ لگا کر خیر و برہم زردہ پر زردہ برین بدگر نہ تو زنجیر سے کسے جلیک پر کر نہ تو چھوڑے تیغ وہ فلا کی کمر</p>	<p>۱۷۹ نہ تو چھوڑے کمر کی بائین خدا کی شان رواہ اور شکر کے پچون کا استخان کیا تاب کیا جال ہو تو کیا کسی کی جان</p>	<p>۱۸۰ ان چودو تھکے گویا قلام کا زین کس جاری ہیں تھکے جلیک کیانے تھکے بڑھ کر چوہل بڑھ جائیے انسران تھکے زباں کے زشت و وہ مثل باد تھکے</p>
<p>۱۸۱ دستانے دونوں دست تعدی پسند پر یا کھر بجلی ہتی شقی کے سمندر پر</p>	<p>۱۸۲ بے تیغ اگر بڑھوں تو ابھی تو ہلاک ہو چٹکوں کمر کیلے تو بیوند خاک ہو</p>	<p>۱۸۳ بر پھا اور شقی نے بیا دیکھ بھال کے اکبر اور سبھلے بھالا سبھال کے</p>
<p>۱۸۳ اک کھر بجلی کمر کے شکر کو دیکھ کر فنا یا آدمی سب کھر کا چاند ہوت پکاری اسے اسے اسے شکر نہ پا جائے تو جاتا ہے اب کھر</p>	<p>۱۸۴ جیسے بین سب جہان بیدار تیرا عمر و بدست تیرے کیا جوت جو کہ بدست تیرے تھکے تھکے جو کہ بدست تیرے تھکے تھکے</p>	<p>۱۸۵ نہ تو خیر و بدست تیرے تھکے تھکے مہین تھکے تھکے تھکے تھکے جلیک بیاں تھکے تھکے تھکے تھکے دور و دور تھکے تھکے تھکے تھکے</p>
<p>۱۸۶ جوشن سمیت کیجے دو ایک حسام میں لائی ہر موت دیو کو لوہو کے دام میں</p>	<p>۱۸۷ بالا کو پست پست کو بالا بجا بند تلوارین کھانا نہ کھانا لا بجا بند</p>	<p>۱۸۸ پھیلے شرب بر بندو کی جائیں ہوا ہو میں تھوکی تھیں لوہن کہ ملین اور بجا ہو میں</p>



<p>۱۷۷ اکی طرف خدا تھا اور دوسری طرف سوار تمام سب تھے بیان اسیدیم وہ کہ فرین قوی بہ رومی بین مستقیم روز و لطف سے کسی شششششششششششش</p>	<p>۱۷۸ گھوڑا اور اسے ہاتھ کو اکٹریٹے دینا جان اکس زور نکالیا گھوڑے سے پہلوان دست شعی کی چھوٹی زارڈ ناگمان</p>	<p>۱۷۹ چلی کیسے پاس کبھی رقی کی شان شانے پر آئی سینے پہلی جب شعی احوال سرو تباہے گا گنگنی دہ زلزلہ کے جال چوین لڑی پڑی تھیں کہ مفضل تھا پو</p>
<p>۱۸۰ ہائے تھے دوٹے ہوئے گھوڑوں کی گشت سے خاک آسمان پہ جاتی تھی ڈر اڑا کے دست ہر</p>	<p>۱۸۱ نیز کے ساتھ خور اٹھا اُس گروہ سے لو اڑوے کو لے گیا سیرغ کوہ سے</p>	<p>۱۸۲ روکے کے جواب کے دے کہ ہر ہرے بجلی کے ساتھ ساتھ کہا تک سپر ہرے</p>
<p>۱۸۳ گھوڑا چلا کتنی تھی چلیا اور دوسرا گہرے گھلے چھا کبھی چھپے قریب ہر عاشق افکار بند ہو گیا چاہے اب پراپت جوان ہو اب جان کی</p>	<p>۱۸۴ دیکھا ہمارا چلا گیا اور دوسرا حرب کی دور دوری کو کیوں اور شہنشاہ چہر کھلین غنیمت و دم جو کھانا</p>	<p>۱۸۵ فرستے تھے تیرے جوانی چھپک گیا حکمر کی کیا کبھی چھپے کیسے گیا شہنشاہ آگ کا کہ چلا اور چلا گیا</p>
<p>۱۸۶ سب اُسے زیر دست ہیں جودی کمال ہیں یہ شہسوار دوش چھڑ کے لال ہیں</p>	<p>۱۸۷ کمزور کو خدانے زبردست کر دیا یہ تیری سرکشی نے تھے پست کر دیا</p>	<p>۱۸۸ ماری ہو نور حق سو کمان بچکے جایگا اکدم میں تیغ تیز کا پانی بچھایگا</p>
<p>۱۸۹ اکھانڈ ایک دار زار کے ہزار بند چوہو طوطے کے کھولتے تھے شہسوار بند کیا دینو بازی میں تھا بار بار بند چوہو نے نیلگون تھے جابجا چوہو بند</p>	<p>۱۹۰ حاکم نے احوال و وضع کی اور کمر بستہ بلاتھا آتے تھے کہ کجا اور دوسرے تیغ دوچار بار دو کجا چلی کیسے تیغ چلنے میں کھینچتی تھی کسی کی تیغ</p>	<p>۱۹۱ دور و زلف دفا میں بڑی جد کدہ تیغ پڑ احوال ہر تیغ سکند کی سد ہوتی تا لیکن خلعے علی کی مدد ہوتی جو اُسے قریب کی وہ سرورست اور ہوتی</p>
<p>۱۹۲ خالی گئی نہ فرق کی نے دست و پا کی چوٹ کھلتی تھی ہو جلد ہی ہوتی شکلا کشا کی چوٹ</p>	<p>۱۹۳ مضطر تھا اپنی زیرت دشمن کو پاس تھی جب ہاتھ اٹھلے یہ کلائی کے پاس تھی</p>	<p>۱۹۴ گرمی میں ابرنگے تھے وہ جو برق تھے اسوار بھی فرس بھی پسینے میں غرق تھے</p>

<p>۷۱ کرتا تھا باطنی صفائی کو زنگار تغیر ہو جو ہو نہ کو دکھاتی تھی بار بار جنگل آلودہ آتش سوزندہ آبار رفت کا نہ جو غضب کی بھائی تھی دھار</p>	<p>۷۲ قرآن شمع نشت دل بادشاہ دین گذری کمر سے کاٹ کے نہ بجا آئین پاکیزگی شمع سلامت تھا صدر دین رو ایک ضرب بین تھا اس سلیم دین</p>	<p>۷۳ طنشٹی ہو کر جان ترستی ہی رہا ہے پانی لہہ پہ کوئی چکر سے نہ جان لے کچھ چھوٹا کہ جلد نشاد غلام پائے اکٹھوڑا بارہ سو سے کوئی نہ جانے جانے</p>
<p>جسد نے اتری سانے رہی جڑھی رہی اکٹھوڑے بھی غامین کچھ آگے بڑھی رہی</p>	<p>کا پناہ مند بانو نکو ریتی مین کاڑ کے پھٹکر گرے زمین پہ کھڑے پہاڑ کے</p>	<p>گرمی سے ہو فراغ عطش سے نجات ہو اب موت لے خبر تو ہماری جیات ہو</p>
<p>۷۴ آخر نہ کھا بکا وہ شقی انساں کساں مکھوڑ کو کھا کے کجاڑا شعلے کا لال بان اب ہاری ہو کہ کجاڑا بھون بھون</p>	<p>۷۵ مکھوڑی مکھوڑی دشت کو سہارا بادا بجا بھیریل کو دست خدا کا دار چلائے شاہ دین کو مین اس غریب غار فلتے مین مین دیکھو یہ طے پہ کا زار</p>	<p>۷۶ یو لکے ابر شام مین ڈوبا وہ نہ کھلا بولتے کچی چوہہ تیغ کہ اندک نہا پلیا جو بچ مین تو سمٹ آئے سب پاہ جو بولے بند بگ بولی جاو نہ غریب راہ</p>
<p>پسا ہو لعلین یہی وقت نہر دہ سے رود کو ہارا وار تو جانین کہ مردہ سے</p>	<p>بجلی گرمی ہو تیغ شقی پر جلی نہیں افسوس ہو کہ آج جہان مین علی نہیں</p>	<p>یہ کیا وہ ران باگ تھی کیا شہوار تھا دا با یہاں سمند کو فوج کے پار تھا</p>
<p>۷۷ جلی جو تیغ ڈھال وہ لایا نہ سب کچھ اک برق جی گرمی کہ وہ پادہ ہوئی پر مظفر سے سر شقی مسو گر مین سے صدر پر نیچے سے جب بھی تو ہو اب وہ باجم</p>	<p>۷۸ اب پاپس کئے شمع کو کچا لادو نور جان مالو تو مالو ڈالتی ہو باشر زان مالو تو مالو ڈالتی ہو باشر زان چلتا ہو دل کچھ سے آفتا ہو جھان</p>	<p>۷۹ بڑھتا ہو شمع کو کچھ نور جان بڑھتا ہو شمع کو کچھ نور جان چلکر اڑھتے جگاتی وہ نہ غریب راہ اوسلادو مسو گر مین تو ہو باشر زان</p>
<p>سب نشہ ہو جو انی اتر گیا تلوار تھی کہ حلق سے پانی اتر گیا</p>	<p>دریا پہ قتل ہوتا ہوں مین قحط آب سے ہتھیار گرم ہوں پشش آفتاب سے</p>	<p>سبز بیکو اس روش سی ہوا نہ دندی تھیں بجلی سیاہ ابر مین یوں کو دندی تھیں</p>



<p>۱۱۱ جنگ جہانگیر کا پورا ہزار صف بیکس کس صف میں جہانگیر کا صف پہناتے برین سیاہ کا جہانگیر کا صف نہایت تازہ بھول کو جہانگیر کا صف</p>	<p>۱۱۲ اگر اب کو نہ دکھائے غم کیسے صد مہر ہو کہ غم کیسے سلطان جہانگیر اگر اب کیا حال کی نسبت بھی اوصاف بجلی اوصاف سے دھڑکے جہانگیر کا صف</p>	<p>۱۱۳ جنگ جہانگیر کا پورا ہزار صف بیکس کس صف میں جہانگیر کا صف پہناتے برین سیاہ کا جہانگیر کا صف نہایت تازہ بھول کو جہانگیر کا صف</p>
<p>بھیل ہوتی سو نہ عجب آب و تاب تھی ہو ہی بھی تو آئند فضل شباب تھی</p>	<p>خوارق تھی زمین کوئی دل نہ جانے چین سب وحش و پیر روتے تھے زمین کے چین</p>	<p>عسرت ہو دور عیش کا سامان کم نہو جز نام حضور کوئی اور غم نہو</p>
<p>۱۱۴ بھیل ہوتی سو نہ عجب آب و تاب تھی ہو ہی بھی تو آئند فضل شباب تھی</p>	<p>۱۱۵ خوارق تھی زمین کوئی دل نہ جانے چین سب وحش و پیر روتے تھے زمین کے چین</p>	<p>۱۱۶ عسرت ہو دور عیش کا سامان کم نہو جز نام حضور کوئی اور غم نہو</p>
<p>۱۱۷ بھیل ہوتی سو نہ عجب آب و تاب تھی ہو ہی بھی تو آئند فضل شباب تھی</p>	<p>۱۱۸ خوارق تھی زمین کوئی دل نہ جانے چین سب وحش و پیر روتے تھے زمین کے چین</p>	<p>۱۱۹ عسرت ہو دور عیش کا سامان کم نہو جز نام حضور کوئی اور غم نہو</p>
<p>۱۲۰ بھیل ہوتی سو نہ عجب آب و تاب تھی ہو ہی بھی تو آئند فضل شباب تھی</p>	<p>۱۲۱ خوارق تھی زمین کوئی دل نہ جانے چین سب وحش و پیر روتے تھے زمین کے چین</p>	<p>۱۲۲ عسرت ہو دور عیش کا سامان کم نہو جز نام حضور کوئی اور غم نہو</p>
<p>۱۲۳ بھیل ہوتی سو نہ عجب آب و تاب تھی ہو ہی بھی تو آئند فضل شباب تھی</p>	<p>۱۲۴ خوارق تھی زمین کوئی دل نہ جانے چین سب وحش و پیر روتے تھے زمین کے چین</p>	<p>۱۲۵ عسرت ہو دور عیش کا سامان کم نہو جز نام حضور کوئی اور غم نہو</p>

۱۰  
 برون ملک کیا شل شیخ امیر  
 کہیں میں رہا اور نہ جو ہم کو  
 نہ کہ تھے تیرے بیٹے اور  
 اراکین میں دو دن برابر رہے  
 ۱۱  
 تیرے بیٹے کا رہا  
 کہ تیرے بیٹے کا رہا  
 ۱۲  
 تیرے بیٹے کا رہا  
 کہ تیرے بیٹے کا رہا  
 ۱۳  
 تیرے بیٹے کا رہا  
 کہ تیرے بیٹے کا رہا  
 ۱۴  
 تیرے بیٹے کا رہا  
 کہ تیرے بیٹے کا رہا  
 ۱۵  
 تیرے بیٹے کا رہا  
 کہ تیرے بیٹے کا رہا  
 ۱۶  
 تیرے بیٹے کا رہا  
 کہ تیرے بیٹے کا رہا  
 ۱۷  
 تیرے بیٹے کا رہا  
 کہ تیرے بیٹے کا رہا  
 ۱۸  
 تیرے بیٹے کا رہا  
 کہ تیرے بیٹے کا رہا  
 ۱۹  
 تیرے بیٹے کا رہا  
 کہ تیرے بیٹے کا رہا  
 ۲۰  
 تیرے بیٹے کا رہا  
 کہ تیرے بیٹے کا رہا

۲۱  
 تیرے بیٹے کا رہا  
 کہ تیرے بیٹے کا رہا  
 ۲۲  
 تیرے بیٹے کا رہا  
 کہ تیرے بیٹے کا رہا  
 ۲۳  
 تیرے بیٹے کا رہا  
 کہ تیرے بیٹے کا رہا  
 ۲۴  
 تیرے بیٹے کا رہا  
 کہ تیرے بیٹے کا رہا  
 ۲۵  
 تیرے بیٹے کا رہا  
 کہ تیرے بیٹے کا رہا  
 ۲۶  
 تیرے بیٹے کا رہا  
 کہ تیرے بیٹے کا رہا  
 ۲۷  
 تیرے بیٹے کا رہا  
 کہ تیرے بیٹے کا رہا  
 ۲۸  
 تیرے بیٹے کا رہا  
 کہ تیرے بیٹے کا رہا  
 ۲۹  
 تیرے بیٹے کا رہا  
 کہ تیرے بیٹے کا رہا  
 ۳۰  
 تیرے بیٹے کا رہا  
 کہ تیرے بیٹے کا رہا

۳۱  
 تیرے بیٹے کا رہا  
 کہ تیرے بیٹے کا رہا  
 ۳۲  
 تیرے بیٹے کا رہا  
 کہ تیرے بیٹے کا رہا  
 ۳۳  
 تیرے بیٹے کا رہا  
 کہ تیرے بیٹے کا رہا  
 ۳۴  
 تیرے بیٹے کا رہا  
 کہ تیرے بیٹے کا رہا  
 ۳۵  
 تیرے بیٹے کا رہا  
 کہ تیرے بیٹے کا رہا  
 ۳۶  
 تیرے بیٹے کا رہا  
 کہ تیرے بیٹے کا رہا  
 ۳۷  
 تیرے بیٹے کا رہا  
 کہ تیرے بیٹے کا رہا  
 ۳۸  
 تیرے بیٹے کا رہا  
 کہ تیرے بیٹے کا رہا  
 ۳۹  
 تیرے بیٹے کا رہا  
 کہ تیرے بیٹے کا رہا  
 ۴۰  
 تیرے بیٹے کا رہا  
 کہ تیرے بیٹے کا رہا



<p>۴۰ محبوبت عجب عجب خدا تعالیٰ کا نیکو ترین شکر عقدا کتنا تعالیٰ کا نیکو ترین شکر عجب تعالیٰ کا اور انوکھی آنکھوں کی ضیاء تعالیٰ کا</p>	<p>۴۰ محبوب عجب عجب خدا تعالیٰ کا نیکو ترین شکر عجب تعالیٰ کا نیکو ترین شکر عجب تعالیٰ کا نیکو ترین شکر عجب تعالیٰ کا</p>	<p>۴۰ محبوب عجب عجب خدا تعالیٰ کا نیکو ترین شکر عجب تعالیٰ کا نیکو ترین شکر عجب تعالیٰ کا نیکو ترین شکر عجب تعالیٰ کا</p>
<p>جلو رخ پر نور پہ تھا نور بنی کا روشن تھا گھر اس ماہ سحر بھلائی کا</p>	<p>فرزند جوان کوئی بشر کھو نہیں سکتا یہ صبر بجز ابن علی ہو نہیں سکتا</p>	<p>گھر جانیکو فرمائے اسدم نہ پست جب آپ سنوں گھر میں تو کیا کام ہو گھر</p>
<p>۴۱ محبوب عجب عجب خدا تعالیٰ کا نیکو ترین شکر عجب تعالیٰ کا نیکو ترین شکر عجب تعالیٰ کا نیکو ترین شکر عجب تعالیٰ کا</p>	<p>۴۱ محبوب عجب عجب خدا تعالیٰ کا نیکو ترین شکر عجب تعالیٰ کا نیکو ترین شکر عجب تعالیٰ کا نیکو ترین شکر عجب تعالیٰ کا</p>	<p>۴۱ محبوب عجب عجب خدا تعالیٰ کا نیکو ترین شکر عجب تعالیٰ کا نیکو ترین شکر عجب تعالیٰ کا نیکو ترین شکر عجب تعالیٰ کا</p>
<p>ایسا تو حسین غریب تا شرق نہیں ہو احمد میں اور اس میں سرور فرق نہیں ہو</p>	<p>وان رحم دل قوت جفا جو میں نہیں ہے یان دل کا یہ عالم ہے کہ قابو میں نہیں ہے</p>	<p>پوچھا بھی ہو دو نوں سے جو مر نیکو چلے ہو زخمت تھیں دو گون کہ ناز نہ کپے ہو</p>
<p>۴۲ محبوب عجب عجب خدا تعالیٰ کا نیکو ترین شکر عجب تعالیٰ کا نیکو ترین شکر عجب تعالیٰ کا نیکو ترین شکر عجب تعالیٰ کا</p>	<p>۴۲ محبوب عجب عجب خدا تعالیٰ کا نیکو ترین شکر عجب تعالیٰ کا نیکو ترین شکر عجب تعالیٰ کا نیکو ترین شکر عجب تعالیٰ کا</p>	<p>۴۲ محبوب عجب عجب خدا تعالیٰ کا نیکو ترین شکر عجب تعالیٰ کا نیکو ترین شکر عجب تعالیٰ کا نیکو ترین شکر عجب تعالیٰ کا</p>
<p>جن ملک و عور میں افسانہ ہو اسکا تورنگ ہو رشید بھی پروانہ ہو اسکا</p>	<p>بابا کے عوض عزت چدر کو سنبھا لو ہم نہ نیکو جلتے ہیں تم اب گھر کو سنبھا لو</p>	<p>کیا ظلم ہوا ایسا جو یوں روتے ہو بیٹا ان آنکھوں کے مان صدقہ ہو کیوں رو ہو بیٹا</p>

<p>۱۱۱ اگر کہے کہ مار دین نہ کیونکہ غضب کیا اب اٹھتا ہو سر پہ کراپ کا سلیا سورنہ کو جاتا ہو یاد شدہ کا پیارا کین تین بد از دن فغان میں نہ پایا</p>	<p>۱۱۲ جو شادی کر کا نہایت تھکیران جاو جو وطن میں تو کر ویاہ کا سلمان نوشاہ بھی گاجو سے بعد یہ فرشتان بویہ لنگے نہ ہم اوس گویہ کی زبان</p>	<p>۱۱۳ ان کا گپ ہی بیان نہ کر گین ساری اگر کہہ بھی نہ کیے بھی نہ ہو جاری یا فوٹے کہانے سر یہ نوڈی گئی داری اگر نہ نہیں غیب کے جانائی میں غمخواری</p>
<p>فرماتے ہیں میر انکی اجازت نہ ملیگی بے مرضی مادر تجھے رخصت نہ ملیگی</p>	<p>جو وقت قدم سند شاہی پہ دھر سنگے اگر بھی یقین ہو کہ ہمیں یاد کرینگے</p>	<p>رخصت انھیں کیوں دیتو نہیں سوچے کیا ہو کچھ انکی ہو تقصیر کہ نوڈی سے خطا ہو</p>
<p>۱۱۴ ان کچھ نہ کر ہی طرف ہو یہ لاشا پیر زمین طلب کرتا ہو رخصت لے لیا بھجوان تو بھجیے اجال اس فغان تارا روکون تو جلیں نہیں حضرت گویا</p>	<p>۱۱۵ ان کی جو وقت رخصت یاد لے لانا بانیہ یہ جو یاد میں بھول نہ جانا بیر بھی طرف سے اسی چھائی کو لگایا پوتا ہو تو مرد پر بار سے لانا</p>	<p>۱۱۶ تم رخت سلاست تو میں بیاہ نکاح جانی اور باز دیکھے سوا انھیں نوشاہ بناتی کس چاہے سے چھوٹی سی دھن بیاہ کو لانی واحد اب اس کر کر شوق تھی جو چھانی</p>
<p>کیونکہ کوئی کوہ غم جا نکاہ اٹھائے ان دو نوٹے پہلے مجھے اند اٹھائے</p>	<p>جب آنکے وہ گھٹیوں تربت پہ چلیگا اُن چھوٹے سے تلوونہ جیلن آنکھیں ملیگا</p>	<p>وہ کیجے جو ہو مقدمہ راحت جانکا جب آپ نہون کیسی خوشی بیاہ کمانکا</p>
<p>۱۱۷ یہ کہہ کر تھوڑے عرصے میں آئے شرم بیں در کے قلمونہ گری بابو سے شرم شرم کے کہا باقی کوئی مونس نہ نہ ہوں کہو نہ کہ اب جلتے ہیں میں دیکھ کر شرم</p>	<p>۱۱۸ مادر سے کیا جو کہے باغی کو انشا رخصت مجھے بابا سے دلا دیکھ خدارا ان باتوں کے سننے کا مجھ اب نہیں پایا</p>	<p>۱۱۹ انجور نہ خوشی ہو کہ یہ کام آپا نہیں حضرت کی مخالفت کریں اور بھجوان سایہ پیٹنے پہ بولنا اگر آئین نہیں کیا دودھ بھی موزی کو جانین</p>
<p>بہ شکل بنی بعد مرے تھائے گا لہر کو میں چھوڑ چلا ہوں علی اگر سے پسرو</p>	<p>جس طرح ہوا سکام میں کہ کیجئے امان فرزند کی شکل میں مدد کیجئے امان</p>	<p>رو رو کے کئی بار مرے باون پڑے تھے یہ دیر سے مرنے پہ مکر باندھو کھڑے تھے</p>

<p>علم نہ تھی قد تو نہ گریہ اکبر کجاہ چھائی سے لگا بیٹھے نووانے کے شاہ بابا پیر ہو در شوار جدائی تری دانش خیر اب بھی مرقی ہو تو مید کی لوار</p>	<p>علم شہر و سر سے باؤ کچھ تھی بجا میرا نغین ہو چچی علی اکبر کی سواری مقل کی زمین حسن مرشدین ہوئی ساری آب نور ہو چکا تیج ہو سے ناری</p>	<p>علم ہو صاحب اولاد تو عزیز بن جاو نہی اولاد تیرا ہو تنہا بن جاو طبیعتی نہم ہو تنہا بن جاو اس رخ کو بابا کسے چھو بیوں کو</p>
<p>عصہ نہیں کچھ زیت گھرائے ہن ہم بھی تم آگے جلو تھے چلے آتے ہن ہم بھی</p>	<p>نابت ہو اس کو رخ روشن کی چمک سے نور شد زمین پر آرا یا ہو فلک سے</p>	<p>بیکس ہو تھین اور تو کیا دیو گیا شبیر بچ جائیگا اکبر تو دعا دیو گیا شبیر</p>
<p>علم نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ</p>	<p>علم اب دہن نہم کا نتیجہ جو نہ بجاتی باقی خطا خطا تو ہوئی اس سے جدائی یار مجھ دیا نغین اکھونے دکھائی</p>	<p>علم نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ</p>
<p>مان بولی ہن نکل دکھاؤ گے نہ اکبر صدقے لگی کیا گھر میں پھر آؤ گے نہ اکبر</p>	<p>ہن نکل پیر ہے یہ دہن ہے میرا اٹھارہ برس کا یہی فرزند ہے میرا</p>	<p>عل تھا کہ بھی ایسی رطائی نہیں دیکھی یہ تیغ کی برش یہ صفائی نہیں دیکھی</p>
<p>علم نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ</p>	<p>علم نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ</p>	<p>علم نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ نہ تھی غم و اندوہ</p>
<p>دانشہ عزیز دلو بھلا تا نہیں کوئی ولان جانا ہو جس جاسے پھر آتا نہیں کوئی</p>	<p>قد مونہ گرو اسکے اگر پاس ادب ہے احمد کی نشانی کا سنا تو غضب ہے</p>	<p>بچے کی صدا جسک طہی سن پاتے تھے شبیر سجدہ کو یہ خاکہ جھک جاتے تھے شبیر</p>

<p>۱۳۵ باز تو ہونے سے تلواری کی جھلک نکلتے تھے پر آئے نہ نظر آتا تھا زہار نکلتے تھے تیرنگہ رنگ سے یہ غل ہوا اکبار بڑی عالی علی اکبر کچھ جیسے ہوئی بار</p>	<p>۱۳۶ پہلے ہوئے عجب حال سرورین انکھیں بھریں تھی نور عشرت خاں غین چون شیرازی میں کبھی افندی میں تین</p>	<p>۱۳۷ پہلے ہی دم میں علی اکبر دم تیا بابا کی طرف سے ماٹھو کو بڑا ٹھایا جوں منان پہنچے کو بیٹے کے جیالیا کم لیس کے جلا جانہ فراد خدا</p>
<p>۱۳۸ لو سید مظلوم کے دلدار کو مارا مارا اسے کیا احمد مختار کو مارا</p>	<p>۱۳۹ پایا نہ کسی جاہ جو اس رنک قمر کو گہرائے ہوئے ڈھونڈتے پھرتے تھے سیر کو</p>	<p>۱۴۰ دلہند جھگڑ کے جگر بند کو مارا اکٹھارہ برس کے مرے فرزند کو مارا</p>
<p>۱۴۱ پہلے ہی لکھ کر کے بڑا کیمپ شہر وان چھائی یہ بوجھ کی بالی دلیپ کاتیر اٹھے جو بھگتوں تو یہ کر کے تھے نقیر نقد میں تھا دانت پسر داہ دی نقیر</p>	<p>۱۴۲ اٹھے میں پیکر و صد اورانی ای قبا کو میں بڑی دریا لکائی ٹپٹے انی بڑی کی چھائی یہ بڑی کھائی مل چھائی آکر کہ جو دریش جلائی</p>	<p>۱۴۳ اٹھ کرے کا صبر کر دے شہ عالم ہم انکی آغوش میں ممان میں کھلم بیکو کو بچا کر گم جوانی کا نہیں ہے انہوں کے حق پر بڑی جیونیس دھلم</p>
<p>۱۴۴ یان لٹ گئے آباد ہم آئے تھے وطن سے بیٹے کو اس واسطے لائے تھے وطن سے</p>	<p>۱۴۵ غش طاری ہو انکو کو بھی کھولا نہیں جاتا یہ دروہر سینے میں کہ بولا نہیں جاتا</p>	<p>۱۴۶ دشمن ہر ہرک دشمن دین آئی جان کا تمنائی ہو اور سنا دلا کہ جوان کا</p>
<p>۱۴۷ نہا ہوئے آفرینہ کوئی جارا فراد کہ آ کر کمر کو متکا روں نے مارا بڑی میں کیا جسم کی قوت نے کٹا خدا جیسا روئی دنیا سے سوارا</p>	<p>۱۴۸ آواز نہ پھر پہلے ہی دور شہر زنیان دیکھا کہ تیر فرزند جوان خون میں غلطان لاش سے پھیل گیا بابا تیرے قربان کیا حال ہو کھایا جو کمان زخم کچان</p>	<p>۱۴۹ پہلے ہی تو علی اکبر نے چھلے فرادہ دم میں سر کے انہوں نے میں نے شہر کی غنیمتیں بڑی کھلی آغوش جیالیا کی چلی جانے کھلی</p>
<p>۱۵۰ مشکل میں مدد باپ کی کرتا علی اکبر ہم جیتے کوئی دن جو نہ مڑتا علی اکبر</p>	<p>۱۵۱ رخ زروہی مڑتا یہ قدم خود نہیں بھر ہو مجھے تو کو جھانک پکیوں ہاتھ دھر ہو</p>	<p>۱۵۲ کیا بولتے دنیا سے سفر کر گئے اکبر سو کھی ہوئی دکھلا کے زبان مڑ گئے اکبر</p>

<p>۳۱ اس درد سے درد نہ تھے کمر کو نہ ڈالا افلاک کو جنبش تھی زمین تھی تروالا کھلے جب گریا وہ گیسو دن والا نصیب نہ آک بجابی کو خچے سے نکالا</p>	<p>۳۲ خیر عجب کی صدائے گھٹکے تیار یہ جاب غمخوشی جو انیس گار فخ سے یہ دعا تاک کر ای بڑ غفار</p>	<p>۳۳ شکر ہی شکر نکلتا تھا لہو کے لب دہن نہ تم بدن دیدہ خونبار نہ تھے بھیاں زخمی بنی ہوئے تھے ابن حن کیا ہو بھو بھوئے گردنیں اگر مار نہ تھے</p>
<p>۳۴ تھا نور سے چہرے گمان بنت بنی کا زقار میں انداز تھا زقار سے کا</p>	<p>۳۵ برلامی امید کو سرور کا تصدق اکبر کا تصدق علی اصغر کا تصدق</p>	<p>۳۶ کما حقہ نے کہ وقت نے پیری ادا آگے او صاحب ہم ایسے تو بیار نہ تھے</p>
<p>۳۷ تھے بال تھوڑے ہو اور جسم میں غنا افلاک غمخوش اور صدقہ نوح چاند پلہ چلتی تھی کپڑی ہو یا تھوئے کچیا مار گیا اٹھارہ برس کا مرثیا</p>	<p>۳۸ واجب الرحم تھے زنداتے سزاوار نہ تھے مجرئی اہل رحم جاں بازار نہ تھے بڑے عابد کہ خدا سے شہادت کے سزاوار نہ تھے اک فقط ہم ہی شہادت کے سزاوار نہ تھے</p>	<p>۳۹ شہ سے دانتوں پر چھڑی رکھے کما حقہ شہ سے دانتوں پر چھڑی رکھے کما حقہ شہ سے دانتوں پر چھڑی رکھے کما حقہ شہ سے دانتوں پر چھڑی رکھے کما حقہ</p>
<p>۴۰ شادی بھی ہوئی تھی نہ مرے ماہ تقاکی میں لگی اس بن میں دوہائی ہو خدا کی</p>	<p>۴۱ شاہ فرات تھے ایسے ابن ہمار انصار نانا صاحب جب بھی اسطر کے انصار نہ تھے شہ کو جو مارا تو کہا سرور نے ہم گنگا کے پانی تو گنگا نہ تھے</p>	<p>۴۲ عصر کی وقت ایک تھے جلو دار نہ تھے کما حقہ نے فلک میں نے تھایا تھا کہ بہر کچھ تو اس وقت کے سزاوار نہ تھے</p>
<p>۴۳ ہو کر کما کما سے جانی علی اکبر ہو کر کما کما سے جانی علی اکبر ہو کر کما کما سے جانی علی اکبر ہو کر کما کما سے جانی علی اکبر</p>	<p>۴۴ بن بیاہو تم اس دار فنا سے گئے واری بانی نہ ملا خلق سے پیاسے گئے واری</p>	<p>۴۵ کما حقہ نے فلک میں نے تھایا تھا کہ بہر کچھ تو اس وقت کے سزاوار نہ تھے</p>



گل تلو و لکجا یہ عابد ہو تھا احوال  
کونسا چالا تھا وہ حسین کہ وہ غارتھے  
گر سچ دو جہانکا ہوا فضال کہیں  
اچھے یون ہوئے جیسے کبھی بجارھے

رباعی  
عجب شہ دیجاہ سے تھرتے ہیں  
ب طرز غلامانہ بجا لاتے ہیں  
آداب یہ ہے کہ تعزیر خانے میں  
آتے ہیں تو جھک جھکے کھلتے ہیں

رباعی  
کیون نہ کی ہوس میں آبرو دیتا ہو  
نادان یہ کہ فریب تو دیتا ہو  
لازم نہیں اپنے منھ سے تعریف انیس  
خالص ہو جو شک آپ بودیتا ہو

رباعی  
رہبر دیتا ہو جسے خدا دیتا ہے  
وہ دل میں فردنی کو جادیتا ہے  
کرتے ہیں تھی مغز ثنا آپ اپنی  
جو ظرت کہ خالی ہو صدا دیتا ہو

رباعی  
جو درویش شاہ کر بلاتک ہوئے  
بہ شبہ و شک وہ مصطفیٰ تک ہوئے  
اشد ری عروشان زدار حسین  
ہوئے پوچھ پوچھ حسین تک خدا تک ہوئے پوچھ

رباعی  
دور کی حیات پر غیث عزا ہے  
خوار شدہ بن خاک کا تو ذرہ ہے  
ہر وقت خمال زندگانی کے ہے  
یہ آمد و رفت نفس کی بجائی رہ ہے

رباعی  
فردوس ہر اک تو کا کونا ہو گا  
منزل عین خاک کا بچھو نا ہو گا  
راحت دنیا میں غیر ممکن ہو انیس  
آرام سے بان حد میں سونا ہو گا  
شکر کتنے تھے اللہ کا پیارا ہو نہیں  
عیش عظم کا گو شوارا ہو نہیں  
سارے عالم میں روشنی شج کی  
اسے شکر شام وہ تارا ہون میں

رباعی  
ای بار شدہ کون و مکان آؤ گئی  
ای عقدہ کشا و دو جہان آؤ گئی  
اب تلک ہو دشمنوں کے ہاتھ سے انیس  
با حضرت صاحب الزمان آؤ گئی

<p>ع جب دولت سرور نہ دلاں کیا نہیں جس کی یہ تصدیق تھی وہ مہا کیا نہیں آنکھوں کا جو نور نہ کھو گیا کیا نہیں جتنے کا جو باعث تھا وہ اگر کیا نہیں</p>	<p>ع جینے کی سببیں ان کی کیا جو باری بہنچ کر گلشن میں جی بار باری نہ نہ ہوا غارت تو نہ کیا کہ واری صد نہ کیا کہ سر نہ ہونے آشت باری</p>	<p>ع ماں باپ کو سہرا بھی نہ اکبڑنے دکھایا پیری میں عجب داغ مقدر نے دکھایا</p>
<p>ع کس کھ میں فلک علی کی کو چھوڑا تیرے سہرے کس ماہ سے اختر کو چھوڑا نوری سے عجب سرو میں بر کو چھوڑا کس فصل میں بل سے گل کو چھوڑا</p>	<p>ع ایسا بھی کچھ تو تھا نہ جو کوئی کیا خلق سے شہزادہ جوان نے اے نیند نہایا جسے لب و دو جہان نے جس سینے کو زخمی کیا دیکھ کر گمان نے</p>	<p>ع یون دم بھی کسی تازہ جوان نے نہیں توڑا یون پھول کو بھی باد خزان نے نہیں توڑا</p>
<p>ع یون باپ کی قسمت کو توڑتے نہیں دکھایا اس طرح مقدر کو توڑتے نہیں دکھایا یون بڑھاپے کی سرور کو توڑتے نہیں دکھایا اس علم کا پورا کوئی توڑتے نہیں دکھایا</p>	<p>ع یون بوسہ کو توڑنے اکبڑنے و ناک کیا دخل ہے نہ کیا کیو نہیت میں خدا کی ان کہنتی تھی مجھ علی اکبڑنے و ناک</p>	<p>ع یون کو توڑنے نہیں دیا یون کو توڑنے نہیں دیا یون کو توڑنے نہیں دیا یون کو توڑنے نہیں دیا</p>
<p>ع ماں باپ کو سہرا بھی نہ اکبڑنے دکھایا پیری میں عجب داغ مقدر نے دکھایا</p>	<p>ع ماں باپ کو سہرا بھی نہ اکبڑنے دکھایا پیری میں عجب داغ مقدر نے دکھایا</p>	<p>ع ماں باپ کو سہرا بھی نہ اکبڑنے دکھایا پیری میں عجب داغ مقدر نے دکھایا</p>

<p>سے کئی جو صلہ سے کہ طاق نہ بین کنا جو ملک و صفت ہو قوت نہ بین مہر نہ بین کہ زبان کہ بصارت نہ بین کسی جو کہ در سے حالت نہ بین</p>	<p>سے جہاں مجت بن لانا کے لیے ہے صابر نہ بین یہ درد دانا کے لیے ہے مظلوم جو بین لطف خدا کے لیے ہے ہر نوح بن ایک نازہ و آنا کے لیے ہے</p>	<p>سے اتھا وہ بر تک جو بابائے دلدار نہی یہ بھی غایت کہ وہ ہے راعم و نقار ہر حال بن بندے کو احاطت ہو نہ دار جید رہن ہم اور وہ جو قادر و فخر</p>
<p>سے بے مہر افلاک نے دل توڑ دیا ہے پیشہ کر کو ب ساتھیوں نے چھوڑ دیا ہے</p>	<p>سے سو دکھ ہوں تو ہوں جو بین الفت میں روتے ہیں تو روتے ہیں محبت میں کسی کے</p>	<p>سے اکبر سا جوان رشک فرس نے دیا تھا وہ صبر بھی بخت کا پسر ہے دیا تھا</p>
<p>سے بہر بن یا اندوہ غنیمتی میں بہ کھلا مدد سے ملے ایک جو کہ کیلے حذر جہو جو کہ در جو نور غنیمت بھی بن پر نہ کا بنے لگتا ہو جو بھر بن دم پر</p>	<p>سے اگر تھا تو وہ دیا تھا کہ ہم تو کیا بین سوائے جو بید ہوں تو خالق بہ ذرا بین کچھ غنیمت اگر ہے جہاں تو جہاں ایک غنیمت جو کہ راضی بر خفا بین</p>	<p>سے جننے کا نقین صلت عجائبی میں تھا راہا بار بار کا قیامت تھا غضب تھا اسد پر روشن ہو جو چوچہ نہ تب تھا میرے نہیں یہ کسی غنیمت کا سبب تھا</p>
<p>سے جس پھول کے عاشق تھو وہ گلشن میں ہوگا یہ حال ہو گیا کہ موتن میں نہیں ہے</p>	<p>سے غم تھا جو سرس راہ میں فرزند نہ دیتا کیا کرتے اگر وہ ہمیں و بلند نہ دیتا</p>	<p>سے بہتر تھا ہمارے یہ تنہائی کا مرنا ب سہل ہو جب دیکھ چلے بھائی کا مرنا</p>
<p>سے دل کا چہ تھا کہ ترشے کی فدا کنا جو جگر غم مرا کھوئے جلا کہ بھیجا جو ناہون نے گر زدن کو لا کہ نہ بین یا یاد علی اگر کی جلا</p>	<p>سے قد ہو از زرد جہاں شک کی جا بہر غنیمت ہے ریت و دجہاں شک کی جا بہر غنیمت زیادہ زخان شک کی جا گر زدن کے گیا باران شک کی جا</p>	<p>سے داخل ہوئی خیل شلہ میں میاں دلا جو نیک لمانی جو وہ ہون نہ بین یاد بہر غنیمت خاں علی اگر کی جا بہر غنیمت جو صاحب کی جو جہو کی جا</p>
<p>سے مختار کا جو حکم ہو کچھ جس نہ بین اس زخم کا مرہم کوئی جو صبر نہ بین</p>	<p>سے جو ہکو عطا کی تھی وہ دولت اُسے پہنچی فاغ ہوئی ہم اسکی امانت اُسے پہنچی</p>	<p>سے طاعت تو ہو و شورا طاعت تو بجائے بیٹا تو کیا صبر کی دولت تو بجائے</p>

<p>۴۱ ایک سے بلین گریں علی گریں تو میں درویش چھائی کو بیٹ جاوہ دلہ تو میں درویش آباد ہو جاوہ پھر اگر تو میں درویش ارٹنے سے یہ دولت ہو میر تو میں درویش</p>	<p>۴۲ پڑ پڑ مٹی کی کچے یہ شہید چاک جیتے ہیں کہ اغفر کو فرسوس کا نقص نے کہا اور اسدا اس کے پیارے مصدق کا دم ہو تو یہ ہو یا کسی</p>	<p>۴۵ فلانہ لادو وہ منہ مورے ہیں اس عالم غربت میں میں چھوڑ گئے ہیں باغ کو دم نہ گئے بھی وہ چھوڑ گئے ہیں تھائی میں باکی کہ توڑ گئے ہیں</p>
<p>۴۲ برکھوئے ہوئے لال کو پاتے نہیں دیکھا دنیا سے گیا جو اُسے اُسے نہیں دیکھا</p>	<p>۴۲ سنکھلے ہیں کچھ اب پہلے تو گردن بھی چلی تھی جلد آئے لوڑی تو بلا نیکو چلی تھی</p>	<p>۴۲ اپنی بھی کوئی دم میں اجل آئی ہو صاحب تنہا ہیں جو انکی بھی گزر جاتی ہو صاحب</p>
<p>۴۳ روئے ہو نصیب میں تو کہتا ہوں بڑا ہو تو جو غرت کا کھا ہوتا ہوا بڑا ہر دو کا الفت میں مڑ ہوتا ہوا بڑا صاحبے رفا مت خدا ہوا ہوا بڑا</p>	<p>۴۳ روئے ہو خیر میں شکر جو روئے خوش ہوئے لیکن نے کہا تو پڑ گئے بانو کو جو شکر کیلئے نظر آئے چلائی کہ بیدار نہ کر اب روئے</p>	<p>۴۳ زمانے یہ گوارہ اغفر چھٹا شاہ دیکھا جو دم آکر تو ہو اصد نہ جا جاہ خوش رہا بام نظر آیا جو وہ ماہ راہ روئے جا بگئے بس دریا کی آہ</p>
<p>۴۴ مطلب تو یہ مرحلے طے کر کے لینگے جیتے ہیں تو فرزند سے اب مر کے لینگے</p>	<p>۴۴ لوڑی نے بڑی دیر سے دیکھا نہیں انکو صاحب مر لٹنے کی خبر کیا نہیں انکو</p>	<p>۴۴ چھائی ہوئی زردی تھی جو دہند کے منہ پر نیشہ پیرنے منہ رکھ دیا فرزند کے منہ پر</p>
<p>۴۵ ابین خفین اور شکر کی اور جو فدا کی بیوقوفی خفین نہیں اور جو فدا کی ہاگاہ ہوئی خفین میں اک و صوم بکامی کچھ نہ مظلوم کہ اصفیٰ نے فدا کی</p>	<p>۴۶ کہ کوئی مرے میں علی اغفر کلکلام لا میں جو کہیں خفین میں کلامے جام خضر نے کہا انکو کسی تو نہیں کچھ کام جائے خفین کی کتاب کہ یہ میں آرام</p>	<p>۴۶ بل کھلے ہو سنا تھا جو کینے اٹھائے نچا کھدیا جو سے تو انکو کھلے لگائے روشن ہو یا خفین کو قدم سر جو پا پائے روزی جوئی نص آواز نہ کھلے آئے</p>
<p>۴۷ ہو یا کہ یا رب کین جلدی اجل آئے ہو یا کہ دل زار کہ آنسو کھل آئے</p>	<p>۴۷ ہم دارم میں میں وہ گلزار جنان میں دانا تو کی لیتا ہو خبر کون جہان میں</p>	<p>۴۷ کانٹے جو نظر آگئے تھی سی زبان میں اک درد کا نشتر تھا کہ ڈوبار گ جان میں</p>

<p>۳۲۸ دم پاک چاکر جا باتھا اور کتا پانچاں نہیچھے کچھ بچہ دھاری گھنٹن نہیچھے لب سرخ خوش گل سون نہیچھے سوز درد شاعر کا جی روشن</p>	<p>۳۲۹ چلائی تھی کچھ کھڑے ہو بانو مادر دلت مری شہی شہزادہ کیلے کچھ فریاد ہو رخت دل سانی کو نہ بہکھین بھی کچھ کہے سنین ابو علی</p>	<p>۳۳۰ سجیان چاکر جو کہ گنجان گھبرا کے اٹھا اور دی حضرت کو کپاری یاس بختی زن سے چلی جان ہاری اک غلط طعنے جا بختی زن کے واری</p>
<p>چھاتی مین دم کرتا جو دل اس ماہ صہین کا صدمہ سے اچھلتا تھا کلیجہ شہ دین کا</p>	<p>کیا ہو گیا اس صاحب اقبال کو میرے ہو ہو لیے جاتی ہے اجل لال کو میرے</p>	<p>صاحب مری آغوش کچھ لے کو دکھا وہ اکبار پھر اس نہیں یون دے کو دکھا وہ</p>
<p>۳۳۱ یہ دوسے کہ نہ ہو گیا شہزادہ وہ چکیاں سے ایک چھوٹا تھا دم مٹھا تھا کچھ مین شہزادہ عجب مٹھا تھا کچھ مین شہزادہ عجب</p>	<p>۳۳۲ گودی میں شاہ گھر کے کبھی لٹایا غریب نے چھاتی سے کبھی غش سے چھپے کیے جو اس نور نظر کو غش نے کھا اور قنیدہ جگر کو</p>	<p>۳۳۳ نظر کھانہ نون شہزادہ کو کبھی نہیچھے کچھ بچہ دھاری گھنٹن تیا ب بھون ان صفحہ دگر کو کبھی کیا صبر کیا جو دل چاہی کو کبھی</p>
<p>پتلی جو بھری جاتی تھی اس غنچہ دہن کی اندھیر تھا آنکھوں مین شہنشاہ زمین کی</p>	<p>سمجھی کہ یہ اب جا کے نہ پھر آئے رنے فرزند چلا کیا کہ چلی جان بدن سے</p>	<p>موت آج جوان کی ہو تو چار انہیں صاب کیا لال تھا راہ مین پیارا انہیں صاب</p>
<p>۳۳۴ تھا تھی مین وہ غنچہ دہن کی انہی تھی مین وہ غنچہ دہن کی تھا تھی مین وہ غنچہ دہن کی انہی تھی مین وہ غنچہ دہن کی</p>	<p>۳۳۵ گوارہ نے شہزادہ کو غلام کچھ رخت کا بوجھش کو کچھ کچھ گوارہ نے شہزادہ کو غلام کچھ رخت کا بوجھش کو کچھ کچھ</p>	<p>۳۳۶ تھان بوجھش کو کچھ کچھ تھان بوجھش کو کچھ کچھ تھان بوجھش کو کچھ کچھ تھان بوجھش کو کچھ کچھ</p>
<p>دم کرتا تھا سینہ مین تو دھڑکتا تھا کھلی تھی تھیں آنکھیں تو کل پرتے تھے آنسو</p>	<p>گوارہ یہ سرد صر کے جو غش کر گئی بانو ہر بی بی پہ ثابت یہ ہوا مر گئی بانو</p>	<p>خوشنود دہن وہ عشق ہوا اللہ جو جنگو اصغر کفہا کرنے لیے جانا ہون رنگو</p>



<p>۴۳۴ مین انکو نہ بچاؤں اگر تھوڑے سواں دور کی گلی پر ہوئی یہ تو بین پاس ابو جو تھوڑی سی اسید بھی اس ادرا اس سوا پانی کو روٹی بھی پاس</p>	<p>۴۳۵ دشوار ہو تقدیر خلافت ہے نہ اب کچھ کتنی تھوڑا تھا سبکدوش جان افست ہو اگر کہ ہے تو آنسو بہانا</p>	<p>۴۳۶ اس درد کی جس دلیکو غم و غم جانے دیکھو درد میں یوں کیسی ہو رہی جانے میر غم و غم جس بان کی بس ہو رہی جانے</p>
<p>لون چلتی ہو میدا مین ہوا سرد مین ہی وہ لوگ مین وان حج چھین در مین ہی</p>	<p>دکھو درد نہ اپنے کا بھی سہ لیمبو با تو جو کنا ہوا اللہ سے کہ لیمبو با تو</p>	<p>شب کتنی ہو کھڑے دن ٹھٹھا کیونکر ہو چھے کوئی مان کہ سپر ملتا ہے کیونکر</p>
<p>۴۳۷ دھڑکا کر کہیں تر مارین شرمندہ ہوں جسے کوئی نہ سدا دین وان تیرے چہرے تلوار کی دھان غل کر کہ حسین مین تو کس نے آئین</p>	<p>۴۳۸ لوگو تیرے فرزند کو اللہ نگہبان اک حال مین تیرے کی اطاعت ہو نہ کیا بابا بونے کا عہد کے ہاتھ کو لیس آن لوٹدی ہو خفا چھ مین کی تیرے تیرے</p>	<p>۴۳۹ پیلو مین مینا کو تیرے پانی پینے دھڑکا کر کہیں پینے پینے نہ توئے پلیا ہی کہ ایک جوان عمر کو کھوئے جسے یہ ٹھٹھا ہو طبیعت وہ نہ توئے</p>
<p>قاتل مین وہ اکبر کے تو سجاو کر دشمن مین مجھے زیادہ مری اولاد کے دشمن</p>	<p>یوں آپ جسے چاہیے دیجائیے انکو کب مین نے کہا تھا کہ نہ لیجائیے انکو</p>	<p>مان چپ رہا اور گود سے جائی پر ایسا صاحب کوئی نے آئے کہا تے جگر ایسا</p>
<p>۴۴۰ پانی کو ترستا ہوا دنیا سے مارا مین دشمن اولاد علی وہ ستم مارا سکھو کہ مین قتل کیا نہ زندہ مارا</p>	<p>۴۴۱ میں جی ہوں کہ تیرے یا حضرت پیر ہر کو مین فرما جو خدا تاج تقدیر بتیا سب خدا کی ہو جو بچا کی تھی نصیر مین آپ خطا پیش کیل چھے یہ نصیر</p>	<p>۴۴۲ میں ایک صدقہ مری مان باپ کی جان خادمہ خاص تو تو تاج فرماں ختمود ہوں کیجا ہے انکو سوئی بیدان سکھو کہ مین کے مری کیجا ہے بیدان</p>
<p>غم ہو کہ عبث لاکے جگر زند کو کھو یا تم دل مین کو باپ نے فرزند کو کھو یا</p>	<p>فرزند کا غم مان کے کلیجہ کو چھری ہے صدقہ گئی یہ اتنا کی آٹھ چھری ہے</p>	<p>یان صبر خدا دے یہ دعا کیجو صاحب نام انکا جواب لون تو کھایا کیجو صاحب</p>

<p>۴۴۴ داعیہ کی کیا تھی ہوا کی کوئی داخل میں نہ میرا نہ تھا کی کوئی صاحب انہیں دریا پر کوئی</p>	<p>۴۴۵ مادری شاد رخا کر دنیا چھوڑ انستوں کراس باغ میں چھوڑ گودی میں تھا کی چھوڑ</p>	<p>۴۴۶ یوں کہنے لگے کی چھوڑ یہ کیا جو باغ میں چھوڑ یہ کیا جو باغ میں چھوڑ</p>
<p>۴۴۷ واجب ہیں ہر حال میں خوشنودی رہے اگر گئے جس جاوین انکی بھی طلب ہے</p>	<p>۴۴۸ کیون اردنی ہو کچھ روئیے حاصل نہیں ان یہ دامن رہنے کے قابل نہیں امان</p>	<p>۴۴۹ معلوم ہوا جنگ سے گھر اس میں چھوڑ قرآن کو شفاعت کے لئے ہیں چھوڑ</p>
<p>۴۴۸ گوئیوں کی چھوڑ چھوڑ بہر کبر و شکر نہ کی چھوڑ بجاری کوئی کرتا علی اصغر نہ چھوڑ</p>	<p>۴۴۹ اک شہر تھا دنگمبان علی اصغر چلائی چھوڑ چھوڑ پہلے علی اصغر سرور نشان علی اصغر</p>	<p>۴۵۰ یہ صابر و شاکر کبریا حضرت زہرا سادات پر اس دشت میں تیرا افکار بیان ہوا ہوا کجا سید الی کا چاکر</p>
<p>۴۵۱ دو دھاسا بناؤ کہ یہ پروان چڑھے گا تم شکر کرو آج کہ دو دھاسا بڑھے گا</p>	<p>۴۵۲ جھٹٹا تھا جو بھائی تو موئی جالی تھیں تھک جھاتی پہ رکھے ہوئے چلائی تھیں</p>	<p>۴۵۳ اٹک لکھو نہیں ہن چاک گریبان کے ہیں یہ کس معصوم کی پیسیر بے ہیں</p>
<p>۴۵۴ یہ کلمہ کلمان غلام اس پر پارس سر میں صیال بھی کسے نہ پارس کہ کسے جو بھاری وہ چھوڑے</p>	<p>۴۵۵ نہی کو کچھ جو بھاری شہر دارا نکلتا تھا کچھ جو بھاری شہر دارا دراں عبا جو فرزند پر دارا</p>	<p>۴۵۶ فکر یہ غلام اس پر پارس عادل تہو نہ تھکے نہ قرآن کے ہو قائل یہ کلمہ کلمان غلام اس پر پارس</p>
<p>۴۵۷ جھک جھک جو فرزند کا منہ پاس سے دیکھا مان کو علی اصغر نے عجب پاس سے دیکھا</p>	<p>۴۵۸ روتا تھا تو چھاتی سے لگاتے تھے پیسیر ہر گام پہ دامن سے ہوا دیتے تھے پیسیر</p>	<p>۴۵۹ دیکھو مری مظلومی و اندوہ و فلق کو یہ آیا ہوں زہرا کے صیغہ کے درق کو</p>



<p>۱۱۴ بولا کوئی کیا پانی کے ذریعہ معلوم ہو مظلوم ہر درشت بولا کوئی کچھ ہو تو ہو دھیان کہ صبر دشمن اس کو چھو کہ یہ دشمن کا پیرو</p>	<p>۱۱۵ کشتہ تھا فریاد کی سن کر اسے تیرم تاک کے معصوم کو مارا وہ چلی ہوئی گریز پکا تیر غدار بس قریب پڑا سہم کے وہ باپ پیارا</p>	<p>۱۱۶ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ</p>
<p>پچھتا لگا کل آج جو پانی اسے دیکھا یہ طفل جوان ہو کے عوض باپ کا لگا</p>	<p>اشک لکھوئے شبنم کی طرح رنجیدہ حال تھے سے انکو ٹھٹھے بھی دہن کی نکل آئے</p>	<p>گھر نہ انھیں اجر گرا گیا فردوس میں سب کو ترا ہمایہ نے گا</p>
<p>۱۱۷ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ</p>	<p>۱۱۸ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ</p>	<p>۱۱۹ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ</p>
<p>بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ</p>	<p>بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ</p>	<p>بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ</p>
<p>۱۲۰ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ</p>	<p>۱۲۱ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ</p>	<p>۱۲۲ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ بے خبر ہو گیا بچہ بزرگ</p>
<p>چلائے تھے پیہم کہ یہ کیا کرتا ہو ظالم بچے کو جوتا کا تو خطا کرتا ہے ظالم</p>	<p>محتاج نہ پانی کا نہ خوامان ہوں مدد طالب ہوں فقط مغفرت امت جد کا</p>	<p>بعد آکچے ہم دشت میں پھر آج ٹھے میں ہشیار کہ یہ پہلے پہل مان چھٹے میں</p>

<p>۱۷۷۷ گلشنِ حیدر سے بادل کو کچلا گردِ مینِ قیاسِ انھیں چھائی ہو لگا کوئی نہ ہو جو کچلے تو پیاس آنکھیں بہ چوچھین رادی کی جو تیکہ کو جانا</p>	<p>۱۷۷۸ جولان کیا اس دم فرس ہو گیا بلوہ دیا راز کی پیشکش کر دیا میں نے کیا اس وقت حق کو جان</p>	<p>۱۷۷۹ گردِ دھوپ بچے سانیہ پہ سچی دھوپ پیا نچھو بقیہ نے بھی نہیں اگر وہ نہیں چھپایا نوشہ کبیر شکر کی کوئی تاب نہ لایا</p>
<p>۱۷۸۰ مخل گل تریاس سے مچھلے ہو ہیں گردن نہ دکھتے مہر تم کھائے ہو سائے ہیں</p>	<p>۱۷۸۱ جو ہر نوادہ برق شر بارین چکے اک چادر تار لیے شب تار میں چکے</p>	<p>۱۷۸۲ غل چادر طر تھاکہ کھرے قہر خدا میں اگ آب میں نہان ہوئی اور کھانا میں</p>
<p>۱۷۸۳ تو نے لاشہ سے کتنی خوشی تو نے بھولے کچھ بڑے غم سے ناگاہ آزردہ ہوئی خاطر فرزندِ بادشاہ</p>	<p>۱۷۸۴ بھلا بھلا قسم کو اسد الہ کیلے بجرا کیا اقبال نے تسلیم ظفر نے بھول چا دیا سرِ شمشیر درویش نے دیکھ لایا عروجِ شبِ بھونج نے</p>	<p>۱۷۸۵ جبلِ صبح دکھائی تھی قلعہ و دریا دانشین کب پر اٹھا صلواتِ عالم کیا انہی جہاں گل کی تھی ڈھونڈ کر کے سر کیا آزدی بھی ہوا ڈھونڈ چکے تھے مل گیا</p>
<p>۱۷۸۶ حربے کیلے ہاتھ جو دو ایک کے اٹھے اک شہرے شمشیر علی ٹیک کے اٹھے</p>	<p>۱۷۸۷ تھا ہوش نہ پر یون کو نہ انسا کو نہ جن کو غل تھا کہ جہان میں شب قدر آئی ہر دن کو</p>	<p>۱۷۸۸ یون بھاگتے تھے شیر کہ دم بھول گئے تھے دہشت تھی کہ دہشت کو ہر بھول گئے تھے</p>
<p>۱۷۸۹ لاؤ تو کچلا کہ خدا کا قلم زاد اس بھول چکا ہے یہ مظلوم مسافر عجل ہوئی جاتی ہے یہ منزلِ آخر دولتِ کھو عددِ حق بین اک جانی خاطر</p>	<p>۱۷۹۰ اندری چکے علقہ قلعہ و درویش کی جہاں کو گرد و نیل کی کھسکی گھر کے اندر کھڑے نہ مائی کو خبر کی پڑنے لگے مولانا تو دین کا پچھو کی</p>	<p>۱۷۹۱ وہ غم نہ تھی تھی زمین کا تھپا تھا ک وہ تہ تیغ شمشیر وہ چالاکی تو سن وہ مہر فشان زلف سے بچے نہ دینا</p>
<p>۱۷۹۲ بلوہ یہ نہ دیکھا یہ صفت آرائی نہ دیکھی افسوس کہ تیرے مری تنہائی نہ دیکھی</p>	<p>۱۷۹۳ گرد و نیل تھے مہر کو یہ تاب نہیں تھی دورے تھے کین دھوپ کین چھاؤں کین تھی</p>	<p>۱۷۹۴ عسیر میں یہ بود زمین یہ نور کمان ہو سارا شبِ معراج محمد کا سماں ہو</p>







کتنی شمعیں بج رہی ہیں شمعوں کی  
اسد کا تان آتش بج رہا آتش  
تھی گئی باز راہِ اجل سے محفل آتش  
آتش پر پڑی تھی پڑی شمعوں کی

کتنی شمعیں بج رہی ہیں شمعوں کی  
باز راہِ اجل سے محفل آتش  
تھی گئی باز راہِ اجل سے محفل آتش  
آتش پر پڑی تھی پڑی شمعوں کی

کتنی شمعیں بج رہی ہیں شمعوں کی  
باز راہِ اجل سے محفل آتش  
تھی گئی باز راہِ اجل سے محفل آتش  
آتش پر پڑی تھی پڑی شمعوں کی

ارزان جنھیں شمشیرِ اجل دم نے خریدا  
خود آگے مول آسکو جہنم نے خریدا

بگوشک کی کیا قدر ہو شہباز کے آگے  
جادو کہین چل سکتا ہو اعجاز کے آگے

جنات کو ڈر ہے اسی تیغ دو زبان کا  
جوہر نہ کہو دام ہے یہ طائرِ جان کا

کتنی شمعیں بج رہی ہیں شمعوں کی  
باز راہِ اجل سے محفل آتش  
تھی گئی باز راہِ اجل سے محفل آتش  
آتش پر پڑی تھی پڑی شمعوں کی

کتنی شمعیں بج رہی ہیں شمعوں کی  
باز راہِ اجل سے محفل آتش  
تھی گئی باز راہِ اجل سے محفل آتش  
آتش پر پڑی تھی پڑی شمعوں کی

کتنی شمعیں بج رہی ہیں شمعوں کی  
باز راہِ اجل سے محفل آتش  
تھی گئی باز راہِ اجل سے محفل آتش  
آتش پر پڑی تھی پڑی شمعوں کی

چار آئینہ کا ٹاٹا ہوئی حیرت کہ دہر کو  
کڑیاں زلیں کھا گئی اس طرح زرہ کو

یہ رنگ ڈال کاہتے نہیں دیکھا  
یوں تیغ خزاں کو بھی چلتے نہیں دیکھا

غل تھا یہ بلا وہ ہو کہ طالی نہیں جاتی  
گر پڑتی ہو جب برق تو خالی نہیں جاتی

کتنی شمعیں بج رہی ہیں شمعوں کی  
باز راہِ اجل سے محفل آتش  
تھی گئی باز راہِ اجل سے محفل آتش  
آتش پر پڑی تھی پڑی شمعوں کی

کتنی شمعیں بج رہی ہیں شمعوں کی  
باز راہِ اجل سے محفل آتش  
تھی گئی باز راہِ اجل سے محفل آتش  
آتش پر پڑی تھی پڑی شمعوں کی

کتنی شمعیں بج رہی ہیں شمعوں کی  
باز راہِ اجل سے محفل آتش  
تھی گئی باز راہِ اجل سے محفل آتش  
آتش پر پڑی تھی پڑی شمعوں کی

جہز دے بھی سر خاکید و بہت سے محفل تھے  
پہنچا چلتے تھے کہ لوہار دے دم آپ دیکھتے

گر وہ دم تیغِ اجل دمِ نظر آیا  
سوئے سے جو چونکے تو جہنمِ نظر آیا

جاسکتی تھی گوشتِ عین کہیں اس لہ لہائے  
موجود تھی مرکز کی طرح سر پہ کمانے

<p>۱۱۱۱۱          صحت کی سرحد کی سرحد کی سرحد          اسباب بجا نہ بیکان تھانہ کو شہر تھانہ کو          حلقہ تھانہ بیکان تھانہ کو شہر تھانہ کو          اسباب بجا نہ بیکان تھانہ کو شہر تھانہ کو</p>	<p>۱۱۱۱۱          بوسے شہر و آلا نہ سب بیکان تھانہ کو          بین کیا بیکان تھانہ کو شہر تھانہ کو          نہر بیکان تھانہ کو شہر تھانہ کو          اسباب بجا نہ بیکان تھانہ کو</p>	<p>۱۱۱۱۱          اب بیکان تھانہ کو شہر تھانہ کو          بوسے شہر و آلا نہ سب بیکان تھانہ کو          بین کیا بیکان تھانہ کو شہر تھانہ کو          نہر بیکان تھانہ کو شہر تھانہ کو</p>
<p>ثابت کسی سرکش کے نہ ترش کی سرخی          بے چلہ کمان جو بھی وہ نوین نظری بھی</p>	<p>کچھ منہ سے نہ شکوہ غم جاگاہ بین نکلے          حسرت ہو کہ دم سجدہ اسد بین نکلے</p>	<p>نزد مہرے ما بجلے پہ ہوا اہل جفا کا          یہ وقت ہو بن باپ کے بچو کی دعا کا</p>
<p>۱۱۱۱۱          اسد کی بیکان تھانہ کو شہر تھانہ کو          گردن سے تو سر جسم سے پہلے نہ بیکان تھانہ کو          بیکان تھانہ کو شہر تھانہ کو</p>	<p>۱۱۱۱۱          بیکان تھانہ کو شہر تھانہ کو          گردن سے تو سر جسم سے پہلے نہ بیکان تھانہ کو          بیکان تھانہ کو شہر تھانہ کو</p>	<p>۱۱۱۱۱          بیکان تھانہ کو شہر تھانہ کو          گردن سے تو سر جسم سے پہلے نہ بیکان تھانہ کو          بیکان تھانہ کو شہر تھانہ کو</p>
<p>سینے کی نہ دیکو نہ خبر دل کی جگر کو          تلوار سے چھوڑ گیا باپ پسر کو</p>	<p>تلوار و من سجدے کے لیے کو در پڑینگے          اکبر کی جوانی کی قسم اب نہ پڑینگے</p>	<p>پانی کے بھی ساک نہ ہو بر چھان گھا          قبلہ کی طرف جھک گئے سجدے میں خدا کا</p>
<p>۱۱۱۱۱          کربا تھانہ کو شہر تھانہ کو          اتنی تھی یہ تاف کی صلیب خلیج خلیج          اصفت ہوئی اسد شرف و شرف</p>	<p>۱۱۱۱۱          بیکان تھانہ کو شہر تھانہ کو          اتنی تھی یہ تاف کی صلیب خلیج خلیج          اصفت ہوئی اسد شرف و شرف</p>	<p>۱۱۱۱۱          بیکان تھانہ کو شہر تھانہ کو          اتنی تھی یہ تاف کی صلیب خلیج خلیج          اصفت ہوئی اسد شرف و شرف</p>
<p>کیونکر نہ ہو تو کس کا گل اندام ہے پندیر          اس چایس میں یہ جنگ نہ کام ہو پندیر</p>	<p>عابد کو جگاد و سفر اب کرتے ہیں بھائی          خود شمر شکر کو طلب کرتے ہیں بھائی</p>	<p>بیلو سے نہ بیکو کے جدا ہوئی تھی نہ ہر          سب کا کہ گر بڑے تھے جب روتی تھی نہ ہر</p>

<p>۱۲۱۱ جان کہتی تھی صد در تری آواز کے غمگیر جو کر کے غم میں گریں گریں جلتے ہیں</p>	<p>۱۲۱۲ وہ ماخہ تنگ کا اور کیا کیسی یاں ٹوٹ پڑی لاٹھی کیسی</p>	<p>۱۲۱۳ بنا بانی کیسے سماعت کی غمگیر مقبول نام و درجہ کیسی باری بھجے کھلا دے ناز کیسی کر کر دین ہو دینی افس مقدس</p>
<p>بھولے مجھے یہ مجھ عبادت ہو بیٹا بتلاؤ تو زینت بھی رخصت ہو بیٹا</p>	<p>ہتھیاروں کے لینے کو بڑی مرتے تھے ظالم مظلوم کے لاش پر گری پڑتے تھے ظالم</p>	<p>پاکیزہ و طاہر کد پاک سے اٹھوں پہنے کفن اٹھوں تو اسی خاک سے اٹھوں</p>
<p>۱۲۱۴ لان چلے جولا بسر سعد خفا کا جب عین بڑی دیر سے غم میں رہا یہ کانیا ویر کوئی اور نہ مددگار کیا دیر ہو جا چکی اس غم خفا کا</p>	<p>۱۲۱۵ جھاگ کوئی عالم نہ برون کوٹھالے رہا نہ کوئی لیلیا شاہ شہدائے کھنچا کسی پر غم نہ دامن کو علیا بہنچے کوئی کھوٹا تھا ندیا کا</p>	<p>۱۲۱۶ ظاہر وہی الفت کے اثر میں ایک فرمان نہ رہا جن راہ میں ایک پڑتے ہیں علم کے سیر میں ایک عباس علی سینہ سپر میں ایک</p>
<p>بہتر ہو اگر جلد کلا تیغ سے کٹ جائے ورنہ کینا اگر نہ برادر سو لٹ جائے</p>	<p>مر کر بھی بڑی ظلم دہم سگے شہید اس دھوپ میں عریان پڑ رہے شہید</p>	<p>۱۲۱۷ جو پتھر ہے کھلم کھلا سے بھجھا ہے جو پتھر ہے کھلم کھلا سے بھجھا ہے</p>
<p>۱۲۱۸ کھڑا ہو دل شکر آ آسون کینو اور اٹھو کھاک آ آسون کینو اس سینے کا زانو سے بانا کون کینو کے زبان خشک کھا آسون کینو</p>	<p>۱۲۱۹ میں نے بنایا کینو کینو کا میں نے بنایا کینو کینو کا میں نے بنایا کینو کینو کا میں نے بنایا کینو کینو کا</p>	<p>۱۲۲۰ جو پتھر ہے کھلم کھلا سے بھجھا ہے جو پتھر ہے کھلم کھلا سے بھجھا ہے جو پتھر ہے کھلم کھلا سے بھجھا ہے جو پتھر ہے کھلم کھلا سے بھجھا ہے</p>
<p>بیکس ہو ب شیعہ امام دو جہان کے کاٹا گیا بیٹے کا گلا سامنے مان کے</p>	<p>شہید کا سر نیزہ خوبی کی انی پر تھک دہریہ اور خاک ہو دنیا و دنی</p>	<p>۱۲۲۱ جو پتھر ہے کھلم کھلا سے بھجھا ہے جو پتھر ہے کھلم کھلا سے بھجھا ہے جو پتھر ہے کھلم کھلا سے بھجھا ہے جو پتھر ہے کھلم کھلا سے بھجھا ہے</p>



<p>۴۱ جانبین شام و سوسہ شہید مظلوم کے غریب اور مہربان شہید عجائب قتل ہوئے اکبر پر پورے شہید یا شک کہ تیرے سر علی اصفہر پر شہید</p>	<p>۴۲ شکر ہوا تمام مہیا کے کا زار نہلے ہوئے نیرنگیوں کا پورے سوار تھی نہایت تو پر جھوٹے والوں کی نظر اور اس کے شکر کو کلا زار دس ہزار</p>	<p>۴۳ اک عالم غلام جس کے تیرے تیرے اک سر غلام کے لیے لگا لگا کر اک تن تھا اس پر غم نگہ بند تھے دیکھا آمل کی جانے سب ایک بار</p>
<p>جانبینا زبانی اپنی شجاعت دکھا گئے تنہا امام زرغہ اعدا میں آ گئے</p>	<p>یہ ظلم تھا نبی کے تو اسے کیوں اسطے تواریں تیز ہوتی تھیں بیا سے کیوں اسطے</p>	<p>مدیر قتل شاہ وہ گمراہ کرتے تھے امت کی مغفرت کی دعا شاہ کرتے تھے</p>
<p>۴۴ تب قتل ہوئے چکانہ شہید باقی رہا نہ یاد اور شہید کا دشمن جو تھا ہر ایک شکر حسین کا غل ہو گیا کہ کلاٹ لواب ہو کر شہید کا</p>	<p>۴۵ تھی سب سے مصطفیٰ کی تھی شدت تھی قاتل کی اور تھی کی تھی تھا دشمنوں کی یہ دنیا وہ حق شناس پیاب روح فاطمہ بھی تھی تھی</p>	<p>۴۶ تھا تیرے لگا کر جسے شہر سیاہ تاش میں آفتاب کی تھا فاطمہ کا بیدارین چار سمت تھی کشت سیاہ جانبین حمید کا وہ ملک تھی تھی تھی</p>
<p>بیاسے پہ ابر شام کے لشکر کا بھا گیا مظلوم اہل ظلم کے زرغہ میں آ گیا</p>	<p>تنہائی پر پسر کی علی اشکبار تھے اور قبر میں رسول خدا مقرر تھے</p>	<p>سر ضعف جھکاتے تھے گھوڑی کی بال پر فاطمہ تھا تین روز کا زہر کے لال پر</p>
<p>۴۷ اٹھ کھڑے خدا پہ ہوا اک چیم عام کالی گھٹا کی طرح آردی سیاہ شام نیز سہی کوئی کوئی تو سہی سہی سام غل تھا کہ تیرا درد کیلے بینا سام</p>	<p>۴۸ وہ تیرے تیرے تیرے تیرے تو تیرے تیرے تیرے تیرے تو تیرے تیرے تیرے تیرے تو تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۴۹ عمر امین ساقی کو تیرے تیرے تو تیرے تیرے تیرے تیرے تو تیرے تیرے تیرے تیرے تو تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>گھوڑی سے ہان گرا دوشہ سرفراز کو پانی نہ ملنے پاسے امام جب زکو</p>	<p>نیزہ جو لکنا سینے پہ سبط رسول کے اٹھتا تھا درد دلیں جناب قبول کے</p>	<p>سولہ بہر کی پیاس کچھ جلائی تھی کچھ بات کر کے تیرے تو زبان اینٹھی جاتی تھی</p>

<p>۷۱۷ اور کھڑے کر تھے بیادوں کا جابجا افراط اب دیکھئے سلطان کربلا دل سے بیان یہ کرتے تھے آتش بولا</p>	<p>۷۱۸ ایک نین بیکوین سلیمین کی خوش چلتی تیرے دیواری سے سریشیل کو لوگوں تو دوسرے عموں کی ہر</p>	<p>۷۱۹ اروی نے یہ لکھا کہ وقت و حال افراط بیکوین شریں پر کمال تھا مکھی زبانی بات کا کرنا حال تھا بانی جوئے افکار زہر کالال تھا</p>
<p>۷۲۰ اس بانی کو ترس کر مرے لال مر گئے اصغر جہانے تشنہ دہن کو بچ کر گئے</p>	<p>۷۲۱ مے بڑا عجب مجھے ای بھائی جان ہے سہری جڑی کچھ نہ سلیمین کا دھیان ہے</p>	<p>۷۲۲ اس کا جواب بھی ظالم نہ دیتے تھے منہ پینے کی جاہو کہ منہ پھیر لیتے تھے</p>
<p>۷۲۳ دیکھو دیکھو کتنے تھے یہ بات تو ملک فاطمہ میں ہوا خیر حیات شہید بن بانی نہ کیے تھے زبوں مقامات ظلم کر تے تھے مین طرف و دروات</p>	<p>۷۲۴ ایک شہزادہ مرید و غیر خواہ مٹھو یک کر کر تے تھے یہ بڑا ساحل پر ایک تو علی مسخر خاں کجاہ لاشہر زمین گرم پر میرا کجاہ</p>	<p>۷۲۵ لکھا تھا کوئی تبرنگا و حسین نہاؤرنے لومین ڈاؤ و حسین کشتا تھا شہر کجاہ لار حسین گھوڑے جلیدے گر لار حسین</p>
<p>۷۲۶ اعداد تشکین بھر کے زمین پر چھڑے ہیں بچے ہارے بانی کی خاطر سکے ہیں</p>	<p>۷۲۷ بے غسل اس زمین پہ بہت دن رہیں گے ہم چالیس روز دھو کی ایدا سین گے ہم</p>	<p>۷۲۸ کیا چکے دیکھتے ہو منہ اس تشنہ کام کا سر کاٹ ہو حسین علیہ السلام کا</p>
<p>۷۲۹ ایک نظر لا کر غبار شبنام بانی کو خام کے کرتے تھے یکلام جانی تھا ہی لاش کے زبان ہلام کرم کیا نام ہوئے ہم گئے نام</p>	<p>۷۳۰ جانی کی لاش جو لکھا تھا کچھ خوب کرتے تھے روئے لاش کب سے یہ خطاب بیا کا بھی خیال ہو کتبیک کوئے خواب پیا جہر زہر زمین جو بن ہو زراب</p>	<p>۷۳۱ بنا کر لکھا تھا جہم حسین بنا کر لکھا تھا جہم حسین بنا کر لکھا تھا جہم حسین بنا کر لکھا تھا جہم حسین</p>
<p>۷۳۲ فرزند فاطمہ کی مدد آنکر کرو بھائی پہ تیرے تے مین سینہ پر کرو</p>	<p>۷۳۳ گھوڑے نیرے مار کے اعدا گر تو ہیں باقی کو آگے تھا مو کہ ہم ڈنگا تو ہیں</p>	<p>۷۳۴ بالو کو ای کریم مرے حم مین صبر دے زہر ٹپ کو ای خدامی ماتم مین صبر دے</p>

<p>مرثیہ اگر تھے باغ اٹھائے کچھ بھی تھے یہاں نور کو ہم بندہ عاجز ہوں میں ترا بہت کچھ بھی تھے سب تری راہ میں سے فدا میں بھی بیابان بیابان سا اٹھا ریا ہوں کٹا</p>	<p>مرثیہ کراں میں شبنم کی سن پائی تھی باہر کو بڑے شکر چلائی تھی رکھیا کو بھون تاروں کو ہم گھم گائی تھی جنت میں سرور ہو چلائی تھی</p>	<p>مرثیہ اگر تھے باغ اٹھائے کچھ بھی تھے یہاں نور کو ہم بندہ عاجز ہوں میں ترا بہت کچھ بھی تھے سب تری راہ میں سے فدا میں بھی بیابان بیابان سا اٹھا ریا ہوں کٹا</p>
<p>مرثیہ بہرہ دیا قبول ہو مجھ دل ملول کی امت کو بخش دے مرنانا رسول کی</p>	<p>مرثیہ یہ کیا سلوک کرتے ہو تم بگیناہ سے مانگو پناہ فاطمہ زہرا کی آہ سے</p>	<p>مرثیہ کیون صدقہ ہو کے آج زینب نہ مر گئی بجائی تمہاری شکل تو سب خونیں بھر گئی</p>
<p>مرثیہ زینب نے اپنے بچے کی جیب میں یہی رکھا لکھو کہ اتنی دیر میں یہ وہ خرم کی بتلا وہ کچھ کہہ کر گھر سے ہو شیفینا امت کی شہرت کی میں شکر کرو خوا</p>	<p>مرثیہ اس قوم کو کتنی غمی زینب نے وہ شکر تو کتنی کرتے تھے زہرا کا لگا زینب نے کہا کہ یہ قوم کیسے تیرا سلج کما زیادہ زینت فالک کہہ رہی ہو خدا</p>	<p>مرثیہ جو جو تیرے تیرے غریبوں میں زینب کو تنہا ہے سب لال ہو گیا کیسی ہوئی جلدی یہ کیا حال ہو گیا</p>
<p>مرثیہ کوئی قریب کے ہے شمشیر مار تا اور ہم پاک پر ہے کوئی تیرا مار تا</p>	<p>مرثیہ چلتے ہیں وار فاطمہ کے ناز میں پر کیون آسمان گر نہیں پڑتا زمین پر</p>	<p>مرثیہ ناحق ہو ظلم فاطمہ کے نور میں پر ہو ہی سم یہ بھوکے پیاسے حسین پر</p>
<p>مرثیہ زینب کا بچہ تیرا بچہ کھانا جانی کے لیے تو نہیں کچھ دیا نہرے پر کھا کر رہ کر کچھ دیا نور فاطمہ پر اب باغ اٹھاؤں</p>	<p>مرثیہ پیارے لکے رنگی ڈھال میں بار سے شاہ سے دھنسنے لگی دیون بجا کر زینب کو مار مارے کوئی نیمہ وار</p>	<p>مرثیہ جہنم میں نہ تو زینب نے کچھ دیا بھلا کچھ دیا تو زینب نے کچھ دیا غلام کچھ دیا تو زینب نے کچھ دیا اعلا کو زینب نے کچھ دیا</p>
<p>مرثیہ بانی کو تین روز سے محروم ہے حسین سید ہر بگیناہ ہو مظلوم ہے حسین</p>	<p>مرثیہ اس بیکسی غریبی کے زبان جاو نہیں کچھ بس نہیں مار تھیں کیونکہ جاو نہیں</p>	<p>مرثیہ تنہا سے ساشا جو ہوساری خدا کی کا جبر چاہے جہان میں ہماری لڑائی کا</p>

<p>مرثیہ کلیں شہید ہوئے جو دین کا کلمہ نجات بخاش کر دے کہیں عجز نہ پھر غناہ ظالمیت سے کہیں کلام کہیں تجھ پر ظلم کرنے سے کہیں کان نہ</p>	<p>مرثیہ اچھا ہے کہ تھے اگر تیار جود و سخاوت کا جو حسن کلام زینت زدہ اور جو حسن کلام زینت زیبائے ان کا جو حسن خدا</p>	<p>مرثیہ اعلانے شب کہا تھیں چاہتے ہیں ہم خدا کے لیے تو تم جلتے ہیں ہم پہلو پہ قتل کیا اب ٹھانیوں ہم اس وقت تو کسی کو نہیں توں ہم</p>
<p>مرثیہ خیر النساء ہوا ان مری بنت رسول ہے میرے سانسے تھیں کچھ بھی حصول تو</p>	<p>مرثیہ ہو دوست تم میں کر کوئی خیر الانام کا ہو چھو آسے مرتبہ مجھ تشنہ کام کا</p>	<p>مرثیہ گر ہو رسواں حق کے نواسے تو کیا کریں دودھ کے ہو جو بھوکے پیاسے تو کیا کریں</p>
<p>مرثیہ بہی کا میں تھا رنج و غم کی ہوں بے سبب غم نہ ہو نہ شکر خدا جو ملے عجب غم نہ ہو نہ شکر خدا جو ملے بے غم نہ ہو نہ شکر خدا جو ملے</p>	<p>مرثیہ انہیں شہید کیا لا زینت ہم انہیں شہید کیا لا زینت ہم عجب غم نہ ہو نہ شکر خدا جو ملے بے غم نہ ہو نہ شکر خدا جو ملے</p>	<p>مرثیہ ہمتو تھا زور غن کا دیہا بانی غنا ستا یا گیا تاجا بستانے اچھا نہیں ہو سکا وہ چرخ چرخ مر کو تھا زور غن کا دیہا بانی</p>
<p>مرثیہ پرہیز رسول کو کیوں نہیں بھرتے ہو بتلاؤ کس گنہ پہ مجھے قتل کرتے ہو</p>	<p>مرثیہ اب بھی کہو تو یا نہ کسی سمت جاؤ گین اس جلی ریتی سے ابھی خیمہ اٹھاؤ گین</p>	<p>مرثیہ شہ پورے خیر مئے توجت متسام کی پر تے کوئی بات نہ مانی اٹام کی</p>
<p>مرثیہ ہاں میری فاطمہ نہیں مانا تھی نہیں بالہا رسول خدا کا دھی نہیں است میں جنگی غم ہو میں جنگی نہیں بیات ہے غم میں جنگی نہیں</p>	<p>مرثیہ اسو ملے کہتا ہوں اور شکر خدا اہل عرم کا اب کوئی وارث نہیں رہا بیاد ایک ہے سو مصیبت میں مبتلا اہل عرم میں شور و فزا دواہ کا</p>	<p>مرثیہ ہاں جلتے تھے ادا سلطان جود حیا با فوج کو عمر سعد پر تکر دی جو علی کے لال کو کیوں مہلت نہ ہاں جلتے تھے ادا سلطان جود</p>
<p>مرثیہ واجب ہے اعتقاد مروی نور عین سے یعنی حسین مجھے ہی اور میں حسین سے</p>	<p>مرثیہ کس طرح سے دل بیکل کو کل پرے زینت گمین نہ پر دوسرے باہر کل پرے</p>	<p>مرثیہ جن سے فتنہ کھنت دل فاطمہ کرو اب بچتن کا روز دہم خاتمہ کرو</p>

<p>۳۱۴ نہی ہوئی امام کی وہ چاندنی نہیں جاوے نظروں کو شہید کی روئے نہیں تھیں یہ بات تھیں اکلے کیا رام دین</p>	<p>۳۱۵ وہ اندر تو قتل کا نوحہ نہیں توہرا خون بڑا دلی صفت کا قتل میں نے قتل کا قتل کیا قتل کا قتل</p>	<p>۳۱۶ یہ لکھو ذوالفقار کو کھینچا نیام ہے غلام میرا یہ معجزہ دست رام ہے عجب بونٹ نکلی کوئی وہ شام ہے وہ زمین ہلا دیا تھیں ان کے مقام ہے</p>
<p>۳۱۷ مٹتے بہت ستایا ہو مجھ دل نگار کو لو اب حسین کھینچتا ہے ذوالفقار کو</p>	<p>۳۱۸ مزار مرا ہو گا گوارا رسول کو جگو کیا شہید تو مارا رسول کو</p>	<p>۳۱۹ غصہ میں صورت اسد حق جدمر گئے بن تیغ کتنی شاہ کی دہشت سے مر گئے</p>
<p>۳۲۰ مٹتے مٹتے زنیوں کے بچے ہیں بازو مارا سب بھائی کے بچے ہیں بڑی جھجھکیا کر مظلوم کا جو مارا اسے بھی تاج پھینکے کا جو</p>	<p>۳۲۱ ظلم کو قتل کا قتل کیا قتل کا قتل بڑا بڑا جو جیت جا کم سے اقبال خفت کا قتل کرنا تھیں ہم قتل جگو کیا شہید تو مارا رسول کو</p>	<p>۳۲۲ کڑا بڑا کڑندہ خمیرا ہے نکارا گھاروں کو وہ کاٹوئی جو کچھ جو چھینا نہیں کر سوا جان بھر زور ہو کر کھڑا کھڑا قتل</p>
<p>۳۲۳ ایذا اٹھائی بیاسی شکر خدا کی میں نے نہ کچھ زبان سے تمھارا لگا کیا</p>	<p>۳۲۴ نیزے لگا کے گھوڑے تلو گرائے پانی نہ نیلے حلق پہ خنجر چلا گئے</p>	<p>۳۲۵ وارث ہوں ذوالفقار خباب میر کا رگ رنگ میں میری زور کا ترہا کو شیر کا</p>
<p>۳۲۶ قلم کو قتل کیا اب باغ کا قلم تیرے بونٹوں کو نہ زنا ستاؤں تم میں جاؤں اپنے شہر کی قلم کا قلم جسم میرا ہوں جگو نہ زور کا قلم</p>	<p>۳۲۷ نہی ہوئی امام کی وہ چاندنی نہیں جاوے نظروں کو شہید کی روئے نہیں تھیں یہ بات تھیں اکلے کیا رام دین</p>	<p>۳۲۸ نہی ہوئی امام کی وہ چاندنی نہیں جاوے نظروں کو شہید کی روئے نہیں تھیں یہ بات تھیں اکلے کیا رام دین</p>
<p>۳۲۹ کیوں خاک میں لاتے ہو گھر کو تراب کا میرا لہو ہے رسالت مآب کا</p>	<p>۳۳۰ تم جانتے ہو ابن علی کو ہر اس ہے جگو فقط رسول کی امت کا پاس ہے</p>	<p>۳۳۱ پیدل تو کیا سوار ہزاروں بھگادیے کشتوں کے پتے نہیں ہر اک جا گادیے</p>





<p>۵۵          جگر کا دیا پتھر جو غصے کا تھا          تو جگر کا دیا پتھر جو غصے کا تھا          تو جگر کا دیا پتھر جو غصے کا تھا          تو جگر کا دیا پتھر جو غصے کا تھا</p>	<p>۵۶          بے شک میں نے اس کو سلطان سزا          باقی ہے پتھر جو غصے کا تھا          بے شک میں نے اس کو سلطان سزا          باقی ہے پتھر جو غصے کا تھا</p>	<p>۵۷          جگر کا دیا پتھر جو غصے کا تھا          جگر کا دیا پتھر جو غصے کا تھا          جگر کا دیا پتھر جو غصے کا تھا          جگر کا دیا پتھر جو غصے کا تھا</p>
<p>موقوف تیرے قتل پہ انکی نجات ہے          حورست گناہگاروں کی اب تیر جات ہے</p>	<p>یہ بات کہی کہ شاہ مجازی نے رو دیا          حضرت کے منہ کو دیکھ کر تازی رو دیا</p>	<p>کھوٹا یہ کہ سنہلے تھے کہ دگم گاتے تھے          غش آتا تھا تو مرنے پہ سر کو جھکاتے تھے</p>
<p>۵۸          رگھو کی بی بی بنیں دین شیش تر بار          کی عرض کی بی بی سے بعد غور و بار          شیش تر بار کی بی بی سے بعد غور و بار</p>	<p>۵۹          بے شک میں نے اس کو سلطان سزا          باقی ہے پتھر جو غصے کا تھا          بے شک میں نے اس کو سلطان سزا          باقی ہے پتھر جو غصے کا تھا</p>	<p>۶۰          جگر کا دیا پتھر جو غصے کا تھا          جگر کا دیا پتھر جو غصے کا تھا          جگر کا دیا پتھر جو غصے کا تھا          جگر کا دیا پتھر جو غصے کا تھا</p>
<p>ہر امر میں تجھی سے عنایت ہون چاہتا          اور امت نبی کی شفاعت ہون چاہتا</p>	<p>اب رحم بھی نہ بچھ کوئی مطلقا کرے          قاتل کمان پر آگے مرا سر جدا کرے</p>	<p>غل تھا کہ خاک پر شہ کون و مکان گرا          بس اب زمین اٹل گئی اور آسمان گرا</p>
<p>۶۱          جگر کا دیا پتھر جو غصے کا تھا          جگر کا دیا پتھر جو غصے کا تھا          جگر کا دیا پتھر جو غصے کا تھا          جگر کا دیا پتھر جو غصے کا تھا</p>	<p>۶۲          جگر کا دیا پتھر جو غصے کا تھا          جگر کا دیا پتھر جو غصے کا تھا          جگر کا دیا پتھر جو غصے کا تھا          جگر کا دیا پتھر جو غصے کا تھا</p>	<p>۶۳          جگر کا دیا پتھر جو غصے کا تھا          جگر کا دیا پتھر جو غصے کا تھا          جگر کا دیا پتھر جو غصے کا تھا          جگر کا دیا پتھر جو غصے کا تھا</p>
<p>اب آرزو یہ ہو کہ بہ خادم نثار ہو          سجدہ میں سر جو ملے پہ خبر کی دھار ہو</p>	<p>تو نے سچ سارے عامے کے کٹ گئے          گھوڑوں میں ڈوب گئے تیرے پوٹ گئے</p>	<p>اس زخم میں بھی سیکڑوں تیروں کے مارے          ہر زخم نیرہ میں کئی سو تیر یار تھے</p>

[illegible]

<p>سوم بولیو تو تھی کیا کرنا ہے بعین پیا ہوا تین روز سے نہ مرا کانا تین چلائی تھی سکیں گے کہ غیب کی مین مین بابا کو کچھ کرنا ہے کیوں سکھو دین</p>	<p>شع پہنچے تھے حسین کہیں خلق اٹھ گیا نورانی جو بگ بیابان میں اٹھ گیا نچھا سادل سلکین کا نیچے پین اٹھ گیا اس شور تھا کہ نہ تو عالم اٹھ گیا</p>	<p>سوم ہو درو علی گجیا جو کویا تھی جس حسین میں عابد کو نہ دے اگر کجیا تو یہ تو ہم کے گمان گمان کجیا نام عمر تھی جب تو اپنا کھسک کجیا</p>
<p>خضر پیر شاہ کی گردن پر رحم کر بابا کو چھوڑ دے مرو چھپن پر رحم کر</p>	<p>فوج بعین تو فتح کے بابے بجاتی تھی فریاد قاطمہ کی صدارن سے آتی تھی</p>	<p>فوج بعین تو فتح کے بابے بجاتی تھی فریاد قاطمہ کی صدارن سے آتی تھی</p>
<p>حکم میں چھپتی ہیں سو تھی میرا پروردگار بابا کے خلق تو پوچھ پچھ کر ہی جا رہا بہتے پیر کے سر سے سر کو تو ادا</p>	<p>حکم اٹھ گیا جو سب رسالت پناہ کا غارت گون سے تھک گیا خیر گاہ کا بس اسے ایسی شوریٰ فریاد دہا غرض اس کی غلام جس بادشاہ کا</p>	<p>حکم میں چھپتی ہیں سو تھی میرا پروردگار بابا کے خلق تو پوچھ پچھ کر ہی جا رہا بہتے پیر کے سر سے سر کو تو ادا</p>
<p>سید پرشہ لب پہ ستم اس قدر نہ کر بونی ہوں قاطمہ کی مجھے بے پردہ کر</p>	<p>خلقت کے درد و رنج و مصیبت کو درد کر آقا مدد کر و مرے مولا مدد کر</p>	<p>خلقت کے درد و رنج و مصیبت کو درد کر آقا مدد کر و مرے مولا مدد کر</p>
<p>حکم رو کیوں کہ تھی جی رہ تہ نہ کام دیکھو وہ مائی پوچھی تھیں بیان نام کرنا تھا کچھ شاہ کو وہ لفظ نہ کام سو کھا زبان دکھا کہ فیہ تہ نہ کام</p>	<p>سلام اسی کا نور ہے اس شمع میں جلوہ گر کجیا اسی کی شان نظر میں آگئی جب ہر کجیا میں کو حق نے جتلا دیا جو بعین کہہ بین کھنکھاتی جوتی تھیں غلام اکھڑ کجیا</p>	<p>سلام اسی کا نور ہے اس شمع میں جلوہ گر کجیا اسی کی شان نظر میں آگئی جب ہر کجیا میں کو حق نے جتلا دیا جو بعین کہہ بین کھنکھاتی جوتی تھیں غلام اکھڑ کجیا</p>
<p>خضر بھی نہ خلق پر دھرتا تو خوب تھا بانی پلا کے فوج جو کرتا تو خوب تھا</p>		

میں نے کسی صدیقی جہان جہان پہنچا  
ولی ولی کی صدا تھی جہان جہان پہنچا  
غلی علی نظر آئے جدھر جدھر دیکھا  
کسی کی ایک طر سے پس پوئی نہ آئیں  
عروج ماہ بھی دیکھا تو دو پہر دیکھا

رباعی  
بیجا نہ کوثر کا شرار بجا ہوں میں  
کیا قبر کا خوف تو ترابی ہوں میں  
کہتی یہ چشم شک رکھو نہ مجھے  
او اہل نظر مرم آبی ہوں میں

رباعی  
کیا قدر زمین کی آسمان کے آگے  
جھکتے ہیں قوی بھی ناتوان کے آگے  
زنی سے مصلح نکل ہوتے ہیں  
دونوں صفت بستہ ہیں زبان آگے

رباعی  
شہرہ ہر سو جو خوش کلامی کا ہے  
باعث مدح امام نامی کا ہے  
میں کیا آواز کیسی پڑھنا کیسا  
آقا یہ شرف تری غلامی کا ہے

رباعی  
کب دراز سے دولت پہنچتی ہو  
لے بھاگتے ہیں جیکہ نظر تیرا ہو  
مکن نہیں زردان مضامین سے نجات  
سچ ہر گیس سے کب شکستہ تیرا ہو

رباعی  
نہ مدح کا دعویٰ ہو نہ خود بینی ہو  
باتو نہیں انور زبا نہیں رنگینی ہو

رباعی  
شیر نیچین نمک حلاوت دیکھو  
ہر طرفہ نرا نمک میں شیر نیچا ہو

رباعی  
نقلو نہیں نمک سخن میں شیر نیچا ہو  
دعویٰ پہنر نہ عیب خود بینی ہو

رباعی  
مدح گل گلشن نہ ہر ہون میں  
غنیچہ کی طرز با نہیں رنگینی ہے

رباعی  
کس منہ سے کہوں لائق تحسین میں ہوں  
کیا لطف ہو گل کو رنگین میں ہوں

رباعی  
ہوتی ہو حلاوت سخن خود ظاہر  
کہتی ہو کہیں شک کہ شیرین میں ہوں

رباعی  
مضمون گوہر میں اور صدف کینہ ہو  
ہر صاف تو یہ کہ قلب بے کینہ ہو

رباعی  
آئینہ سے روشن ہو کمال اپنا آئیں  
ہم کو نظر آئیں کہ جو بنیا ہے

<p>۴۱ ایں سخن علم و شہرت کی طرح ایں سخن عشق و محبت کی طرح ایں سخن غم و غم کی طرح ایں سخن شاد و شاد کی طرح</p>	<p>۴۲ ایں سخن عشق و محبت کی طرح ایں سخن غم و غم کی طرح ایں سخن شاد و شاد کی طرح ایں سخن غم و غم کی طرح</p>	<p>۴۳ ایں سخن غم و غم کی طرح ایں سخن شاد و شاد کی طرح ایں سخن غم و غم کی طرح ایں سخن شاد و شاد کی طرح</p>
<p>بزم غم و غم کی طرح خوشید جہان تاب چراغ سحری ہو</p>	<p>بریز لطافت سے ہو رنگین سخن ایسا رضوان بھی پکاری نہیں دیکھا جن ایسا</p>	<p>ہفاق میں یوں فیض لیکن عام نہوتا ہوتا نہ فروتن تو کبھی نام نہوتا</p>
<p>۴۴ ایں سخن غم و غم کی طرح ایں سخن شاد و شاد کی طرح ایں سخن غم و غم کی طرح ایں سخن شاد و شاد کی طرح</p>	<p>۴۵ ایں سخن غم و غم کی طرح ایں سخن شاد و شاد کی طرح ایں سخن غم و غم کی طرح ایں سخن شاد و شاد کی طرح</p>	<p>۴۶ ایں سخن غم و غم کی طرح ایں سخن شاد و شاد کی طرح ایں سخن غم و غم کی طرح ایں سخن شاد و شاد کی طرح</p>
<p>لہزان ہو قدم خامہ اعجاز رقم کا ہاں تیغ زبان آج تو کر کام قسم کا</p>	<p>کم مایہ کمال اپنا جادو تیار ہو اکثر جو طرف کہ خالی ہو صد ادیتا ہو اکثر</p>	<p>دعویٰ نہ سخن کا ہر نہ اعجاز بیان ہوں تو عالم و دانا ہر کہ میں ہیچمدان ہوں</p>
<p>۴۷ ایں سخن غم و غم کی طرح ایں سخن شاد و شاد کی طرح ایں سخن غم و غم کی طرح ایں سخن شاد و شاد کی طرح</p>	<p>۴۸ ایں سخن غم و غم کی طرح ایں سخن شاد و شاد کی طرح ایں سخن غم و غم کی طرح ایں سخن شاد و شاد کی طرح</p>	<p>۴۹ ایں سخن غم و غم کی طرح ایں سخن شاد و شاد کی طرح ایں سخن غم و غم کی طرح ایں سخن شاد و شاد کی طرح</p>
<p>ستاب تو کیا ہو غم و غم کی طرح جو بند ہو تصویر تجلی کا درق ہو</p>	<p>جو بد ہو سو بد ہو جو کو ہو وہ کو ہے چھپنے کی نہیں آپ اگر عود میں ہو ہے</p>	<p>چلتا ہو دم تیغ دو دم پر کوئی دم کو یوں باہر پر طے کہ نہ نغز شہر قدم کو</p>

<p>۷۱ اویں کو تو تین اعانت کی طلب ہے اویں کو دوا دینا ہدایت کی طلب ہے اویں کو عطا ہست و رحمت کی طلب ہے اویں کو خود زور بصیرت کی طلب ہے</p>	<p>۷۲ بے نیل کجی و عیقل تر نہیں بے نیل سو اوصاف سکندر نہیں زہرے شناسے شہ غاوری نہیں جو بے نیل سے غور لیتا پیر نہیں</p>	<p>۷۳ فرمان تیرا یہ کون سے عین تر نہیں یہ بزمِ عز و ہستی کی طرح نہیں بجائے تیرے اشکِ گہوارے نہیں یہ لوگ ہیں سببِ بے وسلی نہیں</p>
<p>مقبول ہے وہ تو جسے منظور کریگا اس ذرہ کو خوشید ترانہ کرے گیگا</p>	<p>مقدور کسے شیرا لہی کی شفا کا ہو سکتا ہے بندے کے شکر خدا کا</p>	<p>مر جاتا ہو کوئی تو بکا کرنا ہو نہیں انکے لیے بخشش کی دعا کرنا ہو نہیں</p>
<p>۷۴ اویں کو تو شیخِ فرزندِ عطا کر اویں کی دورانِ فرادجا دے کر اویں کو دستِ خدا قلبِ کدو کی صفائے اویں کو ذوقِ آئینہ خاطر کی جلالت</p>	<p>۷۵ بے غرض جہانِ فرشتہ کا خانہ ہے آرامِ بختی میں جلو خانہ ہے قلبِ بولِ شمع یہ افسانہ ہے اگر شکر ہے منساب یہ بودا ہے</p>	<p>۷۶ کیسا ہی گنگوٹیا مر میر اعزاز دار اویں کے لگے انہو نے فرزندِ مصطفیٰ فرمان تیرا بخشش کی دعا احوال دار اسدِ زمین ہوتا ہوں بخشش سے ملے</p>
<p>کستی میں نہ فکرِ فرد و ہوش کرو نہیں کیفیت دینا کو فراموش کرو نہیں</p>	<p>روشن ہو جہانِ جلوہ نور ازلی ہے ہاں بزمِ مہلا حسین ابن علی ہے</p>	<p>اگر نزع میں سختی ہو تو زہرِ ادنیٰ ہیں اور قبر کی شکل میں شریکِ علی ہیں</p>
<p>۷۷ آئینہ تو صیقلِ شہنشاہِ اسم ہے زالو یہ سرِ سر ہے سجودینِ اسم ہے یہ راہ جو باریک کی خوشنقش ہے اویں کو دستِ خدا وقت کی</p>	<p>۷۸ الکر تیرے بے خلک ہے کریمین ہے جو غرض مکانِ جبار و حق آئینین ہے جہاں کی جو سو دانتِ لطیف نشدین ہے جہاں کی اگر گلدستہ فرزندِ بزمین ہے</p>	<p>۷۹ کیون تو بیکو کی فہم کی لطافت ہے کیون تو بیکو کی فہم کی لطافت ہے گو بزمین یہ وہ جگہ خدیوِ ارحم ہے گو بزمین یہ وہ جگہ خدیوِ ارحم ہے</p>
<p>خادمِ ستم کی طرح خدا داد سے ہوگا یہ مرحلے آپ کی امداد سے ہوگا</p>	<p>یہ اوج یہ رتبہ کسی محفل کو ملا ہے ان پیروں کے قربانِ عجبِ نکلا ہے</p>	<p>دنیا یہ نہ دولت پر توجہ نہ زہر ہے اگر ہر اک کی نظر تیری ہو اشکوں کے گہر ہے</p>



<p>۷۷ کھاٹک لڑاکا رتبہ کوئی جانے بیچ کر خفا ہو مردم کو خدا نے کی جو نظر میں غنایت شملانے کھلائیے کیا شان ان کو کو دانے</p>	<p>۷۸ ملت جو اہل و اقاربیت آجائے آوارہ ہو رہے ہے سادات لکے جانو آنسو کھل آئیں تو عبادت اسے جانو زنا بھی ہو جس میں نور ادا ہے جانو</p>	<p>۷۹ حالت تو یہ خونی کی اور پیکر کا حال بے شک ہے سو گیا تھا فاقہ کلاں سایہ ملک تھا نہ عیب بخش قبال گرتے ہیں سر پر کشتے اور بھی رمال</p>
<p>۸۰ یان اسکا نہ عقدہ دل مضطرب کھلیگا یا قبر پہ یا چشمہ کو تر پہ کھلیگا</p>	<p>۸۱ فاتے کیے ہیں دھوپ میں بے تشہ رہیں آفتاب نے تھارے یہ کیا ظلم سے ہیں</p>	<p>۸۲ مٹی دھوپ کڑی فاطمہ کے رشک چمن پر مٹی گرم زردہ جلتے تھے تھپتھپا رہا بدن پر</p>
<p>۸۳ بن رشک واد جو دوران میں نشین ہیں یان آب ہو دوران نہ کش جو دوران ہیں یان آنسو کا مارا دوران خاتم ترست گین یان تھوہ دوران خاتم ترست گین</p>	<p>۸۴ کھینچ کھینچیں نہیں سایہ ہی ہوا ہے پانی جو رشک واد کش باو صبا ہے کچھ گرجی عرش کا بھی حال شناسا ہے مہر پر کا وقت ہو فدا کی جا ہے</p>	<p>۸۵ رفیقہ جھینجھنی فاطمہ شہ غیرت وہ رشک ختن و غلبہ شب کشتی جھینجھنی فاطمہ کا رشتہ جان ب کیون دل پر نشان ہو وہ بی نشان</p>
<p>۸۶ تھوہ ہے مگر مگر کو بھی گرد کریگا دوزخ کے شرارہ کو بھی سرد کریگا</p>	<p>۸۷ گزری ہی بیابان میں وہ گرمی شدہ دین پر بھٹن جانا تھا وادہ بھی جو گزرتا تھا زمین پر</p>	<p>۸۸ آہو کا دھواں کیون نہ آٹھے کون و مکان زیادہ کہ باندھا اٹھیں غولی نے نہانے</p>
<p>۸۹ جو کچھ ہیں باکی اٹھیں تو نہ بنیں نہ آنسو نہ دھواں نہ ہو نہ ہو نہ ہو جو دلت ایمان غم سب شدہ لالاک جو جاتی ہو کیا بعد کا بیع و خاک</p>	<p>۹۰ وہ گرم ہوا وہ اندھی دہ گویا اٹھے جو زاری تو دم نشہ کا بھوے دو گام چلے گئے تو مہن جو کڑی بھوے کیا اب ہو کر کسی کوئی ملک کو بھوے</p>	<p>۹۱ وہ چاند سی شایانی لاری نشہ انہو پر اس پر سن اشک کا گاتیر جیسے کہین حباب حرم کی جو تو تم آن ابرو کی پر پا چلی غم کی</p>
<p>۹۲ آنکھوں کی ضیاء خلی صفاد لکی جلا ہے سب ایک طرف گلشن فردوس ملا ہے</p>	<p>۹۳ خاک اڑ کے جی جاتی تھی زلف نہ قبا پر اس دھوپ میں سایہ بھی نہ تھا نور خدا پر</p>	<p>۹۴ آہو کو ستانے نہیں دیندار حرم میں آنکھیں وہ سو روتی تھیں زندہ کے غم میں</p>

<p>۷۳۷ وہ عین حال نہ تھی تو چہرہ مسرور خانوہ سے تھار دہ وہ غلی سوز و غم وہ پھول سے زخاں وہ دل لیل طم کے لیے تلوارین تھیں کیے پھر</p>	<p>۷۳۸ وہ نہیند و نہین کہ جو تعلق نوا کے پیچیدہ عالم اسی خزن اسرار قرآن کو کہہ دین کہ جو عین بیکار کیا نہ جو دان با نون و کمر</p>	<p>۷۳۹ کس نے اس کا کارن نہیند ہو ناظرہ عجز نہ زیادہ ہو زبان سے واقف نہین کوئی تر و سر زبان سے دشوار جو عالم صفت چچان سے</p>
<p>۷۳۸ دندان دہن پاک مین رب شگ گرتے گذرے تھے کئی روز کہ دندان بجرتے تھے</p>	<p>۷۳۹ سینہ پہ نہ تھا اس کا قدم حشر بیا تھا ہو جاتی جو دنیا تہ و بالا تو بجا تھا</p>	<p>۷۳۷ پیاں اس کو دہنی مجھے مرغوب ہے مولا جو تری شیت ہو دہی غوب ہو مولا</p>
<p>۷۳۹ وہ خلق جو چہرے تھے اچھا مختار ترا کہ تھے بوئے تھے دلان خوش گزار وہ درخش عیادت کا اٹھائے ہو مختار گلتا تھا تبر کسبہ کجی اور کجی</p>	<p>۷۴۰ عجب تھے جانی کا جو خاصہ بکاہ ملک کے تھا کبر پوری تھی کس شہ اس ضعف میں نفوس خود وہ پانچ گاہ پایا تھا تبات نہم ایک دیر اندہ</p>	<p>۷۴۰ ہر دم تر از لطف و حال کس شاک پیدا کیا دان و جی جان توئی تخی دل بخشا وہ مکان و کوی و خالق عادل بجاذن ملک حسین ہوئے تھے داخل</p>
<p>۷۴۱ لڑائی نہ طاقت تھی نہ تشنہ گلو مین ڈوبی ہوئی تھیں مچھلیاں باد کی موہن</p>	<p>۷۴۲ سجاکہ ٹکڑی تو کلیجے کے پڑے تھے لاکھوں رطائی تھی پہ بنائش کھڑے تھے</p>	<p>۷۴۱ یہ لطف و عنایت ہو تری کونسے کھوپر جبرئیل و سرا قبل کھڑے رہتے تھے درپر</p>
<p>۷۴۲ وہ شمع کمر کی بر نور کلاں آگ لگا کر شمشیر و باکی سب دھاتی آگ لگا کر شمشیر و باکی سب دھاتی جو سید پہ کھائی انگلیوں کی عقدہ</p>	<p>۷۴۳ نہ کہ کس کو میر نہایت فراتے تھے ہوا عالم عیادت سے بولا جو سر غبار گھر سے نہ علاقہ ہو نہ بچین کی سوار جہاں میں ہوں تجھے طاعت کا علیکار</p>	<p>۷۴۳ نا تو دیا شرف و زیت آدم پا نہ مردان سا و باغ و دو عالم مان سیدہ کون دکان شانی مریم جانی کہ تو جیکی بزرگی کی جو عجم</p>
<p>تبت نہین ناخن سو کبھی بدر کی منگو ہفتہ مین دکھائی تو کوئی دس مہر نو کو</p>	<p>۷۴۴ اگر شاہ زمین ہوں پہ شہر کا گدا ہوں اگر حاج ہوں یکس ہوں غریب الغرا ہوں</p>	<p>۷۴۴ دنیا میں کسی اور کا رتبہ ہو کب ایسا نام ایسا کھو ایسا ایسا صاحب ایسا</p>

<p>۴۴۴ ان کا ہر عہد و عہد پر ایک رہنما تھی کیونکہ ان کا ہر عہد سکنت کی نین ایک نیا نیا تھ ایک جگہ ایک صدف ایک گہری</p>	<p>۴۴۵ کھانجہ کو بھرتا ہوا تھا عامہ و پیر میں و اجادہ و دریا کب جو تھا اونٹ جو بیدار بالا سا بے در تیرہ افلاک</p>	<p>۴۴۶ دلت مجھ کی ہر عزت مجھ بابا کی طرح اونٹ نہافت مجھ مسند مجھ کی تخت راہت مجھ ان کے سوا چھ شرافت مجھ</p>
<p>۴۴۷ پھولے وہ شجر جو تر و در کرے تو جس قطر کیو چاہے ڈر شہوار کرے تو</p>	<p>۴۴۸ یہ تخت سلیمان کو نہ یہ تاج ملا تھا بچین میں مجھے رتبہ معراج ملا تھا</p>	<p>۴۴۹ اختر کو قطر کیو گوہر کیا تو نے دڑھ تھا سو خورشید منور کیا تو نے</p>
<p>۴۴۸ جنت میں جگہ نے زبان انجی چوسائی ایک کی نعمت میں دولت نینیاں زبان رہی اچھا خوشی جانی بیدہ چھپا نعمت زور دینا</p>	<p>۴۴۹ جنت میں خورشید فلک کو ڈھیلو لہنے نہ فضا ہونے نادر شہر روزہ جو رکھ دینے نادر خالق دن تھا نہ پوری رات چھپا منور</p>	<p>۴۵۰ اصحاب وہ بچے کہ جو عید نہ نینیاں اصحاب وہ بچے کہ جو عید نہ نینیاں الو کہ بچے کہ جو عید نہ نینیاں</p>
<p>۴۵۱ اطلاک دین کی بارائے تھے جبریل دوری سے جھولے کی بلا جاتے تھے جبریل</p>	<p>۴۵۲ منلو تھی خدی میں بزرگی عرب سن کی دن ہو گیا وان شیکا تو بان شب ہوئی دلی</p>	<p>۴۵۳ بزدل نہ تلو اور نہ تھے پھر تاجا انکا خادم کے پسینے پہ ہو گرتا تھا انکا</p>
<p>۴۵۳ کہ دوش پٹی پر آغوش بدین مان ساتھ کر دیتی عین تاجا جھوٹین پچی کی طرح کہتے تھے سب بچا بظہین</p>	<p>۴۵۴ کیا عمر تھی سب اچھا بچا سہا دو بجائی تھے دو بنین تھیں اور دینا تھا جو تو گلبان تو نہ اعلانے ستایا مان با کجا نہ تری شفقت نے بھلایا</p>	<p>۴۵۵ فرزند وہ اراد کیا ہو شام تھی جس کی زیارت کے سبب تھی دل فرزند تھی اراد تھی شرف کا مال پوچھی تھی اراد تھی خالق عادل</p>
<p>۴۵۶ اس رتبہ اعلیٰ کا سرفراز میں کب تھا مولایہ تری چشم عنایت کا سبب تھا</p>	<p>۴۵۷ رحمت سے تری خلق کے مختار ہو ہم دیکھی جو پیتی ڈر شہوار ہو ہم</p>	<p>۴۵۸ دوت یہ نہ ملتی جو خداوند ندیت کیا کرتا اگر تو مجھے فرزند ندیت</p>

<p>۷۴۴ اگر تری کجی کہیں نہیں اولاد نہ غافل خان کوئی نہ زور نہ پانچاد کتنے مہینے کہیں گے کبھی اور کبھی نہاد بچاؤ اور مرے اور گھر ہوا برباد</p>	<p>۷۴۵ دیکھو چوچا نے جان بچی گنتوں خادم کی کمر کوئی کجاں نہ گنتوں باعث تھاپا لے پھر زور نہ گنتوں مولا مجھے یاد آئی بابا کی جدائی</p>	<p>۷۴۶ ہر پاس کا شکوہ و زنا و فانی نکات ہر طرح ہر راضی ہر شاہ ولایت وہ بھی ترا فاعلم تھاپا بھی ہر رعایت اطلافت کا ابان ہر خوش خوش گیت</p>
<p>موتے ہوئے دیکھا ہی برابر کے پسر کو اس داغ کی قدر آج ہوئی یہ جگر کو</p>	<p>صدے سے نہ پھر ضبط کا یارا ہوا مجھ کو پھر داغ یاد آمد دوبارا ہوا مجھ کو</p>	<p>وہ کوئی دوست ہی جو موجود نہیں ہے بان ایک شہادت سب اب بھی قرین ہے</p>
<p>۷۴۷ خادم تیرے زور سے میر نہوتا واسم کبھی اس کو کھاتا تھو نہ کھاتا اس کو مہینے زور سے کبھی نہیں روتا</p>	<p>۷۴۸ نہتا ہوں کہیں کی نہیں نوں نہیں موجود رہی تو میر کچھ اسکا بھی نہیں غم اب نہ پانچ گھر کا جو ناولاد کا نام بہتر کو گزرا جائے تری یاد میں غم</p>	<p>۷۴۹ ہر تکرار کجی بہت فک کی نہیں تو چاہو تو جواب کی آسان یہ شکل زادہ رکھے سنہ غم و بے تاب وہ صبر بیکار کجی کہ تیرے زور اول</p>
<p>یوں تو وہ کچھ غم اور مرا جی تھا میں اسلئے روتا ہوں کہ مشکل بنی تھا</p>	<p>ہوا بس تہ تیغ رکھوں ششہ جان کو جستاک ہو دہن میں حرکت خشک بان کو</p>	<p>سجدہ تہ تہ شمشیر یہ ناشاد نہ بھوئے سب محو ہوں دل سے پہ تری یاد نہ بھوئے</p>
<p>۷۵۰ چلے آتھا کھنکھنے وہ گیسو دن مال پیو پی کا عصا تھا وہی اور گھر کا ارجال جب چاندنی چاتی پہ رنگا کلام کا بھال تھا نیلے میں خادم کا کچھ چوہہ دیا</p>	<p>۷۵۱ کو روت کو رات نہیں قریب کلام کو تقویت جان و دل و دوش ترانام کہ تیرے سچے ہیں ایوں گھر و نام فامر جو زبان شکر میں خالق غلام</p>	<p>۷۵۲ حضرت تیرے آتشے سخن صبر و کلام بنے تھو آدھ رو نہیں کجاں بھلائے چلا آتھا یوں شکر کا انداز و غنم کے اے روبرو سیرت کو رام وہ مسلم کے</p>
<p>اشک کھو نہ جھٹکتے نہیں تفتیدہ جگر ہوں تو رزم کراے خالق اکبر کہ بشر ہیں</p>	<p>آنکھیں تری جانب میں تو دل تری طرف گر تو اس مقبول کرے میں شرف ہے</p>	<p>یا خاک خلیف شاہ بخف اے نہائے یہ شیر تری کی طرف اے نہائے</p>

<p>۷۵          جو پہلے تھوڑے سو ازان چکا          اب بڑھ کر صدف جگ بین چکا          آلودہ خون بر چھان تو کہہ دو          تو بھی بڑھ حال توئی تلوار</p>	<p>۷۶          جانتے جو پیش مال کے مولا          تو پہلے کہو کہ تو ہے سیدار          فراق تیرا تھیں اتر توں سنگار          کس شخص کا دیند بون بون جاد</p>	<p>۷۷          جسکے اشد نے مچلے کا پایا          سو مردن کو عیسیٰ کی طرح چلایا          دینا تھا داس خلیس کی شخص کا پایا          جد کا ہو وہ سدا کو زجے پایا</p>
<p>۷۸          شک کے جوان گزر گراں توے ہوئے تھے          ہر صف میں غلام ارشان کھوئے ہوئے تھے</p>	<p>۷۹          انصاف کو کہد کہ طلبگار ہوں جکا          جد کسا ہے تم سب کلمہ پڑھتے ہو کسا</p>	<p>۸۰          کس رخ کو تجلی صفت بدر عطا کی          دنیا میں کس حق نے شب قدر عطا کی</p>
<p>۸۱          وہ مصلحتی باجو کا وہ بویا ہے          وہ شور و بل سچ جو مردن کو اٹھا کر          رستم کی مصلحت تھی جو دن کو اٹھا کر          وہ چاہے اگر دیو بھی آواز نکالے</p>	<p>۸۲          جو کون گل سیر گلشنِ عالم          آباد کن کہنہ بقیع کا سیرِ حرام          اتنی تھی کسے دلی آبی حشرِ شام          خدامِ خدا سے جو ہم کسا ہو وہ نام</p>	<p>۸۳          سب بولے کہ اس باجی واقف ہو گیا          لاریب بین محبوب خدا آپ کے نانا          روشن ہو کر اب اسے مریع کا جانا          کا زکوہ ایا کیونچے نہیں نانا</p>
<p>۸۴          بیاد تھی جلاجل سے اک فوس کی آواز          جاتی تھی کئی کوس ملک کوس کی آواز</p>	<p>۸۵          جبریل امین ہدم و ہمار ہے کسا          قرآن جسے کہتے ہو وہ اعجاز ہو کسا</p>	<p>۸۶          وہ قبلہ دین باعث ایجاد فلک ہے          اپ اُنکے ذائے بین کچھ سمین نہیں شک ہے</p>
<p>۸۷          اور کہتے پیر و مرد تو تھی شمشاد          اچھا نہیں سید کا لہو خاکینیا          فانی جو زمین اس پر نہیں نہیں نیا          رہے نہو مظلوم کے مانو مرا کنیا</p>	<p>۸۸          اب علمِ نظم و نثر کو دیا کسے          عالم کو کہ کعبہ بقیع کو دیا کسے          ایک رخ کسا کہ کوئی کو دیا کسے          ان پر کو اگر کوئی شمس کو دیا کسے</p>	<p>۸۹          چلو چلو کہنے کی جلاو          قرآن میں جسے حق نے کسا عالمِ علم          دنیا کا شرف زیت دین عزت کا دیو          خانوں جہان نور ظرافت کی دیو</p>
<p>۹۰          دور و ز کے سلسلے شہِ مظلوم کھڑی ہیں          اس غم سے تلخے میں مر جید پڑی ہیں</p>	<p>۹۱          اب ہلکے جب نخل دعا میں بڑ آیا          انگشت شہادت کو اٹھا کر بخر آیا</p>	<p>۹۲          بھیجی ہے آنھیں چادرِ طہیہ خدا سے          امت کے گنہ و گناہ پیے جی ہوا ہے</p>

<p>۷۱۷ وہ کہنے لگے بہ شرم کہ اے خاصہ فقیہ وہ کہی بار دین یہ کہو نہیں معلوم جانب تو بین سائن شام و سپہم وہ سیدہ معصوم جو اور پجی معصوم</p>	<p>۷۱۸ وہ کون جو دین جی کو حق ہی سار جو خوش کنانیت وہ جو کون سا ہو انصاف انکس سے اشار اشارے کس گھوٹن تار کا تار</p>	<p>۷۱۹ کروٹا طرف دیکھتے ہیں نیکیاں کافی ہو نشات تو عیادت قدس یاد بے عجبائے کوئی حجت نہ جی سیں کرتے ہیں غم دیدہ و دلستہ سیں</p>
<p>۷۲۰ زہرا کا پدر فخر سولان سلف ہے خو کا نہ رتبہ بہ ہر میر کا شرف ہے</p>	<p>۷۲۱ اعلیٰ کسے فرمایا علی کہو کہا ہے اسد نے قرآن میں دلی کہو کہا ہے</p>	<p>۷۲۲ دلکھ کوٹسا اور کونسی ایذا نہیں دیتے نہان ہوں اور بانی کا قطر انہیں دیتے</p>
<p>۷۲۳ تو جس عبت باری نے فرمایا چکر بار من بعد جی کون جو کوئین کا موار کے کا ہو نقب شہر خراجیدر گزار اشارے نے پجی کے عرش گزار</p>	<p>۷۲۴ طاقت جو افضل اور طاقت کی پوچھ گیا خدا جسکو محبت ہو وہ کسی پوچھا دی جو کوئی بہ رفاقت ہو کسی جو جو رسالت ہو ورت ہو نہ کسی</p>	<p>۷۲۵ جابل نہیں ب بین مرانے نکلا خود کے عقوبت کہ جی کا ہون نواسا اس نہرے پانی نہیں دیر بین نواسا نارہ پجی کو ہون کہ ورت ہون سلسا</p>
<p>۷۲۶ ہر جنگ میں کفار یہ در کون رہا ہے محبوب الہی کی سپر کون رہا ہے</p>	<p>۷۲۷ انصاف کا اسوقت طلبکار ہوں تھے ہو کون مراد آ یہ لا ائسلکم سے</p>	<p>۷۲۸ شکر طے ہو بدن یا بہ شمشیر گلا ہو اس کے عوض حشر میں شیخو کا بھلا ہو</p>
<p>۷۲۹ آباد ہوئی کسی اعلیٰ سے رابا کس نے نہ دینا دین کی کو کھایا کے لیے املت کلمہ دیکھ کر آیا اقتت علیکم کا لا ہو سے آیا</p>	<p>۷۳۰ جو دلی کوئین در وہ لون ملی ہو قرآن میں کہے تھے وہ نقص علی ہو وہ کون جو عرش شاہ امام انکس ہے نہجے کہا برحق وہ ملی جو وہ ملی ہو</p>	<p>۷۳۱ شکر خن در نہ لگے فوجیہ پیر علوم کی فرادے کی لنگ میں تانیر بولایا سپر سکد یا حضرت شہید پیر نہا ہو اب کیوں کہ در و در کی پیر</p>
<p>۷۳۲ یکتای جہان کون ہی جرات میں نمایاں دو سے جو قرآن خدا کسی تنہا میں</p>	<p>۷۳۳ برعکس ہیں جو لوگ دہی بانی شہوین سب پر ہو یہ آئینہ کہ آپ آؤ گئے پسر ہیں</p>	<p>۷۳۴ میدانے ہٹاتے نہیں اس فتح گران کو ایسا ہو مارعب کہ لگتے ہی زبان کو</p>



<p>مرثیہ ایک چکر بیکار بیکار بیکار بیکار کے ہر گز نہ ہو سید لولاک کے ہر گز نہ ہو سید لولاک کے ہر گز نہ ہو سید لولاک کے ہر گز نہ ہو سید لولاک</p>	<p>مرثیہ نور دین علی کے اعجاز و شجاعت نور دین علی کے اعجاز و شجاعت نور دین علی کے اعجاز و شجاعت نور دین علی کے اعجاز و شجاعت نور دین علی کے اعجاز و شجاعت</p>	<p>مرثیہ حاکم ہون میں غلبہ و غلبہ حاکم ہون میں غلبہ و غلبہ حاکم ہون میں غلبہ و غلبہ حاکم ہون میں غلبہ و غلبہ حاکم ہون میں غلبہ و غلبہ</p>
<p>مرثیہ دورے نہیں گر شکوہ بیدار کر دے کیا ہو گا جو اشد سے فریاد کر دے کیا ہو گا جو اشد سے فریاد کر دے کیا ہو گا جو اشد سے فریاد کر دے کیا ہو گا جو اشد سے فریاد کر دے</p>	<p>مرثیہ فانوس سے خود منع بجلی نکل آئی بھل سے تڑپتی ہوئی سیلی نکل آئی بھل سے تڑپتی ہوئی سیلی نکل آئی بھل سے تڑپتی ہوئی سیلی نکل آئی بھل سے تڑپتی ہوئی سیلی نکل آئی</p>	<p>مرثیہ قبضہ ہو مرا خاک کے ہر گز نہ مان پر جاری ہو مرا حکم روان آب روان پر جاری ہو مرا حکم روان آب روان پر جاری ہو مرا حکم روان آب روان پر جاری ہو مرا حکم روان آب روان پر</p>
<p>مرثیہ جنگل کے گندم کے درختوں میں جنگل کے گندم کے درختوں میں جنگل کے گندم کے درختوں میں جنگل کے گندم کے درختوں میں جنگل کے گندم کے درختوں میں</p>	<p>مرثیہ عین شہنشاہ کی دولت و زبانت عین شہنشاہ کی دولت و زبانت عین شہنشاہ کی دولت و زبانت عین شہنشاہ کی دولت و زبانت عین شہنشاہ کی دولت و زبانت</p>	<p>مرثیہ ہستی کے چہرہ کو بھول دے پانی کا یہ طوفان بیکار بیکار پانی کا یہ طوفان بیکار بیکار پانی کا یہ طوفان بیکار بیکار پانی کا یہ طوفان بیکار بیکار</p>
<p>مرثیہ اب ایک جرات کا بھی وہ طور نہیں ہو شاید کوئی زینت کا بسراور نہیں ہو شاید کوئی زینت کا بسراور نہیں ہو شاید کوئی زینت کا بسراور نہیں ہو شاید کوئی زینت کا بسراور نہیں ہو</p>	<p>مرثیہ شہباز اجل باز و کو تو لے ہو ہے پراوج سواد کے ہما کو لے ہو ہے پراوج سواد کے ہما کو لے ہو ہے پراوج سواد کے ہما کو لے ہو ہے پراوج سواد کے ہما کو لے ہو ہے</p>	<p>مرثیہ ہستی ہو نہ بستی نہ کین ہون نہ کان ہون آنا را از زلت الارض عیان ہون آنا را از زلت الارض عیان ہون آنا را از زلت الارض عیان ہون آنا را از زلت الارض عیان ہون</p>
<p>مرثیہ بیدار ہو چو کا جو تک نہ ہو طاری ہو غصہ نہ ہو طاری ہو غصہ نہ ہو طاری ہو غصہ نہ ہو طاری ہو غصہ نہ ہو</p>	<p>مرثیہ تو کہ کیا بان سپر سعد خاں تو کہ کیا بان سپر سعد خاں تو کہ کیا بان سپر سعد خاں تو کہ کیا بان سپر سعد خاں تو کہ کیا بان سپر سعد خاں</p>	<p>مرثیہ مظفر ہون نہ ہو نہ ہو نہ ہو خائف ہون نہ ہو نہ ہو نہ ہو خائف ہون نہ ہو نہ ہو نہ ہو خائف ہون نہ ہو نہ ہو نہ ہو خائف ہون نہ ہو نہ ہو نہ ہو</p>
<p>مرثیہ شہ کی نظر غلط نہ تھی قبر خدا تھا شمیر بیدار جدا میان جدا تھا شمیر بیدار جدا میان جدا تھا شمیر بیدار جدا میان جدا تھا شمیر بیدار جدا میان جدا تھا</p>	<p>مرثیہ شاید مار رہے تھے معلوم نہیں ہے وہ کونسی شہر ہو کہ جو محکوم نہیں ہے وہ کونسی شہر ہو کہ جو محکوم نہیں ہے وہ کونسی شہر ہو کہ جو محکوم نہیں ہے وہ کونسی شہر ہو کہ جو محکوم نہیں ہے</p>	<p>مرثیہ کیا غم ہو اگر لاکھ سوار کی پے ہیں رو باہ کے لشکر سے کین شہر درو ہیں رو باہ کے لشکر سے کین شہر درو ہیں رو باہ کے لشکر سے کین شہر درو ہیں رو باہ کے لشکر سے کین شہر درو ہیں</p>

۴۴۴ کیا ہو تار عیب ہو کیا و سنگین میں نہیہ عید کا ہون اک شغیفہ آن کو رون و جلانہ انگہ عیب نشانی اجل ہون چھوڑے نہیں اک	۴۴۴ جام جم جہنم نہ خاک جو وارزن کادس کی دولت جو نہ خیمہ قادن نہ تلخ قباد آج جو نہ تخت فہرین دار بونہ برور نہ خسرو جو ز کاکلون	۴۴۴ چچان توین کون ہو جاوین مطلق انگلی تو کو مسلمانے کیا شق نقش کردن میں تو زور غریب علیقے زمین کی اک سلب کی مطلق
۴۴۴ با تو غنیم کردن بند نصیحان جہان کو یہ پیاس لگنت ہو مری خشک زبان کو	۴۴۴ دانا تھے یہ کسطح بھستے دام اجل میں گھر و حشون کوین گھر گھر کے محل میں	۴۴۴ فرما دو میرے دل صد جاگ سے نکلے ماحشر نہ دانہ کبھی اس خاک سے نکلے
۴۴۴ نہایت انوار باقی عالم و متعجب موجبات جو گداز شل فلک میں پور توان جو حکم جو دیکھل ہو گاکولی اور کیا ہوگی کر دلت قارون پورا غوی	۴۴۴ شعور جو نہ غنیمت غنم کا احوال شکوہ کسطح کیا مال نے پال وہ باغ کد نہ جب کیا صفا سال دیکھا بھی چمک کو دیکھل آفت زباں	۴۴۴ فرستے یہ جلوہ دیا پنج در زبان کو عبرت ہوئی کہ چکے سے جہان کو ہزار سے ارچا کیا آفت لہان کو فوج جو دیار کسم کے ترون لہان کو
۴۴۴ نزد و نہیں حنمت سخاک نہیں ہے دھوٹہ ہو جو خزانے میں تو خاک نہیں ہو	۴۴۴ لوٹا ہو وہ گلشن کہ نہ پھل پایہ کا ظالم اب تو بھی جہنم میں یو میں جا بیگ ظالم	۴۴۴ پڑھ سکتا ہو دنیا میں کوئی شروٹو منہ پر تیزی زہی خوف و شمشیر دنکے منہ پر
۴۴۴ قطر کا وہ اشرو نہ تاج کیان کو نہ قطر خریف کا کہیں ہے نہ مکان جو آئینہ چہرے سکندر بلکان ہے عینی کی صلیہ جو کفر فقور کران ہے	۴۴۴ کیا غم عجیب عجب علمدار زمین اگر جاہون تو دور کرد کوین بھی جبار مبتسر ہو اس راہ میں گزرتے اکبر جو دیکھتے سب پر کھنکھانہ زمین جبار	۴۴۴ اس شان سے شکستہ پام نام نہ عجب صفا ہو پیر پیر اجماع نے اتنا تو کیا کہ خبر دار اجماع نے کہ میں شکستہ تیغ و دردم آئے
۴۴۴ ٹھکرا کے جو چلتا ہو ہر اک راہ گذر میں سوا یا شکستوں سے ہیں دان کا سر میں	۴۴۴ جعفر بھی شریک الم دیاس ہیں میرے تو دور نہ جان انکو یہ سب پاس ہیں میرے	۴۴۴ بل بندھکے لاشونکے ناک پل ہوئی آخر نہایت شوک صفا اول ہوئی آخر

<p>۱۹۱ تہ تیغ تہ تیغ عالم نے علم کی کے بڑے ہی میدان بلآخر کھینچیں اندری نہیں سیف شمشاد کی اعداد کو نظر آنی لگی راہِ عدم</p>	<p>۱۹۲ ہاں نہ کوئی دلکش دوسرا ہاتھ اٹھائے گریبان جاکو کوئی اور سینہ چھپا کر کسی زانیہ کا نہی عقدا کٹا کھول دیا بندہ کا</p>	<p>۱۹۳ غیرت چھپا کر تہ تیغ عالم کی نہیں ابورسید نے علم چاروں کی نہیں ابورسید نے علم چاروں کی نہیں ابورسید نے علم چاروں کی</p>
<p>۱۹۴ گل رنگ ہوتے جو ہر اک جسم شقی تھا تھی دو پہر اور دامن صحر اشفقی تھا</p>	<p>۱۹۵ تین آنے سپر آنے زہر آنے پھوڑی دس انگلیوں میں ایک گرہ آنے پھوڑی</p>	<p>۱۹۶ ترخو نہیں سرتا بقدم پہ گئے شامیر برجی جو لگی پشت پہ اترم ہو گئے کھمیر</p>
<p>۱۹۷ نہیں نہ لگنے ہی چاہ سہائی سردار صفت فوج کو یا لائی ہر ایک بے بق کی مثال کھائی سب خون متقل کی زبان لائی</p>	<p>۱۹۸ رہا کہ جسے چاہتی تھی خوش نصیب غل نہ تھا پوچھیں کیا حافظ عالم فوجین بھی جانی سب ہم دہم منظر تھا اٹھانے پتا تھا خوش</p>	<p>۱۹۹ جھٹنا تھا کہ تو کون برا بھلا قدوں کا بدن بھی جلد کھینچ لیا جب لڑ لگا کھانڈہ بیاں دیا جا نہر کی صدا آئی کہ یہ صید کر لیا</p>
<p>۲۰۰ جل جگہ بدن نار ہو گئے سر ہو گئے تھے ڈرڈر کے سید کاروں گئے زرد ہو گئے تھے</p>	<p>۲۰۱ جب برق چمکتی تھی سر کھانے تھے جبریل یا شیر خدا کے جھجک جانے تھے جبریل</p>	<p>۲۰۲ گھیرا ہے عینون نے اکیلا اُسے پاکر گر تباہ مرالال مرد کیجئے آ کر</p>
<p>۲۰۳ کٹ کٹ کے صفیں چھانچاں کر جہ پچان پانچ صفیں داند نظر آئیں بے چارے کراہیں سر میدان نظر آئیں ساری پرین فوج اٹھان نظر آئیں</p>	<p>۲۰۴ ناگاہ حاکم کی صد آرزو کی اب صحر کا زور نہ کر دیا پتھر پہنچتے ہی بس قہقہہ کیا وہ تاج تقدیر تیار تھا تھا کہ چھائی پہ لگائی</p>	<p>۲۰۵ بہن بھائی کی ایک لکھنؤ کو تو دین پر نہیں ابورسید نے علم چاروں کی نہیں ابورسید نے علم چاروں کی نہیں ابورسید نے علم چاروں کی</p>
<p>۲۰۶ جلاتے تھے وہ پیش نہ تھا خوف سب کو فریاد کہ شب خون گر فوج بہ دن کو</p>	<p>۲۰۷ تھا و حصان غلاموں کا جو اس غاصہ حق کو بس رو کا خود اکٹھے ہوئے دنیا کو درق کو</p>	<p>۲۰۸ افراد جراحت سے بدن رشک چمک تھا سب فوج کے مرے تھے اور اک شاہ کا تن تھا</p>

<p>مرثیہ بہارِ جہانِ غمِ گستاخِ شکر یادِ شاہِ خجستہ خجستہ خجستہ جلالتِ حقِ لوار سے بیزاری</p>	<p>مرثیہ مین جادوئی طوقِ مہرِ عالم کشتیِ غمِ بحرِ مہرِ عالم کشتیِ غمِ بحرِ مہرِ عالم</p>	<p>مرثیہ مان دیواری بیکارِ کجاویں مین جادوئی طوقِ مہرِ عالم کشتیِ غمِ بحرِ مہرِ عالم</p>
<p>تہ کہلاتے ہو تلواریں مونی جاتی ہو کھائی اب سیدہ سپر ہو نیکو مین آئی ہو کھائی</p>	<p>وان چلتی ہے تلواریں کمان جاوگی بی بی بابا کو بس اب حشر کیدن پاؤگی بی بی</p>	<p>کنا مرا مانو نہ ارادہ کردن کا مین واسطہ دیتی ہوں تھیں لوحِ حشر کا</p>
<p>مرثیہ ہوئی ہے شہرِ بیکارِ شہرِ خدا رہے ہو فردنِ مہرِ خدا دین مین ہوئے ہیں بیکارِ خدا</p>	<p>مرثیہ کھڑے ہوئے ہیں تو قیامتِ بی بی کھڑے ہوئے ہیں تو قیامتِ بی بی کھڑے ہوئے ہیں تو قیامتِ بی بی</p>	<p>مرثیہ وہ کنا تھا ارانِ مہرِ خدا کھڑے ہوئے ہیں تو قیامتِ بی بی کھڑے ہوئے ہیں تو قیامتِ بی بی</p>
<p>لندہ اسد مین صد پاش پہ آنا سرتن سے آکر لے تھری لاش پہ آنا</p>	<p>آکھیں کہیں موی کی بھی آکھیں منہ چاند سا کھا نہ لیں گے گریں</p>	<p>لاکھوں مین کمان جاتے ہو اس آن کیلے وہ کنا تھا مین میرے چچا جان کیلے</p>
<p>مرثیہ کشتیِ غمِ بحرِ مہرِ عالم کشتیِ غمِ بحرِ مہرِ عالم کشتیِ غمِ بحرِ مہرِ عالم</p>	<p>مرثیہ کشتیِ غمِ بحرِ مہرِ عالم کشتیِ غمِ بحرِ مہرِ عالم کشتیِ غمِ بحرِ مہرِ عالم</p>	<p>مرثیہ کشتیِ غمِ بحرِ مہرِ عالم کشتیِ غمِ بحرِ مہرِ عالم کشتیِ غمِ بحرِ مہرِ عالم</p>
<p>یان جہر کے ہم سب کو چلے جائیگے بابا کیون روئی ہو کیا گھر مین اب لائیگے بابا</p>	<p>کڑے کا عجیب گستاخ گل سو بد بھر معلوم یہ ہو تا تھا کہ شبنم ہے چمن پر</p>	<p>بس صبر کرو قید ہوں کیا خیم مین گئے فردوس مین اب جادوئیگے ہر اہ چاکے</p>

<p>عالم چلائی تھی کہ دور و دیوہ جاگ اٹھا مردین کے لئے شہر سے سزا دلدا کس طرح اور اسے دیہ پیوستن تلوار چلا کر اس کی تاب کی تاب نہیں نہا</p>	<p>عالم کیونکہ گھر کے لالہ کی کیا کیا ان کو پونے سے لالہ کی کیا کیا نہ پھینکے اب جاوے کر سارا</p>	<p>عالم خونہ در خون جان تلخی کی خون کی کیا کیا کیا کیا کیا نہ پھینکے اب جاوے کر سارا</p>
<p>وہ کہتا تھا قربان شہنشاہ امم ہین کیا ہم علی امیر سے بھی کچھ مرین کم ہین</p>	<p>کٹا ہی کلا تیغ ستم سے کوئی دم ہین گھر میں تھیں پہلنے کی طاقت نہیں ہم ہین</p>	<p>فروغ دہر اصدافغان کل آئی خیمے سے ادھر خاک سیرمان کل آئی</p>
<p>عالم درد و زنجیر کے تر جی ہمارے خجلا ہین جا بویا ہین شہر نہ پھینکے اب جاوے کر سارا</p>	<p>عالم کتنے تھے غفلت کہ صبا کی بجا چاہا کہ قریب کی غفلت پر کیا باغ و تہ سے شہر پر کیا کیا</p>	<p>عالم خونہ در خون جان تلخی کی خون کی کیا کیا کیا کیا کیا نہ پھینکے اب جاوے کر سارا</p>
<p>کہتا تھا کہ سب خون سیدن لال ہوا اسے سیکر چا جان یہ کیا حال ہوا</p>	<p>رتی یہ وہ خیمے سے گریہ ہاتھ جو کٹ کر غش ہو گیا شہر کی گردن کیٹ کر</p>	<p>بہرہ آبا ہوتا بہ زرخندان مبارک نقصان سے ہوئے دو گویہ دندان ہارک</p>
<p>عالم میں کھنکھون یا شاہ در شہر کیونکہ آٹھ چھیلے تھے زانو کو نہ پھینکے اب جاوے کر سارا</p>	<p>عالم گو جان کی کیا کیا کیا کیا چلا کر قربان علی غنہ پر کیا کیا</p>	<p>عالم کلاں سے پہنچا تھا نذر اور کی ناوک بن جاہل کلاں سے پہنچا تھا</p>
<p>سب ہین اس وقت نہیں ہوش کسی کو پٹھی ہین یہ سینہ کہ غش آیا ہر جی کو</p>	<p>پٹھا جو تر پکڑوہ شہر کیٹ کر شہر ہو گئیں سب ہنسلیان گردن کیٹ کر</p>	<p>تلوار سے وقفہ نہ ملا چند نفس کا دم مرگ گیا تیرہ جو لگا ابن اش کا</p>

<p>۱۱۱ لکھا کرتے ہیں گلیاں نشتال بارہ تم اچا دیو پھلے پھلے اک سیدہ نکاحی در خیمے سے لکھے مفتوحہ خانہ بزم قلعہ نور خیمے سے لکھے</p>	<p>۱۱۲ چلو چلو کیا نہیں کہو کہو شہا دی شہر سے نیر نہ لکھو شہا پٹیاں ہاں بھجائی سو کو بن بلو چلو دیکھو گئی ہے ہوتوں کے بچے بن فضل</p>	<p>۱۱۳ بھلیا کرو کی تم خوب ہو لگا احمد بن نہ ہاں حاکم بن دیا وہ حاکم تھی طبری آج پانی سو کو بن بلو چھوڑو چھوڑو گل بن یہ کیا کہ لیا</p>
<p>۱۱۴ چلاتے لعین خوف سے یا تھا آنکھوں پر دھڑکے نور فاطمہ آئی ہن بچانے کو سپر کے</p>	<p>۱۱۵ اکٹھ سکتے نہیں جسم پہ تلوارین پڑی ہن گھبراؤ نہ امان مرے پہلوں گھڑی ہن</p>	<p>۱۱۶ چلتے ہو کچھ بھسے نفرا گئے بھائی بھینسا کو بھٹ تک بھی نہ پہونچا گئے بھائی</p>
<p>۱۱۷ سین چھوڑ کر نہ ضعیفہ بیکاری ای سبیل بی بی علی خاں غازی گھوڑا تو بڑا تیرا کہ سوار تری کو سوار بھلیا سین آئی ورنہ زاریاں کو بھاری</p>	<p>۱۱۸ دور سے یہ صدارت کے بار اندک کی بھائی چلائی گردیا تو تیرے کھٹان بھائی پہا پہن بھائی کلب اس نے بنائی بان لگتی تیرے سر و زین چلائی</p>	<p>۱۱۹ کس نے نہ شہسپاہ مان جا بار کس نے نہ لاشیں بھٹکے بار کس نے نہ دیکھو در آسے بار پانی جی نہ قاتل نے دیا بار</p>
<p>۱۲۰ مجاوٹاں حضرت کو جو پانی کی نین میں بے آپکے دیکھے ہوے جائیگی نین میں</p>	<p>۱۲۱ قاتل کو نہ گردن کو نہ شمشیر کو دیکھا پہونچی تو سنان پر سر شمشیر کو دیکھا</p>	<p>۱۲۲ انسان پیتم یوں کبھی انسان نہیں کرتا حیوان کو کبھی پیسا کوئی بچا نہیں کرتا</p>
<p>۱۲۳ الوقت نہ دین نے نہ ہی دارغزوار مہوت کو تھا خلق سب کے شکر فرمایا اٹھ اٹھ سب کے شکر نہیں بھٹکائی ہو جو طہر جا بھو</p>	<p>۱۲۴ مگر کھلے بھائی کا وہ کہیں بھائی وہ کھلے ہن آجی غلطی سے داری خبر نہ لگے گردن کی گین گت لکھی نہ لکھی ہو چھوچھا خبر گردن بھاری</p>	<p>۱۲۵ خانوں ایلین کترل نہ چھوچھا لکھے نہین جلتے ہیں غریبے نہ چھوچھا اسب سے دعا ملک کہ نہ خالق نہین حاکم بن بہت دیکھو لکھو لکھوچھوچھا</p>
<p>آخر تو سفر ہوتا ہے اس دارم سے دو باتیں تو کر لینے دے بھائی کہہیں</p>	<p>آفتین چنسی آل رسول عربی کی اب جائیں کمان پٹیاں درہرا غلی کی</p>	<p>ناحق و عداوت انھیں اس بھیران سے بے تیغ کئے جاتے ہن شمشیر زبان سے</p>



<p>۴۱ جنت سرور اور عالم پرست سبقت عود و دم میں ہم جنت پرست اے جلوہ گری نور کی جلیں ہم پرست خبر اوصاف غیبی ملک ہم پرست</p>	<p>۴۲ عجاز رسولان سلف نہیں ہو سکتا آج کہ بھی موم کرم صحت اور اقت کو دین تو چلیکے سب کلمہ درود پڑھیں یہ بجا خزانہ دی محبوب</p>	<p>۴۳ کیا شکوت و صولت نہ ہو تیرا بیانی چالاک تو سن سچاں باد بباری منج نہ دند اکا ہو سوئی نہانی میں کچھ تو ذرا نشان باری</p>
<p>غل تھا کہ حسین آج لڑائی پر چڑھنے یا صاحب مہراج لڑائی پر چڑھنے</p>	<p>صدقہ کیا اکبر سا پسر راہ خدا میں خوش ہو کے لٹا دیتا میں گھراہ خدایں</p>	<p>گھوڑیکو اگر اسے ہوئے یوں آئین نہیں جس طرح کوئی سیر کو آتا ہے جن میں</p>
<p>۴۴ کجا دیکھ دیکھ کر اظہار شد نہیں ہو کر رہا ہر جوان صورت دریاہ ہو کر فقط خاطر کسی رنج تو کراہ خاتم عجیب جلیں میں ہے شہر عراہ</p>	<p>۴۵ نور کو کجا تو پہنچا کر کہ پہنچا کر نور کو کجا تو پہنچا کر کہ پہنچا کر نور کو کجا تو پہنچا کر کہ پہنچا کر نور کو کجا تو پہنچا کر کہ پہنچا کر</p>	<p>۴۶ پیشانی روشن کی ضیا درون کجا میدان شہادت کی زمین کو کجا ہر دین خورشید نشان کی کجا</p>
<p>خلق میں ملک اسب صدام کو یوں اور فرق پہ جبریل میں سایہ کیے ہیں</p>	<p>خود شیر ہیں یہ اور خلف شیر خدا میں غرب انکی رکے کیا کہ یہ شمشیر خدا میں</p>	<p>نسبت ہی نہ خورشید کو نو بدر کی شو کو شر لے میں نقش سم تو سن مہ نو کو</p>
<p>۴۷ بخشا غفلت تھیں انبال محمد خال و خط و خار خط و خال محمد شوکت و علی کی تو راقبال محمد کیا ترس بر صل علی آل محمد</p>	<p>۴۸ ہر نور خدا غیظ منشاہ و عالم ہر نور عالم پہ بھی دہم و بہائم ہر نور عالم پہ بھی دہم و بہائم ہر نور عالم پہ بھی دہم و بہائم</p>	<p>۴۹ کیا ترس علی کی تو راقبال محمد لا سیب کہ کجا تو راقبال محمد روشن ہو جبین آئینہ مہر کی مثال ہر تجلہ خالق کا نشان آفتراقبال</p>
<p>حق کے کرم ناتنا ہی سے بنے ہیں یہ پانچ بشر نور آملی سے بنے ہیں</p>	<p>صا ہر کوئی آفاق میں اور زمین کجا یہ دل نہیں دیکھا یہ کلیجہ نہیں کجا</p>	<p>ہر جلوہ گری نور کی پیشانی شہین عکس گل سوسن ہی یہ آئینہ مہ میں</p>

<p>۱۰۰ ابو جگر گشتہ ہرگز کی عزت نشان یہین وہ کہانین کو مٹی چھین چکان اگر نہ ابرو سے شاہ جہان نانا ہو کر کعبہ دین قبلہ دکان</p>	<p>۱۰۱ بڑا نمونہ نور خدا اگر دن انور چو باغخا رسول عربی نے کج تر تھا گنگ گریبان نور نہ تھے کج وان شمع خفا چو نہ کھا خلق چو</p>	<p>۱۰۲ اور بیخ بنی حضرت داؤد کی بین شیر دن کو نہیں باب دیو کی بین اگر کبھی جوان سر جو در و در جاب بین</p>
<p>۱۰۳ جبریل کو یار نہ پہونچے کاجہان تھا وان احمد و محمودین فرق دو کمان تھا</p>	<p>۱۰۴ نہ تر سے ڈرا وہ نہ علی سے نہ خدا سے کاٹا اسی گردن کو ستم کرنے قفا سے</p>	<p>۱۰۵ یاد آئے ہیں عباس علی و کجا نے ہیں پیر گھوڑ پر کمر تمام کے جھک جاتے ہیں پیر</p>
<p>۱۰۶ بان من درم بین کو نظر کا نہیں باریا کرتی ہو کر کشتیم کی تیلی یا رشارا یہ اچھو فٹا کی آنکھوں کا ہوتا</p>	<p>۱۰۷ وہ دوست دوست شہنشاہ فلک جاہ ماخوذ تھا حصہ تین جسے زور دیا اللہ تھے دست نگہ کیے زبان نہ تھے شاہ مشاہد کے کھاتو کھاتین کی حال کھن</p>	<p>۱۰۸ دائیں دستوں کعبہ ایمانی بین طاق گھٹنے بین سر اسجھکے تکیہ بود طاق فاقو نے ہو کر طاقت اعقاب بین طاق مولا کی بڑا قیامت قدسی ہوا طاق</p>
<p>۱۰۹ قربان ہوا ان آنکھوں نے اگر عین شرف ہے ہر دم و حق بین کی نظر انکی طرف ہے</p>	<p>۱۱۰ خج سے گلا شمر بد افعال نے کاٹا پہو چو نہ ہر اک ماخوذ کو جمال نے کاٹا</p>	<p>۱۱۱ ہر دوا نہیں کھاتے جو سر تیغ جفا سے بڑھ مکر نہیں ہتے ہیں قدم راہ رفا سے</p>
<p>۱۱۲ سارہ روز گشت خورشید پر جو اجا گل تر بھی عرق شمس میں ہو یہاں پر مٹھنیں ہاتھ میں نہ ہو جو صاف بیدار کہہ بیجہ ہو جو</p>	<p>۱۱۳ وہ سنبھرتے تھا خن سر ارادت عین بخت میں بی بزرگی و کرامت کیچھو تو نور انشا بی بی شامت تیرا بوجھ لکھنے کیا خوف قیامت</p>	<p>۱۱۴ اس شمشیر بیدار جو پہونچے شمشیر اک شمشیر کھاتے سے دریا کے شمشیر لکھن میں کجا طبع علم لکھنے اکبار اعدائے اپنے پہونچے آدہ پکار</p>
<p>۱۱۵ پہلو میں شب قدر کو یار بدر لیے ہو اور ہر کونالے میں شب قدر لیے ہو</p>	<p>۱۱۶ مقتل میں جو وہ شمر کے زانوسر دیا تھا محبوب آئی کا گریبان پھٹا تھا</p>	<p>۱۱۷ اک ل ہوے سب قتل شہ جن شمر ہو نوجوئی گھٹا جھاگئی نہرا کے قمر ہو</p>

<p>۴۱          کمر بزم کوئی نہ لڑے سنگا درون نہ خنیا          چلو کوئی کمان کماند درون نہ خنیا          دینو جو کون سب درون نہ خنیا          کمر بزم کوئی نہ لڑے سنگا درون نہ خنیا</p>	<p>۴۲          سب خلق کو خیمہ کیا لڑائی نہ خنیا          شمشیر آری صاحب طاقت کا لہجہ نہ خنیا          اور دودھ کا زہر لہجہ جی نہ خنیا          بین سب خدایوں کو خنیا نہ خنیا</p>	<p>۴۳          دینو زمین داغ کا کسو کسو نہ خنیا          خشک لیب دودھ کا کسو کسو نہ خنیا          منصف نہیں تن داغ کا کسو کسو نہ خنیا          دینی ہوئی بچیں کسو کسو نہ خنیا</p>
<p>چل بر چھوٹے رہیں چمکے نظر آئے          نیزے صفت دشمن میں لچکے نظر آئے</p>	<p>بچیں تن زار میں طاقت ہوئی نہ کی          جو سی ہو زبان میں رسولِ عربی کی</p>	<p>دل جس قوی تھا وہ برادر بھی نہیں ہی          قاسم بھی نہیں ہو علی کبر بھی نہیں ہی</p>
<p>۴۴          غم نہ ہو کہ شوق نہ ہو کہ غم نہ ہو          غم نہ ہو کہ شوق نہ ہو کہ غم نہ ہو          غم نہ ہو کہ شوق نہ ہو کہ غم نہ ہو          غم نہ ہو کہ شوق نہ ہو کہ غم نہ ہو</p>	<p>۴۵          بگڑوں تو ابھی نقشِ شاکھ نہ خنیا          جو نہ خنیا غلط صفت بھی نہ خنیا          سب خنیا شمشیر کی آتش نہ خنیا          آج بایں جو کہ لڑا نہ خنیا نہ خنیا</p>	<p>۴۶          اس عالم فانی میں نہ خنیا نہ خنیا          ابغی خدایوں میں نہ خنیا نہ خنیا          جو جا شن صدق تھے وہ دنیا نہ خنیا          غم نہ ہو کہ شوق نہ ہو کہ غم نہ ہو</p>
<p>جب کھینچی ہو تیغ دوزبان کھینچتے ہیں          اکثر شہ مردان بھی اکیلے ہی لڑتے ہیں</p>	<p>منظور ہو مجھ کو کہ رضا مند خدا ہو          میری تو ظفر یہ ہو کہ سرتن سجدہ ہو</p>	<p>پھر جاتی ہو ایک ایک کی تصویر نظر میں          آنکھوں کا کمان ہو گئے مسیتیں بہرین</p>
<p>۴۷          اوارہ نہیں آج وہ اس کا بیاہ          جوت کیا مگر وہ اس کا بیاہ          کشتے تھے زاروں سب خاک فدا وہ</p>	<p>۴۸          غم نہ ہو کہ شوق نہ ہو کہ غم نہ ہو          غم نہ ہو کہ شوق نہ ہو کہ غم نہ ہو          غم نہ ہو کہ شوق نہ ہو کہ غم نہ ہو          غم نہ ہو کہ شوق نہ ہو کہ غم نہ ہو</p>	<p>۴۹          اس چاند بھی نہ خنیا نہ خنیا          اب چاند بھی نہ خنیا نہ خنیا          اب چاند بھی نہ خنیا نہ خنیا          اب چاند بھی نہ خنیا نہ خنیا</p>
<p>نصرت کے خدوار خبر لیکے پھرے تھے          اور شیر خدا عمر کا سر لیکے پھرے تھے</p>	<p>واقف ہو خدا تھے جو کچھ جبر کیا ہے          شہید لے مقدور پہ کیا صبر کیا ہے</p>	<p>ہم وہ ہیں کہ سب کے تن صد پاشی ہوئے          اتنا نہیں کوئی کہ مری لاش پہ روئے</p>

<p>۴۱ اے ستم آراستی تیرے تیرے موت و فدا کیلئے خدائے تقصیر تیری ہر مری کی پندیں باز تو سر قتل سے فرستے ہو</p>	<p>۴۲ سرحدیں تھاری اگر تو نہ تھی صوت کیسی کو جو جادوں میں گھر نہ مہر میں کو نہ جادوں میں اور نہ مہر میں کو نہ جادوں میں</p>	<p>۴۳ تا میں نہ تھی تیری جانی ایک ایک سو ہر ایک کیسے راہی وہ خدا سے تیرے خدا سے چاہد کوئی ایسی نہیں جس میں</p>
<p>لو اب بھی تم اس صابر و شاکر کو امان دو مظلوم کو سید کو مسافر کو امان دو</p>	<p>صحرائیں جگہ خاک پہ سو نیکو بہت اور کوہ کا دامن سر نہ نیکو بہت</p>	<p>منش آتے ہیں ہر حق کی عبارت میں جانی فاطمین بھی قرآن کی تلاوت میں جانی</p>
<p>۴۴ نہیں جو بھی کیسی تیرے پکارے نظارہ کو تو اس کے لئے پکارے ہیں تو زار و زور سے پکارے نہیں تو زار و زور سے پکارے</p>	<p>۴۵ عالم میں ایک ملک کا پکارے عالم میں ایک ملک کا پکارے عالم میں ایک ملک کا پکارے عالم میں ایک ملک کا پکارے</p>	<p>۴۶ عالم میں ایک ملک کا پکارے عالم میں ایک ملک کا پکارے عالم میں ایک ملک کا پکارے عالم میں ایک ملک کا پکارے</p>
<p>تیرے میں نہ کوئی میں نہ بطن میں نہ کوئی میں آج سے گھر چھوڑ کے صحرائیں میں نہ کوئی</p>	<p>میں یہ نہیں کہتا کہ تو اس میں نہ کوئی زور تو میں قبر رسول عربی کا</p>	<p>و ان ہو گا تیرے دست جو ان میں نہ کوئی اسباب جہان ساتھ کوئی لے نہیں جانی</p>
<p>۴۷ تیرے میں نہ کوئی میں نہ بطن میں نہ کوئی میں آج سے گھر چھوڑ کے صحرائیں میں نہ کوئی</p>	<p>۴۸ تیرے میں نہ کوئی میں نہ بطن میں نہ کوئی میں آج سے گھر چھوڑ کے صحرائیں میں نہ کوئی</p>	<p>۴۹ تیرے میں نہ کوئی میں نہ بطن میں نہ کوئی میں آج سے گھر چھوڑ کے صحرائیں میں نہ کوئی</p>
<p>طوف عرم خالق اگر کو بھی چھوڑا لو گھر کو بھی اور قبر چھوڑ کر کو بھی چھوڑا</p>	<p>کپڑے بھی تکلف کے نہیں میں نہ کوئی ہو ایک عبا چال کی اور خست کن نہ کوئی</p>	<p>کچھ کام اٹھیں لذت تو نیلے نہیں ہی کس نہ تو روا میں غدا نان میں نہ کوئی</p>

<p>۴۱۰ بہشت کی تہاں تیرا کون سا جہان بہشت کی تہاں تیرا کون سا جہان بہشت کی تہاں تیرا کون سا جہان بہشت کی تہاں تیرا کون سا جہان</p>	<p>۴۱۱ کیا ہو اگر چار طرقت نہایت ہیں کھلیا ہیں در قطر فلک اگر بھی چاہیں مفتوح در غلہ بین بین مری ہیں یہ وہ ہیں کہ تو بھڑکیں کہیں کون ہیں</p>	<p>۴۱۲ دیکھو جو عابد شاہ در دربار کے لگے کھینچیں لگا دی تھیں مفتوح در غلہ بین بین مری ہیں یہ وہ ہیں کہ تو بھڑکیں کہیں کون ہیں</p>
<p>گھرائی ہوئی خیمہ ویران میں بھری سر پہنی لائے پیر کے گرینگی</p>	<p>اکدم میں سر آب تن سو جدا کرتا ہر پیر عاجز نہیں حجت کو ادا کرتا ہر پیر</p>	<p>چلا تھا وہ پیاس مری آہ بجاؤ اب خانہ تن جلا ہے لٹر بجاؤ</p>
<p>۴۱۳ بولا یہ صہبائے بہر کس کو ارا زیب کی تباہی ہو نہیں سکتا ارا کے کھیلے جو بیت حاکم سے کھارا مخزنہ مارا ہو نہایت کھارا</p>	<p>۴۱۴ چلا کر صہبائے بہر کس کو ارا لہرائی ہوئی تباہی ہو نہیں سکتا ارا کے کھیلے جو بیت حاکم سے کھارا مخزنہ مارا ہو نہایت کھارا</p>	<p>۴۱۵ نائل ہو کر گرا جائے زبان نہایت عبرت سے کھیلے جو بیت حاکم سے کھارا مخزنہ مارا ہو نہایت کھارا</p>
<p>شرمندہ ہوں گوا احمد مختار کے آگے سر کاٹ کے لجا بیٹے سردار کے آگے</p>	<p>دریا سے تو یہ شام کا شکر نہ بیگا پیاسی گلا آب کا خیر سے لیکھا</p>	<p>ہر موج کا خم اسکے لیے ناگ ہوا تھا پانی کا بھی اس وقت مزاج اگ ہوا تھا</p>
<p>۴۱۶ ایک دن کے کمان گئے راتیں تیرے دیکھ کر دیکھ کر لاکھ جانوں پر جو درد خیرت نے کہا درد تو ادا مودود چاہوں تو آسائیں یہ بے پروا بود</p>	<p>۴۱۷ آسوت سزا سے لے خالق اکبر فرمانہ چکے تھے یہ بھی سبط ہیمبر ناگاہ ادھر تیرے کا غلیبہ بود</p>	<p>۴۱۸ تو کہہ کر چلا گئے عبادت گاہ دیکھ کر دیکھ کر لاکھ جانوں پر جو درد خیرت نے کہا درد تو ادا مودود چاہوں تو آسائیں یہ بے پروا بود</p>
<p>عاقبت کبھی فاسق کی اطاعت نہ کی تے سر پہن دینا یہ بیعت نہیں کرتے</p>	<p>پاس سے کس کس شخص سے جانا تھا پانی نہ ہوتی نہ تھی پیاس سے جانا تھا پانی</p>	<p>جھکتا تھا جیسے کو تو اٹھایا تھا پانی بڑھتا تھا وہ سفاک تو کھٹایا تھا پانی</p>



<p>۱۳۳۳ دینا نہیں رہنے کی اسوجب تعب کیا چادر سر نہ دینگے چھٹی اور غصہ کیا</p>	<p>۱۳۳۴ ہمسائے کریم آج دو عالم میں نہیں ہو دو تار ہو عیش عیب دغا ہم میں نہیں ہو</p>	<p>۱۳۳۵ قطرہ بھی نہ اک حلق جفا کا میں پہونچا پانی میں لعین غرق ہوا مار میں پہونچا</p>
<p>۱۳۳۶ بیب نظیر نہ لعین نہ شہ چاہئے لازم کہ تو چادر نہ زیب کیوچاہئے</p>	<p>۱۳۳۷ گلزارہ لعین تو نہ رہی مسرت پس سے حسین ابن علی سے محبت</p>	<p>۱۳۳۸ گھبراہٹ نہ نہ جوت نہ دہی فوج کو آواز ہواں رسول عربی سخن متناز</p>
<p>۱۳۳۹ ہو تجھے جو یہ امر تو احسان ہو تیرا ورنہ مرا ہاتھ اور گریبان ہو تیرا</p>	<p>۱۳۴۰ پانی کا نہ طالب ہوں نہ سالن ہوں ان کا غم ہے مجھے ناموس رسول و دجوان کا</p>	<p>۱۳۴۱ جب حلق سے شیر کے شمشیر ملیں گی منصب تعین ہاتھ آئیگا جاگیر ملیں گی</p>
<p>۱۳۴۲ اور در کھانچا گیا جنت سے ملاسر دین کی سی لاش پہ میری کھانچا</p>	<p>۱۳۴۳ تو بھی تو نہ تھی تلخ لازم میری لاش نہما ہوں نہ اگر نہ تھی تلخ لازم میری لاش</p>	<p>۱۳۴۴ میرا نہ کسی سے قدم نہ تھکے نہا ہوں نہ اگر نہ تھی تلخ لازم میری لاش</p>
<p>۱۳۴۵ غار شہ لولاک کی پوشا کے کچھ عربان مرا لاشہ نہ تھاک لاک نہ کچھ</p>	<p>۱۳۴۶ جب روتے ہیں وہ دلہن ہری گلزار کی آہا ہوں تو سے پاس سفارش کوہر کی</p>	<p>۱۳۴۷ تو نے جو بلا یا تو دینے سے ہم آئے تجھ سے نہیں ہوتا کہ ادھر دو قدم گئے</p>



<p>۵۵ حضرت کا شکر نہ بولادہ جفاکار انہی مصیبت شکن ہیں گلیں چھپنے کے بولادہ اشک کے غلوں کی گلیں چھپنے کے بولادہ بچھا کر مصلحت بین نے ظالم غدار</p>	<p>۵۶ سکھان حادات کجی بھر گئے قہر نے لگی گاؤں میں وقت کے لئے جبریل امین ناد علی پھر کچھ بکرا کھا جو اسی تیغ نے شہسپر کو جا ب</p>	<p>۵۷ کھانا کھانے کے لیے شہسپر عالم بہن میں پیرا دہن کے لیے کھانے کے لیے کچھ بکرا کھانے کے لیے کھانے کے لیے لڑنے میں زار دہن کے لیے کھانے کے لیے</p>
<p>تو دست تعدی کو نہ کوتاہ کریگا راہنڈوں کی حمایت مرا اللہ کریگا</p>	<p>عالم کو دو عالم کا شہنشاہ بجائے اس برق جہاں سوز سے اللہ بجائے</p>	<p>کھل جائیگا احوال دم جنگ تھارا اسمین بھی مرا نام ہوا رنگ تھارا</p>
<p>۵۸ بیکس کا شکر نہ بولادہ جفاکار انہی مصیبت شکن ہیں گلیں چھپنے کے بولادہ اشک کے غلوں کی گلیں چھپنے کے بولادہ بچھا کر مصلحت بین نے ظالم غدار</p>	<p>۵۹ سکھان حادات کجی بھر گئے قہر نے لگی گاؤں میں وقت کے لئے جبریل امین ناد علی پھر کچھ بکرا کھا جو اسی تیغ نے شہسپر کو جا ب</p>	<p>۶۰ کھانا کھانے کے لیے شہسپر عالم بہن میں پیرا دہن کے لیے کھانے کے لیے کچھ بکرا کھانے کے لیے کھانے کے لیے لڑنے میں زار دہن کے لیے کھانے کے لیے</p>
<p>مرد کو تو مرقی ہو پس اور نہ طلب کچھ جب جا کے لیے خاکیں پھر خاک سب کچھ</p>	<p>غل تھاکر قلعہ زم پیہ برق اجل آئے ساحل سے ادھر مردم آبی نکل آئے</p>	<p>کافر کو غرور اپنی شجاعت پہ طرا تھا اکثر صف لشکر میں اکیلا ہی لڑا تھا</p>
<p>۶۱ اعدا کی مرقی ہو پس اور نہ طلب کچھ جب جا کے لیے خاکیں پھر خاک سب کچھ</p>	<p>۶۲ سکھان حادات کجی بھر گئے قہر نے لگی گاؤں میں وقت کے لئے جبریل امین ناد علی پھر کچھ بکرا کھا جو اسی تیغ نے شہسپر کو جا ب</p>	<p>۶۳ کھانا کھانے کے لیے شہسپر عالم بہن میں پیرا دہن کے لیے کھانے کے لیے کچھ بکرا کھانے کے لیے کھانے کے لیے لڑنے میں زار دہن کے لیے کھانے کے لیے</p>
<p>حضرت نے تو جس برق جسم کو سنبھالا کہ دیوں نے عرش معظم کو سنبھالا</p>	<p>لہران و طیان کون نہ تھا کون و کانین انہا قیامت نظر آتے تھے جہا نین</p>	<p>ہو تو کو جیانا تھا یہ غصہ میں بھرا تھا پہنچے تم آہ کے سوار دھکا پر اٹھا</p>



<p>۱۴۴ اک صفت تھی دوسری صفت تھی نہ بننے کے لئے بننے کے لئے رہنے کے لئے رہنے کے لئے گھر کے لئے گھر کے لئے</p>	<p>۱۴۵ میں نے ایک کافر کو دیکھا جو ایک صفت تھی کہ نہ دیکھا پہلے کا تو کیا دیکھا سوار کو دیکھا</p>	<p>۱۴۶ فنا ہوئی تھی ساری دنیا فنا ہوئی تھی ساری دنیا فنا ہوئی تھی ساری دنیا فنا ہوئی تھی ساری دنیا</p>
<p>۱۴۷ اک برق گری آگ کے جھڑ گیا گھوڑا جب باگ ہلی چھوٹا پھر گیا گھوڑا</p>	<p>۱۴۸ زندہ تو کبھی مرد نہیں قابند کیا تھا اک تیغ نے دو لاکھ کا دم بند کیا تھا</p>	<p>۱۴۹ آست کو نہ برباد مرجان کرو تم اب روج چھڑا کیطرت دھیان کرو تم</p>
<p>۱۴۸ میں نے دیکھا کہ سوار لا نظر تھا جو چاہی نظر نہ تھا لا نظر تھا سب نام کا لشکر وہ لا نظر تھا</p>	<p>۱۴۹ ہم ٹھٹھ کے تھے تھوڑے تھوڑے پا پا کے تھے تھوڑے تھوڑے دو دو تھوڑے تھوڑے</p>	<p>۱۵۰ میں نے دیکھا کہ سوار لا نظر تھا جو چاہی نظر نہ تھا لا نظر تھا سب نام کا لشکر وہ لا نظر تھا</p>
<p>۱۵۱ گھوڑے تو لڑتے ہوئے سوار نہ گرتے تھے اسوار پیدا دہلی قطار دہلی گرتے تھے</p>	<p>۱۵۲ ہر سو قباے سر سر بے قن نظر آئے میدان میں نہ اسوار نہ توں نظر آئے</p>	<p>۱۵۳ یہ چاند سی گردن تہہ منہ بھی دکھا دو الہ کو اب صبر کے جوہر بھی دکھا دو</p>
<p>۱۵۴ نابت صفت جنگا ہلینے والی تھی بے قن کی تھی بے قن کی تھی بے قن کی تھی بے قن کی تھی</p>	<p>۱۵۵ جنگل میں سرور کی لعلین کے تاب چلنے کے لئے باغی کے گلے کے تاب نادان تھوڑے تھوڑے کے تاب</p>	<p>۱۵۶ میں نے دیکھا کہ سوار لا نظر تھا جو چاہی نظر نہ تھا لا نظر تھا سب نام کا لشکر وہ لا نظر تھا</p>
<p>۱۵۷ کھانا یہ کھینچتا کہ جو ٹوک کے اڑتا تھا کیا نہ تھا چوہاں دار کوئی روک کے اڑتا تھا</p>	<p>۱۵۸ جیتا یہ نہ چھوڑے کسی پیر و جوان کو تدیس اب روکے تیغ دزدان کو</p>	<p>۱۵۹ سرمند کرد و صادق الاقرار ہو تم تو آست کی شہادت طلبگار ہو تم تو</p>

<p>۸۲ آواز بدست ہی اس چار کردار کا بھڑکنا پہلے نہ بدیل کو نہ اسوار کردار کا کھار پہ چلتی ہوئی تلو کردار کا دکا اسے کیا برقع نہ سربار کو کردار کا</p>	<p>۸۳ ایک منصف نے نہ کہا جہان بھر کا گلن خانہ بنا کہی نہ جہان بھر کا بڑا خوشنما تھا نہ جہان بھر کا تھے ایک ہزار کردار کی سوز و غم پر</p>	<p>۸۴ تھکے تھکے غم و غم کی لگاؤ میں تھا تو بوسہ پیش کیا کہ اسے سبیدار چلائے نہ جی باسے مری گود کا کالا</p>
<p>۸۵ فریاد اب اٹھ گیا نہ ہاتھ اہل جفا پر موقوف رکھا ہے یہ انصاف خدا پر</p>	<p>۸۶ شہ کھاتے تھے تلوار میں مولی جاتی تھی ہر وار پہ خیمے سے نکلتی تھی زینب</p>	<p>۸۷ غش ہو گیا طاری جو شہ عرش نشین پر بس ٹیک دیا گھوڑے نے گھٹو تلوار پر</p>
<p>۸۸ تلوار کی لگنے لگنے پائیں اس کے خنجر سوز و غم کی ہوا دیکھ کر خون میں لگی ہو</p>	<p>۸۹ چلتی تھی تو گود میں کبھی نہ نہایت کدھر بھی نہ گیا کہ لالہ پر وارو</p>	<p>۹۰ گرہ نہ نہ دین ہو کہ لگا چھوٹے صحنہ فریاد کرنے لگی ہو کہ چاہتا اسوار</p>
<p>۹۱ سب خون میں محمد کی قبلا لال ہوئی تھی چھائی کا یہ عالم تھا کہ غریب ہوئی تھی</p>	<p>۹۲ ٹھہر رہی زخمی نہ کر دیکھ و تر سے ادھل چکے ہو لینے دوزیب کی نظر</p>	<p>۹۳ اب تیغ لینے دیکھ کو جلا دے بڑھے قاتل ترے اسوار کی چھائی پہ چڑھ چکا</p>
<p>۹۴ خاتون قیامت کی صدا دینے لگی گرتا ہوا لالہ روایتی ہو رہا تھا</p>	<p>۹۵ صف باندھ لو کہ آکر کھینچ کا پتہ ایک بیکر ہو چکے ہو کباب دریا</p>	<p>۹۶ نیز کی سواری ابے خاتمہ کالال افت ہو چکے دیکھ کیلکنا نہ ماحال</p>
<p>۹۷ چلتی تھی زینب کہ سطر کر رہے تھے اب کیا کون ہو کر مری گود کا کالا</p>	<p>۹۸ صد مہ نہیں دنیا میں جدائی کے برابر شیر کی بھی لاش ہو چھائی کے برابر</p>	<p>۹۹ سنبھاد کو آگاہ مرے حال سے کر دے جا بانو بے بکس کو رہڑا پے کی خبر دے</p>

<p>۴۸۰</p> <p>بہارِ حیات کو نہ توین نہ نینام نہ بکب خانی سے دیکھا تو کیسی طبعِ نازیب بانِ قلبہ عالمِ پیرین لٹ لٹا لٹا</p>	<p>۴۸۱</p> <p>گل لائون نگار ظہرانی نینام نہ بکب جو بخت میں تیرا دم ہو کر گئے گسار جو بخت میں تیرا قدم ہو کر گئے گسار</p>	<p>۴۸۲</p> <p>جوان کو نہ توین نہ نینام نہ بکب بانِ قلبہ عالمِ پیرین لٹ لٹا لٹا جوان کو نہ توین نہ نینام نہ بکب بانِ قلبہ عالمِ پیرین لٹ لٹا لٹا</p>
<p>۴۸۳</p> <p>نہ زخمی نہ ہوا سی نہ کوئی تن پہ جگہ تھی بانِ خنجر خونوار کی گردن پہ جگہ تھی</p>	<p>۴۸۴</p> <p>سینہ جو دبا نیز و نکی سربان نکل آئیں سر کھولے ہوئے قاف سے پریان نکل آئیں</p>	<p>۴۸۵</p> <p>شہِ فرح ہو زمین دگر کے آگے بھائی کا کلاکت گیا ہمشیر کے آگے</p>
<p>۴۸۶</p> <p>بہارِ حیات کو نہ توین نہ نینام نہ بکب بہارِ حیات کو نہ توین نہ نینام نہ بکب بہارِ حیات کو نہ توین نہ نینام نہ بکب بہارِ حیات کو نہ توین نہ نینام نہ بکب</p>	<p>۴۸۷</p> <p>گردن پہ خنجر کو نہ توین نہ نینام نہ بکب خفرت اشارہ کیا اک خط طعنے کا جوجی سے جلاد نے پوچھا سبیل کا فرمانے لگے روئے نہ نہیں تھا</p>	<p>۴۸۸</p> <p>یہ وقت دعا کا ہو زمین نہ نینام نہ بکب یہ وقت دعا کا ہو زمین نہ نینام نہ بکب یہ وقت دعا کا ہو زمین نہ نینام نہ بکب یہ وقت دعا کا ہو زمین نہ نینام نہ بکب</p>
<p>۴۸۹</p> <p>قاتل کو تو کچھ پھر نفراے تھے حیدر فرزند سے ہر بار پٹ جاتے تھے حیدر</p>	<p>۴۹۰</p> <p>بربانہ کین جتر ہو خنجر کے چلے پر امان نے گلا رکھ دیا ہر سر گلے پر</p>	<p>۴۹۱</p> <p>ہر خطہ فزون دولت و اقبال ختم ہو غم ہو تو فقط فاطمہ کے لال کا غم ہو</p>
<p>۴۹۲</p> <p>سلام بہارِ حیات کو نہ توین نہ نینام نہ بکب بہارِ حیات کو نہ توین نہ نینام نہ بکب بہارِ حیات کو نہ توین نہ نینام نہ بکب بہارِ حیات کو نہ توین نہ نینام نہ بکب</p>	<p>۴۹۳</p> <p>زمین بہ زمین مٹی مری خراب نہ گردِ بخت میں طلبِ بایا تو تراب نہ بہارِ حیات کو نہ توین نہ نینام نہ بکب بہارِ حیات کو نہ توین نہ نینام نہ بکب</p>	<p>۴۹۴</p> <p>بہارِ حیات کو نہ توین نہ نینام نہ بکب بہارِ حیات کو نہ توین نہ نینام نہ بکب بہارِ حیات کو نہ توین نہ نینام نہ بکب بہارِ حیات کو نہ توین نہ نینام نہ بکب</p>





<p>۴۱ موت ہوئی تو میر نے غلامی اور غلامی کے لئے میر نے غلامی مات آئی لانا کی صد کردہ قات</p>	<p>۴۲ اٹھا جو خفیہ کا دروازہ میر نے دل کے لئے میر نے دل میر نے دل کے لئے میر نے دل</p>	<p>۴۳ میر نے دل کے لئے میر نے دل میر نے دل کے لئے میر نے دل میر نے دل کے لئے میر نے دل</p>
<p>۴۴ طبقہ فلک کے صورت گوارہ ہلکے دب کر بہاڑ خاک کے دامن سے ہلکے</p>	<p>۴۵ اٹھ بن مثل شیر خدائے استین کو ای کر دگار عرش بچالے زمین کو</p>	<p>۴۶ میر نے دل کے لئے میر نے دل میر نے دل کے لئے میر نے دل میر نے دل کے لئے میر نے دل</p>
<p>۴۷ لندہ طاقت فوق جو بنائے سلطان غریب شوق تھے میر نے دل</p>	<p>۴۸ میر نے دل کے لئے میر نے دل میر نے دل کے لئے میر نے دل میر نے دل کے لئے میر نے دل</p>	<p>۴۹ میر نے دل کے لئے میر نے دل میر نے دل کے لئے میر نے دل میر نے دل کے لئے میر نے دل</p>
<p>۵۰ شہ کا غضب نمونہ قہر آ کہ تھا تلوار کیا علم تھی کہ عالم تبا تھا</p>	<p>۵۱ ماند موج بھلیوں میں خطر تھا زہر ہر ایک ننگ پانی میں آب تھا</p>	<p>۵۲ فولاد ہو کر ننگ یہ منہ موڑتی نہیں بسو دیکھ کسی کو کبھی چھوڑتی نہیں</p>
<p>۵۳ میر نے دل کے لئے میر نے دل میر نے دل کے لئے میر نے دل میر نے دل کے لئے میر نے دل</p>	<p>۵۴ میر نے دل کے لئے میر نے دل میر نے دل کے لئے میر نے دل میر نے دل کے لئے میر نے دل</p>	<p>۵۵ میر نے دل کے لئے میر نے دل میر نے دل کے لئے میر نے دل میر نے دل کے لئے میر نے دل</p>
<p>۵۶ اٹھ بن مثل شیر خدائے استین کو ای کر دگار عرش بچالے زمین کو</p>	<p>۵۷ میر نے دل کے لئے میر نے دل میر نے دل کے لئے میر نے دل میر نے دل کے لئے میر نے دل</p>	<p>۵۸ میر نے دل کے لئے میر نے دل میر نے دل کے لئے میر نے دل میر نے دل کے لئے میر نے دل</p>

<p>۱۰ میرا جو رشتہ ہے میرا نہیں گیتی کی زلف و آفتاب ہے میرا نہیں فانوس میں کہ میری آفتاب ہے میرا نہیں کے قدرت خدا تعالیٰ جو خدا قدرت ہے میرا نہیں</p>	<p>۱۱ میرا جو رشتہ ہے میرا نہیں آفتاب کی طرح ہے میرا نہیں آفتاب کی طرح ہے میرا نہیں آفتاب کی طرح ہے میرا نہیں</p>	<p>۱۲ میرا جو رشتہ ہے میرا نہیں آفتاب کی طرح ہے میرا نہیں آفتاب کی طرح ہے میرا نہیں آفتاب کی طرح ہے میرا نہیں</p>
<p>سوئی ہوئی زبانہ کسی کا گلانا تھا سولہ پہر ہوئے تھے کہ بانی ملا تھا</p>	<p>چھوٹا کلا تھا گلاب کا اس سر زمین پر گرتے تھے ٹوٹ ٹوٹ کے آخر زمین پر</p>	<p>لااریب نور چشم نبی و علی یہ ہے نقص جلی ہوا کہ خدا کا ولی یہ ہے</p>
<p>۱۳ میرا جو رشتہ ہے میرا نہیں آفتاب کی طرح ہے میرا نہیں آفتاب کی طرح ہے میرا نہیں آفتاب کی طرح ہے میرا نہیں</p>	<p>۱۴ میرا جو رشتہ ہے میرا نہیں آفتاب کی طرح ہے میرا نہیں آفتاب کی طرح ہے میرا نہیں آفتاب کی طرح ہے میرا نہیں</p>	<p>۱۵ میرا جو رشتہ ہے میرا نہیں آفتاب کی طرح ہے میرا نہیں آفتاب کی طرح ہے میرا نہیں آفتاب کی طرح ہے میرا نہیں</p>
<p>تھم جاتے تھے حسینؑ جو لہو اور تول کہ حسینؑ بلائیں لیتی تھیں غرور کو کھول کہ</p>	<p>بلکوں کے تیرے کیون کے پار تھے کھینچی تھی بیاں کمان اوجھرا ادا کا گھر</p>	<p>با تو میں بندہ ہیں فصحا کائنات کے صد تھے ہیں بات بات پہ کوئی رونا تھا</p>
<p>۱۶ میرا جو رشتہ ہے میرا نہیں آفتاب کی طرح ہے میرا نہیں آفتاب کی طرح ہے میرا نہیں آفتاب کی طرح ہے میرا نہیں</p>	<p>۱۷ میرا جو رشتہ ہے میرا نہیں آفتاب کی طرح ہے میرا نہیں آفتاب کی طرح ہے میرا نہیں آفتاب کی طرح ہے میرا نہیں</p>	<p>۱۸ میرا جو رشتہ ہے میرا نہیں آفتاب کی طرح ہے میرا نہیں آفتاب کی طرح ہے میرا نہیں آفتاب کی طرح ہے میرا نہیں</p>
<p>کیسے نہ تھیں خلف بو تراب پر کھی جدول سیدہ رقیہ آفتاب پر</p>	<p>سمجھ نہ دور آنکھ ملا ہلکی دیر ہے تجلی ہو چشم میں کہ ترائی میں شیر ہے</p>	<p>ایسے گر نہیں کہیں بحر عمیق میں گویا چمک رہا ہیں ستارے عمیق میں</p>

<p>۱۷۱ وہ لوگ کہ وہ مگر وہ نہ تھے بہن کج حالان شب قدر نہ تھے کیا نہ تھے کہ تو سر ہار سہا ہر چہ وہ نام ایک جگہ جیجی گام</p>	<p>۱۷۲ میں نے اپنے ہاتھ پر اپنے سینہ عالم نے اپنے سینہ پر اپنے سینہ کیونکہ جگہ کے کوئی نہ تھے میں نے جو وہ نہ تھے وہ نہ تھے</p>	<p>۱۷۳ میں نے اپنے ہاتھ پر اپنے سینہ عالم نے اپنے سینہ پر اپنے سینہ کیونکہ جگہ کے کوئی نہ تھے میں نے جو وہ نہ تھے وہ نہ تھے</p>
<p>۱۷۴ وہ رکن جسے کھڑے کر کے وہ اب میں نے کھڑے کر کے وہ وہ رکن جسے کھڑے کر کے وہ اب میں نے کھڑے کر کے وہ</p>	<p>۱۷۵ وہ رکن جسے کھڑے کر کے وہ اب میں نے کھڑے کر کے وہ وہ رکن جسے کھڑے کر کے وہ اب میں نے کھڑے کر کے وہ</p>	<p>۱۷۶ وہ رکن جسے کھڑے کر کے وہ اب میں نے کھڑے کر کے وہ وہ رکن جسے کھڑے کر کے وہ اب میں نے کھڑے کر کے وہ</p>
<p>۱۷۷ میں نے اپنے ہاتھ پر اپنے سینہ عالم نے اپنے سینہ پر اپنے سینہ کیونکہ جگہ کے کوئی نہ تھے میں نے جو وہ نہ تھے وہ نہ تھے</p>	<p>۱۷۸ میں نے اپنے ہاتھ پر اپنے سینہ عالم نے اپنے سینہ پر اپنے سینہ کیونکہ جگہ کے کوئی نہ تھے میں نے جو وہ نہ تھے وہ نہ تھے</p>	<p>۱۷۹ میں نے اپنے ہاتھ پر اپنے سینہ عالم نے اپنے سینہ پر اپنے سینہ کیونکہ جگہ کے کوئی نہ تھے میں نے جو وہ نہ تھے وہ نہ تھے</p>
<p>۱۸۰ میں نے اپنے ہاتھ پر اپنے سینہ عالم نے اپنے سینہ پر اپنے سینہ کیونکہ جگہ کے کوئی نہ تھے میں نے جو وہ نہ تھے وہ نہ تھے</p>	<p>۱۸۱ میں نے اپنے ہاتھ پر اپنے سینہ عالم نے اپنے سینہ پر اپنے سینہ کیونکہ جگہ کے کوئی نہ تھے میں نے جو وہ نہ تھے وہ نہ تھے</p>	<p>۱۸۲ میں نے اپنے ہاتھ پر اپنے سینہ عالم نے اپنے سینہ پر اپنے سینہ کیونکہ جگہ کے کوئی نہ تھے میں نے جو وہ نہ تھے وہ نہ تھے</p>
<p>۱۸۳ میں نے اپنے ہاتھ پر اپنے سینہ عالم نے اپنے سینہ پر اپنے سینہ کیونکہ جگہ کے کوئی نہ تھے میں نے جو وہ نہ تھے وہ نہ تھے</p>	<p>۱۸۴ میں نے اپنے ہاتھ پر اپنے سینہ عالم نے اپنے سینہ پر اپنے سینہ کیونکہ جگہ کے کوئی نہ تھے میں نے جو وہ نہ تھے وہ نہ تھے</p>	<p>۱۸۵ میں نے اپنے ہاتھ پر اپنے سینہ عالم نے اپنے سینہ پر اپنے سینہ کیونکہ جگہ کے کوئی نہ تھے میں نے جو وہ نہ تھے وہ نہ تھے</p>
<p>۱۸۶ میں نے اپنے ہاتھ پر اپنے سینہ عالم نے اپنے سینہ پر اپنے سینہ کیونکہ جگہ کے کوئی نہ تھے میں نے جو وہ نہ تھے وہ نہ تھے</p>	<p>۱۸۷ میں نے اپنے ہاتھ پر اپنے سینہ عالم نے اپنے سینہ پر اپنے سینہ کیونکہ جگہ کے کوئی نہ تھے میں نے جو وہ نہ تھے وہ نہ تھے</p>	<p>۱۸۸ میں نے اپنے ہاتھ پر اپنے سینہ عالم نے اپنے سینہ پر اپنے سینہ کیونکہ جگہ کے کوئی نہ تھے میں نے جو وہ نہ تھے وہ نہ تھے</p>

<p>۱۲۷          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں</p>	<p>۱۲۸          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں</p>	<p>۱۲۹          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں</p>
<p>جیران لباس نور سب حلقہ پوش ہیں          ادیش میں جس نہ موسیٰ میں روشن ہیں</p>	<p>سکڑن کمان ہیں لشکر کج عقل و فہم کے          گوشنیں چھپے پھرتے ہیں کیوں سہم سہم کے</p>	<p>لشکر طیس ہیں شاہ پہ یوں شام و روم کے          آؤ کر حضر سے گھٹا جھوم جھوم کے</p>
<p>۱۳۰          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں</p>	<p>۱۳۱          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں</p>	<p>۱۳۲          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں</p>
<p>اسکو عروج کیوں نہ ملے قتل گاہ میں          پشت پناہ خلق ہے جسکی پناہ میں</p>	<p>دست خدا کے لاں جسی ہیں لیر ہیں          اس ماتحت سے جہاں کہ نہ بوت زیر ہیں</p>	<p>چلاؤ طرف سے نرغہ فوج کثیر ہے          ابرکرم بہ بادشہ باران تیر ہے</p>
<p>۱۳۳          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں</p>	<p>۱۳۴          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں</p>	<p>۱۳۵          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں          میرا نہیں میرا نہیں میرا نہیں</p>
<p>جو دشمن نہ تھا تن شہر گردوں و قلعہ میں          تاج پہلے تھے شب نار کا قہار میں</p>	<p>لشکر جو دیو کا ہو تو دم میں ہلاک ہو          اسکی ہوا کے تویدن جلے خاک ہو</p>	<p>آفت جناب قاطر کے گھر پہ آئی ہے          طاہر سے مرکبوں کی زمین پھر آئی ہے</p>

<p>مستم اصفہین صیانت از لکھنوی پانی کجی تیرین دودن کھنکی بن کجی تیرین نانین کھنکی بن کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین</p>	<p>مستم کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین</p>	<p>مستم کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین</p>
<p>سکین لون با حقون پیر اٹھلے مین تھون کیسا حقون گزراں سر اٹھلے مین</p>	<p>گویا کہ توں مین تھا گذر آفتاب کا عالم تھا ہر خدنگ پیر شہاب کا</p>	<p>پڑی پر خاک اس کے تن پاش پاش امان روا نہیں علی اکبر کی لاش پر</p>
<p>مستم کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین</p>	<p>مستم کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین</p>	<p>مستم کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین</p>
<p>گری بھوم فوج سے دوجہ ہو گئی خاک اس قدر اڑی کہ ہوا بند ہو گئی</p>	<p>لگتی تھی کچھ بدن کو ہوا آہ سرد سے کیسے آئے ہوئے تھے بیا بامی گرد سے</p>	<p>فاقونے حال غیر ہے محتاج آب ہون مین آپ ہی مسافر یاد رکاب ہون</p>
<p>مستم کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین</p>	<p>مستم کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین</p>	<p>مستم کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین کجی تیرین</p>
<p>اندر میں جہاں تھیں ساکین حال کم تھیں جہاں تھیں ساکین حال کم</p>	<p>عالم سیاہ ہو میری چشم پر آب مین سونا گیا ہو چاند مرا آفتاب مین</p>	<p>ان مر جہاں تھیں ساکین حال کم تھیں جہاں تھیں ساکین حال کم</p>



<p>۴۶ ظہیر کو دیکھا دیا جو موشن مین اس غصیف رشتہ زطلو امین اکثرین جلوس نہشت دل راستہ کو دیکھا دیا جو موشن</p>	<p>۴۷ تو تیرے جیسے تیرے تیرے کب بویہ بویہ بویہ بویہ بویہ بویہ بویہ بویہ بویہ بویہ بویہ بویہ</p>	<p>۴۸ جہون تو قابل کے نہیں موشن کیا میرا عجب اور ای شمس کا کیا کیا اک غصیف رشتہ زطلو امین</p>
<p>۴۹ دیکھیں کہ یہ نرغہ فوج کشیر کو لاؤں کمان سے کج خواب امیر کو</p>	<p>۵۰ عیشی بکارتے ہیں کہ حق کا ظہور ہے موشی کا ہویہ قول کہ خالق کا نور ہے</p>	<p>۵۱ لب پر چوہہ بزرگ مرا ذکر لائے مین یہ سب شرت حضور کے صدکین پاک مین</p>
<p>۵۲ نہج کب میرا عجب شرت شرت نہج کب میرا عجب شرت شرت نہج کب میرا عجب شرت شرت نہج کب میرا عجب شرت شرت</p>	<p>۵۳ حاضر کی طرح اچھا دل ہے نا مانا میں جو اس حسن این بر سر مان غصیف رشتہ زطلو امین</p>	<p>۵۴ بک بک بک بک بک بک بک بان ایک تیرا عجب شرت شرت بک بک بک بک بک بک بک</p>
<p>۵۵ دین ہو بلند کفر کی بنا و پست ہر طرح تیری فتح و تیری شکست</p>	<p>۵۶ تجھ تیرا ہونکی کس کو ہوس نہیں نقدیر سے کسی کامی جان نہیں</p>	<p>۵۷ سب گھر لے گھر وہ اسیر ملا ہوں مین بکین رہوں پہن بے رونا ہوں</p>
<p>۵۸ بک بک بک بک بک بک بک دین بک بک بک بک بک بک بک بک بک بک بک بک بک</p>	<p>۵۹ کولان میں اس غصیف رشتہ زطلو امین بک بک بک بک بک بک بک</p>	<p>۶۰ کولان میں اس غصیف رشتہ زطلو امین بک بک بک بک بک بک بک</p>
<p>۶۱ جائیکے یہ گمان جو مین تجھے چھوڑے ہن بک بک بک بک بک بک</p>	<p>۶۲ بیٹے یہ چائیں بویہ اشفاق باپ کے جان آگنی غلام مین آنے سے آپ کے</p>	<p>۶۳ دونوں زبانیں تیغ کی بھی شعلہ بھون بیتیں رتہ کی تیغ دوم سر بھی تر بھون</p>



<p>۴۴ مگر کھانڈ کر خاک کشتا بونین میں سے شمع شہر لافا بونین میں نے لکھی اعلیٰ میں توبہ الدنیا بونین قرآن گواہ پر کردیاں خدا بونین</p>	<p>۴۵ میں نے نہ خاندان کی بھینچ کر خون لاؤں کر خون کر خون بونین میں نے نہ خاندان کی بھینچ کر خون لاؤں کر خون کر خون بونین</p>	<p>۴۶ میں نے نہ خاندان کی بھینچ کر خون لاؤں کر خون کر خون بونین میں نے نہ خاندان کی بھینچ کر خون لاؤں کر خون کر خون بونین</p>
<p>۴۷ کس آیت کریم میں ذکر علی نہیں قرآن میں کیا مخفی ہے کہ ہم پر جلی نہیں میں نے نہ خاندان کی بھینچ کر خون لاؤں کر خون کر خون بونین</p>	<p>۴۸ لاکھوں سے بھڑکے نہ کبھی وہ دلیوں میں بیٹھ شجاعت دہشت کا شیر ہوں میں نے نہ خاندان کی بھینچ کر خون لاؤں کر خون کر خون بونین</p>	<p>۴۹ چس شقی کے سینے سے گذرا وہ فوت ہے اسکی سان تیز مر اگشت موت ہے میں نے نہ خاندان کی بھینچ کر خون لاؤں کر خون کر خون بونین</p>
<p>۵۰ میں نے نہ خاندان کی بھینچ کر خون لاؤں کر خون کر خون بونین میں نے نہ خاندان کی بھینچ کر خون لاؤں کر خون کر خون بونین</p>	<p>۵۱ میں نے نہ خاندان کی بھینچ کر خون لاؤں کر خون کر خون بونین میں نے نہ خاندان کی بھینچ کر خون لاؤں کر خون کر خون بونین</p>	<p>۵۲ میں نے نہ خاندان کی بھینچ کر خون لاؤں کر خون کر خون بونین میں نے نہ خاندان کی بھینچ کر خون لاؤں کر خون کر خون بونین</p>
<p>۵۳ میں نے نہ خاندان کی بھینچ کر خون لاؤں کر خون کر خون بونین میں نے نہ خاندان کی بھینچ کر خون لاؤں کر خون کر خون بونین</p>	<p>۵۴ میں نے نہ خاندان کی بھینچ کر خون لاؤں کر خون کر خون بونین میں نے نہ خاندان کی بھینچ کر خون لاؤں کر خون کر خون بونین</p>	<p>۵۵ میں نے نہ خاندان کی بھینچ کر خون لاؤں کر خون کر خون بونین میں نے نہ خاندان کی بھینچ کر خون لاؤں کر خون کر خون بونین</p>

<p>میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے          کہ میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے          کہ میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے</p>	<p>میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے          کہ میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے          کہ میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے</p>	<p>میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے          کہ میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے          کہ میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے</p>
<p>لو واسطہ رسول خدا کا پیساہ دو          اب بھی کسی طرح مجھے چاہی کی راہ دو</p>	<p>جل تھل تھل کہ نہ دیر اک گھڑی لگی          کیا ابر تھل تھل کہ سردن کی تھل لگی</p>	<p>مشق شادوری بھی قیامت طرعی ہوئی          اتری وہ تیغ خون کی ندی طرعی ہوئی</p>
<p>میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے          کہ میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے          کہ میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے</p>	<p>میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے          کہ میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے          کہ میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے</p>	<p>میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے          کہ میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے          کہ میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے</p>
<p>دشت سے عافیت نے تمہارا چھاپا          کالی کھلنے دھوا لکی جنگل کو چھاپا</p>	<p>یون سر برس گئے یہ روانی تھی بار طہین          پڑا ہر ڈونڈ گڑا کبھی جیسے اسار طہین</p>	<p>کیا جانیے ملا تھا مزا کیا زبان کو          کھا جاتی تھی ہما کی طرح استخوان کو</p>
<p>میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے          کہ میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے          کہ میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے</p>	<p>میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے          کہ میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے          کہ میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے</p>	<p>میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے          کہ میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے          کہ میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے</p>
<p>سب فوج یون طرعی تھی دعا کو امام          آہمی سیاہ آئی بر جس دم دم حکام</p>	<p>رٹنے میں اوج تیغ کا وہ چند ہو گیا          لکھی کمان تیرو کا منہ بند ہو گیا</p>	<p>چار آئنے کے پار تھی اس لبت تاب          جی طرح برق کر کے کلجا آگے</p>

<p>علم کھٹک ڈڈا لفظ اگر ترسے بوجھ کے باغ و شانوں بازو زخم بوجھ کے باغ و شانوں بازو زخم</p>	<p>علم دیر انداز قریب کی روانی رکھانی جہل کے گھٹے وہ شہر نشانی دو لکھانی کھٹک کے وہ شہر نشانی دو لکھانی</p>	<p>علم خصل خط سیاہ نہ کھینچا لکھانی چشمین علی پانی سے لکھانی علیہ ہر شہر جاحظ لکھانی جانم جاحظ لکھانی</p>
<p>تیر کش کہیں طے تھے نشان زری کہیں پیکان کہیں تھے شست کہیں تھی سری کہیں</p>	<p>لب صورت شکات قلم بند کر دیے نفرون کے ذوالفقار نے دم بند کر دیے</p>	<p>بھونکے نرید دم اس ہمارے کھٹے ہیں اڈو کھٹے منہ سے شر اسے کھٹے ہیں</p>
<p>علم نقل و حرکت کے لکھانی کھٹک کے لکھانی کھٹک کے لکھانی</p>	<p>علم چلنی و حرکت کے لکھانی کھٹک کے لکھانی کھٹک کے لکھانی</p>	<p>علم کھٹک کے لکھانی کھٹک کے لکھانی کھٹک کے لکھانی</p>
<p>جڑی محال پر جھک کے در آتی تھی خدین سرکٹ کے ان پڑتا تھا سرکٹ کی کو دین</p>	<p>دکھلا کے اوج جاتی تھی یون پر سوار پر جنگل میں باز کرتا ہے جیسے شکار پر</p>	<p>فے قدم کے فیض سے سار جھک گئے جب تیلیاں اٹھیں تو سار جھک گئے</p>
<p>علم دشت و صحرا تھی کھٹک کھٹک کھٹک کھٹک کھٹک کھٹک کھٹک کھٹک کھٹک کھٹک</p>	<p>علم دشت و صحرا تھی کھٹک کھٹک کھٹک کھٹک کھٹک کھٹک کھٹک کھٹک کھٹک کھٹک</p>	<p>علم دشت و صحرا تھی کھٹک کھٹک کھٹک کھٹک کھٹک کھٹک کھٹک کھٹک کھٹک کھٹک</p>
<p>پھرتے تھے جس میں پیادہ کو ڈل کر کھالیتی تھی سر کو وہن کھول کھول کر</p>	<p>جہنم چلی وہ زرد سپاہ عدو رہی اسدن کے معرکہ میں مہی سرخو رہی</p>	<p>سیما ب تھا زمین پہ فلک کھٹک تھا دریا بہ موج تھا تو ہوا پر عتاب تھا</p>



<p>۱۰۵          دوزخ نظر فرما کر آج          آجیوں آجیوں کو شمشاد          آجیوں آجیوں کو شمشاد          آجیوں آجیوں کو شمشاد          آجیوں آجیوں کو شمشاد</p>	<p>۱۰۶          دیوان زور بازو سلطان          دین مٹا کے اسکو سان          دین مٹا کے اسکو سان          دین مٹا کے اسکو سان</p>	<p>۱۰۷          عالی اسی درخشش          عالی اسی درخشش          عالی اسی درخشش          عالی اسی درخشش</p>
<p>اک معرکہ تنہا جین دشت قتال کے          دو مار کھڑے تھے زبانیں نکال کے</p>	<p>اپنے ہنر پہ باز تھا اس نیزہ باز کو          دھلا دیا جہان کے تیشہ قرار کو</p>	<p>پیچھے ہٹے نہ پاؤں مڑا یہ جنگ کا          تو بھی تو توڑ دیکھ لے میرے خدنگ کا</p>
<p>۱۰۸          غلام کھڑے دھڑکتا          غلام کھڑے دھڑکتا          غلام کھڑے دھڑکتا          غلام کھڑے دھڑکتا</p>	<p>۱۰۹          غلام کھڑے دھڑکتا          غلام کھڑے دھڑکتا          غلام کھڑے دھڑکتا          غلام کھڑے دھڑکتا</p>	<p>۱۱۰          غلام کھڑے دھڑکتا          غلام کھڑے دھڑکتا          غلام کھڑے دھڑکتا          غلام کھڑے دھڑکتا</p>
<p>ظالم پہ آسمان سے بلانا گمان گری          دو تین نیزہ اڑ کے زمین پر سان گری</p>	<p>کیا کوئی اُسکے آگے بھلا سر اٹھا سکے          رستم بھی جس کمان کی نہ سیر اٹھا سکے</p>	<p>ترکش بھی اتر دیا سادہن کھولنے لگا          کھلا عقاب تیر تو پر تو لے لگا</p>
<p>۱۱۱          غلام کھڑے دھڑکتا          غلام کھڑے دھڑکتا          غلام کھڑے دھڑکتا          غلام کھڑے دھڑکتا</p>	<p>۱۱۲          غلام کھڑے دھڑکتا          غلام کھڑے دھڑکتا          غلام کھڑے دھڑکتا          غلام کھڑے دھڑکتا</p>	<p>۱۱۳          غلام کھڑے دھڑکتا          غلام کھڑے دھڑکتا          غلام کھڑے دھڑکتا          غلام کھڑے دھڑکتا</p>
<p>موزی تھا وہ لعین پہ پتی فتنہ کو بھی          سرین شان تھی پشت کے مہر دین جو بھی</p>	<p>حلقہ ادھر کمان کا خم مو کے ہو گیا          یان تیغ شہ سے تیر قلم ہو کے ہو گیا</p>	<p>چہر توشت شاہ زن سے نکلیا          دان نیر دل کو توڑ کے سن ہو گیا</p>



۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳
مولا محمد علی کی روح چمکانہ ذوالفقار خیاب امیر کی	روح علی یہ کہتی تھی یا سنان آن کے صدقہ ہر ایک تیر کے قربان کمان کے	روح علی یہ کہتی تھی یا سنان آن کے صدقہ ہر ایک تیر کے قربان کمان کے
۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶
۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹
۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲
۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵
۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸
۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱
۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴
۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷
۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰
۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳
۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶
۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹
۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲
۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵
۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸
۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱
۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴
۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷
۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰
۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳
۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶
۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹
۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲
۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵
۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸
۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱
۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴
۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷
۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰
۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳
۲۲۴	۲۲۵	۲۲۶
۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹
۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲
۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵
۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸
۲۳۹	۲۴۰	۲۴۱
۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴
۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷
۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰
۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳
۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶
۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹
۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲
۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵
۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸
۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱
۲۷۲	۲۷۳	۲۷۴
۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷
۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰
۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳
۲۸۴	۲۸۵	۲۸۶
۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹
۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲
۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵
۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸
۲۹۹	۳۰۰	۳۰۱
۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴
۳۰۵	۳۰۶	۳۰۷
۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰
۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳
۳۱۴	۳۱۵	۳۱۶
۳۱۷	۳۱۸	۳۱۹
۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲
۳۲۳	۳۲۴	۳۲۵
۳۲۶	۳۲۷	۳۲۸
۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱
۳۳۲	۳۳۳	۳۳۴
۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷
۳۳۸	۳۳۹	۳۴۰
۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳
۳۴۴	۳۴۵	۳۴۶
۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹
۳۵۰	۳۵۱	۳۵۲
۳۵۳	۳۵۴	۳۵۵
۳۵۶	۳۵۷	۳۵۸
۳۵۹	۳۶۰	۳۶۱
۳۶۲	۳۶۳	۳۶۴
۳۶۵	۳۶۶	۳۶۷
۳۶۸	۳۶۹	۳۷۰
۳۷۱	۳۷۲	۳۷۳
۳۷۴	۳۷۵	۳۷۶
۳۷۷	۳۷۸	۳۷۹
۳۸۰	۳۸۱	۳۸۲
۳۸۳	۳۸۴	۳۸۵
۳۸۶	۳۸۷	۳۸۸
۳۸۹	۳۹۰	۳۹۱
۳۹۲	۳۹۳	۳۹۴
۳۹۵	۳۹۶	۳۹۷
۳۹۸	۳۹۹	۴۰۰
۴۰۱	۴۰۲	۴۰۳
۴۰۴	۴۰۵	۴۰۶
۴۰۷	۴۰۸	۴۰۹
۴۱۰	۴۱۱	۴۱۲
۴۱۳	۴۱۴	۴۱۵
۴۱۶	۴۱۷	۴۱۸
۴۱۹	۴۲۰	۴۲۱
۴۲۲	۴۲۳	۴۲۴
۴۲۵	۴۲۶	۴۲۷
۴۲۸	۴۲۹	۴۳۰
۴۳۱	۴۳۲	۴۳۳
۴۳۴	۴۳۵	۴۳۶
۴۳۷		



<p>علاء خفا کہ آستان کس کو کیوں نہ ہو کھڑو کیوں نہ ہو جس کا سر نہ ہو بن میں بن خبر کی چون اس کا نور نہ ہو</p>	<p>علاء درد کو کہ جس کو کیا ہے سب نور کی بھی زانے یہ مظلوم نور کی بھی زانے یہ مظلوم نور کی بھی زانے یہ مظلوم</p>	<p>علاء بان ایک تن صلیف نہ لکھنا نور کی بھی زانے یہ مظلوم نور کی بھی زانے یہ مظلوم نور کی بھی زانے یہ مظلوم</p>
<p>است کے ظلم سے پونا ناسے جھوٹ کر کہا نہ کو چھل لیگا مرا باغ و ط کر</p>	<p>دشمن ہو اہی سارا زمانا غلام کا است میں اب نہیں ہو ٹھکانا غلام کا</p>	<p>یون تو دل دھڑکے بھی جانکاہ زخم تھے نور کی بھی زانے یہ مظلوم</p>
<p>علاء کیسی ہو جہان کی بادشاہ نور کی بھی زانے یہ مظلوم نور کی بھی زانے یہ مظلوم نور کی بھی زانے یہ مظلوم</p>	<p>علاء نور کی بھی زانے یہ مظلوم نور کی بھی زانے یہ مظلوم نور کی بھی زانے یہ مظلوم نور کی بھی زانے یہ مظلوم</p>	<p>علاء نور کی بھی زانے یہ مظلوم نور کی بھی زانے یہ مظلوم نور کی بھی زانے یہ مظلوم نور کی بھی زانے یہ مظلوم</p>
<p>میں چکی فکر میں کبھی سویا نہ چین سے پاؤں تھیں عزیز ہو میر حسین سے</p>	<p>پھیلا کے پاؤں خاک پہ سونا نصیب ہو راحت ملے جو قبر کا کونا نصیب ہو</p>	<p>جھکتے ہیں زین پہنچو لمبو وال ڈال کے گھوڑے عیش میں کون آئے سنبھال کے</p>
<p>علاء نور کی بھی زانے یہ مظلوم نور کی بھی زانے یہ مظلوم نور کی بھی زانے یہ مظلوم نور کی بھی زانے یہ مظلوم</p>	<p>علاء نور کی بھی زانے یہ مظلوم نور کی بھی زانے یہ مظلوم نور کی بھی زانے یہ مظلوم نور کی بھی زانے یہ مظلوم</p>	<p>علاء نور کی بھی زانے یہ مظلوم نور کی بھی زانے یہ مظلوم نور کی بھی زانے یہ مظلوم نور کی بھی زانے یہ مظلوم</p>
<p>پہچن میں خاموش اس نور علی کے میر اکمل بھی ساتھ کیسے کا حسین کے</p>	<p>یاں گھر بنی کی آل کا بے نور ہو گیا زخمی و دان تن شہ دین چور ہو گیا</p>	<p>صدہ جو تھا ہنس کے نکلنے کا شاہ کو گردن پھر ا کے دیکھتے تھے خیمہ گاہ کو</p>

<p>حکایت سیرت و سیرت کی پکارا دہ رادوار جلدی آزار کو تیرے کبیر ذیہ واقفا کشتا ہوا ان گلو سے شمشادہ ادا</p>	<p>حکایت بیکھنیا نخل کا سیرا نخل غالی کو زین اور ماسقا لال گردن پر سطح سے کھری ہوئی لال جھلجھلکی ہوئی زون سو گوارا لال</p>	<p>حکایت نخل کا شمشادہ کی پکارا دہ رادوار جلدی آزار کو تیرے کبیر ذیہ واقفا کشتا ہوا ان گلو سے شمشادہ ادا</p>
<p>زہرا قریب لاش پسر خاک لڑائی ہو خیمے میں جاؤ لوٹنے کو فوج آتی ہو</p>	<p>روتا ہو یون دہ غم میں شہر نامدار کے جیسے پسر کو روٹی ہو مان دار حسین اسکے</p>	<p>آنکھیں بند جلوہ حق تھا نگاہ میں گرے ہی تھوہ گئے یاد ا کہ میں</p>
<p>حکایت راوی رقم کرتا تو احوال نگاہ دن کا تین چار گھنٹے وقت غناہ خجندہ و خمر تو شکر کے کھلے پیار مزدی تھی کہ سارا جہان ہو گیا تار</p>	<p>حکایت زینا نظر میں ہے کبھی سیر عابد پکارا تو غائب ہو گیا تار چلائی ریت خاکہ ای ذرا نخل</p>	<p>حکایت اعدا میں غل کر کے بار بار گھر سے کو حسین کے جلیے ہوئی چلائی یون کلینہ کھینچ کر پیر</p>
<p>زادہ صرا جو سیتہ پہ ایذا سوا ہوئی غل تھا کہ لوقیاست کبرا پیا ہوئی</p>	<p>بتلا سوار و دش پسر کو کیا کیا ہو کر غریب برادر کو کیا کیا</p>	<p>ہو کر کوئی نہیں شہر والا کی لاش پر امان بس اب جلوہ سبایا کی لاش پر</p>
<p>حکایت نخل کا شمشادہ کی پکارا دہ رادوار جلدی آزار کو تیرے کبیر ذیہ واقفا کشتا ہوا ان گلو سے شمشادہ ادا</p>	<p>حکایت زینا نظر میں ہے کبھی سیر عابد پکارا تو غائب ہو گیا تار چلائی ریت خاکہ ای ذرا نخل</p>	<p>حکایت نخل کا شمشادہ کی پکارا دہ رادوار جلدی آزار کو تیرے کبیر ذیہ واقفا کشتا ہوا ان گلو سے شمشادہ ادا</p>
<p>صدی ہوے رگوں نہ جو تھر کی دھار کے چپ ہو گئے نبی و علی کو پکار کے</p>	<p>سایہ کی کچھ کہ لاش ہو جیتی زمین پر نختہ یہ کسے خون کے ہیں پوری زمین پر</p>	<p>غل تھا ملک و فقر دنیا الٹ دیا قصہ نے خیر گاہ کا پردا الٹ دیا</p>

<p>عالم خوشتر چنگم کی چاندنی نظر کچھادہ ساخونہ دیکھ کر کوئی تیر ہرے تو آفتاب اور کائنات</p>	<p>عالم اگر تو پائیں درجائی تو پتھر اگر تو پائیں درجائی تو پتھر اگر تو پائیں درجائی تو پتھر</p>	<p>عالم اگر تو پائیں درجائی تو پتھر اگر تو پائیں درجائی تو پتھر اگر تو پائیں درجائی تو پتھر</p>
<p>چادر نہ اضطراب میں تھی جسم پاک پر کھا اک سرتو وہ دن آدر ایک خاک پر</p>	<p>ای طائر دہ دھوپ بھالی کی لاش سایہ کر و پردن کائن پاش پاش پر</p>	<p>زلفین لہو بھری ہوئیں رخ پر لکٹی ہیں ہر ہر لگون سخن کی بوندیں لکٹی ہیں</p>
<p>عالم جہاں تھی آگ کی آگ جہاں تھی آگ کی آگ جہاں تھی آگ کی آگ</p>	<p>عالم اگر تو پائیں درجائی تو پتھر اگر تو پائیں درجائی تو پتھر اگر تو پائیں درجائی تو پتھر</p>	<p>عالم اگر تو پائیں درجائی تو پتھر اگر تو پائیں درجائی تو پتھر اگر تو پائیں درجائی تو پتھر</p>
<p>سہان کیا تھا بادشہ مشرقین کو اک کر بلا تجھی سے میں نوئی حسین کو</p>	<p>تن سے جدا سر پسر فاطمہ ہوا اک کیا کر لگی یہاں خامتہ ہوا</p>	<p>حاصل حضور ہی نہ گردون اسامی ہر وہ غلام خاص جو آقا کے پاس ہو</p>
<p>سلام خود بود کو مائل حباب مجھے ہیں وہ جلتے ہیں جو دنیا کو غراب مجھے ہیں نبی کا غرور و شرف لا ترا ب مجھے ہیں علی کی قدر رسالت آب مجھے ہیں</p>	<p>عالم اگر تو پائیں درجائی تو پتھر اگر تو پائیں درجائی تو پتھر اگر تو پائیں درجائی تو پتھر</p>	<p>عالم اگر تو پائیں درجائی تو پتھر اگر تو پائیں درجائی تو پتھر اگر تو پائیں درجائی تو پتھر</p>



<p>۴۴</p> <p>نورِ کرمِ انوارِ کائنات نورِ کرمِ انوارِ کائنات نورِ کرمِ انوارِ کائنات نورِ کرمِ انوارِ کائنات</p>	<p>۴۵</p> <p>نورِ کرمِ انوارِ کائنات نورِ کرمِ انوارِ کائنات نورِ کرمِ انوارِ کائنات نورِ کرمِ انوارِ کائنات</p>	<p>۴۶</p> <p>نورِ کرمِ انوارِ کائنات نورِ کرمِ انوارِ کائنات نورِ کرمِ انوارِ کائنات نورِ کرمِ انوارِ کائنات</p>
<p>پانی نہ ملا تھا جو کسی تنہم دہن کو نس یاس سے تھے حسین ہن کو</p>	<p>یہ تنہم ہے جو غنچہ گل گریبان چٹے ہیں نخلِ جن فاطمہ تنہم سے کٹے ہیں</p>	<p>پہنچا نہیں دورِ دہری پانی جو رہا نہیں ہیں پیاس سے کانٹے گل رہا نہیں</p>
<p>۴۷</p> <p>نورِ کرمِ انوارِ کائنات نورِ کرمِ انوارِ کائنات نورِ کرمِ انوارِ کائنات نورِ کرمِ انوارِ کائنات</p>	<p>۴۸</p> <p>نورِ کرمِ انوارِ کائنات نورِ کرمِ انوارِ کائنات نورِ کرمِ انوارِ کائنات نورِ کرمِ انوارِ کائنات</p>	<p>۴۹</p> <p>نورِ کرمِ انوارِ کائنات نورِ کرمِ انوارِ کائنات نورِ کرمِ انوارِ کائنات نورِ کرمِ انوارِ کائنات</p>
<p>لوٹا گیا گلشنِ حرمِ آراے جہانکا کٹی فصلِ بہاری کہ ہوا دخلِ فراخا</p>	<p>نہرِ مینِ روانِ خلق میں چوٹی بھر ہیں جھڈ رکھا چمنِ مشک ہوا کھیت ہرے ہیں</p>	<p>گرمی کی بھڑک گئی کہ کھچکے جاتے تھے پتھر رہوار کی گردن پہ کھچکے جاتے تھے پتھر</p>
<p>۵۰</p> <p>نورِ کرمِ انوارِ کائنات نورِ کرمِ انوارِ کائنات نورِ کرمِ انوارِ کائنات نورِ کرمِ انوارِ کائنات</p>	<p>۵۱</p> <p>نورِ کرمِ انوارِ کائنات نورِ کرمِ انوارِ کائنات نورِ کرمِ انوارِ کائنات نورِ کرمِ انوارِ کائنات</p>	<p>۵۲</p> <p>نورِ کرمِ انوارِ کائنات نورِ کرمِ انوارِ کائنات نورِ کرمِ انوارِ کائنات نورِ کرمِ انوارِ کائنات</p>
<p>قطرےِ اخضرِ شبنم کے میسر ہو گئے دورِ زندگِ خشک لگے تر ہو گئے</p>	<p>کتنی ہی یہ بلبل ہے دیکھ لیگی کہاں ہے وہ سرورِ روانِ خاک کے پر دیناں ہے</p>	<p>کرتے ہیں نظریاں سے ششاپے پسر پر اک زخم تو بازو پر ہے اک زخم جگر پر</p>

[illegible]



<p>۱۱۵ دردِ غلبہ کی آواز نہ گونجے دردِ اٹھانے کی آواز نہ گونجے دردِ دل کی آواز نہ گونجے دردِ دل کی آواز نہ گونجے</p>	<p>۱۱۶ خاکِ گور کی آواز نہ گونجے خاکِ گور کی آواز نہ گونجے خاکِ گور کی آواز نہ گونجے خاکِ گور کی آواز نہ گونجے</p>	<p>۱۱۷ آج اتنا خجانت کا اندر نہ گونجے آج اتنا خجانت کا اندر نہ گونجے آج اتنا خجانت کا اندر نہ گونجے آج اتنا خجانت کا اندر نہ گونجے</p>
<p>۱۱۸ مٹی تھی کسی کو نہ جگہ امن دامن کی غل تھا کہ وہ دانی ہو سیماں جہان کی</p>	<p>۱۱۹ مقتل ہے یہی وہ شہ ذبحا کھڑی ہیں مکڑے یہیں زہر کے سلیجے کے پڑی ہیں</p>	<p>۱۲۰ سب عقد و نکو کھولا ہو امام ازلی نے دی ہو ترے آنے کی خبر مجھ کو علی نے</p>
<p>۱۲۱ خونِ شہ کی گھونٹ کو کھانے والی خونِ شہ کی گھونٹ کو کھانے والی</p>	<p>۱۲۲ خونِ شہ کی گھونٹ کو کھانے والی خونِ شہ کی گھونٹ کو کھانے والی</p>	<p>۱۲۳ خونِ شہ کی گھونٹ کو کھانے والی خونِ شہ کی گھونٹ کو کھانے والی</p>
<p>۱۲۴ اسو تھن کسی یہ کیا قصد ملک کا جنات کی ہو فوج کہ لشکر پر ملک کا</p>	<p>۱۲۵ عاشق اسے سمجھے جو امام اُمم اپنا مولائے رکھا پشت پہ دستِ کرم اپنا</p>	<p>۱۲۶ اب کیسے بے پر خلف شاہ عرب ہو تو رہنے آیا ہمیں اسکا بھی عجب ہو</p>
<p>۱۲۷ خونِ شہ کی گھونٹ کو کھانے والی خونِ شہ کی گھونٹ کو کھانے والی</p>	<p>۱۲۸ خونِ شہ کی گھونٹ کو کھانے والی خونِ شہ کی گھونٹ کو کھانے والی</p>	<p>۱۲۹ خونِ شہ کی گھونٹ کو کھانے والی خونِ شہ کی گھونٹ کو کھانے والی</p>
<p>۱۳۰ کچھ فوج زمین پر ہے تو کچھ فوج ہوا پر لشکر ہے کہ دریا کی ہو اک فوج ہوا پر</p>	<p>۱۳۱ جو دست ہمارا ہے اسے جانتے ہیں ہم تو عفرین ہی تجھے پہچانتے ہیں ہم</p>	<p>۱۳۲ انداز زانیکی یہ گروش کس نے ہیں جو میر شناسا تھے وہی بھول گئے ہیں</p>

<p>۱۱۷ خوش خلق لگا زعفر زیندار خاک سب سے ترشہ تپ آگیا گنگار ملاوون چن گنگی برباب باجہ کار</p>	<p>۱۱۸ کشتہ خزان چو کھڑا تو خوش گنگی خزانہ زیندہ حضرت کو نہ پایا تلاشے مولائے منہ اپا دکھانا نہانی نیا آنا کو مہ کو کجا بجا</p>	<p>۱۱۹ رغبت یہ فرنگی سید ارباب نشد ویر عادل خلط جبر کرار نہم کو کھوین اور چین مکھننگار لکھنا جنت جبریل عین جابر زیندار</p>
<p>زندہ شدہ زیجاہ کے پیار و نکو ندیکھا مہتاب کو دیکھا پہ سار و نکو ندیکھا</p>	<p>سب کشتہ جبر نے سدا جنگی مدد کی ان لوگوں نے کچھ اپنے نہ محسن کی مدد کی</p>	<p>جوش ہو کر جادو لگا گوشتہ دبان ہون اٹھ کاٹا سا ہون امام و دجھان ہون</p>
<p>۱۲۰ خفا بنیاد کی جنت قلعہ عالم خفا بنیاد کا ہر پوچھا ختم شعبہ سوسٹھانین حجت بنیاد پروہائی جاعت بنیاد پو گیا نام</p>	<p>۱۲۱ اباذن دعا دیجے پیا شریک جیو سار رشتہ سے خدا موندیو جو کیا پو پو وادی کی جی پو بنیو رکھتے ہیں احمد کے تو اپنی دود</p>	<p>۱۲۲ جو در جاعت اگر کین اچھوینا لازم ہے کچھ کین کرے کر گوارا دوسن پوچھی جو خلق بنی جہان جوارا</p>
<p>ہر ترہ و تار یک تہان سبکی نظر میں روتا ہوا ایک ایک کو چھوڑ آیا ہون</p>	<p>بڑھ کر ابھی پنجے میں دبا لبتا ہر سکو اک جن کو جو دون حکم تو کھا لیتا ہر کو</p>	<p>ہر چند نہیں نیک عمل امت بد کا شرم آتی ہر پڑھتے ہیں یکلمہ ہر بد کا</p>
<p>۱۲۳ تلاشے بچے بن خفہ کھڑا تارا تھا ابرار و خطہ نیک پوچھ پایا تانی صد قبر سے ہر کو مر جابا فریاد کہ چیرنے پانی جی نہ پایا</p>	<p>۱۲۴ نہم کو کھوین قاتل قاتل نہم کو کھوین قاتل قاتل نہم کو کھوین قاتل قاتل نہم کو کھوین قاتل قاتل</p>	<p>۱۲۵ نہم کو کھوین قاتل قاتل نہم کو کھوین قاتل قاتل نہم کو کھوین قاتل قاتل نہم کو کھوین قاتل قاتل</p>
<p>پیر ازین محبوب خدا امت جبر سے غل تھا کر علی آج نکلتے ہیں لود سے</p>	<p>ہر آجکے دن عید فدا ہوئی انکو یہ وہ ہیں کہ پیاری نہیں بن آپ انکو</p>	<p>کافر میں ہے ک مروت نہیں اکھین خادم بھی رطا کر تو قباحت نہیں اکھین</p>

<p>نویا نہ دینے لکھ کر نہ دلائی اسلک بھی ہی صلحت از دباری بھجوا تھا انھیں حق جو بھی آئی پہنچی وڑیا ہوا الفت سے مدد کرنے جاری</p>	<p>شب غفر حق بنا لیا کیا سبیل تعلیق کی انھیں تھیں اسب جان بچا نہ نہ لکھتا میں ہوں خلعت جبردار کوئی نہ بین نہ ہو تیرا پام قاتل غدار</p>	<p>یوں کا جو پیر تو پیر کا شکر لکھی اس کو پیر ہی کا سر لکھی نہیں دینا در آئی تو لکھی میری جو جوت سے لکھی</p>
<p>انسان سے خات کو گر حکم و عادیوں عادل کوئی پوچھے تو جواب اسکا میں کا دوں</p>	<p>دیکھی نہیں احمد کے نواسی کی لڑائی ہاں دیکھ تو اب بھوکے پیاسی کی لڑائی</p>	<p>کھڑی نہ کر پر نہ کی خانہ زین پر رہو ار کو د کو د کے گری اور زمین پر</p>
<p>بولا قدم شاہ پہ سر کھلے وہ نشان مقام سے قربان تو ہو عدل کے تیرا نشان کے تیرے منظر میں انھیں جو صورت انسان وہ کچھ کر کے کہیں ہم</p>	<p>یکے طرحے بے وفا سرور عالی نہیں نظر نہ تیری اس نے نہ تیری بھڑا دھکی لکھی جو تلوار کالی جلی جی کھینچ لکھی</p>	<p>اگاہ صد جہنم سے پیدا ہو گیا اس بار کس نے تلوار کو اس سے بد عالم کون ایسا جو سنا سنا کر کہہ سکے ترگ سے نہ سے بھگیا لکھی</p>
<p>سکوی حسرت پر طین راہ خدا میں گر مر گئے ہو جا لگے داخل شہدائین</p>	<p>حیدر کی طرح آئے صفت لشکر کین ہر بجلی سی گری تیغ ہر اک دشمن دین ہر</p>	<p>بس خوب لڑے تیغ شر بار بار کو رو کو سب فوج چلی جاتی ہو تلوار کو رو کو</p>
<p>نہ ہو کر کہ دیو بگو خرافات کہ تیرے چاہے تیرے فضل تو سب پر کین کین لکھی کین کین لکھی پہاں لکھی</p>	<p>دیکھ کر تو بڑا ناخوش ہو گیا نہ نہ لکھی نہ نہ لکھی نہ نہ لکھی نہ نہ لکھی نہ نہ لکھی نہ نہ لکھی</p>	<p>اور اگر ناخوش کہ تلوار کو رو کو نہ نہ لکھی نہ نہ لکھی نہ نہ لکھی نہ نہ لکھی نہ نہ لکھی نہ نہ لکھی</p>
<p>معلوم ہو چکونہ حل آج ملے گی اسد کے سجد میں چھری چھپ چلے گی</p>	<p>اس تیغ شر بار سے جیاب تھماری تلوار جو بھی آگ تو سیما بھماری</p>	<p>سر تیغ سی میدان میں کٹا لکھی خوشی پر در بار میں تیرے مجھے آنکلی خوشی پر</p>

[illegible]

<p>۵۴۴          زخمِ زہرِ کجی کہ بچہ کجی          زخمِ زہرِ کجی کہ بچہ کجی          زخمِ زہرِ کجی کہ بچہ کجی          زخمِ زہرِ کجی کہ بچہ کجی</p>	<p>۵۴۵          سوختِ کجی کہ بچہ کجی          سوختِ کجی کہ بچہ کجی          سوختِ کجی کہ بچہ کجی          سوختِ کجی کہ بچہ کجی</p>	<p>۵۴۶          سوختِ کجی کہ بچہ کجی          سوختِ کجی کہ بچہ کجی          سوختِ کجی کہ بچہ کجی          سوختِ کجی کہ بچہ کجی</p>
<p>آفت سے ید اللہ کی جانی کو چالے          مین دونگی دعائیں مر جھائی بجائے</p>	<p>نہیں پیر کے دشمن ہیں سب اس فوج کی صفین          پہونچا دے چھلکے نواسے کو بھفین</p>	<p>آفات سے اس صبر و شکیبائی کے صدقے          اے سبطِ پیر تری تنہائی کے صدقے</p>
<p>۵۴۷          چالی تھیں ابرار گھر میں تیرا          سن لی ری فدا دینا لکھتے تیرا          کر بھی نہ بھولو گئی تیرا جان</p>	<p>۵۴۸          سوختِ کجی کہ بچہ کجی          سوختِ کجی کہ بچہ کجی          سوختِ کجی کہ بچہ کجی          سوختِ کجی کہ بچہ کجی</p>	<p>۵۴۹          سوختِ کجی کہ بچہ کجی          سوختِ کجی کہ بچہ کجی          سوختِ کجی کہ بچہ کجی          سوختِ کجی کہ بچہ کجی</p>
<p>فرزد علی گھر گیا تھا فوج ستم مین          اسوقت تو کیا آیا کہ جان آگنی دم مین</p>	<p>زانوی عین سینہ صد چاک پہ ہوتا          سر نیزی پہ ہوتا تو بدن خاک پہ ہوتا</p>	<p>ہر غم سے غم سرورِ عالم ہو زیادہ          اتم سے سلیمان کے یہ اتم ہو زیادہ</p>
<p>۵۵۰          سوختِ کجی کہ بچہ کجی          سوختِ کجی کہ بچہ کجی          سوختِ کجی کہ بچہ کجی          سوختِ کجی کہ بچہ کجی</p>	<p>۵۵۱          سوختِ کجی کہ بچہ کجی          سوختِ کجی کہ بچہ کجی          سوختِ کجی کہ بچہ کجی          سوختِ کجی کہ بچہ کجی</p>	<p>۵۵۲          سوختِ کجی کہ بچہ کجی          سوختِ کجی کہ بچہ کجی          سوختِ کجی کہ بچہ کجی          سوختِ کجی کہ بچہ کجی</p>
<p>تیرب مین نہ کوفہ مین نہ مقتل مین ہو گیا          مین بھائی کو لیکر کسی جھٹل مین ہو گیا</p>	<p>کام آئیگا مجھ سیکس و بے آسمن درونا          جب بھجیو پانی تو مری پیاس پدونا</p>	<p>گھیرا ہر شکار ورنے تو زند علی کو          چھوڑا آیا ہوں تیخو نکلے سبط نبی کو</p>

<p>۵۱۲          کھنکھانے والی غصہ کی بکری          تیرے بڑے چان نہ داری          وجہ یہی ہے کہ تیرے بکری کی باری          عزت نہ رہی اس کے خنکے ہوا</p>	<p>۵۱۳          درگاہ غصہ میں تیرا تکیا          فریاد دینا کی کو نہیں سکا          کھنکھانے میں تیرا کیا چاہا          دیر تیری تکیا کی تھی</p>	<p>۵۱۴          خاموشی اور آس میں تیرا تکیا          کھنکھانے میں تیرا تکیا          وجہ یہی ہے کہ تیرا تکیا          تیرا تکیا تیرا تکیا</p>
<p>اب محکمہ شرمین جاؤنگی میں کیونکر          منہ فاطمہ کو جکے دکھاؤنگی میں کیونکر</p>	<p>میں کیا کروں سر جھکا گئے نہیں دے          اُمت پر تو وہ ہاتھ اٹھانے نہیں دے</p>	<p>دعا حضرت کو کر جو منہ ترا کیا ہے          ادا د محمد ہے یہ الطاف خدا ہے</p>
<p>۵۱۵          کیونکر ہے بچہ کیا کیے احسان          جان بچا کی اور غصہ کی دولت          کیا ہے جو اس غصہ کشا کی ہے          غصہ کی دھڑکی میں اس کے کرنا سان</p>	<p>۵۱۶          اس کا بچہ جو تو غصہ کی جان          ایسا تو سر میں تیرا تکیا          بولان میں لا چوہہ ہو دین کا سلطان          میں دودھ دینے کی تھی</p>	<p>۵۱۷          راجی فصل عدا جلد جلیں جو          لکھ گھر ماس جو جا جا جلیں جو          ماسا راسخیم بدو و رانیں          کیا جمع ہو نہیں جو کیا جلیں جو</p>
<p>فرزند یہ آج اسکے بڑا وقت پڑا ہے          تو سالے میں بیٹھا ہوا میدان میں کھڑا ہے</p>	<p>چلتی چھری شیراگی کے جگر پر          میں نے تجھے صدمے کیا نہ ہر اکہ ہر پر</p>	<p>۵۱۸          راجی جگہ پر تیرے چلنے میں          زسار و نہر اتنا کس طرح دھلے ہیں          کیونکہ خانہ میں نہ رون ہو زیادہ          دل میں جو چاہیے طرح چلے ہیں</p>
<p>۵۱۹          ایلچ تر تیرا تیرا سکون          اعدا کا نشان صفحہ میں سے شام          قسطنطنیہ کے غصہ کی بکری          تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا</p>	<p>۵۲۰          زندہ جگہ کی تیرا تیرا تیرا          بان بچا تھا تیرا تیرا تیرا          سوقت وہ ہو چکا تیرا تیرا تیرا</p>	<p>۵۲۱          راجی جگہ پر تیرے چلنے میں          زسار و نہر اتنا کس طرح دھلے ہیں          کیونکہ خانہ میں نہ رون ہو زیادہ          دل میں جو چاہیے طرح چلے ہیں</p>
<p>جو اہل وفا ہوتے ہیں مر جاتے ہیں          یوں چھوڑ کے آقا کو چلے آتے ہیں</p>	<p>سرکٹ کے نیر بہ چہ حال ہے تیرا          سید ابن کو لٹے جاتے تیرا</p>	<p>۵۲۲          راجی جگہ پر تیرے چلنے میں          زسار و نہر اتنا کس طرح دھلے ہیں          کیونکہ خانہ میں نہ رون ہو زیادہ          دل میں جو چاہیے طرح چلے ہیں</p>



[illegible]

<p>۱۱۱ سبک خانان کی بیکارگی کی طرف ازہ تھا مگر ان کی بیکارگی کی طرف لہا تھا مگر ان کی بیکارگی کی طرف نہ ان میں سے کسی کی بیکارگی کی طرف</p>	<p>۱۱۲ مخاطبات کی طرف مخاطبات کی طرف مخاطبات کی طرف مخاطبات کی طرف</p>	<p>۱۱۳ مخاطبات کی طرف مخاطبات کی طرف مخاطبات کی طرف مخاطبات کی طرف</p>
<p>۱۱۴ اللہ کے درخیزت ادا داد علی کا غل فرش سے تھا عرض نکند علی کا</p>	<p>۱۱۵ نہار دوا عالم کے جہان زیر گین تھا ریقش سلیمان کی بھی خاتم پہ نہیں تھا</p>	<p>۱۱۶ جو نہ نظر آتے ہیں جواس تیغ و دودم کے بانی ہوئے جلتے ہیں جگر اہل سم کے</p>
<p>۱۱۷ سیدان شہادت میں کھڑے ہوئے ازہ تھا مگر ان کی بیکارگی کی طرف</p>	<p>۱۱۸ مخاطبات کی طرف مخاطبات کی طرف مخاطبات کی طرف مخاطبات کی طرف</p>	<p>۱۱۹ مخاطبات کی طرف مخاطبات کی طرف مخاطبات کی طرف مخاطبات کی طرف</p>
<p>۱۲۰ عالم شب معراج کا کھلائی ہیں نظریں غیظ آتا ہر سرور کو بل کھاتی ہیں نظریں</p>	<p>۱۲۱ مانند دیدار لڑائی پہ شلے تھے سوقدہ مشکل انھیں انھوں نے کھلے تھے</p>	<p>۱۲۲ نہار دوا عالم کے جہان زیر گین تھا ریقش سلیمان کی بھی خاتم پہ نہیں تھا</p>
<p>۱۲۳ مخاطبات کی طرف مخاطبات کی طرف مخاطبات کی طرف مخاطبات کی طرف</p>	<p>۱۲۴ مخاطبات کی طرف مخاطبات کی طرف مخاطبات کی طرف مخاطبات کی طرف</p>	<p>۱۲۵ مخاطبات کی طرف مخاطبات کی طرف مخاطبات کی طرف مخاطبات کی طرف</p>
<p>۱۲۶ کہ شام مصیبت ہے کہ صبح طرب ہے جست ہر سپیدی میں سیاہی میں غیب ہے</p>	<p>۱۲۷ بھاری ہو یہ گر سارا جہان جنگ پہ لگا ہے زور سا کا ہو کر قلعہ خیر یہ تو کھلے لگا ہے</p>	<p>۱۲۸ وہ کون سے دکھ تھے جو دکھائے نہیں تو نے کیا کیا کنوئیں پری میں جھنکائے نہیں تو نے</p>

<p>۱۱۱ جگر ہونے تو زندگانی کی شکر ہے محبوبی تو غریب کی شکر ہے فست نہ دینی کی شکر ہے کلمہ ہے ہر شکر پر شکر ہے</p>	<p>۱۱۲ جھکا کوئی گرد نہ گدگد کا شکر ہے متر پر چڑھ کر اس خلق پر شکر ہے ارستو کی بات تو ہے تو حاضر ہیں اس جہیز پر سو کوئی نہیں سبک دینے کا شکر ہے</p>	<p>۱۱۳ ہون باختر نہ خان کی شکر ہے بابوت کو دنیا کا نہ خان تو ہون کی شکر ہے پون جان تو ہے حسن و جمال کی شکر ہے نہ صفت پر ہون کی شکر ہے</p>
<p>۱۱۴ ہنی تھا فقط میں سو عزیزوں جھٹا ہوں بانی کو ترستا ہوں غریبی میں لٹا ہوں</p>	<p>۱۱۵ کھو کر مجھے دھونڈ دگے تو فریاد کرو گے جب میں نہ ملو گا تو بہت یاد کرو گے</p>	<p>۱۱۶ یوں بھول کے بھی ذکر نہیں کرتے ہیں اسکا مر جاتا ہے جب کوئی تو دم بھرتے ہیں اسکا</p>
<p>۱۱۷ کچھ یاد کرو کیا تو شکر ہے شاہد میں کیا دیر جاؤ تو شکر ہے رستم تو بیان زال کو اور شکر ہے</p>	<p>۱۱۸ ہون نہ تو قدر اس کی شکر ہے زندگی کی شکر ہے عزت کی شکر ہے سوانح پر شکر ہے</p>	<p>۱۱۹ بنا ہو تو شکر ہے بنا ہو تو شکر ہے بنا ہو تو شکر ہے</p>
<p>۱۲۰ ملو کا مالک ہوں ولی ابن ولی ہوں جبرأت مرا حصہ ہو کہ فرزند علی ہوں</p>	<p>۱۲۱ روئے تو اسے کیا خوشنما کی تو اسے کیا تعریف اگر بعد فنا کی تو اسے کیا</p>	<p>۱۲۲ بیخوف ہوں وہ جگو تو لائے علی ہے باق ناز و سفروستی آل بنی ہے</p>
<p>۱۲۳ حلق تو نکال کر با تو بیخواب مبارک ہو میں صاحب کو تو غافل معموم غافل صاحب کو تو غافل جنا ہو تو شکر ہے</p>	<p>۱۲۴ کونہ کونہ سے تو کوئی شکر ہے اور وقت بے وقت تو کوئی شکر ہے ہون بیاس میں لاکھوں کوئی شکر ہے اور بعد فنا تو کوئی شکر ہے</p>	<p>۱۲۵ دست لکھ کر اس دنیا میں ہر مکان دست لکھ کر اس دنیا میں ہر مکان دست لکھ کر اس دنیا میں ہر مکان</p>
<p>۱۲۶ خیر ہی سر دہی جو ہر منظر کو سر کو دیکھو ابھی رو کے ہو ہوں تیج دو سر کو</p>	<p>۱۲۷ پردہ نہیں پوند ہو گر خست بدن میں رستے ہیں بس اس پر کہ تکلف ہو کفن میں</p>	<p>۱۲۸ اعمال و عقائد میں نہ ہرگز خلل آئے کیا جانے کس وقت پیام اجل آئے</p>

وقت سنین زان نامی ملک  
تجہ لکھنے وہ کہ ترختے سالان ملک  
نہدہ وہ جو باد بوزیک عمل کا  
نہدہ ہی بجاری جو جو جو م سے

خاتم سحر و سحر حیدر مجھے دی ہو  
نیایش تیرے تیرے سحر مجھے دی ہو  
خفا خفا خفا خفا خفا خفا خفا  
کرارے تیرے تیرے سحر مجھے دی ہو

اس شخص کی سحر سالانہ سحر  
لکھنے حیدر تیرے سحر مجھے دی ہو  
منفرد سحر سحر سحر سحر سحر  
سحر سحر سحر سحر سحر سحر

کیا خاک کا بوجھ اس کے لیے قبر میں کم ہے  
ہو اور گناہوں کی گرائی تو قسم ہے

کھل جائیگی دم میں برش اس تیغ دھڑکی  
کنجی تو مری ما تھو میں ہر تیغ و ظفر کی

بجلی ہی یہ رکتے کبھی دیکھا نہیں اسکو  
گر ہوں پر حیرت تو پروا نہیں اسکو

وہ جو تیرے نصیحت کی ہر شے  
وہ جو تیرے نصیحت کی ہر شے  
افت کجی ورت کجی کجی کجی  
وہ جو تیرے نصیحت کی ہر شے

خاتم سحر و سحر حیدر مجھے دی ہو  
نیایش تیرے تیرے سحر مجھے دی ہو  
خفا خفا خفا خفا خفا خفا خفا  
کرارے تیرے تیرے سحر مجھے دی ہو

اس شخص کی سحر سالانہ سحر  
لکھنے حیدر تیرے سحر مجھے دی ہو  
منفرد سحر سحر سحر سحر سحر  
سحر سحر سحر سحر سحر سحر

دل رکھتے ہو فولا دیدہ جو ہم میں تھا  
اب تیغ ید اللہ ہو اور سر میں تھا

کس سحر کہ میں تیغ کو تو لا نہیں ہمنے  
تھا کو لسا دہندہ جو کھولا نہیں ہمنے

جو ہم میں جو ہر تیغ تو قبضے میں ظفر ہے  
دشمن کیلے تیغ ہو میں کی سپر ہے

جس قتل مجھے چاہا اب تو خبردار  
خبردار خبردار خبردار خبردار  
خبردار خبردار خبردار خبردار  
خبردار خبردار خبردار خبردار

خاتم سحر و سحر حیدر مجھے دی ہو  
نیایش تیرے تیرے سحر مجھے دی ہو  
خفا خفا خفا خفا خفا خفا خفا  
کرارے تیرے تیرے سحر مجھے دی ہو

اس شخص کی سحر سالانہ سحر  
لکھنے حیدر تیرے سحر مجھے دی ہو  
منفرد سحر سحر سحر سحر سحر  
سحر سحر سحر سحر سحر سحر

فوج کی صفیں دم میں الٹ دیتا ہوں  
دیکھوں تو کہاں جائے ہر پنجے سے فضا

لاکھوں ہو تو ہر تیغ بہر کیف ہماری  
کرتی ہر صفیں صاف سدا سیف ہماری

ہر تیغ مٹی زمین ہاتھ جو قبضے یہ دھرا تھا  
خندق کو اسی تیغ نے لاشیں کھرا تھا

<p>ہم پانی نہ رانک لشکر صفین چلے غیر کو چار یا چار می تیغ را جیل نہ نہلاتے نہ سب کو بجایا نہ پیل نہ کامیاب کھر کو اس تیغ کی چیل نہ</p>	<p>ہم بہر جان کی خانہ نشین چلے بہر تیغ کی فوج کو کت نہین چلے بہر تیغ کی فوج کو کت نہین چلے بہر تیغ کی فوج کو کت نہین چلے</p>	<p>ہم بہر تیغ کی فوج کو کت نہین چلے بہر تیغ کی فوج کو کت نہین چلے بہر تیغ کی فوج کو کت نہین چلے بہر تیغ کی فوج کو کت نہین چلے</p>
<p>اگر پاس نہوتا پر جبریل امین کا ملتانہ تباہ زیر زمین کا وزمین کا</p>	<p>منہ خود وزیرہ سی بھی موڑا نہیں اسے دشمن کو کبھی جہاں پہنچوڑا نہیں اسے</p>	<p>دستانے میں یوں کاٹلی دستم کو جس طرح سے کاٹے کوئی جلدیہیں سلم کو</p>
<p>ہم خبات ہزاروں تیغ دوم تے زباں دنان سکن لایم تے بائشیر خدا دین محمدیہ تے</p>	<p>ہم دشمن کو شامیوں کا کت نہین چلے کافر کے سر پہ کو دنا کر کے اٹھ چلے</p>	<p>ہم نور داغ سے ہر صفی تے کت نہین چلے نور داغ سے ہر صفی تے کت نہین چلے</p>
<p>دیو کا سزا اگر اس راہ سے نکلیں یوسف کی قسم جو کبھی چاہ سکھیں</p>	<p>چکی ہو یہ جہدم نو صفین چاکلی ہے اک ہاتھ میں سو سو کنگے کاٹلی ہے</p>	<p>اس تیغ سے نولا کا دل نرم ہوا تھا نن سرد تھے بازار اجل گرم ہوا تھا</p>
<p>ہم کے ہاتھ میں تیغ کی خانہ نشین چلے کے ہاتھ میں تیغ کی خانہ نشین چلے</p>	<p>ہم کے ہاتھ میں تیغ کی خانہ نشین چلے کے ہاتھ میں تیغ کی خانہ نشین چلے</p>	<p>ہم کے ہاتھ میں تیغ کی خانہ نشین چلے کے ہاتھ میں تیغ کی خانہ نشین چلے</p>
<p>ترکستی ہو نہ جوشن یہ نہ تھمتی ہے کمر پر یہ مرگ خاجات سے جلد آئی ہر سر پر</p>	<p>لکھرا گیا میدان کہ مہر بر احد آیا لشکر من پڑا شور کہ بھاگو اسدا آیا</p>	<p>جوشن کو ستا تھا کہ حفاظت کا محل ہی اسکی نہ خبر تھی کہ یہی دام اجل ہی</p>







<p>عقل سے غفلت کی حالت میں کے لئے عقل کی بات نہ سمجھتے جہاں آئینہ بینکوں کا نہ ہو ادارہ کو جو کچھ چاہیے</p>	<p>عقل سے غفلت کی حالت میں کے لئے عقل کی بات نہ سمجھتے جہاں آئینہ بینکوں کا نہ ہو ادارہ کو جو کچھ چاہیے</p>	<p>عقل سے غفلت کی حالت میں کے لئے عقل کی بات نہ سمجھتے جہاں آئینہ بینکوں کا نہ ہو ادارہ کو جو کچھ چاہیے</p>
<p>کس سے دعوت دے دوں پیرم پیرم کے رنج و جنگ کے خواہاں ہو دوں</p>	<p>سب مرگے تنہا ہمیں لاکھوں کھڑے ہیں یہ خاک لائے انھیں پیاروں پڑے ہیں</p>	<p>جو غصہ چڑھا خاک کا میزند ہوا ہے نیز نے کہیں عقدہ کشا بند ہوا ہے</p>
<p>عقل سے غفلت کی حالت میں کے لئے عقل کی بات نہ سمجھتے جہاں آئینہ بینکوں کا نہ ہو ادارہ کو جو کچھ چاہیے</p>	<p>عقل سے غفلت کی حالت میں کے لئے عقل کی بات نہ سمجھتے جہاں آئینہ بینکوں کا نہ ہو ادارہ کو جو کچھ چاہیے</p>	<p>عقل سے غفلت کی حالت میں کے لئے عقل کی بات نہ سمجھتے جہاں آئینہ بینکوں کا نہ ہو ادارہ کو جو کچھ چاہیے</p>
<p>بیاضے تھی عین خون امام ازلی کے دوڑوں کو عداوت تھی گھر ان کی علی کے</p>	<p>تم دوڑوں کو کیا فتح کبھی پانہیں سکتے لاکھوں ہو تو جیسے سو مر جا نہیں سکتے</p>	<p>نیز دیکھی سان کو دم شمشیر کاٹا غل تھا کہ سر شمع کو گھل گھیرنے کاٹا</p>
<p>عقل سے غفلت کی حالت میں کے لئے عقل کی بات نہ سمجھتے جہاں آئینہ بینکوں کا نہ ہو ادارہ کو جو کچھ چاہیے</p>	<p>عقل سے غفلت کی حالت میں کے لئے عقل کی بات نہ سمجھتے جہاں آئینہ بینکوں کا نہ ہو ادارہ کو جو کچھ چاہیے</p>	<p>عقل سے غفلت کی حالت میں کے لئے عقل کی بات نہ سمجھتے جہاں آئینہ بینکوں کا نہ ہو ادارہ کو جو کچھ چاہیے</p>
<p>حافظ خدا کچھ مجھے پروا نہیں ہو یہ بھی ہر شکون نیک کہ پہلے ہی ہو ہو</p>	<p>آدمین دعوت تھا ہر اک بانی شر کو دکونہ اٹھا لینے میں نہ ہر اس کے پس کو</p>	<p>دوڑوں کو ڈرایا بھی نہ شمشیر دوسرے پس پا ہو وہ خود تو پڑھے آپ اوجھے</p>

<p>۴۴ بن خستہ بین خوار اس کا ہوا تو کس دو تھا جو سر اس کا تو جی بھی کس اس کو خبر کی تھی نہ اس کو خبر کی کس موت سے دعوت اور اس کی دھمکی</p>	<p>۴۵ بہر شہید کی موت تو تان تو تان ناگنی جوانان ہے تو خود رو ک بہر بھی کیا امت غداروں کا کار کمان ہاتھ رکھ کر داد نہی دینا کی</p>	<p>۴۶ لقصان کی بار اگر تھے نہ خاک جاگت نہ تار نہ تھکے نہ غلام اس در وعدہ کیا جو سپہ زانی میرا نہیں سر نہ تو مانت ہو غلام</p>
<p>۴۷ گرمی بن لڑے تھے شہر دلیکیر دونوں مٹھندی ہوئی آب دم شیر سے دونوں</p>	<p>۴۸ یان رحم تھا اور امت عاصی کی دعا تھی وان صلح الین تھا لڑائی میں دعا تھی</p>	<p>۴۹ سردی میں جیت نہیں تکرار نہیں ہو ہم لوگوں کے اقرار میں انکار نہیں ہو</p>
<p>۴۹ اس کا تھیں تاجان بود دونوں شکر نے کہا ادھیجی کوئی دلاور دو غنی ہو تو کسے مرے تلواریج پھر تاج بھی کرتا بل ہو جو کر</p>	<p>۵۰ وان قلم تھم اور اطراف و دلا باطل ہو تھے حق یہی اللہ کا پیارا دعا کے فائدہ تھے یہ چاغوش کا دار وان لا کھ لنگر اور اس کا پیارا</p>	<p>۵۱ نیک سے پیچھے نہ کھانین و دلاور دلاور دیا ہو سپہ دلاور نے اسے کچھ پاک تھا تو تاشہ مران کے کچھ بس کچھ بیاد شام کے بادل کے کچھ</p>
<p>۵۲ دونوں کو اجل لالی تھی شیر کے منہ پر عید آپے جانا ہو کوئی شیر کے منہ پر</p>	<p>۵۳ وان قتل کا غل فوج مخالفین کا تھا سو کھے ہوئے ہو تو نہ پناہ دھر شرک خدا تھا</p>	<p>۵۴ شکر کی سیاہی تھی کہ گھبرا گئے شیر سب فوجی بنو گئے تلے آگے پھیر</p>
<p>۵۴ بظہر انہا شہر خدا کی تھی نہی یہی کہ جسے غیب دل کا تھا جب چاہیں گے دین کے آئین کی تھی جب چاہیں گے کہ کوئی بات کا تھی</p>	<p>۵۵ سب کے سب یہ کہنا تھا کہ جاو جلدی سر فرزند نبی کا شے کے لاو نیا باری سر نہ تو خون نہ کجا باو فرمان تھے شیر عاکر حاضر ہوین</p>	<p>۵۶ ان کو نہ شب بیدار کی علامت تھی نہ شاخ و برگ نہ شہر تیار تھی نہ کچھ نہ کچھ نہ کچھ نہ کچھ نہ کچھ نہ کچھ نہ کچھ نہ کچھ</p>
<p>۵۷ دیتے تھے دو ہائی جو آتش کھل آتے تھے آگ کے</p>	<p>۵۸ طوفان سے کمین گشتی تن پارا تر جاے سرتن سے جدا ہو تو بڑا بار اتر جاے</p>	<p>۵۹ کتنی تھیں مگن ظلم کا دروازہ کھلا تھا اجزائے تن پاک کا شیرازہ کھلا تھا</p>

<p>۱۳۰ دہ لا کھڑل آزاد اور اک علی شہزاد مرد عیب بدی تھی پتہ قتل لکھا</p>	<p>۱۳۱ جنت تاقا سنگ تہن کی لکھی نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن</p>	<p>۱۳۲ نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن</p>
<p>۱۳۳ نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن سب نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن</p>	<p>۱۳۴ نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن</p>	<p>۱۳۵ نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن</p>
<p>۱۳۶ نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن</p>	<p>۱۳۷ نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن</p>	<p>۱۳۸ نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن</p>
<p>۱۳۹ نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن</p>	<p>۱۴۰ نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن</p>	<p>۱۴۱ نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن</p>
<p>۱۴۲ نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن</p>	<p>۱۴۳ نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن</p>	<p>۱۴۴ نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن</p>
<p>۱۴۵ نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن</p>	<p>۱۴۶ نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن</p>	<p>۱۴۷ نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن نور تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن</p>

<p>۴۸ جنگل کی لکڑی بیچ کر پیرائے میں لے آ تو آج صدا آئی بڑا بڑا دھماکا تو پھر کہنے لگی کہ جسے ماریا سفال کا زانو نہ بیٹھ سکے مارا</p>	<p>۴۹ آقا میری عمارتوں کے نصیب سینہ پر تیرا تیرا چوڑا نصیب ان زانو کو صد قد دل میں نصیب تو چاہو بیٹھتے تو زانو کے نصیب</p>	<p>۵۰ آقا تو قربان خدا حافظ نامہ تو چوڑا نصیب کے خدا حافظ نامہ ای قافلہ کی جان خدا حافظ نامہ اودھ کے سلطان خدا حافظ نامہ</p>
<p>۵۱ ظالم جگر تیرے خدا کاٹ کے اٹھا خنجر سے ساغر کا گلا کاٹ کے اٹھا</p>	<p>۵۲ خنجر کے تلے سجھڑا کر سنے کے حد سے سرور سے پانی کے طلب گئے حد سے</p>	<p>۵۳ مجبور ہیں گریہ میں ہم ہونیکے مولا جیتے ہیں تو پھر اگلے برس ہونیکے مولا</p>
<p>۵۴ جنگل کی لکڑی بیچ کر پیرائے میں لے آ تو آج صدا آئی بڑا بڑا دھماکا تو پھر کہنے لگی کہ جسے ماریا سفال کا زانو نہ بیٹھ سکے مارا</p>	<p>۵۵ مان ابل عزادار کو کہ مائے اتم تو چلیو بیٹھو کہ مائے اتم سلمان عزادار کا عالم میرا کہا جمع احباب چھا جو ہم پر</p>	<p>۵۶ ظاہر و باطن کی جو بیڑی چھوڑا تو تیرا راجا سب شہزادوں کے حاکم نہ کہ پھر نہ تو تیرے بائعہ مراد چاند نہ دادی کوئی</p>
<p>۵۷ ماور کو تیرا ہوا جگہ مین کھسا آگے جو بڑھی بھائی کا سراہ مین کھسا</p>	<p>۵۸ یہ مجلس آخر ہو جگر بند نبی کی تلمو گونے رخصت ہو میں ابن مہی کی</p>	<p>۵۹ سب مدح کرین نظم کی یہ نظم دوستی ہو باطل ہو سو باطل ہو حق ہو سو وہ حق ہو</p>
<p>۵۹ مان ابل عزادار کو کہ مائے اتم تو چلیو بیٹھو کہ مائے اتم سلمان عزادار کا عالم میرا کہا جمع احباب چھا جو ہم پر</p>	<p>۶۰ کیا خوب اٹھو دن اور دیر بیچے کوتاہ کیا پانچو نہ تھامے کہ بیچے ازندہ صابن تھوین بیچ بیچے</p>	<p>۶۱ سلام خیر طریقت زندگی لاتی قضا میرے لیے شمع شمشاد فانیں برقیاب میرے لیے عمر تیرا آگے دے دین میرے لیے زنگی میں تیرے دین میرے لیے</p>

۶۲  
ذوقین تری ناکشہ سب کسب و کار  
تو تری خیر دین لکھ لکھ آقا

۶۳  
دل بڑا ہے صدیہ بیچے رکھا جان پر  
دیکھو تو کہ کیا آج اودھ سی و سکان پر

کتنے غزلت میں مثالیؔ سہ ہون لگوں گاؔ  
 رزق میں پہنچا تا جو کچھ چاہے خدا میرے لیےؔ  
 تم کو میرا اجاڑے نام میںؔ غافل کربلا میرے لیےؔ  
 کتنے غزلت میں شہرستیں بنےؔ دلوں کا علم  
 یہ بھی شکل میںؔ کہ درگاہ خدا میرے لیےؔ  
 بہ حسین ابن علیؔ فیاض عالم جان غلغ  
 اپنے ہی ہر مصیبت میں دعا میرے لیےؔ  
 از بد و مال و فرزند ان صلح خرد جاہ  
 کہ خاطر میرے بوجہ بوجہ ہو میرے لیےؔ  
 جگر یاد امن کو مولائے در مقصود سے  
 نہ رہا نہ میرے عطا میرے لیےؔ

قطع اسید ایک دمؔ کہ میری کچھ نہیں  
 نام روشن کر کےؔ کہ میری کچھ نہیں  
 نام روشن کر کےؔ کہ میری کچھ نہیں  
 خاک میں میرے دل سے پانی جو صدا  
 بھیج دے جنت میں یاد روزنؔ بین بان جرم خون  
 تو در و مار دل ہو مناسبؔ پو نہ میرے لیےؔ  
 اے قومؔ بانی اپنی قسمت اسکا نشان کیا  
 جہاں تک میرے خاک سے تاخت مرسل  
 سے اسے نیلے او اسیا میرے لیےؔ

کتنے غزلت میں مثالیؔ سہ ہون لگوں گاؔ  
 رزق میں پہنچا تا جو کچھ چاہے خدا میرے لیےؔ  
 تم کو میرا اجاڑے نام میںؔ غافل کربلا میرے لیےؔ  
 کتنے غزلت میں شہرستیں بنےؔ دلوں کا علم  
 یہ بھی شکل میںؔ کہ درگاہ خدا میرے لیےؔ  
 بہ حسین ابن علیؔ فیاض عالم جان غلغ  
 اپنے ہی ہر مصیبت میں دعا میرے لیےؔ  
 از بد و مال و فرزند ان صلح خرد جاہ  
 کہ خاطر میرے بوجہ بوجہ ہو میرے لیےؔ  
 جگر یاد امن کو مولائے در مقصود سے  
 نہ رہا نہ میرے عطا میرے لیےؔ



<p>۴۸ اعلامین پر اعلیٰ کہ اس پر پاب پیا اس نے تیرے ہوتے ہوتے پاب پیا بیکار سے آیا تھا غنہ غنہ پاب پیا</p>	<p>۴۹ تو کچھ تو اس سے تیرا بڑا نہیں بڑا کچھ تو اس سے تیرا بڑا نہیں تو تیرے ہی وقت بازو کو سونپنا</p>	<p>۵۰ تو تیرے ہی وقت بازو کو سونپنا تو تیرے ہی وقت بازو کو سونپنا تو تیرے ہی وقت بازو کو سونپنا</p>
<p>۵۱ کیا شاد تھے سب کے ہمشکل نبی کو اب روکے کوئی سبط رسول غربی کو</p>	<p>۵۲ آنکھیں نظر آئی جو سرخ ابن علی کی رویہ پر ہوت لاش پہ ہمشکل نبی کی</p>	<p>۵۳ تب تک چھوڑا اسے نہ تو کچھ بڑھا تو کچھ نہ تھا نہ جان میں</p>
<p>۵۴ تو تیرے ہی وقت بازو کو سونپنا تو تیرے ہی وقت بازو کو سونپنا تو تیرے ہی وقت بازو کو سونپنا</p>	<p>۵۵ اب بولا کہ یوں تو تیرے ہی وقت تو تیرے ہی وقت بازو کو سونپنا</p>	<p>۵۶ تو تیرے ہی وقت بازو کو سونپنا تو تیرے ہی وقت بازو کو سونپنا تو تیرے ہی وقت بازو کو سونپنا</p>
<p>۵۷ اگر سالہم جبکہ جوان سامنے رہ جائے انصاف کرو تم کہ وہ کیا کرتے ڈرجا</p>	<p>۵۸ لڑھکیا ارادہ نہیں بھانتے ہیں ہم اب صلہ بھی کہ چاہیں تو کہتے ہیں ہم</p>	<p>۵۹ فرقت ہوئی ہے جیسے پورا پورا سرین اسن جھک کر آؤ گے نہ اٹھ سکتے ہیں</p>
<p>۶۰ تو تیرے ہی وقت بازو کو سونپنا تو تیرے ہی وقت بازو کو سونپنا تو تیرے ہی وقت بازو کو سونپنا</p>	<p>۶۱ تو تیرے ہی وقت بازو کو سونپنا تو تیرے ہی وقت بازو کو سونپنا تو تیرے ہی وقت بازو کو سونپنا</p>	<p>۶۲ تو تیرے ہی وقت بازو کو سونپنا تو تیرے ہی وقت بازو کو سونپنا تو تیرے ہی وقت بازو کو سونپنا</p>
<p>۶۳ سمجھو نہ اکیلا یہ ہزاروں سوارے گا اگر نہ ہے گانہ اسے چین پرے گا</p>	<p>۶۴ پر بازو دکھا زور تو سب لیکے عباس بھائی کو فقط اپنا الم دیکھے عباس</p>	<p>۶۵ گو جسم کا تیرے ہر اک بند جدا ہو برباب کے سینے سے نہ فرزند جدا ہو</p>

[illegible]



۴۳  
 ہرگز نہ ہو کہ جو کچھ کہتا ہے  
 وہ سب سچ ہے اور نہ کہ جو  
 کہتا ہے وہ سب جھوٹ ہے  
 بلکہ جو کچھ کہتا ہے  
 وہ سب سچ ہے اور نہ کہ جو  
 کہتا ہے وہ سب جھوٹ ہے

۴۴  
 حضرت کہا کہ اگر وہ سب سچ  
 تو کیا ہر آدمی کو سب سچ  
 کہتا ہے اور نہ کہ جو  
 کہتا ہے وہ سب جھوٹ ہے

۴۵  
 جبرائیل علیہ السلام فرمایا  
 اور اس نے کہا کہ وہ سب سچ  
 کہتا ہے اور نہ کہ جو  
 کہتا ہے وہ سب جھوٹ ہے

۴۶  
 تمہارا ہونا تو میرا کام نہیں ہے  
 مگر وہ کہتا ہے کہ میرا کام ہے

۴۷  
 تمہا ہونے میں اب کوئی سرپا نہیں ہے  
 لیکن مجھ کو کچھ چھوے دسوا میں ہے

۴۸  
 کس طرح سے بھقت کروں گوشتہ جگر ہوں  
 میں بھی تو اسی شیراکی کا پسر ہوں

۴۹  
 اعلان کیا کہ جو کچھ کہتا ہے  
 وہ سب سچ ہے اور نہ کہ جو  
 کہتا ہے وہ سب جھوٹ ہے

۵۰  
 ہرگز نہ ہو کہ جو کچھ کہتا ہے  
 وہ سب سچ ہے اور نہ کہ جو  
 کہتا ہے وہ سب جھوٹ ہے

۵۱  
 جبرائیل علیہ السلام فرمایا  
 اور اس نے کہا کہ وہ سب سچ  
 کہتا ہے اور نہ کہ جو  
 کہتا ہے وہ سب جھوٹ ہے

۵۲  
 فاقہ نہیں یہ جی تھا ہر س تر قدم میں  
 بجلی سا لگا گزیرا لے میدان اسم میں

۵۳  
 زخمی ہوں یہ بھقت مجھے منظور نہیں ہے  
 جیگہ سے گھر اسے کا یہ دستور نہیں ہے

۵۴  
 برآ نہ سکا سبط رسول مدنی سے  
 نیزی کو اڑا لیکے نیزی کی انی سے

۵۵  
 لفظ نہیں کہتا وہ سب سچ  
 کہتا ہے اور نہ کہ جو  
 کہتا ہے وہ سب جھوٹ ہے

۵۶  
 شہر جو اب کی شجاعت  
 تمہا ہی باز رہی اور نہ کہ جو  
 کہتا ہے وہ سب جھوٹ ہے

۵۷  
 جبرائیل علیہ السلام فرمایا  
 اور اس نے کہا کہ وہ سب سچ  
 کہتا ہے اور نہ کہ جو  
 کہتا ہے وہ سب جھوٹ ہے

۵۸  
 یہ تا قدم آئیں میں سلج وہ جوان تھا  
 اک سا اسب وہ کار خدا تھا

۵۹  
 قضا علم انھیں محرم اسرار خدا تھے  
 حاتم تار کہ قرآن خدا تھے

۶۰  
 بجلی سی علی شاہ کی تیغ دو زبان تھی  
 ہرگز نہ ہو کہ جو کچھ کہتا ہے

<p>۱۳۱ دل سینوید بھرتے تھے جگمگاتے دین تکبیر کی آتی تھی صدا لشکر کین سے</p>	<p>۱۳۲ اک واریں ہر جا بڑا چالیس قدم پر واہجہ بھی لگا خون کا نہ شمیر دو دم پر</p>	<p>۱۳۳ بلا قدر واد و در جا لاکھ تو تیر غیا میں رہیں زین زین قوت حیدر</p>
<p>۱۳۴ اک صفت سے طے نہیں نہ تو اس صفت میں اور تعداد صفت نہ ہو چو پو</p>	<p>۱۳۵ اعش طاری ہو جب صف میں اس در دین تبار کے تلوارین گرا دیں زمین پر</p>	<p>۱۳۶ عقابان یہ اندکی لڑائی کا دیا چو فوج ہو نکلا وہ دین ہو گیا بوی</p>
<p>۱۳۷ ایک ایک کے بعد ایک کو کیا جگمگاتے بوسہ پہنچے ہزاروں کیم کی جگمگاتے</p>	<p>۱۳۸ نہیں شہر خیابان جو ان زمانہ میں الکھو غبار اس حیدر کی شجاعت</p>	<p>۱۳۹ دھڑکتے لگاتے لگاتے ہاتھ پیر ملک نہا تھو ہر کچھ شہر شہر</p>
<p>۱۴۰ ایک ایک کے بعد ایک کو کیا جگمگاتے بوسہ پہنچے ہزاروں کیم کی جگمگاتے</p>	<p>۱۴۱ نہیں شہر خیابان جو ان زمانہ میں الکھو غبار اس حیدر کی شجاعت</p>	<p>۱۴۲ دھڑکتے لگاتے لگاتے ہاتھ پیر ملک نہا تھو ہر کچھ شہر شہر</p>

<p>۴۴          افسوس کہ زبان فوجی کہ زبان فوجی          افسوس کہ زبان فوجی کہ زبان فوجی          افسوس کہ زبان فوجی کہ زبان فوجی</p>	<p>۴۵          کیا بے یمن جاہل و نادان          اور بے یمن جاہل و نادان          اور بے یمن جاہل و نادان</p>	<p>۴۶          کیا بے یمن جاہل و نادان          اور بے یمن جاہل و نادان          اور بے یمن جاہل و نادان</p>
<p>۴۷          لاکھ نہیں کھڑے تھے دین تیغ بکھڑے          حملے شہر دالاکے گر چار طرف تھے</p>	<p>۴۸          شہر بے جو پاس رسول دوسرا کا          بتلاؤ کہ میں کون ہوں محبوب خدا کا</p>	<p>۴۹          تنہائی میں ایسا نہ کوئی کھیت تھا          دور روز کا پیاسا تو کبھی میں نہ لڑا تھا</p>
<p>۵۰          نوز کو حکم کروں لا شو کا کیا دھیر          کہ از کو گندار و نہ پھرے پھرے</p>	<p>۵۱          سلطان سالت کی بی بی کا چوڑا          کہ بے یمن جاہل و نادان</p>	<p>۵۲          کیا بے یمن جاہل و نادان          اور بے یمن جاہل و نادان          اور بے یمن جاہل و نادان</p>
<p>۵۳          گھر طے پلٹ تیغ تو نہ یہ لڑی تھے          بت بنے پھر جو لیر لوگ کھڑے تھے</p>	<p>۵۴          حملہ کیا پھر تول کے شمشیر و دوم کو          بیجان کیا بیس ہزار اہل سم کو</p>	<p>۵۵          اس غم میں لڑی لاکھوں نہ کیا بیٹھ ہی          ای فاطمہ کے لال یہ تیرا ہی جگر ہے</p>
<p>۵۶          ان فاقوینج لکھیا میں شمشیر          ہر غول پھر تیرا شمشیر</p>	<p>۵۷          جگ بے یمن جاہل و نادان          کہ بے یمن جاہل و نادان</p>	<p>۵۸          کیا بے یمن جاہل و نادان          اور بے یمن جاہل و نادان          اور بے یمن جاہل و نادان</p>
<p>۵۹          کہن میں نہاں ہامی اس تیغ کے جوتا          یہ فرق ملک بہو کی کہ بے فرق ہو تھا</p>	<p>۶۰          ای تخت چکریت رسول مدنی کے          میں صدی تری پیام کے ادھر غزنی کے</p>	<p>۶۱          غل تھا کہ نہیں بچو کا جینا کوئی ایک          اس حملے میں سر نہ تھے کہ بھائی کے</p>



<p>۴۸ میدان آج کی جگہ اگر تیار است بیان آج کی جگہ اگر تیار است السنہ اسطر کی دھلاؤ و قیاس</p>	<p>۴۹ نور الیوم صد اخلاص نور الیوم صد اخلاص نور الیوم صد اخلاص</p>	<p>۵۰ بغداد کی جگہ اگر تیار است بغداد کی جگہ اگر تیار است بغداد کی جگہ اگر تیار است</p>
<p>غصہ میں نواسا ہر رسول و سرا کا انجام تہی است محبوب خدا کا</p>	<p>ناچار ہوا تھا کہ بہت بے ادبی کی لڑتا میں تہ است سکول عربی کی</p>	<p>بتیاب ہون است کی غفائی خوشی ہر پچھن کچھ اپنی شہادت کی خوشی ہر</p>
<p>۵۱ اور پھر چنی نہ بھی تیار اور پھر چنی نہ بھی تیار اور پھر چنی نہ بھی تیار</p>	<p>۵۲ نور الیوم صد اخلاص نور الیوم صد اخلاص نور الیوم صد اخلاص</p>	<p>۵۳ بغداد کی جگہ اگر تیار است بغداد کی جگہ اگر تیار است بغداد کی جگہ اگر تیار است</p>
<p>غصہ ہر اگر آج ہی لشکر کین پر جیتا نہیں کچھ کا کوئی روز میں پر</p>	<p>تلوار میں ہی اس کھا ونگا گردن کو جھکا دیکھو گانہ تھیفے کی طرف اٹھا کر</p>	<p>بلوئین ستر تیب و کلثوم کھلا ہو یہ سب ہر گرامت عاصی کا بھلا ہو</p>
<p>۵۴ نور الیوم صد اخلاص نور الیوم صد اخلاص نور الیوم صد اخلاص</p>	<p>۵۵ بغداد کی جگہ اگر تیار است بغداد کی جگہ اگر تیار است بغداد کی جگہ اگر تیار است</p>	<p>۵۶ بغداد کی جگہ اگر تیار است بغداد کی جگہ اگر تیار است بغداد کی جگہ اگر تیار است</p>
<p>اگر جان ہر بیاری تو عینو کو بیجا دو بخشائی و امت تو کما جلد کشادو</p>	<p>کچھ رنج نہیں نہی اگر تیر دن سیو نکا اوسہ لب ہر زخم سیو فار و نکا</p>	<p>صبر سپر شاہ ولایت کو بھی دیکھو جرات کو تو دیکھا میری غرت کو بھی</p>



<p>۴۱ تو کھنکھانے لگا تو گلستانِ گلشن بہارِ بہار سے دلِ اردنِ گلشن ماشتی رہے ہو یہ کھنکھانے</p>	<p>۴۲ جس پر جلاوٹِ ثانی ہو گیا نہ جلاوٹِ پہلے جو اب وہ اکیلا دردِ نالہ ہو جسے بانی وہ ہو گیا</p>	<p>۴۳ تو کھنکھانے لگا تو گلستانِ گلشن بہارِ بہار سے دلِ اردنِ گلشن ماشتی رہے ہو یہ کھنکھانے</p>
<p>۴۴ خاک آرونے لگی تین پاک کے گھوٹ لوٹا گیارہ کاجن میں پیرین</p>	<p>۴۵ چند روز پس آنکھوں سے روپوش رہا تھا یعقوب کو اس دماغ میں گہ شہرِ با تھا</p>	<p>۴۶ بے پردہ ہوزنِ سی بہنِ شرم کی جا فرزند کے مرجائے یہ داغِ سواہے</p>
<p>۴۷ باقی تھا نہ ہمدرد نہ یاد نہ شہرِ دین میتا ہو چھینچا نہ بے ادب نہ دین خالی ہو آوازِ جگر گھرِ دین</p>	<p>۴۸ دین سے قتلِ الم در کفرِ حق دین سے قتلِ الم در کفرِ حق دین سے قتلِ الم در کفرِ حق</p>	<p>۴۹ طافِ لطیف لکھو تو کفرِ حق اس لال کے نیچے لگا خاکِ کجبالا کیا نہ بھلے وہ جگہ جگہ کجبالا</p>
<p>۵۰ عسائے تین ہیں علم و فوج تین ہی اب فاطمہ کے لال کا وہ آج نہیں ہی</p>	<p>۵۱ غم ہو گئے کھو کر علی اکبر سے پس کو حقِ ریش میں اتنی تو پسیدی نہ ہو کو</p>	<p>۵۲ ورنہ کبھی باہر قدم انکا نہیں نکلا دن کو کسی بی بی کا جہارہ نہیں نکلا</p>
<p>۵۳ دارِ دار کا جگہ کے بہت سے گھر ابنِ حسین اب علی کے گھر کھنکھانے لگا تو گلستانِ گلشن</p>	<p>۵۴ صدرِ برہنہ کا بے ادب کا صدرِ برہنہ کا بے ادب کا صدرِ برہنہ کا بے ادب کا</p>	<p>۵۵ تو کھنکھانے لگا تو گلستانِ گلشن بہارِ بہار سے دلِ اردنِ گلشن ماشتی رہے ہو یہ کھنکھانے</p>
<p>۵۶ اس غم میں کہاں جنگ کا یاد آئے ہیں اکبر نے جوان مرنے مارا شہرِ دین کو</p>	<p>۵۷ حق سانس لاش اکبرِ مجروح جگر کی حضرت نے پہچانی گئی لاشِ پسر کی</p>	<p>۵۸ لیکن غمِ فرزند کے آسان نہیں ہے خاموش تو ہیں تین مگر جان نہیں ہے</p>

<p>۱۴۰ اگر کچھ چھاپا چاند جہاں ہو گیا تھا خاتمہ کنی دن کا لڑتے ہیں طالبین اگر دوزخ پر کوئی ہے فرستے ہیں سے موت اب یہی ہے</p>	<p>۱۴۱ جو کس کو شہر پہنچا ہے سورگ کا انوینن نہ کم خوارین بھی کس جلیں تو کچھ لاشے لکھ اس شیر کا کچھ</p>	<p>۱۴۲ ابا بکر عبدین بیکار یہ باتیں کنی کیا چھپا ہے کچھ بکلا جیٹے</p>
<p>بکتے ہو دیکھو نگا چراغ اور کسی کا کیا ہو ابھی نقدیرین درغ اور کسی کا</p>	<p>زحمت یہ اٹھتے تابہ کجائتہ دہن سو اب تابا تو ان کچھ کتار کیا ت سو</p>	<p>غیظ آگیا اگر ابن شہنشاہ عرب کو خیبر کی لڑائی نظر آجائگی سب کو</p>
<p>۱۴۳ ابو بکر ایسا نہیں جو بیان کچھ اگر فقط بایں سوزہ خونین اصغر بھی ہو قتل ابو بکر مفتح ہو کر جلدی اجل</p>	<p>۱۴۴ کلمہ حق کھنے لگا شہر سنگار بیکار کچھ چو پر مناسب نہیں دیکر کس کا و اب زندہ ہو کر کچھ نہو جا کر سائے بابا کے</p>	<p>۱۴۵ خج کو بہت خوب اور شاہ کچھ دس ہیں صفوی ہوئی اکرمین دو دلوئیں کی شیر نے دریائی زری وہ اور طوطی تھی یہ ہر اور طوطی</p>
<p>قرز ندبر ابر کا نہ دشمن سے جدا ہو اب زلیت اسی میں ہو کہ سرین جدا ہو</p>	<p>زمین کی رد اچھین شیر کے آگے کا دوسر شیر کو ہمشیر کے آگے</p>	<p>ہے سب فزون حضرت شہیر کی طاقت اس شیرین ہو فاطمہ کے شیر کی طاقت</p>
<p>۱۴۶ کچھ بھی ہوئی پھر زبان پیا کے اب کس خبر سا علی کبر ظاہرین قوزندہ میں ہیں</p>	<p>۱۴۷ کچھ نہ ہو کہ دولت کو کچھ کچھ نہ ہو کہ قریب دون کا کچھ کچھ نہ ہو کہ قریب دون کا کچھ</p>	<p>۱۴۸ بازار عاب دہن احمد خستہ کے آگے ہے آواز کا کبر بھیجا جسے اکثر فیضین وہ تار</p>
<p>اروتے ہوئے ناموس پھیر میں گئے ہیں گر کر کی جائیمہ اطہر میں گئے ہیں</p>	<p>تازیت کوئی قدس آزاد ہوئے لٹ جائے یہ گھروں کہ پھر آباد ہوئے</p>	<p>گیتی جو الجھائے تو کچھ دور نہیں ہے اور زور اامت کا تو مذکور نہیں ہے</p>



<p>۱۳۸ آواز قتل شدین تھی سپہ شام غیرین کو کیا تھی شاہ فتنہ کی نام سید بنکے زینب کا تھا حسن بنام کیسے تھی بادل کو برا کر نام</p>	<p>۱۳۹ جسٹیل خائف کی صد آواز تھی دل نہ بھونکے نہ سنیں جو تاج تھی بچے نہ خدا تو تھی سلطان زین سے لٹی تھی بہن بھائی سے اور بھائی بہن سے</p>	<p>۱۴۰ نظر کش کو سوا پے توان ابھی لکڑی کے جوان ملک نام نہیں تھی اکبر کے جواں ملک نام نہیں تھی جواں تھی بھائی نہ طلب کیجیے</p>
<p>معصوم کی خاک نہ بیہوش ترے تھے شاہ شہد ارادہ تھے حلقے میں کھڑے تھے</p>	<p>جلائی تھی ہے ہے مرے مانجائے برادر بن بھائی کی موتی ہے بین ہلے برادر</p>	<p>آفت پر یہ سایہ جو مرے سر سے اٹھ گیا دراغ آپ کے مرنے کا نہ خواہر سے اٹھ گیا</p>
<p>۱۴۱ تھا شے کوئی دامن فتنہ کی تھا شے کوئی دامن فتنہ کی تھا شے کوئی دامن فتنہ کی تھا شے کوئی دامن فتنہ کی</p>	<p>۱۴۲ بھیا تھی فتنہ کی شے کی سیدی کو فتنہ سے اسیری کی بھیا نکلے اس شے کو تو بھیا کی بھیا چن جووری تو بھیا کی بھیا</p>	<p>۱۴۳ عادل جو عدالت کو بیا نہ صفد کیا بھیا کو دن زار کو بھیا کی بھیا دنیا میں کوئی اور نہ بھیا کی بھیا قربان کی بھیا کی بھیا</p>
<p>میتاب تھے شہ بیہوش کی نوہ گری پروانے گرے پڑے تھے شمع سحر پر</p>	<p>کیا کم تھا مرے واسطے مانباپ کا مرنا اندھ نہ دکھلائے مجھے آپ کا مرنا</p>	<p>سند کو محمد کی ایتنے ہوئے دیکھوں ہے یہ گلاتیج سے کتے ہو دیکھوں</p>
<p>۱۴۴ کوئی تھی کوئی تھی کوئی تھی کوئی تھی کوئی تھی کوئی تھی کوئی تھی کوئی تھی کوئی تھی کوئی تھی کوئی تھی کوئی تھی</p>	<p>۱۴۵ چھاپا تھی کوئی تھی کوئی تھی چھاپا تھی کوئی تھی کوئی تھی چھاپا تھی کوئی تھی کوئی تھی چھاپا تھی کوئی تھی کوئی تھی</p>	<p>۱۴۶ صدر فتنہ میں کوئی تھی کوئی تھی اک کے وہ کوئی تھی کوئی تھی آقا سے کوئی تھی کوئی تھی میتاب سے کوئی تھی کوئی تھی</p>
<p>ہے کون عزیموں کا اس آجڑ کو نہیں باندھیں گے لگو آل محمد کے سن میں</p>	<p>حضرت ہیں تو زندہ مرے مانباپ بھائی ارمیب کو تو جو کچھ میں سوا اب ہیں بھائی</p>	<p>پر دین ری سے بڑھیں مانباپ ہیں کے مانجائے کو رہنے دین مگر ساتھ ہیں کے</p>





<p>۱۴۴          اک دن تھا گفت و شنید کہیں کیا کیا          یاد آت دن کی خوشی ہو گئی بابا          وہ وقت وہ آرام وہ ہمدرد وہ اجاب          معلوم ہو نہ تھا کہ دیکھا تھا کبھی</p>	<p>۱۴۵          کہیں کیا کیا کہیں کیا کیا          کہیں کیا کیا کہیں کیا کیا          کہیں کیا کیا کہیں کیا کیا          کہیں کیا کیا کہیں کیا کیا</p>	<p>۱۴۶          کہیں کیا کیا کہیں کیا کیا          کہیں کیا کیا کہیں کیا کیا          کہیں کیا کیا کہیں کیا کیا          کہیں کیا کیا کہیں کیا کیا</p>
<p>۱۴۷          آج اور ن کے ہم مرنے پر قریا کرینگے          کل اور اس طرح ہمیں یاد کرینگے</p>	<p>۱۴۸          بہتر ہے وہی حسین رضامندی رہ ہو          کیا غنہ ہو سرکار میں جی وقت طلب ہو</p>	<p>۱۴۹          فاقے میں ہیں ہر چھیان کھانسی رضاد          ایس اب یہی الفت ہو کہ جانیکی رضاد</p>
<p>۱۵۰          بروں جو کہ کوئی نہ جانی          دیکھ جاتی ہر اک آن میں بسوئی کیانی          جانی نہیں جانی جب آتی</p>	<p>۱۵۱          آتی نہ جانی تو آخر کیوں نہ جانی          گھر میں جی جو ہو تو آخر کیوں نہ جانی</p>	<p>۱۵۲          اب ہم ہے اور میر خدا حافظ نام          لے با لوسے لگے میر خدا حافظ نام</p>
<p>۱۵۳          ملتا نہیں پھر خلق سے جو جا ہر زینت          رونے سے مسافر کہیں پھر آتا ہر زینت</p>	<p>۱۵۴          پر آج کے مرنے میں ہن اور مرزا ہے          خوشنودی معبود ہے است کا بھلا ہے</p>	<p>۱۵۵          کیون دو کھڑی روتی ہو بیان آؤ سیکھ          پھر پاپ کی چھاتی سے لپٹ جاؤ سیکھ</p>
<p>۱۵۶          کہیں کیا کیا کہیں کیا کیا          کہیں کیا کیا کہیں کیا کیا          کہیں کیا کیا کہیں کیا کیا</p>	<p>۱۵۷          کہیں کیا کیا کہیں کیا کیا          کہیں کیا کیا کہیں کیا کیا          کہیں کیا کیا کہیں کیا کیا</p>	<p>۱۵۸          کہیں کیا کیا کہیں کیا کیا          کہیں کیا کیا کہیں کیا کیا          کہیں کیا کیا کہیں کیا کیا</p>
<p>۱۵۹          جب سینے میں مضطرب ہے صبر کو دیکھا          گھر سے گئے روتے ہوئے اور قبر کو دیکھا</p>	<p>۱۶۰          اس گھر کی تباہی کیلئے روتا ہر پشیر          تم چھٹی نہیں انس جدا ہوتا ہر پشیر</p>	<p>۱۶۱          مشکل ہو جو است یہ تو حل کچھو بیٹا          تحریر یہ بابا کی عمل کچھو بیٹا</p>

<p>عقلمند کی طرح عیسیٰ عیسیٰ کا لال تھیجے تھیں سید بنیان کی جلاوطنی جلانی تھی تو کہ لڑا اب الاقبال غل غل کا کہ جلاوطن تہا جلاوطن</p>	<p>دھمکے کی طرح عیسیٰ عیسیٰ کا لال تھیجے تھیں سید بنیان کی جلاوطنی جلانی تھی تو کہ لڑا اب الاقبال غل غل کا کہ جلاوطن تہا جلاوطن</p>	<p>عقلمند کی طرح عیسیٰ عیسیٰ کا لال تھیجے تھیں سید بنیان کی جلاوطنی جلانی تھی تو کہ لڑا اب الاقبال غل غل کا کہ جلاوطن تہا جلاوطن</p>
<p>ماہین جو بلکتی تھیں تو غم کھاتے تھے پلٹے ہوئے حضرت سے چلے جاتے تھے</p>	<p>کس نہ سو کوں حسن شست دین کو معلوم ہوا جڑ دیا خاتم پہ مکین کو</p>	<p>حیران بہن خبر نور خدا کی بہن جنکو ہر شور کہ لو کھیت کیا چاند نے دنگو</p>
<p>دہشت گردی فرما دیتی تھی شک کھاتے گری خاں کی نیک نیتی حق کھاتے تھے جہاں ان کی نیت تھی جو کجا یہ غل غل کا کہ جلاوطن</p>	<p>عقلمند کی طرح عیسیٰ عیسیٰ کا لال تھیجے تھیں سید بنیان کی جلاوطنی جلانی تھی تو کہ لڑا اب الاقبال غل غل کا کہ جلاوطن تہا جلاوطن</p>	<p>دہشت گردی فرما دیتی تھی شک کھاتے گری خاں کی نیک نیتی حق کھاتے تھے جہاں ان کی نیت تھی جو کجا یہ غل غل کا کہ جلاوطن</p>
<p>بشیر برآمد ہو یوں خیمہ کھدے جس طرح کھاتا ہر جہازہ کوئی گھر سے</p>	<p>لوگل کی نسیم سحری لیکے چلی ہے غل تھا کہ سلیمان کو پری لیکے چلی ہے</p>	<p>رخسار و نیہ کچھ زلف بھی لہرائی ہوئی تھی خورشید بہ زہر کے کھٹا چھائی ہوئی تھی</p>
<p>عقلمند کی طرح عیسیٰ عیسیٰ کا لال تھیجے تھیں سید بنیان کی جلاوطنی جلانی تھی تو کہ لڑا اب الاقبال غل غل کا کہ جلاوطن تہا جلاوطن</p>	<p>دہشت گردی فرما دیتی تھی شک کھاتے گری خاں کی نیک نیتی حق کھاتے تھے جہاں ان کی نیت تھی جو کجا یہ غل غل کا کہ جلاوطن</p>	<p>عقلمند کی طرح عیسیٰ عیسیٰ کا لال تھیجے تھیں سید بنیان کی جلاوطنی جلانی تھی تو کہ لڑا اب الاقبال غل غل کا کہ جلاوطن تہا جلاوطن</p>
<p>کبار تہ عالی تھار کا ب شہر دین کا اک فاطمہ کا ہاتھ تھا اک روح امین کا</p>	<p>مہر شکت کیونکر ملک ماہ جبین کو نقش سم تو سن لے چاند زمین کو</p>	<p>جیسا بن نور تھا ویسی ہی عبا تھی پیراہن یوسف پہ محمد کی تبا تھی</p>

<p>بند بیدار کی سو عقدہ و شکر بند بیدار کی سو عقدہ و شکر بند بیدار کی سو عقدہ و شکر</p>	<p>بند بیدار کی سو عقدہ و شکر بند بیدار کی سو عقدہ و شکر بند بیدار کی سو عقدہ و شکر</p>	<p>بند بیدار کی سو عقدہ و شکر بند بیدار کی سو عقدہ و شکر بند بیدار کی سو عقدہ و شکر</p>
<p>کلیان وہ تھیں غنیمت مولد کھلیا وہ خلد میں ہر سائے دامن تہہ لجا کلیان وہ تھیں غنیمت مولد کھلیا</p>	<p>ہر دست قوی تیغ شہنشاہ عوقب مولد کے مگر رحم کی سبقت ہر غضب پر ہر دست قوی تیغ شہنشاہ عوقب</p>	<p>جنگل کے ہرن خوف غم نور ہو زمین دریا کی ترائی کو اسد چھوٹ ہو زمین جنگل کے ہرن خوف غم نور ہو زمین</p>
<p>بند بیدار کی سو عقدہ و شکر بند بیدار کی سو عقدہ و شکر بند بیدار کی سو عقدہ و شکر</p>	<p>بند بیدار کی سو عقدہ و شکر بند بیدار کی سو عقدہ و شکر بند بیدار کی سو عقدہ و شکر</p>	<p>بند بیدار کی سو عقدہ و شکر بند بیدار کی سو عقدہ و شکر بند بیدار کی سو عقدہ و شکر</p>
<p>کچھ دھمال کی حاجت بھی دم جگت نہ خود پست و پناہ دو جہان وہ شہ دین کچھ دھمال کی حاجت بھی دم جگت نہ</p>	<p>ہر خوف کہ کرسی نہ گریو فرش کے اوپر ہر حصے میں ملک تاد علی عرش کے اوپر ہر خوف کہ کرسی نہ گریو فرش کے اوپر</p>	<p>بیت الشرف سید لولاک میں من میں باقی فقط اب چلتی پاک میں میں میں بیت الشرف سید لولاک میں من میں</p>









<p>۹۱          بہت چھوڑ دین کج کاراں          ہر تھوڑے کو نکال دیر میر اگر بیان          اب بھی سچو کیجا چاہو سنا          اب بھی آخر کوئی کام ہو جان</p>	<p>۹۲          غفلت کے مارتو عیال کا دیواہ          وہ کام کر دے حسین فاسد ہو ادا          حاکم جسے بے بدین کر ختم کر دے</p>	<p>۹۳          غفلت کے مارتو عیال کو تیرا          غفلت کے مارتو عیال کو تیرا          غفلت کے مارتو عیال کو تیرا          غفلت کے مارتو عیال کو تیرا</p>
<p>۹۲          ممکن نہیں جیسے کامز ارجح و الم بین          سن لیجو کہ مر جاؤنگا فرزند کو غم بین</p>	<p>۹۳          وعدہ ہو جو کچھ وہ بھی نہ تم پاؤ گے یارو          دیکھو مراسر کاٹ کے پختاؤ گے یارو</p>	<p>۹۴          تو دشمن اولاد رسول دوسرا ہے          فاسق کی وہ بیعت کر جو دوست تھا</p>
<p>۹۳          شاہین و خلات کا گلاٹ          لکھنؤن کعبہ دین کا گلاٹ          خان کی بنائی ہوئی صورت کا گلاٹ          عادل کی لسانی ہوئی مٹی کا گلاٹ</p>	<p>۹۴          کریم میں تم کی گنگا کی تقصیر          ناموس ملک کی بڑی بڑی تقصیر          ان بی بیوں کی شان میں بڑی تقصیر          علی کے زیادہ مر جاؤنگی تقصیر</p>	<p>۹۵          یہ تھے ہی کوسر سے نکالا          فرزان قضا اب جس کے نکالا          یوں بیان اس تیغ کو عقد نکالا          غل تھا کہ وہ سچا غلام تو دور نکالا</p>
<p>۹۴          تو آج زبردست ہو یا صاحب زربو          رزنا بھی تو اکدن ہی مقرر کہ شربو</p>	<p>۹۵          لازم ہے کہ سادات کی امداد کرو تم          احتیاط المواس طھر کو نہ برباد کرو تم</p>	<p>۹۶          ہلتی ہوئی دو لون جو زباں نظر آئیں          ہو تو اپنے ستم کاروں کی جائیں نظر آئیں</p>
<p>۹۵          جیسے کہ بین کابو بیو کا غم ہے          اکدم میں لگا کیے شیشیوں کا غم ہے          زینت کا کوئی لکھنا ان قیدوں کا غم ہے</p>	<p>۹۶          چلے کہ تیرے لگا شمشیر کا غم ہے          بان بان بین کہ تیرے بین کا غم ہے          وہ کہ تیرے بین کا غم ہے بین کا غم ہے          گر جان چائی ہو کہ کھلے بین کا غم ہے</p>	<p>۹۷          چلی کی ایک شمشیر کا غم ہے          شمشیر کی ایک شمشیر کا غم ہے          تیری دم شمشیر کا غم ہے          ت کا کٹا ایسی برش کا غم ہے</p>
<p>۹۶          حاکم سے جمل ہوں یہ نہیں کام ہمارا          سر کاٹ کر لیجا میں تو ہو نام ہمارا</p>	<p>۹۷          بیعت کا یہ قصہ ہے فساد اور بین          بچے کا سوا اسکے کوئی طور نہیں ہے</p>	<p>۹۸          کس طرح بھلا اہل ستم دیکھو جائیں          چار آئینہ ششدر تھو کہ چورنگ ہو جائیں</p>

<p>مرثیہ میر انیس نہاؤں نے تو دیکھا تو خود تو دیکھا نہاؤں نے تو دیکھا تو خود تو دیکھا نہاؤں نے تو دیکھا تو خود تو دیکھا</p>	<p>مرثیہ میر انیس نہاؤں نے تو دیکھا تو خود تو دیکھا نہاؤں نے تو دیکھا تو خود تو دیکھا نہاؤں نے تو دیکھا تو خود تو دیکھا</p>	<p>مرثیہ میر انیس نہاؤں نے تو دیکھا تو خود تو دیکھا نہاؤں نے تو دیکھا تو خود تو دیکھا نہاؤں نے تو دیکھا تو خود تو دیکھا</p>
<p>عدا کی صفین سے منہ موڑ کر بھاگین روحین نفس ہم سے جی چھوڑ کر بھاگین</p>	<p>پامال تھو سترالاش خود شنیدین تو قہقہے برہوت میں روحین تعین جنم میں بدن</p>	<p>وہ تیرہ خونریز جو دہلے یہ تسلیم ہے لوگ اسکی نہ پہنچا تھی کرب جہنم ہے</p>
<p>مرثیہ میر انیس نہاؤں نے تو دیکھا تو خود تو دیکھا نہاؤں نے تو دیکھا تو خود تو دیکھا</p>	<p>مرثیہ میر انیس نہاؤں نے تو دیکھا تو خود تو دیکھا نہاؤں نے تو دیکھا تو خود تو دیکھا</p>	<p>مرثیہ میر انیس نہاؤں نے تو دیکھا تو خود تو دیکھا نہاؤں نے تو دیکھا تو خود تو دیکھا</p>
<p>مطلب تھا چکنے سے یتیم دوزبان کا وہ راہ ہو دوزخ کی یہ سہارا</p>	<p>غل تھا کہ مہن کھولے ہو صوٹ لہو کھانسی گھوڑ کو بھی منہ ہو کہ بلا ہو</p>	<p>بالا تھی وہ شمشیر سنگار فرو تھا دیکھا تو فرس بھی اسی اکھڑ بین تھا</p>
<p>مرثیہ میر انیس نہاؤں نے تو دیکھا تو خود تو دیکھا نہاؤں نے تو دیکھا تو خود تو دیکھا</p>	<p>مرثیہ میر انیس نہاؤں نے تو دیکھا تو خود تو دیکھا نہاؤں نے تو دیکھا تو خود تو دیکھا</p>	<p>مرثیہ میر انیس نہاؤں نے تو دیکھا تو خود تو دیکھا نہاؤں نے تو دیکھا تو خود تو دیکھا</p>
<p>کیا منہ تھا آتا کوئی اس شیر کے منہ لائی تھی قضا کی صحنی شمشیر کے منہ</p>	<p>جو وقت ہوا لگ گئی اس برقی دم سب اڑ گئیں شاخیں شجر ظلم و ستم کی</p>	<p>اگھارے میدان و غاصات کیا تھا کیا تیغ ید اللہ نے انصاف کیا تھا</p>

مرثیہ میر انیس  
نہاؤں نے تو دیکھا تو خود تو دیکھا  
نہاؤں نے تو دیکھا تو خود تو دیکھا



<p>جلد ۱۵۴ کیونکہ یہ سید انسان کی تہذیب کی بھلی ہوئی اور فاضلہ کی تھی چلائی تھی جو مری بھائی کی</p>	<p>جلد ۱۵۴ کس نے اس کو دیکھا کہ کس نے اس کو دیکھا کہ کس نے اس کو دیکھا کہ</p>	<p>جلد ۱۵۴ سب جلتے ہیں صدیوں کی کینڈا کرکھون سنے پر رکھا شمرنے زانو وہ جلتی وہ شمشیر وہ خاک اور وہ چلو وہ باظر سنگار کا اور شاہ کے گلیو</p>
<p>فریادیں شہ سجد اہوتی ہو لوگو دوڑو کوئی سید پر جفا ہوئی ہو لوگو</p>	<p>ویرانے میں فریاد سنے کو کسی کی بستی بھی نہیں کوئی مہجانب علمی کی</p>	
<p>جلد ۱۵۴ خاندانِ توحید کا احساں کیا صدیقیہ نظاوی دیکھ کر کھینچا آئی تھی یہ میر کی صدا کیا چلائی تھی یہ میر کی صدا کیا</p>	<p>جلد ۱۵۴ اس وقت تک کہ سب کی افسوس میں دانا کو کھینچا جو تو میر کی کجی کی یاد پر کوئی کجی کی</p>	<p>خاموش نہیں ب کہ جگر سے نہیں شق ہی سرور کی شہادت کا دو عالم کو قلق ہی</p>
<p>کس نے اس کو دیکھا کہ ہرگز یہ نہیں جیتی ہو تم مرنے ہو بھائی</p>	<p>لستی ہوئی امان کی کمانی کو بچالے کوئی حیرانہ مری بھائی کو بچالے</p>	<p>رباعی پہلو پر سب بنیم وہ تار سے یہ ہیں نغمہ آویدانی کے پیار سے یہ ہیں</p>
<p>جلد ۱۵۴ سردار نے سب کو دیکھا کہ مقام مری بھائی کی</p>	<p>جلد ۱۵۴ کس نے اس کو دیکھا کہ کس نے اس کو دیکھا کہ کس نے اس کو دیکھا کہ</p>	<p>روئے ہیں جو زم غم میں بانالہ واہ شہر کے ہیں ب دوست ہمارے ہیں</p>
<p>سردار نے سب کو دیکھا کہ مقام مری بھائی کی</p>	<p>کونین کے دفتر کو آگئے ہوے دیکھا پہونچی تو گلا بھائی کا لگے ہوے دیکھا</p>	





<p>۴۰ مولا کی ذات خلق بن کر ساری است کا ساز و دو عالم خواہ دور قریا علاج بیمار کی گناہ جبر کر کے ساری دنیا میں</p>	<p>۴۱ مولا کی ذات خلق بن کر ساری است کا ساز و دو عالم خواہ دور قریا علاج بیمار کی گناہ جبر کر کے ساری دنیا میں</p>	<p>۴۲ مولا کی ذات خلق بن کر ساری است کا ساز و دو عالم خواہ دور قریا علاج بیمار کی گناہ جبر کر کے ساری دنیا میں</p>
<p>۴۳ گروہ قوی صیفت سے کار جدال لے روباہ جا کے شیر کی آنکھیں نکال لے</p>	<p>۴۴ گروہ قوی صیفت سے کار جدال لے روباہ جا کے شیر کی آنکھیں نکال لے</p>	<p>۴۵ گروہ قوی صیفت سے کار جدال لے روباہ جا کے شیر کی آنکھیں نکال لے</p>
<p>۴۶ دراستہ صفتی تقدیر سے خلق خضر ادا دین شہادت سے خلق نفیض عطا و شفقت سے خلق دست خدا کی طرح سے خلق</p>	<p>۴۷ دراستہ صفتی تقدیر سے خلق خضر ادا دین شہادت سے خلق نفیض عطا و شفقت سے خلق دست خدا کی طرح سے خلق</p>	<p>۴۸ دراستہ صفتی تقدیر سے خلق خضر ادا دین شہادت سے خلق نفیض عطا و شفقت سے خلق دست خدا کی طرح سے خلق</p>
<p>۴۹ پہچھے زبان سے وصف شہ نیکو کریں اشکو سے پہلے مروم دیدہ و فہو کریں</p>	<p>۵۰ پہچھے زبان سے وصف شہ نیکو کریں اشکو سے پہلے مروم دیدہ و فہو کریں</p>	<p>۵۱ پہچھے زبان سے وصف شہ نیکو کریں اشکو سے پہلے مروم دیدہ و فہو کریں</p>
<p>۵۲ بے شک کہ تو ہی تو شہ نیکو کریں خیر انسا کی جان سے کھینچ کر لیں شیر کو کسی پاس پر نہ لائیں خیر انسا کی جان سے کھینچ کر لیں</p>	<p>۵۳ بے شک کہ تو ہی تو شہ نیکو کریں خیر انسا کی جان سے کھینچ کر لیں شیر کو کسی پاس پر نہ لائیں خیر انسا کی جان سے کھینچ کر لیں</p>	<p>۵۴ بے شک کہ تو ہی تو شہ نیکو کریں خیر انسا کی جان سے کھینچ کر لیں شیر کو کسی پاس پر نہ لائیں خیر انسا کی جان سے کھینچ کر لیں</p>
<p>۵۵ اسکی نہ کوئی آس نہ کوئی مراد تھی خنجر گلے پہ تھا تو تھاری ہی باد تھی</p>	<p>۵۶ اسکی نہ کوئی آس نہ کوئی مراد تھی خنجر گلے پہ تھا تو تھاری ہی باد تھی</p>	<p>۵۷ اسکی نہ کوئی آس نہ کوئی مراد تھی خنجر گلے پہ تھا تو تھاری ہی باد تھی</p>



<p>۱۹۷ موتی خاں تو بہت شرف بزرگوار کہ تیری تہ سے قدیم کی کشتی بیاہار بہو بچو خاک کی پر تیری نعلین کا غبار مجھے وہ خلعت شرف و تاج</p>	<p>۱۹۸ الہکار و دادہ دہی شریف تاجدار اک آن جیلین کجا کو تھا قرار منتر نہ تھے عید کی جو بیدار نیل نعلین یہ نہ تھے سوار</p>	<p>۱۹۹ ہلے شریف تاجدار بہو بچو خاک کی پر تیری نعلین کا غبار نیل نعلین یہ نہ تھے سوار نیل نعلین یہ نہ تھے سوار</p>
<p>۲۰۰ ہو راہ پر وہی کہ جسے تجھے راہ ہی نقش قدم پر اسے فلک سجدہ گاہ ہی</p>	<p>۲۰۱ مرکب حسین کے شہر گردن مقام تھے جیسین جو حقین رکاب تھے گیسو گام تھے</p>	<p>۲۰۲ دوش رسول یا کہ جو سیمہ حرم تھے خبر سے کٹ کے نیزے پر اس کا چرم تھے</p>
<p>۲۰۳ دو جہاں کی تو مریخ ہل گیا قلب کی ایک اور تریج لافٹ اس عظیم جھیل کے مریخ شیع عظیم حق گل گل افلاک</p>	<p>۲۰۴ لکھا ہے کہ مجھ کو ایک شوق نشتی ہے کہ مجھ کو ایک شوق خبر اور اسے عید حق کو دیکھ لیں سجھا ہے کہ مجھ کو ایک شوق</p>	<p>۲۰۵ ہو گیا ہے کہ مجھ کو ایک شوق نشتی ہے کہ مجھ کو ایک شوق خبر اور اسے عید حق کو دیکھ لیں سجھا ہے کہ مجھ کو ایک شوق</p>
<p>۲۰۶ ای روح خلق تو ہی سفینہ نجات کا طوفان میں اسے راہ فقط تیری نجات کا</p>	<p>۲۰۷ سر سٹیج کی جا ہی یہ جسکا وقار ہو سینے پہ اس حسین کے قاتل سوا ہو</p>	<p>۲۰۸ چھوڑ آئے کنگر و خیرین پاش پاش کو منٹی ندی بنی کے نواسے کی لاش کو</p>
<p>۲۰۹ خاک تو خراب ایک بندہ کین خاک تو خراب ایک بندہ کین خاک تو خراب ایک بندہ کین خاک تو خراب ایک بندہ کین</p>	<p>۲۱۰ باران کی بوند تو خراب ایک بندہ کین باران کی بوند تو خراب ایک بندہ کین باران کی بوند تو خراب ایک بندہ کین باران کی بوند تو خراب ایک بندہ کین</p>	<p>۲۱۱ کلا گا گیا ہے کہ مجھ کو ایک شوق نشتی ہے کہ مجھ کو ایک شوق خبر اور اسے عید حق کو دیکھ لیں سجھا ہے کہ مجھ کو ایک شوق</p>
<p>۲۱۲ کر سی کی دریا میں میر کی زیست تیرے قدم سے غرض منور کی زیست</p>	<p>۲۱۳ یہ واقعہ وہ ہے کہ خوشی ناپید ہو ہر سینہ کر بلا ہی ہر اک دل شہید ہو</p>	<p>۲۱۴ وارث خلیل کا وہ شہ شرفین ہے روح عظیم اشارہ قتل حسین ہے</p>

<p>۴۳۳ مغل غلام حسن کی ایک شال لوہ چھین کر بنی ہوئی شال اک سماں کے بندہ کی شال روز قیامت کی اکھٹا مارا ہر حال</p>	<p>۴۳۴ کھانا نہیں لی غریب الیاریا نہ پڑتی تھی چھوٹے پڑھیا مار نہ کھاتا تھا کھانے کے کینا روٹا</p>	<p>۴۳۵ گلزار بیچ بیچ کر چھینا نہ پڑتی تھی چھوٹے پڑھیا مار نہ کھاتا تھا کھانے کے کینا روٹا</p>
<p>کیا دخل اسے نظر بد کے بند ہیں مجھ کو آفتاب تو آخر پسند ہیں</p>	<p>آگے سے تیغ و خنجر و تیر و سان چلے پیچھے سے فرق پاک پہ گزر کر ان چلے</p>	<p>بھائی کے غم سے خم شدہ دلگیر ہو گئے بیٹا جوان جو قتل ہوا پیر ہو گئے</p>
<p>۴۳۶ کتاب کی بڑی شایانی خراب میں نے غفلت سے چھوڑا خراب میں نے غفلت سے چھوڑا خراب</p>	<p>۴۳۷ بان خانہ کی بڑی شایانی خراب میں نے غفلت سے چھوڑا خراب میں نے غفلت سے چھوڑا خراب</p>	<p>۴۳۸ فقیہ کی بڑی شایانی خراب میں نے غفلت سے چھوڑا خراب میں نے غفلت سے چھوڑا خراب</p>
<p>شورش الفجر اسی رخ نیکو کا وصف ہے دلیل اذہا سچی اسی کیو کا وصف ہے</p>	<p>راحت دلوں کو ہو مکی قتل حسین سے سیدائز کو لوٹ کے سوئیے چین سے</p>	<p>چادر کوئی اڑھاؤ تن پاشن پاشن روئے کوئی قتل کی ہوا کیر کی لاش پر</p>
<p>۴۳۹ میں نے غفلت سے چھوڑا خراب میں نے غفلت سے چھوڑا خراب میں نے غفلت سے چھوڑا خراب</p>	<p>۴۴۰ میں نے غفلت سے چھوڑا خراب میں نے غفلت سے چھوڑا خراب میں نے غفلت سے چھوڑا خراب</p>	<p>۴۴۱ میں نے غفلت سے چھوڑا خراب میں نے غفلت سے چھوڑا خراب میں نے غفلت سے چھوڑا خراب</p>
<p>طلعت میں نور نور کو ظلمت میں ہے ہر سنبھلے میں مہر کہ ہائے میں ماہ ہے</p>	<p>پر تو سے رشک طور پر اک سینہ ہو گیا ختمہ زمین کا غیرت آئینہ ہو گیا</p>	<p>حلقے میں لیلو آئے ہی یون اسی کو جنگل میں گھیر لیتے ہیں حیل شیر کو</p>

<p>۴۴۴          لکھنؤ کے بابر افغان سے          شہر مندرہ کے عود کے گلستان میں          چہرہ تر از جان تو قربان جوان چہرہ</p>	<p>۴۴۵          بے نیکی کے مویہ آہو بیانیہ          بی بی کی بے نیکی کے اندر بی بی          ریشہ راہ ماہ سے روشن ہزار شید</p>	<p>۴۴۶          اور ماہ زور سے شاد است کا خلیفہ          اور ماہ زور سے شاد است کا خلیفہ          اور ماہ زور سے شاد است کا خلیفہ</p>
<p>۴۴۷          سجد کی جگہ ہے زہرہ جبین کے واسطے          گوشہ ہے خوب چلہ شین کے واسطے</p>	<p>۴۴۸          ابرو میں اس طرح بچ پرکٹ مائے          ہو جیڑ سے مدالفت آفتاب پر</p>	<p>۴۴۹          ہیما ت کچھ نہ دست خدا کا دیکھا          پہونچو کو ساربان کا غائب کیا</p>
<p>۴۴۹          کیا تو کی عود شاد میں          بلاؤں سے اور اس بلال خمیدہ میں          ریشہ راز کی گل سیدہ میں          ریشہ راز کی گل سیدہ میں</p>	<p>۴۵۰          صدقہ کن اور اس گل شاد میں          غیبی شاد میں اور اس گل شاد میں          بے نیکی کے اندر بی بی</p>	<p>۴۵۱          کیا تو کی عود شاد میں          کیا تو کی عود شاد میں          کیا تو کی عود شاد میں</p>
<p>۴۵۲          جلوہ خدا کے نور کا ہی اس نگاہ میں          بتلی نہیں ہر چشم میں یوسف ہی چاہ میں</p>	<p>۴۵۳          ہیر کے کبھی نگین محل انکو حضور میں          دندان نہیں یہ گوہر دیکھا تو دین</p>	<p>۴۵۴          ہر دم میں مثل ابر کرم پر تلے ہوئے          ہین ناخونہ عقدہ مثل کھلے ہوئے</p>
<p>۴۵۴          کاوالیل الفخار شاد میں          مع غزل گل شاد میں          ابرو برف درو قصبہ دلالانہ          شہر شاد میں</p>	<p>۴۵۵          اور بے نیکی کے اندر بی بی          اور بے نیکی کے اندر بی بی          اور بے نیکی کے اندر بی بی</p>	<p>۴۵۶          عا جز دم و غاشہ عالم نہوتے تھے          ٹوٹی ہوئی کمر تھی مگر خم نہوتے تھے</p>

لے لیئے غوغا جبری دینے والا بہشت کی اور دالے والا عذاب و دوزخ ۱۲

<p>۱۴۰ کے ہونے و صفت یا نہ ہونے کا کہ دیکھا میں کچھ بھی نہیں دیکھا کہ دیکھا میں کچھ بھی نہیں دیکھا کہ دیکھا میں کچھ بھی نہیں دیکھا</p>	<p>۱۴۱ اے خدا اس طرح کو تو نہ دے اے خدا اس طرح کو تو نہ دے اے خدا اس طرح کو تو نہ دے اے خدا اس طرح کو تو نہ دے</p>	<p>۱۴۲ دو دنوں کے لئے خلق کو کیا ہے دو دنوں کے لئے خلق کو کیا ہے دو دنوں کے لئے خلق کو کیا ہے دو دنوں کے لئے خلق کو کیا ہے</p>
<p>رہے دلاوری کے سر مو گئے نہیں سر کٹ گیا یہ کھیت پاتوں میں سر کٹ گیا یہ کھیت پاتوں میں سر کٹ گیا یہ کھیت پاتوں میں</p>	<p>کوئی بھی کاٹھا ہو گلا بیگاہ کا میں کون ہوں جناب رسالہ کا میں کون ہوں جناب رسالہ کا میں کون ہوں جناب رسالہ کا</p>	<p>کسی سنی کا غل ہو عراق و حجاز میں سائل کو کئے دی ہو انکو طعی نماز میں سائل کو کئے دی ہو انکو طعی نماز میں سائل کو کئے دی ہو انکو طعی نماز میں</p>
<p>۱۴۳ کے ہونے و صفت یا نہ ہونے کا کہ دیکھا میں کچھ بھی نہیں دیکھا کہ دیکھا میں کچھ بھی نہیں دیکھا کہ دیکھا میں کچھ بھی نہیں دیکھا</p>	<p>۱۴۴ کے ہونے و صفت یا نہ ہونے کا کہ دیکھا میں کچھ بھی نہیں دیکھا کہ دیکھا میں کچھ بھی نہیں دیکھا کہ دیکھا میں کچھ بھی نہیں دیکھا</p>	<p>۱۴۵ کے ہونے و صفت یا نہ ہونے کا کہ دیکھا میں کچھ بھی نہیں دیکھا کہ دیکھا میں کچھ بھی نہیں دیکھا کہ دیکھا میں کچھ بھی نہیں دیکھا</p>
<p>کتنے ہیں سب کہ غلغلہ وار و گیر ہو نزدیک سے کہ بارش باران تیر ہو نزدیک سے کہ بارش باران تیر ہو نزدیک سے کہ بارش باران تیر ہو</p>	<p>بنیاد کفر کئے جہانے مٹا ہے کتنے ہی کے دوش پہ معراج پانی ہو کتنے ہی کے دوش پہ معراج پانی ہو کتنے ہی کے دوش پہ معراج پانی ہو</p>	<p>وینا میں کون نظم کا کلمات ہے کسکو کما خدانے کہ یہ میرا مات ہے کسکو کما خدانے کہ یہ میرا مات ہے کسکو کما خدانے کہ یہ میرا مات ہے</p>
<p>۱۴۶ کے ہونے و صفت یا نہ ہونے کا کہ دیکھا میں کچھ بھی نہیں دیکھا کہ دیکھا میں کچھ بھی نہیں دیکھا کہ دیکھا میں کچھ بھی نہیں دیکھا</p>	<p>۱۴۷ کے ہونے و صفت یا نہ ہونے کا کہ دیکھا میں کچھ بھی نہیں دیکھا کہ دیکھا میں کچھ بھی نہیں دیکھا کہ دیکھا میں کچھ بھی نہیں دیکھا</p>	<p>۱۴۸ کے ہونے و صفت یا نہ ہونے کا کہ دیکھا میں کچھ بھی نہیں دیکھا کہ دیکھا میں کچھ بھی نہیں دیکھا کہ دیکھا میں کچھ بھی نہیں دیکھا</p>
<p>غل ہے کہ شاہ تیر و بطحا کو گھیر لو مظلوم کو غریب کو تنہا کو گھیر لو مظلوم کو غریب کو تنہا کو گھیر لو مظلوم کو غریب کو تنہا کو گھیر لو</p>	<p>سب کافر و کونکے مطیع خدا کیا باطل کو کسی مسخ نے حق سے جدا کیا باطل کو کسی مسخ نے حق سے جدا کیا باطل کو کسی مسخ نے حق سے جدا کیا</p>	<p>کسکو کما ہو مذہب ہادی جہان میں نقص مباہلہ ہے کہو کسی شامین نقص مباہلہ ہے کہو کسی شامین نقص مباہلہ ہے کہو کسی شامین</p>

<p>۱۴۸          ہر کس کی جان کے          فرمایا نہ جانے کسے جان کے          داندہ و قاتق قرآن کے          نور لیل و جہت و بران کے</p>	<p>۱۴۹          کس کی بدست          کس کی بدست          کس کی بدست          کس کی بدست</p>	<p>۱۵۰          کس کی بدست          کس کی بدست          کس کی بدست          کس کی بدست</p>
<p>۱۵۱          کتے ہیں سب ولی خدا کس جناب کو          رجعت ہوئی ہر کس لئے آفتاب کو</p>	<p>۱۵۲          مارا جو ایک ضرب میں مر جب کو جگا          آئی تھی مر جہا کی صدا آسمان سے</p>	<p>۱۵۳          گل کو دیا ہوا نہ کو کسے خلیفہ          لکھا ہر کس کا نام پر جب بریل پر</p>
<p>۱۵۴          کس کی بدست          کس کی بدست          کس کی بدست          کس کی بدست</p>	<p>۱۵۵          کس کی بدست          کس کی بدست          کس کی بدست          کس کی بدست</p>	<p>۱۵۶          کس کی بدست          کس کی بدست          کس کی بدست          کس کی بدست</p>
<p>۱۵۷          قاتل ملک ہیں ضرب امام جلیل کے          کاتے ہیں کس کی تیغ پر جب بریل کے</p>	<p>۱۵۸          کیونکر نکلتا چاہے سو سفت نے پائی ہو          طوفان سے کسے لوح کی کشتی بچائی ہو</p>	<p>۱۵۹          حامی ہو کون سب کجیات و مہات ہیں          کس کی تباہی سورہ و العادیات میں</p>
<p>۱۶۰          کس کی بدست          کس کی بدست          کس کی بدست          کس کی بدست</p>	<p>۱۶۱          کس کی بدست          کس کی بدست          کس کی بدست          کس کی بدست</p>	<p>۱۶۲          کس کی بدست          کس کی بدست          کس کی بدست          کس کی بدست</p>
<p>۱۶۳          نے دیوانے سامنی ٹھہری نہ جن لڑے          شیر خدا زمین کسے تین دن لڑے</p>	<p>۱۶۴          چلا رہی تھے بہر مدد سب کو دیر سے          کس شہر نے چھڑا دیا سلمان کو غیر سے</p>	<p>۱۶۵          باؤل وہی نظر و منصور ہر وہی          غالب وہی ہر طور وہی توہی وہی</p>



<p>۴۴۴ سب کج خلقی جنت دین کیلئے باب علم و مزاج تو بن لکھتے بہار اللہ بوسہ نبین و ابوباب زہد و فنی و طہر و جواد و طہر</p>	<p>۴۴۵ واللہ من عرب و مرید روزلزل و عاشق و سب مرید عالی سب بند سب مرید ایجاد آسمان کا سب مرید</p>	<p>۴۴۶ شام عاشق و مرید و سب مرید عاشق و مرید و سب مرید عاشق و مرید و سب مرید عاشق و مرید و سب مرید</p>
<p>قرآن میں کون نور مولا وارض ہے طاعت وہ کسی پر جو زائرین ص ہے</p>	<p>ہر حکم مثل کبیر مرے احترام کا فرزند ہو نہیں مشرور کن مقام کا</p>	<p>ماننے ناطق کو نہ شیر آلہ کو کاٹنے بوسہ گاہ رسالت پناہ کو</p>
<p>۴۴۷ میرزا شمس قاضی شمس خٹک منزل شمس قاضی شمس خٹک دیا معرفت دیکھتے معرفت زیجاہ و زجاہ آراستہ فانی</p>	<p>۴۴۸ دیکھو کہ وہ وفات دنیا نہیں میرزا ادب کو خط مرزا نہیں حق بین و کلام زبان خدا نہیں شکلا کلا کلا لالہ نہیں</p>	<p>۴۴۹ آپ ایک پانچواں کلام جو ان کا دست علی علی علی علی علی علی فاتحین دین کو کرمان زور کلا</p>
<p>ہر زوجیات آنسی طلب کار عون ہی جسکے یہ مرتبے ہیں حسین اسکا کون ہی</p>	<p>میزان معرفت میں گناہوں کو تولد و عقدہ جولا کھوون تو اسکا کون تولد و</p>	<p>حملہ نہوسلیکا ہزار آپ کد کرین عباس اب نہیں ہیں جو اگر مرد کرین</p>
<p>۴۵۰ میرزا شمس قاضی شمس خٹک میرزا شمس قاضی شمس خٹک میرزا شمس قاضی شمس خٹک میرزا شمس قاضی شمس خٹک</p>	<p>۴۵۱ وہ کسی اللہ ہی تو فیض رسول زفتہ و زفتہ و صدیقہ و رسول میرزا شمس قاضی شمس خٹک میرزا شمس قاضی شمس خٹک</p>	<p>۴۵۲ اعدا آپ کی نظر صفت شمس خٹک سائون قلم نہ لکھتے شمس خٹک کچھ جو کچھ شمس خٹک</p>
<p>اسمیں بھی مصلحت ہی جو مظلوم آج ہوں شاہوں کا شاہ ہوں سر عالم کالج ہوں</p>	<p>عزت یہ فاطمہ کی کنیزی میں پائی ہی اسکے لیے بھی نعمت فردوس آئی ہی</p>	<p>یکجی جو فدا فقہان حکم غلات سے پریان پیا کے جان آفرین کو قات</p>



<p>۱۱۴۵ تو کیا کردی کس سر پر کیا کیا سے کیا کیا کر دینے کی کیا کیا تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا</p>	<p>۱۱۴۶ تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا</p>	<p>۱۱۴۷ تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا</p>
<p>۱۱۴۸ مجھے کسے جہا نہیں مجال ستیز ہے برہان قاطع ایک مری تیغ تیز ہے</p>	<p>۱۱۴۹ سپکان ہم تھے جسے ہوں گلے کھلے ہو گوشتوں سے کھٹے کماؤں کے گوشے ہو</p>	<p>۱۱۵۰ میں نے منہ اپنا چھپایا تھا خوف سے سینے کو آسمان نے بچایا تھا خوف سے</p>
<p>۱۱۵۱ اتفاق نہیں میں نے شہر کی بنیاد تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا</p>	<p>۱۱۵۲ تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا</p>	<p>۱۱۵۳ تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا</p>
<p>۱۱۵۴ دیر یا سموم تھرت میرے سر اب ہو نعرہ گردن تو زمرہ میں آب ہو</p>	<p>۱۱۵۵ دود و تہمتے پاس ہر اک خود پسند کے حلقو نہ تھے بچے ہٹے حلقے کند کے</p>	<p>۱۱۵۶ اک شور تھا بچا و خدا اس کاٹ سے طوفان اٹھا ہوا تیغ حسینی کے کھٹ سے</p>
<p>۱۱۵۷ تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا</p>	<p>۱۱۵۸ تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا</p>	<p>۱۱۵۹ تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا تو کیا کیا کر دینے کی کیا کیا</p>
<p>۱۱۶۰ شور دہل سو خشت تھا افلاک کے تلے مرد بھی ڈر کے چونک پڑھا کے تلے</p>	<p>۱۱۶۱ تلوار تھی کہ فوج پہ تر خدا چلا گویا زبان نکالے ہوے اڑھا چلا</p>	<p>۱۱۶۲ شیطان تھا اُسطرف تو ادھر گرد کا تھا میدان میں مقابلہ نور و نار تھا</p>

<p>۱۴۵ کریں گے تو میری کریں گے تو میری کریں گے تو میری کریں گے تو میری کریں گے تو میری کریں گے تو میری کریں گے تو میری کریں گے تو میری</p>	<p>۱۴۶ ہم پر بارانِ تیری تھی وہ برفِ گل اور بارانِ برفِ گل دوبارہ برفِ گل تقلیل کی حالت میں جو بارانِ برفِ گل تقلیل کی حالت میں جو بارانِ برفِ گل</p>	<p>۱۴۷ بہارِ ناز و دل و لب و لہجہ تجسس و توجہ وہ کہانِ شانِ تھانہ جو بزمِ بزم تجسس و توجہ وہ کہانِ شانِ تھانہ جو بزمِ بزم</p>
<p>۱۴۸ زہرِ ہنر تو نہیں مثل کفنِ خاک ہو گئیں اک عینِ صفین کی صفین خاک ہو گئیں</p>	<p>۱۴۹ کشتوئی حد تو زخمیوں کی انتہا نہ تھی اعدائے تن و دم کے کھیلنے کی جا نہ تھی</p>	<p>۱۵۰ تھے سخت کشمکش میں ستمگارا سطر تھے اسطر فلو کھینچتی تھی نارِ اسطر</p>
<p>۱۵۱ تو تھی نہ تھی تو تھی تو تھی تو تھی تو تھی نہ تھی تو تھی تو تھی تو تھی تو تھی نہ تھی تو تھی تو تھی تو تھی تو تھی نہ تھی تو تھی تو تھی تو تھی</p>	<p>۱۵۲ تو تھی نہ تھی تو تھی تو تھی تو تھی تو تھی نہ تھی تو تھی تو تھی تو تھی تو تھی نہ تھی تو تھی تو تھی تو تھی تو تھی نہ تھی تو تھی تو تھی تو تھی</p>	<p>۱۵۳ تو تھی نہ تھی تو تھی تو تھی تو تھی تو تھی نہ تھی تو تھی تو تھی تو تھی تو تھی نہ تھی تو تھی تو تھی تو تھی تو تھی نہ تھی تو تھی تو تھی تو تھی</p>
<p>۱۵۴ سرخا کر تو ہاتھ کا تن پر اثر نہ تھا نہایت کسی کے ہاتھ اگر تھے تو سر تھا</p>	<p>۱۵۵ ضربت میں شہ کی ضرب علی کا نہ تھا سرخانہ چار آئینہ تھا اور نہ سینہ تھا</p>	<p>۱۵۶ ڈر سہمی اسی کے کفر کی بنیاد پست تھی اسلام کو ظفر تو بتوں کو خشک تھی</p>
<p>۱۵۷ تو تھی نہ تھی تو تھی تو تھی تو تھی تو تھی نہ تھی تو تھی تو تھی تو تھی تو تھی نہ تھی تو تھی تو تھی تو تھی تو تھی نہ تھی تو تھی تو تھی تو تھی</p>	<p>۱۵۸ تو تھی نہ تھی تو تھی تو تھی تو تھی تو تھی نہ تھی تو تھی تو تھی تو تھی تو تھی نہ تھی تو تھی تو تھی تو تھی تو تھی نہ تھی تو تھی تو تھی تو تھی</p>	<p>۱۵۹ تو تھی نہ تھی تو تھی تو تھی تو تھی تو تھی نہ تھی تو تھی تو تھی تو تھی تو تھی نہ تھی تو تھی تو تھی تو تھی تو تھی نہ تھی تو تھی تو تھی تو تھی</p>
<p>۱۶۰ نہایت کسی سوار کے تن پر زہر نہ تھی کھولانہ ہو جسے کوئی ایسی گرہ نہ تھی</p>	<p>۱۶۱ ان باغیوں نے تیغ کے جوہر بیان ہو جب پھل لگا تو پھل پسر کے خزان ہو</p>	<p>۱۶۲ سرکٹ کے دوجہم سے اکدم میں جا رہا تنِ خنل میں تھر تھم سے ہم میں جا رہا</p>

<p>۱۴۱ کرتا تھا نہ لڑائی کا نہ کشت کھی توئی تھی نہ لڑائی کا نہ کشت نہ لڑائی کا نہ کشت نہ لڑائی کا نہ کشت</p>	<p>۱۴۲ جس نے تھی نہ لڑائی کا نہ کشت جس نے تھی نہ لڑائی کا نہ کشت جس نے تھی نہ لڑائی کا نہ کشت جس نے تھی نہ لڑائی کا نہ کشت</p>	<p>۱۴۳ جس نے تھی نہ لڑائی کا نہ کشت جس نے تھی نہ لڑائی کا نہ کشت جس نے تھی نہ لڑائی کا نہ کشت جس نے تھی نہ لڑائی کا نہ کشت</p>
<p>سر تیغ سوشال قلم کٹے جاتے تھے پیچھے ہی ظالموں کو قلم ہٹے جاتے تھے</p>	<p>ہر شے تھی خوف جانسے خشوع و خضوع میں سچی کیلین بھی زمین تو فلک تھا کسی میں</p>	<p>دم بند خبر دے بھی تھی اس مصافحہ میں تین دن چھپی تھیں خوف مار و غلات میں</p>
<p>۱۴۴ کے ہیں کی تھی بالائے سحاب کے ہیں کی تھی بالائے سحاب کے ہیں کی تھی بالائے سحاب کے ہیں کی تھی بالائے سحاب</p>	<p>۱۴۵ کے ہیں کی تھی بالائے سحاب کے ہیں کی تھی بالائے سحاب کے ہیں کی تھی بالائے سحاب کے ہیں کی تھی بالائے سحاب</p>	<p>۱۴۶ کے ہیں کی تھی بالائے سحاب کے ہیں کی تھی بالائے سحاب کے ہیں کی تھی بالائے سحاب کے ہیں کی تھی بالائے سحاب</p>
<p>اپنے پر دہ کی فکر تھی روح الامیں کو دعوتہ خفا چرخ پیر کو سکتہ زمین کو</p>	<p>تھی موج بحر قہر خدا دار و گیر میں بیل قنا کا جال تھا اسکے خمیر میں</p>	<p>نہرین لہو کی دشت میں پیش کاہ تھیں کشتوں کی غنچاں عطر خوں میں باہ تھیں</p>
<p>۱۴۷ جس نے تھی نہ لڑائی کا نہ کشت جس نے تھی نہ لڑائی کا نہ کشت جس نے تھی نہ لڑائی کا نہ کشت جس نے تھی نہ لڑائی کا نہ کشت</p>	<p>۱۴۸ جس نے تھی نہ لڑائی کا نہ کشت جس نے تھی نہ لڑائی کا نہ کشت جس نے تھی نہ لڑائی کا نہ کشت جس نے تھی نہ لڑائی کا نہ کشت</p>	<p>۱۴۹ جس نے تھی نہ لڑائی کا نہ کشت جس نے تھی نہ لڑائی کا نہ کشت جس نے تھی نہ لڑائی کا نہ کشت جس نے تھی نہ لڑائی کا نہ کشت</p>
<p>پہلے قلم قدم گر بڑکے کو چے بھی بندھتو شعلہ وہ تھی سراسر اعدا سپند تھے</p>	<p>حوشن کو کاٹ جاتی تھی بون آکرا جے پیر اک صبر کھل آتا ہر موج سے</p>	<p>ہو جاتی تھی دو چند ریش و الفقار میں ہوئے تھے سبکے ہاتھ ظالم ایک دار میں</p>



<p>۱۱۱ ظہار و صبر و وفا ایک کلمہ زور آتش و خون و غم و غم کادہ ہے یہ کلمہ زین و زین سیرا شہال قبضہ تیغ ابھی</p>	<p>۱۱۲ دور کے اسے دار و بھوسہ کا نیز سسکے بند کا شہید شہید دور دیا عود کو دینا تو جھجکا پتھر کی تیغ</p>	<p>۱۱۳ ہر لمحہ تیری در و در و در نہایت تیرا تیرا تیرا تیری صد علی تیری تیرا تو تیرا تیرا تیرا</p>
<p>۱۱۴ آدمتی کی تھی کہ روان روئیل تھا ہمیت میں تھا جو دیو تو بیکل میں تھا</p>	<p>۱۱۵ گرتے ہوئے لیا کرنا بکار کو غل پر گیا وہ شیر نے پکڑا شکار کو</p>	<p>۱۱۶ یہ جنگ بختیہ تم پر اندوہ و یاس میں میں بھی کبھی اڑا نہیں اس کی یاس میں</p>
<p>۱۱۷ ظہار و صبر و وفا ایک کلمہ زور آتش و خون و غم و غم کادہ ہے یہ کلمہ زین و زین سیرا شہال قبضہ تیغ ابھی</p>	<p>۱۱۸ دور کے اسے دار و بھوسہ کا نیز سسکے بند کا شہید شہید دور دیا عود کو دینا تو جھجکا پتھر کی تیغ</p>	<p>۱۱۹ ہر لمحہ تیری در و در و در نہایت تیرا تیرا تیرا تیری صد علی تیری تیرا تو تیرا تیرا تیرا</p>
<p>۱۲۰ تو ہی چڑھائی دیکھے حضرت کو دور سے ایا قریب سبط نبی کس غرور سے</p>	<p>۱۲۱ پہچانا بھی شکل کا انکال ہو گیا ایک ایک عضو قرعہ رتاں ہو گیا</p>	<p>۱۲۲ جو زور آج تک تھا خفی وہ جلی ہوا تو خضر خاندان نبی و علی ہوا</p>
<p>۱۲۳ ظہار و صبر و وفا ایک کلمہ زور آتش و خون و غم و غم کادہ ہے یہ کلمہ زین و زین سیرا شہال قبضہ تیغ ابھی</p>	<p>۱۲۴ دور کے اسے دار و بھوسہ کا نیز سسکے بند کا شہید شہید دور دیا عود کو دینا تو جھجکا پتھر کی تیغ</p>	<p>۱۲۵ ہر لمحہ تیری در و در و در نہایت تیرا تیرا تیرا تیری صد علی تیری تیرا تو تیرا تیرا تیرا</p>
<p>۱۲۶ سمجھائی یہ کہ ابن علی ہے جلال پر حکد کیا شفی نے محمد کے لال پر</p>	<p>۱۲۷ ساتون طبق زمین کے تیرے ملکے ابر و شفی کے پاتون کو ناخن ہو ملکے</p>	<p>۱۲۸ ان حادثوں میں جنگ عجب کا مقام ہے لے فاطمہ کے لال یہ تیرا ہی کام ہے</p>



۱۶۷  
درد کی آگ میں شاہ جہاں  
میں کیا کرے کہ وہی  
دل پر ہے جو عینیت

۱۶۸  
میرزا غلام احمد علی  
نور علی خاں صاحب  
جلیہ

۱۶۹  
حضرت کا خلیفہ نور علی  
اشتیاقی صاحب  
نور علی خاں صاحب

۱۷۰  
کیا خاک ہو جیہ غم جو  
ہاں کہ لڑا تو سب کا یہ صدقہ حضور کا

۱۷۱  
رحم آئینہ آکا نہ جھوٹا  
تغ علی غمور وک لیا کیا غضب کیا

۱۷۲  
بجائی پسر کی خاک شہ خاص  
بابائے سفر از کیا ہے غلام کو

۱۷۳  
نور علی خاں صاحب  
نور علی خاں صاحب  
نور علی خاں صاحب

۱۷۴  
نور علی خاں صاحب  
نور علی خاں صاحب  
نور علی خاں صاحب

۱۷۵  
نور علی خاں صاحب  
نور علی خاں صاحب  
نور علی خاں صاحب

۱۷۶  
سرو کی حق کی راہ میں فانی  
میر کریم لٹیں مگر امت کو چین ہو

۱۷۷  
روٹی چھلکے گھر تو سنبھالی  
بے آپے کسی سو یہ پالی نجائی

۱۷۸  
بیان یہ جھوٹو نہ فاطمہ کے نور عین کو  
لیجا د اپنے ساتھ نجف میں حسین کو

۱۷۹  
نور علی خاں صاحب  
نور علی خاں صاحب  
نور علی خاں صاحب

۱۸۰  
نور علی خاں صاحب  
نور علی خاں صاحب  
نور علی خاں صاحب

۱۸۱  
نور علی خاں صاحب  
نور علی خاں صاحب  
نور علی خاں صاحب

۱۸۲  
پھر ذوالفقار عید صفر سے کام لو  
کنسے گما کہ ہاتھ لڑائی سے تمام لو

۱۸۳  
حضرت بغیر کو نسی صورت حیات کی  
رانڈ آج ہو گئی ہو دھن لیکات کی

۱۸۴  
دن کو تو کر لاکے شہیدوں کو روٹنگ  
راؤ کو تو گرو آ کی تربت کے سوچنے



<p>۱۳۱۷ھ خبر پہنچ کر غم میں نیند طاق کلام میدار جی میں سکو ت میں نہ بیا کام زینب بی زین ہر سحر کمال کا مقام</p>	<p>۱۳۱۷ھ گر دین چھوڑ کر پڑی شہنشاہی شام میرے جی پر ارادہ رکشاہ تشہ کام خون میں قبار سوار کی تو پھر گناہ نام</p>	<p>۱۳۱۷ھ کرتا تھا دار و جویوں دار کا سب سہا نیو لے تم کہنے کی ذرعت نہ بھلا نیز دین خون کی کے تو اس کا کھلا کلام نیشہ تیرا نہ وہ دیکھو کے ماوار</p>
<p>۱۳۱۷ھ خبر قریب زانو کا ل قریب ہے آج امتحان صبر حسین غریب ہے</p>	<p>۱۳۱۷ھ تینہن علی کے لال کے شاہ زیب گلکین چھائی کے پاریزو نکلی نوکین گلکین</p>	<p>۱۳۱۷ھ یقین تختیان ستم کی شہ خوشحال پر چلتے تھے سنگ فاطمہ ہر کے لال پر</p>
<p>۱۳۱۷ھ چاہوں تو کہ میں فاطمہ بی بی کا لیکن کیا میں نے غریبی کو اختیار نظروں کے ترابو نہ اکا یاد کار یار و نجات است محبوب کو یاد کار</p>	<p>۱۳۱۷ھ تھوڑے کھیلے برہنہ شاہ دینی پیر تھوڑے کھیلے لکھنؤ نازنین پیر داسن میر حسین پیر حسین پیر پہلو پہنچ سیدی پیر حسین پیر</p>	<p>۱۳۱۷ھ پیشہ میری مدد بھی بہشت مبارک شام تھے دینار از غم فقط سستی زبان تھوڑے کھیلے لکھنؤ نازنین پیر غافل تھوڑے کھیلے لکھنؤ نازنین پیر</p>
<p>۱۳۱۷ھ جو لطف رحم میں ی نہیں وہ عتائین ہر عاجزی پسند خدا کی جناب میں</p>	<p>۱۳۱۷ھ داغوں سے خون کے زخمان لہذا تھا شکل ضریح سینہ اقدس نگار تھا</p>	<p>۱۳۱۷ھ بسٹھانجا بیگم خلف بو تراب سے لودہ قدم حسین کے نکلے رکاب سے</p>
<p>۱۳۱۷ھ نہیں مایوں ناری عاید گلاب سے خبردار طبع نہ است یہ تیغ سے</p>	<p>۱۳۱۷ھ جو بھی مویں زلف کھنکھن در کھنکھن جبر سے لعل سے جدا اور دم نہ جدا دیکھتے تھے بیو باز جدا تیغ نہ جدا کرت کرتے ہو گیا تھا ہر اکھنکھن</p>	<p>۱۳۱۷ھ سوار کی بھی نہ اگر تھادہ تشہ لب نہیں کسی کا چل گیا بیو بیو غضب دل زخمی ہو گیا تو ہوا درن درن بے غش کھاتے صدر زین کی سرور و لب</p>
<p>۱۳۱۷ھ دو رخ ہو دور کوثر و جنت قریب ہو میں فرج ہوں تو ہوں افسانہ حبیب ہو</p>	<p>۱۳۱۷ھ سیپارہ تھانہ صدر فقط اس جناب کا پتہ نہ کہ درق درق تھا خدا کی کتاب کا</p>	<p>۱۳۱۷ھ ہو نچی ملک پہ آہ شہ شرفین کی آئی صد ازین سی ہی ہر حسیں کی</p>

<p>۱۳۱ بہارِ گلشنِ ابرار دورانِ بینِ کجی چکے شاہِ امار دورِ سنجانے کے لیے شاہِ در افتاد مستوتِ یہ زمین چوکم کردگار</p>	<p>۱۳۲ بہارِ گلشنِ ابرار تغینِ کجی چکے شاہِ امار مستوتِ یہ زمین چوکم کردگار کیا یہ زمین چوکم کردگار</p>	<p>۱۳۳ بہارِ گلشنِ ابرار کجی چکے شاہِ امار مستوتِ یہ زمین چوکم کردگار کیا یہ زمین چوکم کردگار</p>
<p>نہیں تھیں گے نہ یہ درد مند ہو اواضِ کربلا سے ملے بلسند ہو</p>	<p>بیکس یہ کھینچ کھینچ کے خیرِ عدو جھکے ہاتھوں کو ٹیک کر شہِ دین قبلہ دھکے</p>	<p>خبر کو ایدم کے لیے آہ روک لے یہ خون بھری عبا مری لند روک لے</p>
<p>۱۳۴ بہارِ گلشنِ ابرار بہارِ گلشنِ ابرار بہارِ گلشنِ ابرار بہارِ گلشنِ ابرار</p>	<p>۱۳۵ بہارِ گلشنِ ابرار بہارِ گلشنِ ابرار بہارِ گلشنِ ابرار بہارِ گلشنِ ابرار</p>	<p>۱۳۶ بہارِ گلشنِ ابرار بہارِ گلشنِ ابرار بہارِ گلشنِ ابرار بہارِ گلشنِ ابرار</p>
<p>دولتِ نبی و قاطعہ و مرتضیٰ کی ہے داسن میں لے اسے یہ امانتِ خدا کی ہے</p>	<p>آیانہِ رحمِ کبیرہ شاہِ شہید پر لڑا تو رکھا شفیق نے کلامِ مجید پر</p>	<p>غصے سے آیتن کو چڑھا نیکالین خبر گوے شہِ پھرا لے لگا لین</p>
<p>۱۳۷ بہارِ گلشنِ ابرار بہارِ گلشنِ ابرار بہارِ گلشنِ ابرار بہارِ گلشنِ ابرار</p>	<p>۱۳۸ بہارِ گلشنِ ابرار بہارِ گلشنِ ابرار بہارِ گلشنِ ابرار بہارِ گلشنِ ابرار</p>	<p>۱۳۹ بہارِ گلشنِ ابرار بہارِ گلشنِ ابرار بہارِ گلشنِ ابرار بہارِ گلشنِ ابرار</p>
<p>از خونِ کین در وہونہ کین میر لال کے لوگو آمار و کھوٹیسو باز و سبھال کے</p>	<p>بولا وہ مثلِ بید زمین تھر تھراتی ہے کوئی تو پیتی ہوئی نیسے سے آتی ہے</p>	<p>کر تا ہے شمر ذبح دو عالم کے شاہ کو حضرت پکارتے ہیں رسالتِ نبیہ کو</p>

<p>بیان کن مگر کیا سپر قاطعہ کمر کتنے تھے مہر طعنے اگر لکھنا تھا کلام</p>	<p>چلائی اڑھٹھ خالک ناما مدد کو ایمان خدا کیوڑا طے تشریف جلد لادو مجبوری احسین کو تو خوش بین چلاو</p>	<p>کے بانی دودھ دانی تھی بکریاں کے گدے تھے ردا کے سوا اور کاجاب پیدا یہ تھا کہ اس بین بمان کو قضا</p>
<p>کب دیکھے کہ لاش غریب لوطن اٹھے شیر مگر کیا جانے اٹھے پنجن اٹھے</p>	<p>ہو ہو کوئی نہیں جو سنبھالے حسین کو ای دوا بھلا تھی پچالے حسین کو</p>	<p>تھی آگے آگے چاد عصمت رکی ہوئی بکھرے تھے سر کے بال کمر تھی جھکی ہوئی</p>
<p>ہزار مگر نہیں زبان پر خدا خدا بجز ہر بین کوئی کا سب ترستا دلدار می و محبت و دیواری و وفا معدوم اور بصورت عفتا کر کیا</p>	<p>ای دوا بھلا تھی بکریاں کے گدے تھے ردا کے سوا اور کاجاب پیدا یہ تھا کہ اس بین بمان کو قضا</p>	<p>خالی نظر چلے ذرا بھلا شاہ چلائی کمر پیٹے کے بین بکریاں جہاں اگر ازین پر عشق با لگا اگر بالکل مگر چھوڑا کاشک ماہ</p>
<p>گستاخ ہو کے عرض کیا ہی معاف ہو ہنے تو ایک دل کو نہ دیکھا کہ صاف ہو</p>	<p>مین بنت فاطمہ ہوں جو بھائی کو یاد کی تری ستموں کو آنکھوں سے اپنے لگاؤ کی</p>	<p>رکھی حواسے تھکے پر امام کے ریتی بہ گڑ پڑی وہ کیجے کو تھام کے</p>
<p>کے بانی دودھ دانی تھی بکریاں کے گدے تھے ردا کے سوا اور کاجاب پیدا یہ تھا کہ اس بین بمان کو قضا</p>	<p>چلائی اڑھٹھ خالک ناما مدد کو ایمان خدا کیوڑا طے تشریف جلد لادو مجبوری احسین کو تو خوش بین چلاو</p>	<p>کے بانی دودھ دانی تھی بکریاں کے گدے تھے ردا کے سوا اور کاجاب پیدا یہ تھا کہ اس بین بمان کو قضا</p>











<p>۵۳۵ بہارِ بختی زناہ صدابا انوکی ماریہ صحتی کا دھڑکنے کا شوق نقصان نہ کما بیوی کو تے میں ہند دردی علی صحتی کو بیوی</p>	<p>۵۳۶ مندی کو بچھو دھلیں اسیدال دہ مہی کا چارہ بریں کسبھین مال رونی نہ زبانی نہیں چھو چھو</p>	<p>۵۳۷ نور کے سید کو جو خضر ادھ کا کپڑے کھا کے کی با بیوی بہارِ بختی کا علی صحتی نہا شوق کر نہ زبانی</p>
<p>۵۳۸ اشکو نسیر رخ پاک کو دھو نیلے شہیر پر دیکے قریب آنے رو نیلے شہیر</p>	<p>۵۳۹ طاقت ہی مری آپ کو میں لوگ کو گلی رو کا تھا انھیں کب جو انھیں دیک کو گلی</p>	<p>۵۴۰ مطمط کے ہراک رائد کو بھیج تے شہیر رو تے ہوس مقتل کر چلے جاتے شہیر</p>
<p>۵۴۱ کیا حال ہو جانی تھے صورت کو بلاؤ حضرت کما با لکھ بکس کو بلاؤ گروا کیے طلبی کر</p>	<p>۵۴۲ فرزندِ عالم کو رضا نہ چاہا بیکر علی صحتی کو نہ نہایا آقا تھے خدای دیدار کھایا</p>	<p>۵۴۳ اقل کے قریب سر کو کھجور آنسو کو توبہ پہلے کو تے مضموم کو چھاتی سے لگے کو تے اضحیٰ کو دوا اپنی اور کھجور</p>
<p>۵۴۴ شہیر طلبکار رضا مندی رہا ہے سرکارِ خدا میں علی صحتی طلب ہے</p>	<p>۵۴۵ برگشتہ یکا یک مری تقدیر ہوئی ہے لوٹدی سے جلا کو نسی تقصیر ہوئی ہے</p>	<p>۵۴۶ رو تے تھے یہ صدمہ تھا شہ جن دیکھ کر بچے کو کبھی دیکھتے تھے گا ضلک کو</p>
<p>۵۴۷ نورانی نہ دین کر ای با لکھ بکس شرمندہ بہشت تھے فرزندِ شہیر کیا سائین میں آؤں کہ میں ہو کھجور</p>	<p>۵۴۸ فرزندِ عالم کو رضا نہ چاہا بیکر علی صحتی کو نہ نہایا آقا تھے خدای دیدار کھایا</p>	<p>۵۴۹ نورانی نہ دین کر ای با لکھ بکس شرمندہ بہشت تھے فرزندِ شہیر کیا سائین میں آؤں کہ میں ہو کھجور</p>
<p>۵۵۰ دودھ کا بڑھاتی یہ مرد کلین ہوس ہی حائق نے بلایا ہی تبھر کیا مرا بس ہی</p>	<p>۵۵۱ بے غسل و کفن خاک پہ لال ہمارا جو حال ہی اکبر کا دی حال ہمارا</p>	<p>۵۵۲ حاضر ہو میں خضر مری گردن سوا دود پر حقوڑا سا پانی مرنے کو ملا دود</p>

[illegible]













<p>۱۷۴          زخمی بنو ایسی نہ کوئی تن میں جگہ تھی          بان خنجر خود کار کی گرد نہ جگہ تھی          رخصت ہوئے تھے تلواریں اور اس کا          جلاوٹے لکھ کر دے جس طرح تھی          زخمی بنو ایسی نہ کوئی تن میں جگہ تھی</p>	<p>۱۷۵          عباس تو تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے          دان آئین تیار ہوئے نہ تھے نہ تھے          کبیر کی مدد کو سرور و فضل تھے نہ تھے</p>	<p>۱۷۶          سجاد کو گاہ مری حال سے کہہ دے          جابا توے میکس کو زبانی کہہ دے          طالب بن تھے لاش مری یوگی بیاں          کفایت تھی نہ تھی نہ تھے نہ تھے</p>
<p>۱۷۷          خود بین اور جاوید طرے چھوٹے          اس صوفیہ میں اس جگہ تھی          زخمی بنو ایسی نہ کوئی تن میں جگہ تھی          بان خنجر خود کار کی گرد نہ جگہ تھی</p>	<p>۱۷۸          قندلے تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے          جبریل نے قدر سے کہہ دے نہ تھے نہ تھے          اور ہاتھ کو گردن میں نہ تھے نہ تھے</p>	<p>۱۷۹          خاصان خدا کے لیے ایدا و محن ہو          بندھوا یو گردن کہ یہ داد اکا چلن ہو          کما حقہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے          کما حقہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے</p>
<p>۱۸۰          دیبا کی تازی کی طوت دیکھی تھی          جلاوٹے تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے          زخمی بنو ایسی نہ کوئی تن میں جگہ تھی          بان خنجر خود کار کی گرد نہ جگہ تھی</p>	<p>۱۸۱          گداز تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے          فدا کیا تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے          رخصت ہوئے تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے</p>	<p>۱۸۲          خالی اس کی جگہ تھی نہ تھے نہ تھے          بان قلیہ عالم پر عدد و نو تھے نہ تھے          زخمی بنو ایسی نہ کوئی تن میں جگہ تھی          بان خنجر خود کار کی گرد نہ جگہ تھی</p>
<p>۱۸۳          تلواریں سے بھائی کو پچائے نہیں بھائی          ہم گھوڑے کرتے ہیں تم تے نہیں بھائی          زخمی بنو ایسی نہ کوئی تن میں جگہ تھی          بان خنجر خود کار کی گرد نہ جگہ تھی</p>	<p>۱۸۴          اس تیغ لے دج کو جلا دے ہٹھکا          قاتل تری اسوار کی چھاتی یہ ہٹھکا          زخمی بنو ایسی نہ کوئی تن میں جگہ تھی          بان خنجر خود کار کی گرد نہ جگہ تھی</p>	<p>۱۸۵          زخمی بنو ایسی نہ کوئی تن میں جگہ تھی          بان خنجر خود کار کی گرد نہ جگہ تھی          زخمی بنو ایسی نہ کوئی تن میں جگہ تھی          بان خنجر خود کار کی گرد نہ جگہ تھی</p>

<p>۹۸</p> <p>جسے قید میں رکھا گیا تھا وہاں سے نکل کر اپنے گھر میں پہنچا تو وہاں بہن سہیلیوں کے ساتھ بیٹھ کر پڑھ لکھ رہی تھیں۔</p>	<p>۹۹</p> <p>میں نے کون کون کیا کیا کر دیا میں نے اس کا حال معلوم کیا میں نے اس کی خبر لی میں نے اس کی خبر لی</p>	<p>۱۰۰</p> <p>خانے کو بیل بیل کر کے خاتون سے دعا مانگ کر اور خاتون سے دعا مانگ کر اور خاتون سے دعا مانگ کر اور</p>
<p>۱۰۱</p> <p>تینوں کے تالے باپ کو ملتی تھی چھاتی سے لپٹنے کو ملتی تھی</p>	<p>۱۰۲</p> <p>لاشیں یہ ادھر ٹوٹ پڑی تھیں لپٹنے لگی پوشاک حسین ابن علی کی</p>	<p>۱۰۳</p> <p>انکھوں سے مزار شہر دلگیر کو دیکھیں اس سال میں بس روئے شہر کو دیکھیں</p>
<p>۱۰۴</p> <p>میں نے اس کو بچا کر لیا میں نے اس کو بچا کر لیا میں نے اس کو بچا کر لیا میں نے اس کو بچا کر لیا</p>	<p>۱۰۵</p> <p>میں نے اس کو بچا کر لیا میں نے اس کو بچا کر لیا میں نے اس کو بچا کر لیا میں نے اس کو بچا کر لیا</p>	<p>۱۰۶</p> <p>سلام کہہ کر میں نے اس کو بچا کر لیا میں نے اس کو بچا کر لیا میں نے اس کو بچا کر لیا</p>
<p>۱۰۷</p> <p>فرزند کے پہلو سے نہ بیٹھتے تھے محمد گر کر کے تو اس سے لپٹتے تھے محمد</p>	<p>۱۰۸</p> <p>دستانے کٹے ہاتھوں سے غازی کے اٹارے بیدنیوں نے جوڑے بھی غازی کے اٹارے</p>	<p>۱۰۹</p> <p>میں نے اس کو بچا کر لیا میں نے اس کو بچا کر لیا میں نے اس کو بچا کر لیا میں نے اس کو بچا کر لیا</p>
<p>۱۱۰</p> <p>میں نے اس کو بچا کر لیا میں نے اس کو بچا کر لیا میں نے اس کو بچا کر لیا میں نے اس کو بچا کر لیا</p>	<p>۱۱۱</p> <p>میں نے اس کو بچا کر لیا میں نے اس کو بچا کر لیا میں نے اس کو بچا کر لیا میں نے اس کو بچا کر لیا</p>	<p>۱۱۲</p> <p>میں نے اس کو بچا کر لیا میں نے اس کو بچا کر لیا میں نے اس کو بچا کر لیا میں نے اس کو بچا کر لیا</p>
<p>۱۱۳</p> <p>سینہ چو با تیر و نکی سر بیان کل میں سر کھوئے ہوئے قاتل پر بیان کل میں</p>	<p>۱۱۴</p> <p>عربان تعابدن خاکہ بھی پشت بہار خاتم کیلے کاٹ لی انگشت بہار</p>	<p>۱۱۵</p> <p>میں نے اس کو بچا کر لیا میں نے اس کو بچا کر لیا میں نے اس کو بچا کر لیا میں نے اس کو بچا کر لیا</p>



<p>۴۷</p> <p>سید عالمؑ کی شان و شانِ مبارک          فرشتے ان کے چہرے شاہ شریف          کریمؑ کی شان و شانِ مبارک          کریمؑ کی شان و شانِ مبارک</p>	<p>۴۸</p> <p>کس طرح چلے جوں چلے جوں          چلے جوں چلے جوں چلے جوں          چلے جوں چلے جوں چلے جوں          چلے جوں چلے جوں چلے جوں</p>	<p>۴۹</p> <p>سید عالمؑ کی شان و شانِ مبارک          فرشتے ان کے چہرے شاہ شریف          کریمؑ کی شان و شانِ مبارک          کریمؑ کی شان و شانِ مبارک</p>
<p>۵۰</p> <p>زوالِ شمس تھا توں گریو کی جلی تھی          شرفِ شان تھا ملک در زمین جلی تھی</p>	<p>۵۱</p> <p>لانا کو نسا رکھ کو نسی جفا نولی          مگر زبان کبھی شکوہ سی آشا نولی</p>	<p>۵۲</p> <p>حسینؑ امام تو گھوڑیہ لگانے لگے          قریب آئے عذوبہ چشیاں لگانے لگے</p>
<p>۵۳</p> <p>کھڑا تھا وہ کھڑا رہا نہ کیا گیا          نہ کوئی یار تھا اس وقت نہ کوئی یار</p>	<p>۵۴</p> <p>رفیق آنکھوں کے پہنچے سید          جیجا قاسمؑ کو دیکھ کر دیکھ کر</p>	<p>۵۵</p> <p>ایک شاہ اور تھا جبر کا حکم          کوئی لگا تھا تیرے کمر پہ تیرے کمر</p>
<p>۵۶</p> <p>کابا بیاہ مبارک سو نکلی جانی تھی          زبان پیاسکی شدت لڑ لڑھائی تھی</p>	<p>۵۷</p> <p>ہزار بچہ میں گو جان درد مند ہی          رضا خالق اکبر مگر پسند ہی</p>	<p>۵۸</p> <p>نجات آیت عاصی کی جاہلی تھی حسین          جو کچھ بانیؑ کا تھا نبی تھی حسین</p>
<p>۵۹</p> <p>نورِ نورِ نورِ نورِ نورِ نور          نورِ نورِ نورِ نورِ نورِ نور</p>	<p>۶۰</p> <p>نورِ نورِ نورِ نورِ نورِ نور          نورِ نورِ نورِ نورِ نورِ نور</p>	<p>۶۱</p> <p>نورِ نورِ نورِ نورِ نورِ نور          نورِ نورِ نورِ نورِ نورِ نور</p>
<p>۶۲</p> <p>کبھی دیکھیں ہلکا تھا کہ جبین سے لہو          امام پوچھتے جاتے تھے آئین لہو</p>	<p>۶۳</p> <p>حرم کا دھیان تھا نہ غم تھا نہ ہوا          فقط خیال تھا ہے گناہگار و گنا</p>	<p>۶۴</p> <p>دکھاتے زورِ امت تو پھر قیامت تھی          عجیب سہل کی امت شہ کو آفت تھی</p>



<p>۴۱۰ نہ مارو بجو دو عالم کا بادشاہ ہو نہیں خدا گواہ ہے سید ہوانیگناہ ہو نہیں</p>	<p>۴۱۱ نہ نہ سنا تھا میں نام کی تقریر کھڑی تھی دیر ہی پر کھڑا ہوا</p>	<p>۴۱۲ میں نے تجھے بھیجی تھی مانی مالہ داری میں نے تجھے بھیجی تھی مانی مالہ داری</p>
<p>۴۱۳ میں نے تجھے بھیجی تھی مانی مالہ داری میں نے تجھے بھیجی تھی مانی مالہ داری</p>	<p>۴۱۴ میں نے تجھے بھیجی تھی مانی مالہ داری میں نے تجھے بھیجی تھی مانی مالہ داری</p>	<p>۴۱۵ میں نے تجھے بھیجی تھی مانی مالہ داری میں نے تجھے بھیجی تھی مانی مالہ داری</p>
<p>۴۱۶ میں نے تجھے بھیجی تھی مانی مالہ داری میں نے تجھے بھیجی تھی مانی مالہ داری</p>	<p>۴۱۷ میں نے تجھے بھیجی تھی مانی مالہ داری میں نے تجھے بھیجی تھی مانی مالہ داری</p>	<p>۴۱۸ میں نے تجھے بھیجی تھی مانی مالہ داری میں نے تجھے بھیجی تھی مانی مالہ داری</p>
<p>۴۱۹ میں نے تجھے بھیجی تھی مانی مالہ داری میں نے تجھے بھیجی تھی مانی مالہ داری</p>	<p>۴۲۰ میں نے تجھے بھیجی تھی مانی مالہ داری میں نے تجھے بھیجی تھی مانی مالہ داری</p>	<p>۴۲۱ میں نے تجھے بھیجی تھی مانی مالہ داری میں نے تجھے بھیجی تھی مانی مالہ داری</p>



[illegible]

<p>مرثیہ سنبھلنے کا جو وہ تھا فدا لیا کھینچا تو کھینچ کر تھا مرنے پر وہ بچا آئینہ پہلو پر رکھ دینا نہ مارا تو کھینچا وہ خباب رسول کا کیا</p>	<p>مرثیہ شان و جلال سے سبیل نبی نے کھینچا کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچا غش و تاریکی سے کھینچ کر کھینچا غلام کا دل سے اور بار کھینچ کر کھینچا</p>	<p>مرثیہ کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچا سوار دوزخ سے کھینچ کر کھینچا گر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچا دوزخ کا کھینچ کر کھینچ کر کھینچا</p>
<p>نیکانے اس کی جو سینے میں درد ہو نیلگا تو نہ کا چہرہ پر نور زرد ہونے لگا</p>	<p>خدا جو گھوڑی سے وہ نامدا ہو نیلگا تو زوالِ جناح بھی گردن جھکا کر نیلگا</p>	<p>خدا لکھ رہا جو یہ نیچان زمین پہ گرا یقین سمجھ لے کہ بس آسمان میں پہ گرا</p>
<p>مرثیہ نہ سچ بھی باز آئے تھے تھکے تھکے کسی نے فرق مبارک لیا کھینچ کر ابا غفور ایچین کمان میں جو تیر لگا یا اسکو کھینچ کر کھینچ کر</p>	<p>مرثیہ ایچین کمان میں کھینچ کر کھینچ کر کرا لی فاطمہ ہر کی یہ صدا ناگاہ خدا کے شکر بھی لیتے آئیو ہم ام</p>	<p>مرثیہ سے رسول تھا کھینچ کر کھینچ کر گر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچا کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچا</p>
<p>وہ ماتھا چاند سا یون سر کا نشا ہوا کہ ایشیت سری وہ تیر ستم روانہ ہوا</p>	<p>دو مائی پر مرا پیارا زمین پہ گرتا ہی خدا کے عرش کا تارا زمین پہ گرتا ہی</p>	<p>زمین پہ گر کے جو سلطان بگڑ ہو ویگا مرے حسین کے زخم جہنم درد ہو ویگا</p>
<p>مرثیہ وہ زخم کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچا کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچا</p>	<p>مرثیہ کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچا کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچا کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچا</p>	<p>مرثیہ کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچا کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچا کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچا</p>
<p>وہ برہمچی سینہ شیر کے جو پار ہوئی تو روح فاطمہ مرقدین بقرار ہوئی</p>	<p>شہید لال مرا بیگناہ ہوتا ہے مدد کرو کہ مرا گھر تباہ ہوتا ہے</p>	<p>خدا کے دوست ایسا پیار کرتا تھا نہ سزا تھا تا جت تک نہ یہ اترتا تھا</p>

<p>۱۰۰</p> <p>آہستہ آہستہ صدف کی صلا نہیے ہیں ناز عارضین چہ بیک مومین باہی جا آب شہید عالم</p>	<p>۱۰۱</p> <p>چرخِ مژگانِ قمر کی تیر کیسے کہیں کہیں نہ تو تیر بہرِ عریٰ و غریب کی جا پڑی صلی</p>	<p>۱۰۲</p> <p>اب آگے حال کہوں کیا گلو و خنجر کا انیس تارہ ہو غم تاجہ شہر سرد کا</p>
<p>۱۰۳</p> <p>یوسفؑ فریادِ حقِ حضرتِ خلیفہ کہا تیرا سہو انبؤہ قدر ہے پیر کہا خلیفہ حضرتِ خلیفہ مارے</p>	<p>۱۰۴</p> <p>زینبؑ زینبؑ دیکھو شہرِ نبویؐ افروزِ شہرِ نبویؐ کی ناظرِ نبویؐ کلے خرمِ پیرِ زینبؑ کی ناظرِ نبویؐ</p>	<p>۱۰۵</p> <p>وہ سارہ کے وہ تیر تم بکنے لگا لگے میں آگے رکادم ہو پکنے لگا</p>
<p>۱۰۶</p> <p>پہلے پہلے بھائی کا زینبؑ نظر مکمل کیسے ہے پروردگار کی نظر پکارا گو و حشرِ خدا زاد</p>	<p>۱۰۷</p> <p>نہا اسچی و غم بن سکدہ صلا پتھر سے اپنا چہرہ کیسے کیسے تشانِ دو جہاں و جہاں کیسے کیسے</p>	<p>۱۰۸</p> <p>کسی کے پینے روئے کا ستِ خیال کو سموئے گھوڑوں کے لاشہ بھی پا مال کو</p>

بات کی جب بھول نہ تھی  
منکر نے جب نہ چھوڑا کھل

مقطعہ احمد کا سر  
نسل اور دوش کی نزل  
تبدیلین پیل کی بون  
میں سے زندیان زنی بون  
فلوں سے ناز کی کلا چل چلی گیا

شہ اساتیس نہ دیکھا عطر  
گیا دنیا سے وہ بیدل گیا

جو گیا دنیا سے وہ بیدل گیا  
میں نے غلط عیاں علی  
میں نے غلط عیاں علی  
میں نے غلط عیاں علی  
میں نے غلط عیاں علی  
میں نے غلط عیاں علی

فلک اندر تخت بربطیہ علی  
جلوہ نراق ہوا دل کھل گیا

پتھن کا واسطہ دیکر انیس  
خود سے تینے مانگا بل گیا

رباعی شش پانی پوچھو  
گل کی پیل کی خوش دانی پوچھو  
وی خم سے لطف لکھ دانی پوچھو

تویر کلام حق سمجھتا ہو کلیم  
موسیٰ کی روزن ترانی پوچھو

رباعی  
دولت کی نہ خواہش ہو نہ عیاں پوچھو  
نہ مال نہ اسباب نہ گھر چاہے پوچھو

جو زریب آخرت ہو وہ خشک نہ ہو  
بلان اک تری رحمت کی نظر چاہے پوچھو

رباعی  
کیا رہو سلطان مجازی کا ہے  
کیا غر شرف امام غازی کا ہے  
محبوب کا نشان دیکھ کر کب رتے تھے  
نیز پیر یہ کسی نازی کا ہے

رباعی  
بیدار نہیں جو حضرت پرستم ہوتے تھے  
نہ اور علی اشکون سے خود دھرتے تھے  
میں نے کہیں ہوئے غیب خدا روئے تھے  
میں نے کہیں ہوئے غیب خدا روئے تھے

رباعی  
میں نے کہیں ہوئے غیب خدا روئے تھے  
میں نے کہیں ہوئے غیب خدا روئے تھے  
میں نے کہیں ہوئے غیب خدا روئے تھے  
میں نے کہیں ہوئے غیب خدا روئے تھے

<p>۴۰ چشمہ کی ساق سے شیشہ کی جگہ کی طرح کھینچ کر دیکھ سو کہ فکرت کی چاکر صد افریقہ کی</p>	<p>۴۱ چشمہ کی ساق سے شیشہ کی جگہ کی طرح کھینچ کر دیکھ سو کہ فکرت کی چاکر صد افریقہ کی</p>	<p>۴۲ چشمہ کی ساق سے شیشہ کی جگہ کی طرح کھینچ کر دیکھ سو کہ فکرت کی چاکر صد افریقہ کی</p>
<p>۴۳ آخر ہر رات حمد و ثناء خدا کرو اٹھو قرینہ حسی ادا کرو</p>	<p>۴۴ زنگین غلامین و شہ کمرن کسے ہوئے شک و زیادہ عطرین کپڑے ہوئے</p>	<p>۴۵ لہو زہ شاعران عرب تھے سب پتے لبوں کے وہ کرناک سے جڑے ہوئے</p>
<p>۴۶ ہاں خون پہ لکھا آج محمد کی گندہ کی شب فراق دن آج</p>	<p>۴۷ وقت ہر من گزشتہ دل سے دور نیافش حق شامی و غم غم</p>	<p>۴۸ پیدا ہونے سے پہلے ہی بد علمان دل میں چینی غلامی کی</p>
<p>۴۹ ہم وہ ہیں ہم کرینگے ملک و واسطے راہیں تو پکے کالی ہیں سب کے واسطے</p>	<p>۵۰ کانو کو حسن صوت سے خط بردارے باتوں میں وہ نمک کے نو کو مزارے</p>	<p>۵۱ پتھر میں ایسے لعل صدف میں گہر نہیں خوردن کا قول تھا کہ ملک میں شیر نہیں</p>
<p>۵۲ میں نے یہ صبح مبارک کی شام کے بعد نہ گزرا روز و نیل نیل</p>	<p>۵۳ سازت بڑا بڑا فلک سے تبت دلیر عالم نقش سب میں یگانہ غامین</p>	<p>۵۴ پہلی نہ تھا تو جو کچھ کہیں فلک تبت بابیک اس میں نظر سے تھے آفتاب</p>
<p>۵۵ سب میں مجید عمر یہ غلام جاوید تھے دنیا سے جو شہید تھے سر خروید تھے</p>	<p>۵۶ دنیا کو بیچ پوچھ سہا پاتھے ہیں دریاد دلی سے بھر کو قطر آتھے ہیں</p>	<p>۵۷ مہتاب سے خوش کی صفا اور ہو گئی مٹی سے آئینوں میں جلا اور ہو گئی</p>



<p>۱۷۱ جنگل کے غریبوں کے لئے حضرت خیر الدین سال قائم السکون علی اکبر انور اسجا مقصیل سلم جھپٹنے نہ مال</p>	<p>۱۷۲ تو کائنات فتنہ تر فتنہ کا نہی ہر وقت یہ صنعتیں عاجز ہے کجا تیرے شعلے ان عشقوں کو پائے کمان کا</p>	<p>۱۷۳ کہہ کر دیکھا چاروں طرف سبحان ربنا کی صد تہی علی العزم جاری وہ جاری عبادت کی</p>
<p>۱۷۴ سکے خون کا نور سپر برین یہ تھا اٹھارہ آفتابہ کما غنچہ زمین پہ تھا</p>	<p>۱۷۵ عالم تھا محو قدرت رب عباد پر مینا کیا تھا دادی مینو سوا د پر</p>	<p>۱۷۶ کچھ گل فقط نہ کرتے تھے ریل کی طرح ہر خانہ کو بھی نوک زبان تھی خدا کی طرح</p>
<p>۱۷۷ دو جادوہ جھانکنا اور دہانہ یک جھپٹے کسی آری گویا جھلک پید اگلوں سے فطرت الدن کا طور وہ جا بجا درخشاں ہو جہان طہور</p>	<p>۱۷۸ وہ نور اور دہانہ شمع گداورہ فضا مزارج و گہک جو عمارتوں کی صفا وہ جوش گل نہ مار نہ رخاں جھونکا سردی جگہ پر تھی صبح کی ہوا</p>	<p>۱۷۹ ایں اور کس باغ اٹھ لکے تھے تھی پاؤں سے پائے تھے رازن متناہ پاؤں سے پائے تھے رازن متناہ پاؤں سے پائے تھے رازن متناہ</p>
<p>۱۸۰ گلشن نخل تھے دادی مینو سامنے جنگل تھا بسا ہوا چھو لو کی باس</p>	<p>۱۸۱ چھو لو کے سبز سبز شجر سرخ پوش تھے نخل بھی نخل کے سید گل فروش تھے</p>	<p>۱۸۲ طائر نوامین مست ہر ن سبزہ زار میں نخل کے شیر کوئی ہر خوشی چھار میں</p>
<p>۱۸۳ نہی تھی ہر چیز ہر کار کا نہی تھی ہر چیز ہر کار کا نہی تھی ہر چیز ہر کار کا نہی تھی ہر چیز ہر کار کا</p>	<p>۱۸۴ نہی تھی ہر چیز ہر کار کا نہی تھی ہر چیز ہر کار کا نہی تھی ہر چیز ہر کار کا نہی تھی ہر چیز ہر کار کا</p>	<p>۱۸۵ نہی تھی ہر چیز ہر کار کا نہی تھی ہر چیز ہر کار کا نہی تھی ہر چیز ہر کار کا نہی تھی ہر چیز ہر کار کا</p>
<p>۱۸۶ ہر نخل تھے گہر کیا تار تھے ہر نخل تھے گہر کیا تار تھے</p>	<p>۱۸۷ خوابان تھے زیر گلشن زیر آواز کے اشنم نے بھر دیے تھے گلوں کا گیسو</p>	<p>۱۸۸ ماہ عزاکے عشرہ اول میں لٹ گیا وہ باغیوں کے ہاتھ سے نخل تیل لٹ گیا</p>



<p>۱۷۷          اللہ عز و جل کے نام سے اس بیان کی بنا پر          چھوٹے مائے حق نے جو اس کے گلزار          دو لکھتے ہیں اس کے اجل و کمال          جاکر وہ ساری رات وہ نہین لکھتا</p>	<p>۱۷۸          ہاں چوتھے خط میں میر انیس          تشفی جاننا یہ اس کے فرائض          کیا چھوٹے اس کے عجب و انوار          صوفیہ شریعت کے اس بزرگ و رفیع</p>	<p>۱۷۹          چوتھے صوفیہ امتیازات میں          تھا کہ افصح الفصحی اس کے          گویا کہ حق و حقیقت داؤد و یونس          یارب اللہ اس صدق و ایمان پر</p>
<p>۱۸۰          راہ میں تمام جہم کی خوشیوں سے پس گئیں          جبکہ اس کے چھوٹے کیلیان پس گئیں</p>	<p>۱۸۱          ہر اک کی چشم آنسوؤں سے ڈھیلی گئی          گویا صد رسول کی قانون میں آگئی</p>	<p>۱۸۲          شیعہ صدائیں نکھر جان جیسے پھولیں          بیلبل چمک رہا ہوں ریاض رسول میں</p>
<p>۱۸۳          وہ درشت و فرید و بزرگ و نشان          گویا زمین و آسمان          بیت الصفتیں ہیں کا دیو و جان</p>	<p>۱۸۴          ہر ایک کی خوشیوں سے وہ بے چین          ہر ایک کی گل و گل و گل و گل          پانی سے نکلنے والے گئے دنیا کی جان</p>	<p>۱۸۵          پوری ملک کوئی الایمان          عین اللہ کی تجھے خدا کا جان          وہ دوزخ کی کہ جی ملاقت و دو کونجا          وہ دوزخ کی کہ ایک دوزخ کی جان</p>
<p>۱۸۶          اللہ کے حبیب کے پیارے اسی میں تھے          سب عرش کبریا کے ستارے اسی میں تھے</p>	<p>۱۸۷          اعجاز و تقا کہ دلیر شہیر کی صدا          ہر خشک تر سے آتی تھی تکبیر کی صدا</p>	<p>۱۸۸          غربت میں پڑ گئی ہو مصیبت حسین پر          قاتلہ یہ تیرا ہے مرے نور عین پر</p>
<p>۱۸۹          کہتا تھا آسمان و زمین و زمین          کہتا تھا آسمان و زمین و زمین          کہتا تھا آسمان و زمین و زمین</p>	<p>۱۹۰          کہتا تھا آسمان و زمین و زمین          کہتا تھا آسمان و زمین و زمین          کہتا تھا آسمان و زمین و زمین</p>	<p>۱۹۱          کہتا تھا آسمان و زمین و زمین          کہتا تھا آسمان و زمین و زمین          کہتا تھا آسمان و زمین و زمین</p>
<p>۱۹۲          دیکھا جو نور شمس کیونکہ ان جناب پر          کیا کیا ہنسی ہے صبح گل آفتاب پر</p>	<p>۱۹۳          کہتے ہیں یوں ثنا و صفت ذوالجلال کی          لوگوں ان ان سونو میر یوسف جمال کی</p>	<p>۱۹۴          مولا تھے جا نماز مہایت شاطہ پر          یا قبلہ و طہرے تھے سیلاب طہر پر</p>

<p>۴۲۸ میرزا گل خان کو اجابت کی تھی بسم اللہ علیہ السلام کی تھی سپرین تھیں یا صغیرین تھیں کرتی تھی خود را نہیں انکی را نہیں</p>	<p>۴۲۹ ابن صفین بن سبج و دیگر شہداء اشعارہ نو جوان میں الی کی شہداء پیر دارام ایک دراکہ خاکسار</p>	<p>۴۳۰ فان تو چکا ہے جب قبلہ زلم نہ رخصتے کو جوانان تہ کام نہ کھینچیں یمن قدم پر نہ باطل</p>
<p>۴۲۹ صدے سحر یا ض یہ بین السطور کی سب ایستین تھیں صفت ماطر کی کرتی تھی خود را نہیں انکی را نہیں</p>	<p>۴۳۰ تسبیح ہر طرف تہ افلاک اھلین کی جسپر درود پڑھتے ہیں یہ خاک تھیں کی کرتی تھی خود را نہیں انکی را نہیں</p>	<p>۴۳۱ کیا دل تھے کیا سیاہ شیر و سعید تھی باہم معاف تھے کہ مرے کی سعید تھی کرتی تھی خود را نہیں انکی را نہیں</p>
<p>۴۳۱ غیر از مریم کچھ اور نہ ہو گا لیکن کیا نہ پائون وہ تھیں کرتی تھی خود را نہیں انکی را نہیں</p>	<p>۴۳۲ زنیات اٹھ گیا وہ قیام درود کرتی تھی خود را نہیں انکی را نہیں کرتی تھی خود را نہیں انکی را نہیں</p>	<p>۴۳۳ میرزا گل خان کو اجابت کی تھی بسم اللہ علیہ السلام کی تھی کرتی تھی خود را نہیں انکی را نہیں</p>
<p>۴۳۲ جل لمین یہی ہیں نجات انکے ہاتھ پر قرآن کا اور آل محمد کا ہاتھ پر کرتی تھی خود را نہیں انکی را نہیں</p>	<p>۴۳۳ طاقت نہ چلے پھرنے کی تھی ہاتھ پر کر کے سجدے کر کے تھیں کی چھان تھیں کرتی تھی خود را نہیں انکی را نہیں</p>	<p>۴۳۴ یاقون پشتمہ کامی و غربت پر دم کر یارب سا فروں کی جماعت پر دم کر کرتی تھی خود را نہیں انکی را نہیں</p>
<p>۴۳۳ ایمان کا نور و جودن تھیں خون قدا کا تھیں تھیں کرتی تھی خود را نہیں انکی را نہیں</p>	<p>۴۳۴ خود ہونے ملک پر اجابت کی تھی تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کرتی تھی خود را نہیں انکی را نہیں</p>	<p>۴۳۵ دان صفت کشتی و عظمیٰ تھیں کشتی تھیں تھیں تھیں تھیں کرتی تھی خود را نہیں انکی را نہیں</p>
<p>۴۳۴ حم گردن تھیں سبکی خضوع و خشوع میں سجدہ نہیں جانے تھے نہ تو تھے رکوع میں کرتی تھی خود را نہیں انکی را نہیں</p>	<p>۴۳۵ وہ خاکسار کو تضرع تھے فرض پر روح القدس کی طرح دعائیں تھیں کرتی تھی خود را نہیں انکی را نہیں</p>	<p>۴۳۶ دور در سے ہے لٹنے دہائی حسین کو ہاں مرتے دم بھی دیکھو نہ پانی حسین کو کرتی تھی خود را نہیں انکی را نہیں</p>

<p>۴۱۴ نماز و نماز پڑھنا نہایت فکرت سے کیجئے گا کہ تیرے چہرے پر عبد اللہ کے لئے جو کچھ ہے وہی تجھے ملے گا</p>	<p>۴۱۵ گر کسی کی نسل پر تیرا دل دور ہو گئے ہیں تو چون کہو کیجئے گا کہ وہی تجھے ملے گا</p>	<p>۴۱۶ نیکوئی میں رہ کر کلمہ پڑھنا نہایت فکرت سے کیجئے گا کہ تیرے چہرے پر وہی تجھے ملے گا</p>
<p>۴۱۷ ہر وہ شخص جسے سر اج امامت کے نور پر رو کی سپر حضور کرامت ظہور پر</p>	<p>۴۱۸ یہ کس خطا پر تیرا دل تھنڈی ہوا کے واسطے پڑے ترستے ہیں</p>	<p>۴۱۹ جب ایسا بھائی ظلم کی تیون میں ہو پھر کس طرح نہ بھائی کی چھاتی پہاڑ ہو</p>
<p>۴۲۰ باندھو تیرے لئے تو کچھ نہ کرے گا باندھو تیرے لئے تو کچھ نہ کرے گا</p>	<p>۴۲۱ فانی ہو کر تو کچھ نہ کرے گا فانی ہو کر تو کچھ نہ کرے گا</p>	<p>۴۲۲ چھپے میں نہ کرے گا تو کچھ نہ کرے گا چھپے میں نہ کرے گا تو کچھ نہ کرے گا</p>
<p>۴۲۳ غفلت میں تیرے کوئی بچہ تلف نہ ہو دوسرے جگہ کہ گردن اصغر بدت نہ ہو</p>	<p>۴۲۴ دیکھیں فضا بہشت کی دل باغ باغ ہو امت کے حاکم کہین جلدی خراج نہ ہو</p>	<p>۴۲۵ بانوے نیک نام کی کھیتی ہری رہے صنڈل سے مانگ چون گوی بھری رہے</p>
<p>۴۲۶ نفس کا رجا دے کہ خلق کا تو کچھ نہ کرے گا نفس کا رجا دے کہ خلق کا تو کچھ نہ کرے گا</p>	<p>۴۲۷ نفس کا رجا دے کہ خلق کا تو کچھ نہ کرے گا نفس کا رجا دے کہ خلق کا تو کچھ نہ کرے گا</p>	<p>۴۲۸ نفس کا رجا دے کہ خلق کا تو کچھ نہ کرے گا نفس کا رجا دے کہ خلق کا تو کچھ نہ کرے گا</p>
<p>۴۲۹ گر می میں ساری رات تو گھٹ گھٹ رہا بچے ابھی تو سرد ہوا پاکے سوے ہیں</p>	<p>۴۳۰ پہ تو سے رخ کے برق چمکتی تھی خاک تلوار ماتھ میں تھی سپردوش پاک پر</p>	<p>۴۳۱ خاتون سے جان بلب میں عیش و طرب یار ب ترے رسول کی ہم آفاق ہیں</p>



<p>۱۵۴ تیار از مصر میا علم سید انام کھوئے مسرون کو گویا عین سید انام روئی تھی قطعے عجب علم غلام</p>	<p>۱۵۵ نشانہ نشاہ و فوصال پس از حق بین کیو استی خیال اسکا بختی وقت ہی کرنا کو پو مال</p>	<p>۱۵۶ کھوئے مسرون کو گویا عین سید انام روئی تھی قطعے عجب علم غلام بہن قابل قبول بین یہ انام</p>
<p>۱۵۷ میں کمرین دو شہرے پرے ہوئے نیشہ کے لال زیر علم آکھڑے ہوئے جس طرح کی تینوں کو اٹلے لہو دار</p>	<p>۱۵۸ آقا کے ہم غلام ہیں اور جان نشاہین عزت طلب ہیں نام کے امیر وارہین کیون کا عجب کیوں نہ دانتان</p>	<p>۱۵۹ رونی لگوئے تم جو بریا بھلا کمون اس ضد کو بچنے کے سوا اور کیا کمون میں کمرین دو شہرے پرے ہوئے</p>
<p>۱۶۰ انکھن ملین علم کے کھڑے کو جوم کے راہیت کے گرد پھرنے لگے جوم جوم کے کیا دیکھ کر تھیں اس کیو کام</p>	<p>۱۶۱ طاقت میں کچھ کمی نہیں گویا سہین پوتے تھیں کے ہم ہیں حنین نواسے ہیں کیا دیکھ کر تھیں اس کیو کام</p>	<p>۱۶۲ لازم ہوئے غور کرے پیش و پس کوئے جو ہوئے نہ کیوں شر اسکی ہوئے میں کمرین دو شہرے پرے ہوئے</p>
<p>۱۶۳ کیا قصہ علی ولی کے نشان کا ان کسے ملیگا علم ناما جان کا</p>	<p>۱۶۴ دو جاؤ بس کھڑے سو رنگ ہاتھ جوئے کیون آئے ہو یہ ان علی اکبر کو جوئے</p>	<p>۱۶۵ رخصت طلب گری ہو تو یہیر کام ہے مان کھدے جس کج تو مرنے میں نام ہے</p>



<p>۱۷۷          زبا نہیں ہے وصف افغانی پنا          جو ہر وہ بین جو فتح کے آپ نکلا          رکھلا دواج حیدر و تحقیق کا ذیل</p>	<p>۱۷۸          یحییٰ تین دن سے شکست کلال          امان کا بلکہ ہوا جو جنگ بین پنا          چو چھانیا کر کھوے بین کیوں کے پنا          پین ٹ رہا ہوں اور یحییٰ کی پنا</p>	<p>۱۷۹          شمع کی پنا میں نے یہ پنا نہیں          کیوں کہ دونوں میں کی پنا میں          نہیں کہ نہ پنا میں اور نہ پنا میں          نہیں کہ نہ پنا میں اور نہ پنا میں</p>
<p>۱۸۰          تم کیوں کہو کہ مال خدا کو دلی کے ہیں          فوجیں پکار دین خود کہ نہ اسے علی کے ہیں</p>	<p>۱۸۱          عمو اتم مرے ہونے عاشق امام کے          معلوم ہو گیا مجھے طالب ہونا نام کے</p>	<p>۱۸۲          یوں دیکھنے کو سب میں بزرگوں کی طور ہیں          تیور ہی ان کے اور ارا سے ہی ادھر ہیں</p>
<p>۱۸۳          بیجان ہو تو محل دغانے فردیے          ہاتھوں کے بے حق نے جواہر کر پر دیے</p>	<p>۱۸۴          فوجیں بھگا کر گنج متہید افرین ہو نینگے          تب قدر ہوگی آپ کو جب ہم نہ ہو نینگے</p>	<p>۱۸۵          بیشک یہ ورثہ دار جناب امیر ہیں          پر کیا کہوں کہ دونوں کی طرف صغیر ہیں</p>
<p>۱۸۶          اکھڑا وہ یوں کہ اتنا جو در سنگ سخت          جسطرح توڑے کوئی پتھر دخت سے</p>	<p>۱۸۷          کیا صد جانوں مانی نصیحت میری لگی          بچو یہ کیا کہا کہ جس پر چھری لگی</p>	<p>۱۸۸          مالک ہو تم بزرگ کوئی ہو کہ خرد ہو          جسکو کہو اسی کو یہ عہد سپرد ہو</p>



<p>معصوم بہترین کی طرح تیری کیسی کیا نام تو جو سردار عالم تو جو تیرے چہرے پر تو جو تیرے چہرے پر تو جو تیرے چہرے پر</p>	<p>معصوم تو جو تیرے چہرے پر تو جو تیرے چہرے پر تو جو تیرے چہرے پر تو جو تیرے چہرے پر تو جو تیرے چہرے پر</p>	<p>معصوم تو جو تیرے چہرے پر تو جو تیرے چہرے پر تو جو تیرے چہرے پر تو جو تیرے چہرے پر تو جو تیرے چہرے پر</p>
<p>شوکت خدم میں شان میں سرگوشی عباس نام دار سے بہتر کوئی نہیں</p>	<p>انکی خوشی وہ ہے جو رضا بخت کی ہے لو بھائی تو علم یہ عنایت بہن کی ہے</p>	<p>بہترین سے ابن فاطمہ کے رو پر و گے شیر کے پسینے پر میرا ہو گے</p>
<p>معصوم فردیاد کا روبرو نہ رہا راحت رسان طبع خود ازاں ملا</p>	<p>معصوم فردیاد کا روبرو نہ رہا راحت رسان طبع خود ازاں ملا</p>	<p>معصوم فردیاد کا روبرو نہ رہا راحت رسان طبع خود ازاں ملا</p>
<p>صفدی شیر دل ہر بہادر ہر نیک بیشل سیکڑوں میں ہزار دہن ایک</p>	<p>ہو جائے آج صلح کی صورت کو کل جلو ان آفتوں سے بھائی کو لیکر نکل چلو</p>	<p>فیض ایک ہے اور صدق امام کا عزت بڑھی کینز کی رتبہ غلام کا</p>
<p>معصوم فردیاد کا روبرو نہ رہا راحت رسان طبع خود ازاں ملا</p>	<p>معصوم فردیاد کا روبرو نہ رہا راحت رسان طبع خود ازاں ملا</p>	<p>معصوم فردیاد کا روبرو نہ رہا راحت رسان طبع خود ازاں ملا</p>
<p>کی عرض انتظار ہے شاہ غیور کو چلے پھو پھی نے یاد کیا ہے حضور کو</p>	<p>سادت بہن پسر اسد ذوالجلال کے گر شیر ہو تو پھینک دین آنکھیں نکال کے</p>	<p>بچے جبین ترقی اقبال و جاہ ہو سایہ بین کہے علی اکبر کا بیاہ ہو</p>

<p>مرثیہ میرا نسیں جس نے تیرے لئے میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا</p>	<p>مرثیہ میرا نسیں جس نے تیرے لئے میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا</p>	<p>مرثیہ میرا نسیں جس نے تیرے لئے میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا</p>
<p>منہدی تنہا لالے ہاتھیا و نہیں لا و وٹھن کو یہا کے تارون کی چھا و نہیں</p>	<p>شہ بوے یہ علم لیے باہر نکلتے ہیں صہر و بہن کے گلے ہم بھی چلتے ہیں</p>	<p>اگر چہ اجمین ہر اک گل تازہ گل گیا نکلا علم کہ گھر سے جنازہ گل گیا</p>
<p>مرثیہ میرا نسیں جس نے تیرے لئے میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا</p>	<p>مرثیہ میرا نسیں جس نے تیرے لئے میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا</p>	<p>مرثیہ میرا نسیں جس نے تیرے لئے میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا</p>
<p>شوکت خدا پڑھائے مے عمر جانکی مین بھی تو دیکھوں شان علی کے نشانی</p>	<p>بھالی بڑا ہے سر پہ تو سایہ ہر باپ کا عہدہ جوان بیٹے نے پایا ہر باپ کا</p>	<p>رہ رہ کے اشک تنہو درو جواب شبیم ٹپک رہی تھی گل آفتاب</p>
<p>مرثیہ میرا نسیں جس نے تیرے لئے میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا</p>	<p>مرثیہ میرا نسیں جس نے تیرے لئے میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا</p>	<p>مرثیہ میرا نسیں جس نے تیرے لئے میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا میرا دل بھریا</p>
<p>تحفہ کوئی نہ دیکھے نہ انعام دیکھے قربان جاؤں پانی کا اک گام دیکھے</p>	<p>صبح شب فراق ہی پیار و نگو دیکھ لو سب لکے دوتے ہوئے تار و نگو دیکھ لو</p>	<p>سارا چلن خرام میں کبک دی کا ہے گھونگھٹ نئی وطن کا ہر چہرہ پری کا</p>

<p>۵۹۱ خیمہ بین کھڑکیوں کے آئینہ کو درخت چوہ بین چوہ جھوم جھوم کے چلنے کو درخت سانچے میں خوشنہ کے دھلنے کو درخت خیمہ سرخندہ کے آئینہ کو درخت</p>	<p>۵۹۲ آفتاب سیاہ خزانہ و نشان چلنے کے چوہ خلعت کر بھی نشان سے علم کے تلے ہا بھی جان آسانی میں بیکار بھی جان</p>	<p>۵۹۳ دھڑکتے دھڑکتے درخت دھڑکتے دھڑکتے درخت دھڑکتے دھڑکتے درخت دھڑکتے دھڑکتے درخت</p>
<p>۵۹۲ گردن میں آئین ہاتھ پر یوں کہ شوق پر بیا لا دوی میں اسکو ہاتھ پر بھی فوق ہے</p>	<p>۵۹۲ ایک ایک دو دو مان ملی کا چراغ تھا جسکو بہشت پر تھا افق وہ باغ تھا</p>	<p>۵۹۳ سبب فریاد کیا کہ میں سر حسین پر ہوں محبوب تو رہا کہ میں سر حسین پر ہوں</p>
<p>۵۹۴ خیمہ پہلے میں خوش قدم تھا چوہ پہلے میں خوش قدم تھا چوہ پہلے میں خوش قدم تھا چوہ پہلے میں خوش قدم تھا</p>	<p>۵۹۵ ایک کے وہ سات آٹھ سنی کسی کے چار کسی کو کسی کے چار سنی کسی کے چار خیمہ کا چار سنی کسی کے چار خیمہ کا چار سنی کسی کے چار</p>	<p>۵۹۶ ہا کا ہا کا ہا کا ہا کا ہا کا ہا کا ہا کا ہا ہا کا ہا کا ہا کا ہا کا ہا کا ہا کا ہا کا ہا ہا کا ہا کا ہا کا ہا کا ہا کا ہا کا ہا کا ہا ہا کا ہا کا ہا کا ہا کا ہا کا ہا کا ہا کا ہا</p>
<p>۵۹۵ پھولوں کو لیکے بلو بہاری پہو چلے بتان کر بلایں سوار ہی پہو چلے</p>	<p>۵۹۶ پیر کے سمت چار سو سینے تے ہو لے تے چار گاہ میں دو طہانے ہو</p>	<p>۵۹۷ بالا کھی تھی تیج کھی زیرنگ تھی اک اک کی جنگ مالک اشتر کی جنگ تھی</p>
<p>۵۹۶ چوہ دھڑکتا تھا اور آفتاب ادھ ایک فیاضی خاک پہ صفا اس کی رخسار زیر زری علم ہے پھر ہی پہ نظر دو لکھا کاٹ تھا اس کے سر پہ نظر</p>	<p>۵۹۷ عزت کے حورین کے چکر آفتاب کا نام وہا کا بان بھی اس کی عجب برفضا کا نام وہا کا بان بھی اس کی عجب برفضا کا نام وہا کا بان بھی اس کی عجب برفضا کا نام</p>	<p>۵۹۸ نہلے تے چوہ و نشان شاہ دین نہلے تے چوہ و نشان شاہ دین نہلے تے چوہ و نشان شاہ دین نہلے تے چوہ و نشان شاہ دین</p>
<p>۵۹۷ تھے دو طرف جو دو علم اس رطاع کے اچھے ہوئے تھے تا خطوط شعاع کے</p>	<p>۵۹۸ ریت لیے وہ لال خدا کے ولی کا ہو ابتک جہان میں ساتھ بنی و علی کا ہو</p>	<p>۵۹۹ بجلی گری بر و نہر سال و جنوب کے کیا کیا لڑے ہیں شام کے بادل میں دھوپ کے</p>

<p>۱۰۱ انکھوں سے علی کے لڑا سوئی کا نزلہ وہ نہ دیکھ سکتے تھے کہ چلتی تھی لڑا انفقار شہادت کیا کسی نے جو روکا پھر دوبار گرتی تھی نہ دیکھ سکتے تھے کشتوں کا پھار</p>	<p>۱۰۲ چکی جو تیغ حضرت عباسؓ کی روح الامین بکار کہ اللہ کی پناہ وہ حال نہیں چھپ سکتا پسر سیاہ آتش تو نہیں ہوئی اس کی پناہ</p>	<p>۱۰۳ ملواریں بسین لڑتے رہے غلب ہاتھی ہاتھیں لڑتے رہے غلب کانپتے بدوں کو دیکھتے ہوئے ملک نہیں بچو تھے تو بیوقوفی تھی ملک</p>
<p>اتنے سوار قتل کئے تھے دیر میں دونوں کے گھوڑے چھپ گئے لاشوں کے طعیر میں</p>	<p>بھیٹا جو شیر شوق میں دریا کی سیر کے سے لڑتی تھیں توئی موجود میں تیر کے</p>	<p>وہاں لڑکا دور بر جھپوٹا اوج ہو گیا ہنگام ظہر خاتم فوج ہو گیا</p>
<p>۱۰۴ وہ چھوٹے چھوٹے اٹھ وہ گوری لیاں آفت کی بھڑائی تھیں غضب کی صفائیاں لڑنے کے کاتے تھے کمان کی لیاں نہیں چھوٹے تھے علیؓ کی لیاں</p>	<p>۱۰۵ بے بس ہو کر حشر نہ زلات بجلی میں تلخ صفت کو تھکتا تھا وہاں گئے دیکھنے کے بہ صفات تو یہاں بولے تھے نقطہ تھا</p>	<p>۱۰۶ لڑتے تھے سب بی بی خاندان قائم کسی شہید کا سر کاٹنے نہ آیا نہیں چھوٹے تھے دست کی زلف اوجھار نہیں تھے خطبے سب ہم قبا</p>
<p>شہادت ہوئی تھی جناب امیرؓ کی حفاظت کھا دی شیریں نے زینبؓ کی</p>	<p>عباسؓ بھر کے شک کو یاں شہاب آگ جس طرح نہروان میں امیرؓ بڑے</p>	<p>اتنے پہاڑ گر پڑیں جبرہ خم نہو گر سو برس جیون کو یہ جمع ہم نہو</p>
<p>۱۰۷ کشتن کے حسن کا چارون حسین گھر گھر کے صورت اسد شکن دو دن کی بھوک سپاس میں چھین آگ لڑنے کی دودھ لٹھیں</p>	<p>۱۰۸ آفت تھی ضرب علیؓ کی غصے میں چھپ سکتے تھے شیر سب سر پہ لٹھیں دست چھین چھین میں چھین لڑتے تھے شیر</p>	<p>۱۰۹ لڑتے تھے سب لڑتے تھے حسین دو دن کی بھوک سپاس میں چھین آگ لڑنے کی دودھ لٹھیں چھین میں چھین لڑتے تھے شیر</p>
<p>حلقہ دکھا دیے اسد کہہ دگار کے مقتل میں سوئے ازرق شامی کو مار کے</p>	<p>سزائے آتش تن جو تھے رین تر تھی ہو عباسؓ بھی جنگ میں چھپے تھے ہو</p>	<p>اعدہ اسی شہید کا جب نام لیتے تھے تھر کے دونوں اٹھو نہو دل تمام لیتے تھے</p>

اللہ اعلم بالصواب

<p>۱۱۱۱ پڑھو سچے سچے جگہ پھونکنے والا اک ٹکڑا ریاض تھا جب پھونکا وہ باغ فرست نہ کیا کتے نہ انکسرت گھول کے روئے غوغا ہوئی گونگ</p>	<p>۱۱۱۲ بچے سے تعلق نہ تھا آسمان سے تھا اس طرف کین میں بن کا تیر بال جو تین حال کا اس بجائے تیر بہن فغانا نہ ہوئی گونگ</p>	<p>۱۱۱۳ یہ کھیلنے کے لیے ہوئے تھا تیر کھیلنے کے لیے ہوئے تھا زیب بدن کے لیے ہوئے تھا یہ اس لیے ہوئے تھا</p>
<p>پڑتی تھی دھوپ سے تن پائش پر چادری کد تھی علی اکبر کی لاش پر</p>	<p>تڑپا جو شیر خوار تو حضرت نے آہ کی معصوم ذبح ہو گیا گودی میں شاہ کی</p>	<p>حمرہ کی ڈھال تیغ شہ لافا کی تھی بریں زرہ جناب رسول خدا کی تھی</p>
<p>۱۱۱۴ مقل سے آئے تیر کے رشتہ زمین پڑتے تھے غلٹ سے نہ تھی سین پڑتے تھے غلٹ سے نہ تھی سین پڑتے تھے غلٹ سے نہ تھی سین</p>	<p>۱۱۱۵ جب تیر کے گرد وہ گھل شیر خوار چھوٹی سی تیر سے گھوٹی جاں دار بچے کو ذبح کیے جا رہے تھے اسے خاں پاک حیرت جان دار</p>	<p>۱۱۱۶ رستم تھا دستاویز کی پیکر شیر خوار جانبہ بر و با سبک دار و فاشا سیا خوں تھا زین طلائع کا روئے کار سیا خوں تھا زین طلائع کا روئے کار</p>
<p>پھرا کیا اس مہ الوڑ کو دیکھ لین اکبر کے شیر خوار برادر کو دیکھ لین</p>	<p>دامن میں رکھا اسے جو محبت علی کی ہو دولت ہے قاطعہ کی امانت علی کی ہو</p>	<p>نوشہ تھا خانہ زاد تھا دل دل نزاوتھا نیشہ تھی نخی تھے فرس بھی جواد تھا</p>
<p>۱۱۱۷ بچے سے دوری آل ہمیں نہیں اصغر کے لائین باغ میں باغی نوادر بچے سے دوری آل ہمیں نہیں اصغر کے لائین باغ میں باغی نوادر</p>	<p>۱۱۱۸ پلے پہل چٹاپے بیان کا کارے واقعہ نہیں ہوئی تیر کی شہکارے اسے تیر کا شہکارے واقعہ نہیں ہوئی تیر کی شہکارے</p>	<p>۱۱۱۹ کری کا در جنگ کی کوئی کرہ بیان وہ لوگ کہ خند وہ حرارت کہ الامان کری کا در جنگ کی کوئی کرہ بیان وہ لوگ کہ خند وہ حرارت کہ الامان</p>
<p>علی چھری چلی جگر پاک پاک پر بھلا لیا حسین سے زانوی پاک پر</p>	<p>سید ہو لال حضرت شیر النساء کا ہی معصوم ہو شہید ہو بندہ خدا کا ہے</p>	<p>آب خاک کو خلق ترستی تھی خاک پر گویا ہوا سے آگ پرستی تھی خاک پر</p>







<p>۱۲۶ کچھ سے غائب ہو کر خاتم کائنات میں کرتے تھے اب پائیں کہہ رہے ہیں نہ نہ فاطمہ یہ نہ تھا سایہ</p>	<p>۱۳۰ مکہ مکرمہ کا نام یوں تو انہی جاہلیہ کوڑی بھی رسول کا کھانچا ہے آئے روح الامین زمین پر امام کیے آئے شکر یک کافح کا پیغام کیے آئے</p>	<p>۱۳۳ مطلع دوم جب زمین تیغ نزل کر سلطان دین بڑھے گیتی کے خاتم لینے کو روح الامین بڑھے ماشاء اللہ زمین بھر سے کہیں بڑھے گویا علی اللہ اے اے زمین بڑھے</p>
<p>۱۲۷ دو دھویہ شست کئی ہلال قناب کا سونہ لایا تھا رنگ مبارک جناب کا</p>	<p>۱۳۱ چاہوں جو انقلاب تو دنیا تمام ہو اے زمین یوں کہ نہ کوہ نہ شام ہو</p>	<p>جلوہ دیا جری نے عروس صفات کو شکلا کشا کی تیغ سے چھوڑا خلاف کو</p>
<p>۱۲۸ حقاقتاً ابن سعود کے آسمان جناب بیت جو کچھ اب بھی تواضع جا آب فراتے تھے حسین کا روضا خان خراب ویرانہ خاک جاتے ہیں بن تواریخ</p>	<p>۱۳۲ فرات کے نہ نگاہ جو کی سوزنا فقر ظلم کے پھیلنے پاؤں پٹا وہ شتم شمار مظلم و صفوں سے چلتے تیرے بنار آواز کوں حرب ہوئی آسمان بار</p>	<p>۱۳۴ کاٹھی سے اسطرح اٹھا وہ شعلہ خوجا جھپکے کنا رشوق سے ابو خیر خوجا تھا بے شمع جہاں گل سے بو جہا چنے سے دم ہارک جاں ابو جہا</p>
<p>۱۲۹ فاسق ہی پاس کچھ تھے اسلام کا نین اب بقا مویہ تو مرے نام کا نین</p>	<p>۱۳۵ تیرے اٹھائے جنگ پر اسوار تل گئے کالے نشان فوج سید کے گل گئے</p>	<p>گر جا جو رعدا پر سے بجلی نکل پڑی نخل میں دم جو ٹھٹ گیا یعنی نکل پڑی</p>
<p>۱۳۰ لودن تو خوان لکھو خود بھی نہیں چاہوں تو سلیمیل کہ دم میں کیوں نہیں کیا جام کیمکریں بگڑتی نہیں چاہوں تو کبھی رگ ابونہ دے</p>	<p>۱۳۶ وہ دھوم طبل جنگ کی ہا کی خوش کہہ دے تھے شور سے کہہ دے خوش تھوڑی یوں زمین کہ اٹھے آسمان خوش نہیں بلکے تھوڑی یوں سواران خوش</p>	<p>۱۳۵ اے حسین یوں کہ عقاب اے جھپٹے کافر کے کبیرا کا غائب اے جھپٹے یابہ برق سوے کا ب اے جھپٹے ہوڑا فتن شیب میں کیے جھپٹے</p>
<p>جس پھول پر پرے تیرا سایہ ہو لو نہ دے صلو اے فضا تو کبھی رگ ابونہ دے</p>	<p>دھالیں تھیں یوں مرنے سواران نوم کے صواریں جیسے اے گھٹا جھوم جھوم کے</p>	<p>یوں تیغ تیز کو نہ گئی اس گدہ پر بجلی ٹرپ کے گرتی ہے بھڑک کوہ پر</p>

<p>۱۳۱ گری میں تیغ برق جو چکی شرارت سے جھوٹکا چلا ہو اکا جو سن سے تو کٹر پیراں پر چوادر اور دھڑاں روح الامین کھانے چاکہ کیراں</p>	<p>۱۳۲ یہ آبرو نہ شعلہ فشانے خدائے شان پانی میں آگ آگ میں پانی خدائے شان خاموش دینے زبانی خدائے شان استاد و بیگ وانی خدائے شان</p>	<p>۱۳۳ تیغ خزان گلشن ہستی کی کیا ہے گھر جیسا خود اجڑ گیا ہستی کی کیا ہے وہ حق ناغی کفر ہستی کی کیا ہے جواب پر بلند ہستی کی کیا ہے</p>
<p>نظارہ نشان اسم عزیمت افرہوس جنیر علی لکھا تھا مہی پر سپر ہوس</p>	<p>لہرائی جب اتر گیا دریا برٹھا ہوا نیزوں تھا ذوق انقار کا پانی چڑھا ہوا</p>	<p>کتے ہیں راستی جسے وہ خم کے ساتھ ہوا تیز زبانی کے ساتھ برش دم کو سا ہوا</p>
<p>۱۳۴ جس کو چلی تیغ دو بار کیا ہے کھینچے ہی چار کھڑے دو بار کیا ہے وان بھی ہوا جل نے اشا کیا ہے خفتی بھی کچھ پڑی گوا کیا ہے</p>	<p>۱۳۵ قلب جناح مبینہ و سیر اتباہ گردن کشتان است جو اتباہ جنیان زمین صغیر تہ و بالا اتباہ بجائے جم روح سا فر اتباہ</p>	<p>۱۳۶ سینے پہ چلی گئی تو کچھ بے ہوا گوا گلبدین موت کا ناخن فر ہوا چکی تو الامان کا غل چار سو ہوا جوانے منہ پر تپا لے آبرو ہوا</p>
<p>نے زین تھا قوس پہ نہ اسوار زین پر کڑیاں زرہ کی بھری ہوئی حصین زین پر</p>	<p>بازار بند ہو گئے بھٹے اٹھ گئے فوجیں ہوئیں تباہ محلے اچھڑ گئے</p>	<p>رکتا تھا ایکٹا رند دس سے نہ پانچ سے چہرے سیاہ ہو گئے تھے اٹکی آپنچ سے</p>
<p>۱۳۷ آئی چمکے غول چب سگر گئی وہ مہجی صغون کو رہا سگر گئی ریک ایک صغون کو رہا سگر گئی سینے کی زور شور چب سگر گئی</p>	<p>۱۳۸ اشارہ دے تیری شوق میں شعلہ زبانی چکی سوار بہ تو خبر لائی چمک کی پا سنی فقط ہوئی طلب چمک کی خارجے سان کی تھی سے زور سنگ کی</p>	<p>۱۳۹ بچھڑ چمکین صغون صغون چمک چلی چکی تو اسطوٹ لہرائی وان چلی دونوں تلے کی فوج پکاری کہاں چلی اسے کہاں کی پکار دہان چلی</p>
<p>اچھو نچا اسکے گھاٹ پہ جوم کے رہ گیا دریا لہو کا تیغ کے پانی سے بہ گیا</p>	<p>خون کی نلک کو لاشوں کی نقل کو بھرتی سوار دم میں چیخ رہ چڑھتی اترتی تھی</p>	<p>منہ کس طرح ہی تیغ زون کو خبر نہ تھی سر گر رہے تھے اور تون کو خبر نہ تھی</p>

<p>۱۲۵ دشمن جو گھٹا نظر نہ تھے نہ تھے اب ہر گھر میں گھر میں تھے گر دیکھ کر گھر میں تھے نہیں تھے نہ تھے نہ تھے نہیں تھے نہ تھے نہ تھے</p>	<p>۱۲۶ آیا خدا کا قہر میر سے آگے کا لون میں لا مان کی مدار کی آگے دیکھ کر کے خود میں پوچھن سے آگے کے پوچھنے کی آگے نہ تھے نہ تھے</p>	<p>۱۲۷ صفت چھین بدون پیک پیک اسوار پر سوار فرس بد فرس نہیں تھے نہ تھے نہ تھے نہیں تھے نہ تھے نہ تھے نہیں تھے نہ تھے نہ تھے</p>
<p>اب ہاتھ دستیاب تھے منہ چھپا نہ کو ہاں پاؤں لگو تھے نقطہ بھاگ جانے کو</p>	<p>بجلی گری جو خاک پر تیغ جناب کی آئی مدار میں سے یا بوترا ب کی</p>	<p>ٹوٹے پرے شکست وہ فروج ستم ہوئی دنیا میں اسطرح کی بھی افتاد کم ہوئی</p>
<p>۱۲۸ انڈر سے خوف تیغ شکست کا نجات کا زہر تھا آبِ خوف کے اسے فزات کا دریا میں حال یہ تھا ہر اک صفات کا چارہ فرار کا تھا ورنہ نجات کا</p>	<p>۱۲۹ پس پیک کشش سے کما زار گئے چلے گئے پیک پیک سے باز و تار گئے گوشے گئے کما زار گئے گدا گدا گئے متزلزل ہیں ہو گئے گدا گدا گئے</p>	<p>۱۳۰ خفے تھا شیر شترہ احوال کیل چھوڑے تھا گر منزل واد او کیل تیغ علی تھا مگر آس کیل خالی تھی منزل کین چکر کیل</p>
<p>غل تھا کہ برق گرتی ہی ہر پیر پوش پر بھاگوں خدائے کا قہر کا دل پہ جوش پر</p>	<p>داشت سو ہوش اڑ گئے تھے کمرہ دم کہ سوفار کھول دیتے تھے منہ سم سم کہ</p>	<p>بستی بسی تھی مردوں کے قریے اجاڑ تھے لاشوں کی تھی زمین سر دے پہاڑ تھے</p>
<p>۱۳۱ ہر چھپیلان تھیں زہر پوش نہیں تھے نہ تھے نہ تھے نہیں تھے نہ تھے نہ تھے نہیں تھے نہ تھے نہ تھے نہیں تھے نہ تھے نہ تھے</p>	<p>۱۳۲ تیرا فتنی کا بجلی کر شتر شتر گوشہ کین تھما تھا انکو سو گدا یار یک شب بیدار تھا نہ تھے نہ تھے نہیں تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے</p>	<p>۱۳۳ غانی زہر لیا تھا جو شتر شتر تھی طرہ کشش خاک پر تھے تھے چلے گئے تھے نہ تھے نہ تھے نہیں تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے</p>
<p>دریا نہ تھما خوف سے اس برق تار کے لیکن پڑے تھے پاؤں میں چھالے جاب کے</p>	<p>ہوش اڑ گئے تھے فروج ضلالت نشان کے پیکانین زہر کو رکھتے تھے سوفار جاکے</p>	<p>اس تیغ بیدار تیغ کا جلوہ کہاں نہ تھا سمجھے تھے سب پہ گوشہ امن مان نہ تھا</p>

<p>۱۵۱۱ چادر زلف کمان کیانی کا رنگ رہ رہ کے انعام سے بھی باش فرنگ وہ شور و صیغہ نسایں و سرنگ وہ لون آفتاب کی بندگی و فرنگ</p>	<p>۱۵۱۲ چشمہ حقیقت سے بھی بیک رنگ چلتی تھی ایک نغمہ علی لاکھ رنگ چکی جو زلف پر تو بیک رنگ سینے سے بیک رنگ</p>	<p>۱۵۱۳ انداری لڑائی میں شوکت بناب کی سوز گارہ میں تھی ضیا آفتاب کی سوز گارہ میں تھی ضیا آفتاب کی سوز گارہ میں تھی ضیا آفتاب کی</p>
<p>۱۵۱۴ بھٹکنا عقادشت کین کوئی دل تھا جین چند دن کی تابی تب کوئی پوچھے نہیں چند دن کی تابی تب کوئی پوچھے نہیں چند دن کی تابی تب کوئی پوچھے نہیں</p>	<p>۱۵۱۵ خاق نے تمہارا تھا عجب بیتاب کا خود اس کے سامنے تھا بھولا حباب کا خود اس کے سامنے تھا بھولا حباب کا خود اس کے سامنے تھا بھولا حباب کا</p>	<p>۱۵۱۶ ہوتا تھا غل جو کرتے تھے نعرے لڑائی میں بھاگو کہ سیر کو رخ رہا ہی ترائی میں بھاگو کہ سیر کو رخ رہا ہی ترائی میں بھاگو کہ سیر کو رخ رہا ہی ترائی میں</p>
<p>۱۵۱۷ نغمہ بجانے تھے یہ رشکین لئے اودھ بازار رنگ گرتے تھے دھلتی ہے دہر پایا جو وہ وہ بانی سے تھا لڑائی پایا جو وہ وہ بانی سے تھا لڑائی</p>	<p>۱۵۱۸ اسم پر قتلوں کے کسی کو نہ تھی خبر یکان کوھر سے بیکار کو کو تھا یور یکان کوھر سے بیکار کو کو تھا یور یکان کوھر سے بیکار کو کو تھا یور</p>	<p>۱۵۱۹ پھر تو یہ غل ہو کہ دہائی حسین کی اند کا غضب تھا لڑائی حسین کی اند کا غضب تھا لڑائی حسین کی اند کا غضب تھا لڑائی حسین کی</p>
<p>۱۵۲۰ کیا آگ لگ گئی تھی جہاں خراب کو بیتے تھے سب حسین تڑپتے تھے آب کو بیتے تھے سب حسین تڑپتے تھے آب کو بیتے تھے سب حسین تڑپتے تھے آب کو</p>	<p>۱۵۲۱ نرکش سے کھینچے تیر کوئی یہ جگہ تھا جسے کہ سر پہاڑ رکھا تیر پہر نہ تھا جسے کہ سر پہاڑ رکھا تیر پہر نہ تھا جسے کہ سر پہاڑ رکھا تیر پہر نہ تھا</p>	<p>۱۵۲۲ پیر بجایا آپ نے طوفان سورج کا آب زخم واسطہ علی اکبر کی روح کا آب زخم واسطہ علی اکبر کی روح کا آب زخم واسطہ علی اکبر کی روح کا</p>
<p>۱۵۲۳ گرمی میں پائیں تھی بھٹکا جانا تھا جگر آتش آتش تھی سما بھی چہرہ لی پر آتش آتش تھی سما بھی چہرہ لی پر آتش آتش تھی سما بھی چہرہ لی پر</p>	<p>۱۵۲۴ گھوڑوں کی وہ تیر چہرہ تیری سویو صفین سبیل حسین تیری سویو صفین سبیل حسین تیری سویو صفین سبیل حسین تیری</p>	<p>۱۵۲۵ کہہ کا نام سنے جگہ یہ گلی شان آتش بھڑکتے رک کی بولہ کی شان آتش بھڑکتے رک کی بولہ کی شان آتش بھڑکتے رک کی بولہ کی شان</p>
<p>۱۵۲۶ کثرت عرق کے قطرہ بھی تھی رو پاک پر موتی بستے جاتے تھے منقل کی حسناک پر کثرت عرق کے قطرہ بھی تھی رو پاک پر موتی بستے جاتے تھے منقل کی حسناک پر</p>	<p>۱۵۲۷ آری جو ہو گئیں تھیں وہ سب الفقار سے تینوں نے منہ پھرایے تھے کارزار سے آری جو ہو گئیں تھیں وہ سب الفقار سے تینوں نے منہ پھرایے تھے کارزار سے</p>	<p>۱۵۲۸ تیسرے تھاری روح کی یہ لوگ دیو ہیں آب تو وہ الفقار کو ہم روک دیتے ہیں تیسرے تھاری روح کی یہ لوگ دیو ہیں آب تو وہ الفقار کو ہم روک دیتے ہیں</p>

مرثیہ میرانیس

<p>۱۶۳ چلتا تھا مار کے زانو تو اپنے بعد اے دوا فضا جی میں نہ نہیں کھینچے نہیں دلا دلا دلا دلا دلا دلا دلا اے پہلوں کی تیرے جی کا جاناں</p>	<p>۱۶۴ کھینچ جا کر کھینچ جا کر کھینچ جا کر دینے جی میں تیرے جی میں تیرے جی میں تیری زبان میں تیرے جی میں تیرے جی میں نہیں دلا دلا دلا دلا دلا دلا دلا</p>	<p>۱۶۵ وہ بد نظریاں تیرے جی میں تیرے جی میں وہ بد نظریاں تیرے جی میں تیرے جی میں وہ بد نظریاں تیرے جی میں تیرے جی میں وہ بد نظریاں تیرے جی میں تیرے جی میں</p>
<p>نورہ کی کہ کرتا ہوں حملہ امام پیر اے ابن سہل کے لئے طفرہ ہے ناہم</p>	<p>نقشہ کھینچ کا صاف صاف کارزار کا پانی دوات چاہتی ہے ذوالفقار کا</p>	<p>ماری چوہاں کو تو نہ لہجہ کے کیا ہوں ماہی پہ دنگ کے گاؤں میں کیا ہوں</p>
<p>۱۶۶ بالقد کلفت تو نہ ہوں فیر روشن سب کو راہ روشن آنی کہ ناو کی پیم کہ تیرے جی میں تیرے جی میں تیرے جی میں تیرے جی میں تیرے جی میں</p>	<p>۱۶۷ اضطرب تھا تو جی میں تیرے جی میں سازت جو اس اسان دینے جی میں درغا کہ تو حسین جیسے جی میں تیرے جی میں غل تھا دھوین کہ جی میں تیرے جی میں</p>	<p>۱۶۸ نیزہ ہلکے شاہ پیر کے تیرے جی میں نیزہ ہلکے شاہ پیر کے تیرے جی میں نیزہ ہلکے شاہ پیر کے تیرے جی میں نیزہ ہلکے شاہ پیر کے تیرے جی میں</p>
<p>دل میں بدی طبیعت بدین بگاڑ تھا گھوڑ پر تھا شقی کہ ہوا پر بہاڑ تھا</p>	<p>کون آج سر بلند ہو اور کون لست ہو کسی طفرہ ہو دیکھ کسی شکست ہو</p>	<p>وہ تیرک گھوڑ در آ کر تیرے جی میں گوشت نہ تیرے جی میں تیرے جی میں</p>
<p>۱۶۹ ساتھ آئے اور تیرے جی میں تیرے جی میں آج تیرے جی میں تیرے جی میں تیرے جی میں بکا رہا تیرے جی میں تیرے جی میں تیرے جی میں تیرے جی میں تیرے جی میں تیرے جی میں</p>	<p>۱۷۰ آواز دی تیرے جی میں تیرے جی میں بسم اللہ اور تیرے جی میں تیرے جی میں تیرے جی میں تیرے جی میں تیرے جی میں تیرے جی میں تیرے جی میں تیرے جی میں</p>	<p>۱۷۱ طاعت ہو تیرے جی میں تیرے جی میں طاعت ہو تیرے جی میں تیرے جی میں طاعت ہو تیرے جی میں تیرے جی میں طاعت ہو تیرے جی میں تیرے جی میں</p>
<p>بھالے لیے کہ ہو کہ میں تیرے جی میں نازان وہ حرب کر پیہ یہ تیرے جی میں</p>	<p>وہ تیرے جی میں تیرے جی میں تیرے جی میں پانی بھرا آیا منہ میں دھڑ دھڑ</p>	<p>بد تیرے جی میں شکست تیرے جی میں ہاتھ اڑے جی میں تیرے جی میں</p>



<p>عالم تو چاہیے چو چاہیے چو چاہیے دانش آفرینان میں کہانے کے چکر یاد آتی ہے کہ ہر روز ہر روز</p>	<p>عالم تو چاہیے چو چاہیے چو چاہیے دانش آفرینان میں کہانے کے چکر یاد آتی ہے کہ ہر روز ہر روز</p>	<p>عالم تو چاہیے چو چاہیے چو چاہیے دانش آفرینان میں کہانے کے چکر یاد آتی ہے کہ ہر روز ہر روز</p>
<p>یہاں تیرے ہر قدم کا نامدار ہے رونگڑے تھے سوار کو دو ہمارے</p>	<p>یہاں تیرے ہر قدم کا نامدار ہے رونگڑے تھے سوار کو دو ہمارے</p>	<p>یہاں تیرے ہر قدم کا نامدار ہے رونگڑے تھے سوار کو دو ہمارے</p>
<p>عالم تو چاہیے چو چاہیے چو چاہیے دانش آفرینان میں کہانے کے چکر یاد آتی ہے کہ ہر روز ہر روز</p>	<p>عالم تو چاہیے چو چاہیے چو چاہیے دانش آفرینان میں کہانے کے چکر یاد آتی ہے کہ ہر روز ہر روز</p>	<p>عالم تو چاہیے چو چاہیے چو چاہیے دانش آفرینان میں کہانے کے چکر یاد آتی ہے کہ ہر روز ہر روز</p>
<p>غافل تھا اسے ہر حال میں لو دوسرے کا دھڑکا دھڑکا</p>	<p>غالب کیا خدا نے تجھے کائنات پر بس خاتمہ جہاد کا ہے تیری ذات پر</p>	<p>یونہی تو خدنگ ظل الہی کے جسم پر جس طرح خاک ہے تین سا ہی کے جسم پر</p>
<p>عالم تو چاہیے چو چاہیے چو چاہیے دانش آفرینان میں کہانے کے چکر یاد آتی ہے کہ ہر روز ہر روز</p>	<p>عالم تو چاہیے چو چاہیے چو چاہیے دانش آفرینان میں کہانے کے چکر یاد آتی ہے کہ ہر روز ہر روز</p>	<p>عالم تو چاہیے چو چاہیے چو چاہیے دانش آفرینان میں کہانے کے چکر یاد آتی ہے کہ ہر روز ہر روز</p>
<p>یہ تو خدا نے جس قدر فرق ہو گیا گھوڑا زمین میں سینے ہلکے میں ہو گیا</p>	<p>پیا سا لڑا بہن کوئی یون اڑو ماہرین اب اہتمام چاہیے امت کے کام میں</p>	<p>ترسم مکالنے والا کوئی نہ تھا گرتے آتھے اور سنبھالنے والا کوئی نہ تھا</p>



<p>۱۷۱۱ فرزند فاطمہ کی یہ توقیر باری باری بھلے دہ اندھ پہلوئی کی باری باری</p>	<p>۱۷۱۲ مومن کا عروج و سحر و جادو دین سیرت کا لکھی کتب و شریعت کی دین</p>	<p>۱۷۱۳ مظلوم کی سب سے بڑی توفیق مظلوم کی سب سے بڑی توفیق</p>
<p>۱۷۱۴ خالی کیے حسین پہ ترش بھر ہوئے غصے پیچ جو فوٹے سرکش بھر ہوئے</p>	<p>۱۷۱۵ گھوٹے یہ ڈنگلاکے جو حضرت نے آہ کی تھرا گئی فرقہ رسالت پناہ کی</p>	<p>۱۷۱۶ افیس سو بہن زخم تلخ جاگ رہا ہے زینب محل سے تلخ تر شاہو خاک پر</p>
<p>۱۷۱۷ ہرگز نہ ہو گا جو بھلائی کی ہرگز نہ ہو گا جو بھلائی کی</p>	<p>۱۷۱۸ نکلی کب سے نیند سے بھر پور غضب نکلی کب سے نیند سے بھر پور غضب</p>	<p>۱۷۱۹ نکلی کب سے نیند سے بھر پور غضب نکلی کب سے نیند سے بھر پور غضب</p>
<p>۱۷۲۰ تھما گا کھاجا بنے ماتھے کو چھوڑے کھلا وہ تیر حلق مبارک کو توڑے</p>	<p>۱۷۲۱ قرآن رحل زین سے تھما کر پڑا دیوار کعبہ پیچھے گئی عرش گر پڑا</p>	<p>۱۷۲۲ امان قدم سے تھما کر تین تھما کر پہو چا دو لاش پر فریاد کو خام کر</p>
<p>۱۷۲۳ بجائے سر کی گلی کی طرف سے بجائے سر کی گلی کی طرف سے</p>	<p>۱۷۲۴ بجائے سر کی گلی کی طرف سے بجائے سر کی گلی کی طرف سے</p>	<p>۱۷۲۵ بجائے سر کی گلی کی طرف سے بجائے سر کی گلی کی طرف سے</p>
<p>۱۷۲۶ آپلا جو خون نکلتا ہوا دم پھر گیا چلو رکھا جو زخم کے نیچے تو بھر گیا</p>	<p>۱۷۲۷ اٹھ بیٹھ جب توڑ مرتبہ بر جی گئی تیرا دق مین گڑھے گئے کی جھل گئی</p>	<p>۱۷۲۸ شعلہ جل و بگڑ سکتے ہیں آہ کے یہ کون نام لیتا ہو میرا کراہ کے</p>

<p>۱۹۱ بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا</p>	<p>۱۹۲ بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا</p>	<p>۱۹۳ بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا</p>
<p>اب چھوڑا وہ دشت بدلا حیدر کو یا فاطمہ چھپا لور دین حسین کو</p>	<p>ہر مرگ درو پیر کا چار انہن کوئی میرا تو اب جہان میں سہارا تیر کوئی</p>	<p>ہزار ہا وہ خستہ حکر اسنی جان کو باندھے نہ کوئی اسکا گلزار تیسمان کو</p>
<p>۱۹۴ بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا</p>	<p>۱۹۵ بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا</p>	<p>۱۹۶ بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا</p>
<p>بہوئی جو قلعہ گاہ میں رکھ لوک پر دیکھا سر حسین کو نیز کی لوک پر</p>	<p>دینا تمام اجر کئی ویرا نہ ہو گیا بھیون کہاں کہ کھر لو عزا خانہ ہو گیا</p>	<p>یہ فضل اور یہ بزم عزا یادگار ہے پیری کے و لو لے ہن جزا کی بہار ہے</p>
<p>۱۹۷ بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا</p>	<p>۱۹۸ بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا</p>	<p>۱۹۹ بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا</p>
<p>صوفی لئی اٹا گئے کھر وعدہ گاہ میں جنتش ہو نو پو ابھی یاد آگاہ میں</p>	<p>کٹ گیا ہمن تو الم سے فراغ ہو گر ہو تو بس تمھاری جدائی کا داغ ہو</p>	<p>بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا بہارِ حیدر دہلی کہ بن اسطفا</p>



[illegible]



<p>۱۳۷ کھلے کچھ تو غصے کے تیری غصے کا کھلے کچھ تو غصے کے تیری غصے کا کھلے کچھ تو غصے کے تیری غصے کا کھلے کچھ تو غصے کے تیری غصے کا</p>	<p>۱۳۸ نام خدا ہی شادی کے جانے کا نام خدا ہی شادی کے جانے کا نام خدا ہی شادی کے جانے کا نام خدا ہی شادی کے جانے کا</p>	<p>۱۳۹ کچھ آج ہی طیش سی دل بقرار میں کچھ آج ہی طیش سی دل بقرار میں کچھ آج ہی طیش سی دل بقرار میں کچھ آج ہی طیش سی دل بقرار میں</p>
<p>۱۴۰ پر دیکھو نکو خیر سے جب گھر میں لاؤنگی پر دیکھو نکو خیر سے جب گھر میں لاؤنگی پر دیکھو نکو خیر سے جب گھر میں لاؤنگی پر دیکھو نکو خیر سے جب گھر میں لاؤنگی</p>	<p>۱۴۱ چہرے کے آگے نہ تباہان بھی ماند ہے چہرے کے آگے نہ تباہان بھی ماند ہے چہرے کے آگے نہ تباہان بھی ماند ہے چہرے کے آگے نہ تباہان بھی ماند ہے</p>	<p>۱۴۲ آٹکھیں سیدہ ہو گئی ہیں انتظار میں آٹکھیں سیدہ ہو گئی ہیں انتظار میں آٹکھیں سیدہ ہو گئی ہیں انتظار میں آٹکھیں سیدہ ہو گئی ہیں انتظار میں</p>
<p>۱۴۳ سب کوئی کہتی تھی تیری تہنیت کے بابا سب کوئی کہتی تھی تیری تہنیت کے بابا سب کوئی کہتی تھی تیری تہنیت کے بابا سب کوئی کہتی تھی تیری تہنیت کے بابا</p>	<p>۱۴۴ شادی کے گھر میں گھر میں گھر میں شادی کے گھر میں گھر میں گھر میں شادی کے گھر میں گھر میں گھر میں شادی کے گھر میں گھر میں گھر میں</p>	<p>۱۴۵ فراغت تیرا دل آج سب کوئی کہتی تھی فراغت تیرا دل آج سب کوئی کہتی تھی فراغت تیرا دل آج سب کوئی کہتی تھی فراغت تیرا دل آج سب کوئی کہتی تھی</p>
<p>۱۴۶ سب نو نال گلشن دین لاجواب ہیں سب نو نال گلشن دین لاجواب ہیں سب نو نال گلشن دین لاجواب ہیں سب نو نال گلشن دین لاجواب ہیں</p>	<p>۱۴۷ آئی ہیں نسبتیں علیے شام و روم سے آئی ہیں نسبتیں علیے شام و روم سے آئی ہیں نسبتیں علیے شام و روم سے آئی ہیں نسبتیں علیے شام و روم سے</p>	<p>۱۴۸ کنا حضور راہ ہدایت کی شمع ہیں کنا حضور راہ ہدایت کی شمع ہیں کنا حضور راہ ہدایت کی شمع ہیں کنا حضور راہ ہدایت کی شمع ہیں</p>
<p>۱۴۹ نوشادہ بوستان چمن پر در کھینچو نوشادہ بوستان چمن پر در کھینچو نوشادہ بوستان چمن پر در کھینچو نوشادہ بوستان چمن پر در کھینچو</p>	<p>۱۵۰ بہشت کی گنجائش ہے ہر کسے کے لیے بہشت کی گنجائش ہے ہر کسے کے لیے بہشت کی گنجائش ہے ہر کسے کے لیے بہشت کی گنجائش ہے ہر کسے کے لیے</p>	<p>۱۵۱ تیرے کینے کیونکہ تیرے کینے کیونکہ تیرے کینے کیونکہ تیرے کینے کیونکہ تیرے کینے کیونکہ تیرے کینے کیونکہ تیرے کینے کیونکہ تیرے کینے کیونکہ</p>
<p>۱۵۲ ہو گا کبھی یہ حسن ملک کا نہ ہو ہو گا کبھی یہ حسن ملک کا نہ ہو ہو گا کبھی یہ حسن ملک کا نہ ہو ہو گا کبھی یہ حسن ملک کا نہ ہو</p>	<p>۱۵۳ بستی سے ساتھ لیکے ہر کسی کو بھائی کو بستی سے ساتھ لیکے ہر کسی کو بھائی کو بستی سے ساتھ لیکے ہر کسی کو بھائی کو بستی سے ساتھ لیکے ہر کسی کو بھائی کو</p>	<p>۱۵۴ عجائب میں گھٹی ہوئی گئی زہرا کی بیاریاں عجائب میں گھٹی ہوئی گئی زہرا کی بیاریاں عجائب میں گھٹی ہوئی گئی زہرا کی بیاریاں عجائب میں گھٹی ہوئی گئی زہرا کی بیاریاں</p>



۳۴ مردانہ جلد باد کو نواہ کے عشق میں کھینچ کر نواہ کا حضرت کو کھینچ کر نواہ کا حضرت کو کھینچ کر	۳۵ کچھ بھیلان بن گئے کچھ بھیلان کچھ بھیلان بن گئے کچھ بھیلان کچھ بھیلان بن گئے کچھ بھیلان	۳۶ بلادہ و تب کہ غنیمت پر کدھر بلادہ و تب کہ غنیمت پر کدھر بلادہ و تب کہ غنیمت پر کدھر
۳۷ آئین کو شاہ زاد و نیہ اپنی نار ہون عابد کے دیکھنے کے لئے بیقرار ہون	۳۸ طاقت نہیں جو دھوپ سے آئینہ بھاؤں گدہ نہیں بھاری طوق ہے زنجیر باؤں	۳۹ جگر گلوں سبط پیر پر جل گیا رہتے تھے حسین شاہ سودہ جگر جل گیا
۳۹ پوچھا میری عزت کی کیا ہے کی عرض اپنا حال کو کچھ پچھو پوچھا میری عزت کی کیا ہے کی عرض اپنا حال کو کچھ پچھو	۴۰ پوچھا میری عزت کی کیا ہے کی عرض اپنا حال کو کچھ پچھو پوچھا میری عزت کی کیا ہے کی عرض اپنا حال کو کچھ پچھو	۴۱ دشت بلابین نام کا سب چین جنگل کا پھول ایک بن گیا خوش چین
۴۱ ہوا اشتیاق فاطمہ کے نور عین کا بتلاؤ کس طرف کو ہر خمیہ حسین کا	۴۲ ہونے لگے کبھی امیر یہ اب تو فقیر ہیں بیکس ہیں بیوطن ہیں یتیم داس ہیں	۴۳ منظوم ہوں یتیم شہ مشرقین ہوں عابد ہو میرا نام میں ابن حسین ہوں
۴۲ اس ساری فوج کا سپہ سالار وہ سب ہیں رشید دارا فرخ عالم	۴۳ فریاد روئے کیسوں کی غلام منظوم غنیمت کی شہادت میں تمام	۴۴ میرزا کا بوجھ چلا دے غنیمت میرزا کا بوجھ چلا دے غنیمت
۴۴ خیر و مر نہیں شہ عالی مقام کا کچھ کوتاہی نہیں سے ملیگا ماتم کا	۴۵ قیدی ستم کی فوج میں چون بیت ہوں میں ساربان قافلہ اہلبیت ہوں	۴۶ شوہر کو روئے دیکھ کے دل کو دھل گئی دیوڑھی سے بیٹی ہوئی باہر نکل گئی

چلے گئے صد ارکوں کی غفلت سے  
اسے کہا کہ سا خیر بانی عجب ہوا  
میرزا خاندان امیر عرب ہوا  
خبر سے سب بے خبر تھے

میرزا بیکار ہی نہ ہو گیا  
کے کچھ کرنا ہو چھین چو اس  
کے تھکے تھکے سر پر  
جو تو راہ اندین ہی نہ ہو گیا

میرزا بیکار ہی نہ ہو گیا  
کے کچھ کرنا ہو چھین چو اس  
کے تھکے تھکے سر پر  
جو تو راہ اندین ہی نہ ہو گیا

نہیں رہا ہوئی اسیر حسین اس سے  
نہیں رہا ہوئی اسیر حسین اس سے  
نہیں رہا ہوئی اسیر حسین اس سے

لیپ لٹکے کہ وہ دنگی اور خاک  
راہ اندین میں حسین کے پرستے کو جاؤنگی  
راہ اندین میں حسین کے پرستے کو جاؤنگی

چھاپے میں خاک کسے نیکو پہر غضب  
تیلے نشان میں چاندی ساز و دیو غضب  
تیلے نشان میں چاندی ساز و دیو غضب

جو بیکار کیوں کہ گریہ میں ہو  
جو بیکار کیوں کہ گریہ میں ہو  
جو بیکار کیوں کہ گریہ میں ہو

میرزا بیکار ہی نہ ہو گیا  
کے کچھ کرنا ہو چھین چو اس  
کے تھکے تھکے سر پر  
جو تو راہ اندین ہی نہ ہو گیا

میرزا بیکار ہی نہ ہو گیا  
کے کچھ کرنا ہو چھین چو اس  
کے تھکے تھکے سر پر  
جو تو راہ اندین ہی نہ ہو گیا

آہر ہی ان جو آگے وہ لشکر ہو شام کا  
لائے ہیں سر حسین علیہ السلام کا  
لائے ہیں سر حسین علیہ السلام کا

ماہم کا اہلیت محمد میں خوش تھا  
شیرین کو تھا نہ ہوش نہ بالو کو ہوش تھا  
شیرین کو تھا نہ ہوش نہ بالو کو ہوش تھا

دو لون کے سر قرین سر شاہ زین کے ہیں  
بہ چہی کے پھل پہ پھول ہمارے چہی کے ہیں  
بہ چہی کے پھل پہ پھول ہمارے چہی کے ہیں

میرزا بیکار ہی نہ ہو گیا  
کے کچھ کرنا ہو چھین چو اس  
کے تھکے تھکے سر پر  
جو تو راہ اندین ہی نہ ہو گیا

میرزا بیکار ہی نہ ہو گیا  
کے کچھ کرنا ہو چھین چو اس  
کے تھکے تھکے سر پر  
جو تو راہ اندین ہی نہ ہو گیا

میرزا بیکار ہی نہ ہو گیا  
کے کچھ کرنا ہو چھین چو اس  
کے تھکے تھکے سر پر  
جو تو راہ اندین ہی نہ ہو گیا

نامحرمین ہر وہ آل عبا نہیں  
نہیں ہر گئی بشیوں کے سرور پر وہ نہیں  
نہیں ہر گئی بشیوں کے سرور پر وہ نہیں

قیدی میں ہیں کدھڑ گئی اور بگڑ گئی  
وارث شہید ہو گیا صورت بد لگئی  
وارث شہید ہو گیا صورت بد لگئی

ہم سب کو ساتھ لیکے ہو شرف لاہین  
مرکز حسین وعدہ وفا کی کو آئے ہیں  
مرکز حسین وعدہ وفا کی کو آئے ہیں

<p>۵۵۵</p> <p>جیتے دوزی جانب بزدلہ بنے سر نیزے پر آقاب سا آیا اسے نظر تب دوزن اٹھ اٹھ کے چکپری وہ دوز لوڑی تار آپ کے یا شاہ جوردی</p>	<p>۵۵۶</p> <p>جیتے دوزنوں نے کاٹھیا آیت اتے بین گھوڑین تیر شاہ جوردی آراستہ کیا تھا خدی سے تمام دین آپ آگے آگے کسی نہ بھی</p>	<p>۵۵۷</p> <p>بایا بنین کفن تو کچا اسکا بنین الم زینے پہ رہا بچین اسکا بچین غم شیرین کی شہر پہ پوتا بنین تم تسل میں تین دوز کے پاسے پوتہ بنیم</p>
<p>ندی لہو کی چاندی گردن سے گئی لوڑی کو میمانی کی حسرت ہی گئی</p>	<p>یا نسے جو خاک لڑتی ہوئی گھر میں جاوے گی اب فرشتہ اٹھ کے میں صفا تم بچاؤ گی</p>	<p>ما تم میں میرے نانہ و فریاد کجیو جب پانی بچو تو مری لید کجیو</p>
<p>۵۵۸</p> <p>اس خون بھرے ہوئے رخ زور کے بین شاہ نیلے بین اب تلک لب اٹھ کے بین شاہ انکھوں کے صدف زلف منبر کے بین شاہ اسے مصطفیٰ کے لال تر سر کے بین شاہ</p>	<p>۵۵۹</p> <p>اعجاز سے دی سر شیر نے صدا شیرین نہ رو کہ تھا ہی منظور کبریا وعدہ جو تجھے تھا اسے ہے ادا کیا لازم تجھے یہ کہ نہ پوئے پاس جا</p>	<p>۵۶۰</p> <p>پکے تھک گیا سو سے شیرین سر حسین غل پڑ گیا کہ ہاں شہنشاہ مستر قین بے اسے انیس گئے یہ کہ بیبوں کے بین راحت جگر کوہ کوئی ساعت نہ دل کر بین</p>
<p>کیا بنگلی حضور کمان کر بلا کمان نیزے کی ٹوک ہاں کمان یہ گلا کمان</p>	<p>پر سا ہمارا زینب عالی ہم کو دے دعوت ہو بس ہی کہ روا میں حرم کو دے</p>	<p>دنیا میں کیا کسی کا مقدر ہے ندر شیرین تو ہر کلام مگر بخت شور ہے</p>

<p>رباعی آباد و دوغان در پنج و غم کے دن بین سب بے سیر یہ اندوہ و الم کے دن بین</p> <p>بحکم کو نہ کہ بین شیخ فقامت برپا بحکم ہوئے شیر تیر کے دن بین</p>	<p>رباعی کچا دو خمین سخن بچار کستے بین نار انکون سے رخسار سوار کستے بین</p> <p>بیاد غلغلی شاد و ہار کستے بین بھڑتا جوں کچے جام پر آب</p>	<p>رباعی اس ملک سے دنیا کی ہوس میں آئے اب جا بین کمان اجل کے بس بین آئے</p> <p>اب دلخون کفر سے پاپا جب دالم چھوئے تو نفس میں آ</p>
<p>رباعی دس دن جو بدو نہ بین بس ہو جا بین غوغا غوغا شیشے جگر ہو جب بین</p> <p>مٹنے سے فزون تر ہوں بہا بین اشک حکمت کو جو منظور نظر ہو جا بین</p>	<p>رباعی جس شخص کو عجب کی طلب گاری ہے دنیا سے بیشمار سے بزاری ہے</p> <p>خاف کہ چشم میں کس طرح سائین ودفون خاف یہ خواہ ہے وہ بیداری ہے</p>	<p>رباعی کتھے بین زبان حال سے موی پید بہ چھن اجل کو پ کی تیاری کم</p> <p>دنیائے آنیس اب تو بزاری کم بہ چھن زبان حال سے موی پید</p>

<p>۴۴ میں نے اپنے بوجھ میں کیا گھر میں کیا تاراج امام دوسرا کتاب پر بھیجیں شہر عقہ کنہ کا عریان ہوا سر پر پون خان کا</p>	<p>۴۵ جس شخص کا داد تھا علی فانی یہی شخص سید علی بی بی علی بی بی راجا بوجھ کر سنا عاشق داد مالک کے لیے عقہ کشا دین کا</p>	<p>۴۶ سر نہ نامہ سوزی ہر یار زین بین شدت آزاد سو سوچو ساقین لے شک حلاوت کا بوجھ ہے بھین افغان لکھو لکھن اور دل میں</p>
<p>۴۷ جن پیسہ نکا سایہ نہ دیکھا تھا کسی نے افسوس انھیں پر دہ کیا فوج شقی نے</p>	<p>۴۸ جس کے نہ دیکھے ہاتھ بزرگون کے چلے ہاتھ اسکے سنگاروں نے باندھو تو کون</p>	<p>۴۹ منزل پہ نہ کچھ کھاتے تھے فی ہر حقو عابد اعجاز امامت سے فقط چلتے تھے عابد</p>
<p>۴۸ وہ جو یہ رہتے تھے کچھ کہے بوجھ ادوار میں تھا گندہ درویش بوجھ سندھ بوجھ طوبہ گھر کھیل دہ فرشتہ تھا نورین بوجھ</p>	<p>۴۹ میں نے نظر ان باتوں کو کیا یہاں تو پیر مرد سراسر درویش کیا تھا صنعت کچھ اس نام تھا خیر پیر کیے جاتی تھیں غلام عدا</p>	<p>۵۰ جس نے کہیں نہیں دیکھا تھے بیا کر کچھ نہیں جانتے تھے سر داد مالک کا چوہا نہ تھا سونا لکھا تھا سو پڑا کچھ</p>
<p>۵۱ دنیا میں نہادین کی بھی جس گھر کی ہیں اعدائے وہ گھر بھونکے یا آتش کین سے</p>	<p>۵۲ غش آتا تھا گراہ میں آتش دہنی سے ظالم اسے چومکاتے تھے نیز کی انی سے</p>	<p>۵۳ تھی قید میں یہ اس عکس کار کی صورت بہجانی نہیں جاتی تھی بیمار کی صورت</p>
<p>۵۴ میں نے بھی کچھ شہر تھے قرآن میں نہا جب کسی مالک غیر ختم ختم حضرت شہر میں کھینکے تو رائے</p>	<p>۵۵ تھا گردن لاغر میں تو ان کو ادب ان میں نہا کچھ نہا چلتے تھے گردن لاغر میں اور بوجھ میں</p>	<p>۵۶ جون میں تھا کہ کچھ شہر تھا اور تو نے لکھ لکھ لکھ لکھ سب بوجھ میں کچھ شہر تھا عنوان میں کچھ شہر تھا</p>
<p>۵۷ بے اذن جہان پاؤں ملک نہ دھرتا ہسات وہ گھر لٹے والے بھرتا</p>	<p>۵۸ اٹھنے کی نصیب کوئی نہ تھا بگڑ کر کاٹو نہ کوئی کھینچتا تھا طوق بگڑ کر</p>	<p>۵۹ خاموش تھی کچھ غصہ نہ فرما تو عابد خود راہو سر کو چلے جاتے تھے عابد</p>

<p>۱۰ بجائے نظر آتا کوئی دادی چاہے بجائے تھے عابد کو کسی راہ کی نظر بجائے کسی جا آپ تو کھٹے کھٹے دیا سوتا اور نہ نہ پا جا تا نقادہ دین کا شمار</p>	<p>۱۱ کسی راہ کو نہ تھا علم کسی راہ کو نہ تھا علم کسی راہ کو نہ تھا علم کسی راہ کو نہ تھا علم</p>	<p>۱۲ کسی راہ کو نہ تھا علم کسی راہ کو نہ تھا علم کسی راہ کو نہ تھا علم کسی راہ کو نہ تھا علم</p>
<p>۱۳ ہمارے آگے سے نہ سرکاتے تھے کانٹے نشر کی طرح باغ میں چھو جاتے تھے کانٹے</p>	<p>۱۴ کوئی غم عباس میں مصروف تھا تھی لب پر کسی کے ہاتھ حسینی کی صدا تھی</p>	<p>۱۵ ویدار سے اپنی مجھے ترسائے ہیں بابا بیٹی سے خفا ہیں جو میں آتی ہیں بابا</p>
<p>۱۶ سید ابوبکر اندر تو اندھنی اور آواز آواز جگہ سے گئے تھیں وہیں میں مانند گنگا درد الم و سوج و مصیبت میں گنگا</p>	<p>۱۷ کسی راہ کو نہ تھا علم کسی راہ کو نہ تھا علم کسی راہ کو نہ تھا علم کسی راہ کو نہ تھا علم</p>	<p>۱۸ وہ پتے تو کھڑے تھے وہ پتے تو کھڑے تھے وہ پتے تو کھڑے تھے وہ پتے تو کھڑے تھے</p>
<p>۱۹ یہ ظلم و ستم تھے یہ صعوبت یہ جفا تھی ہر خطہ مگر بخشش امت کی دعا تھی</p>	<p>۲۰ چلائی تھی کوئی مجھے صدمہ یہ بڑا ہی دارت مرا بیکور و کفن زمین بڑا ہی</p>	<p>۲۱ کیونکر نہ کرے نالہ و فدا و سکینہ مرنے سے ہوئی باپ کے برباد سکینہ</p>
<p>۲۲ کے تو چلا جا تھا وہ عاشق بابا چشمہ چشمہ شاہ بین تھی گئی گئی ونداری چشمہ چشمہ شاہ بین تھی گئی گئی ونداری چشمہ چشمہ شاہ بین تھی گئی گئی ونداری</p>	<p>۲۳ کے تو چلا جا تھا وہ عاشق بابا چشمہ چشمہ شاہ بین تھی گئی گئی ونداری چشمہ چشمہ شاہ بین تھی گئی گئی ونداری چشمہ چشمہ شاہ بین تھی گئی گئی ونداری</p>	<p>۲۴ کے تو چلا جا تھا وہ عاشق بابا چشمہ چشمہ شاہ بین تھی گئی گئی ونداری چشمہ چشمہ شاہ بین تھی گئی گئی ونداری چشمہ چشمہ شاہ بین تھی گئی گئی ونداری</p>
<p>۲۵ نا مگر موت کی جھڑ سے ترمائی تھیں اندین بالو سے جھیلے ہوئے تھو جاتی تھیں اندین</p>	<p>۲۶ ننگا تھا کرتے کا گریبان بھٹا تھا اور چاند سا منہ گدگدی سے آٹا تھا</p>	<p>۲۷ بیچین ہون گو دین تھا و بھو آکر نیند آئی ہر چھاتی پہ سلاؤ بھو آکر</p>



<p>۱۷۱ اس کی کمر کو جو بدلتی تھا وہ نکاح میں بیٹھیں اور ان میں کہہ چکا تھا کہ ہم منزل کو پہنچنے سے پہلے وہ قیدی ہو جائے گا میں نے کہا کہ تم لوگ قادیان میں بیٹھیں</p>	<p>۱۷۲ میں نے کہا کہ وہ شخص بھی جو میں نے کہا کہ وہ شخص بھی جو میں نے کہا کہ وہ شخص بھی جو</p>	<p>۱۷۳ میں نے کہا کہ وہ شخص بھی جو میں نے کہا کہ وہ شخص بھی جو میں نے کہا کہ وہ شخص بھی جو</p>
<p>۱۷۴ پانی کے عوض اس کو نہ ہندو نہ قیدی نہ صاحب عزیز نہ لے لے رہتے تھے قیدی</p>	<p>۱۷۵ میں بیٹیاں نہ رہا کی گرفتار رسن میں اس کے ساتھ چھڑا کر انھیں پہنچا دین میں</p>	<p>۱۷۶ آگاہ ہیں سب قتل شہنشاہ امم سے سر بیچ کے سجاد کو لپکا بیٹھے ہم سے</p>
<p>۱۷۷ اور اس کے ساتھ ساتھ ان کے ساتھ اور اس کے ساتھ ساتھ ان کے ساتھ</p>	<p>۱۷۸ ایک ایک کو بول کر کہہ چکا تھا ایک ایک کو بول کر کہہ چکا تھا</p>	<p>۱۷۹ انجام دینے کے لئے میرزا کو انجام دینے کے لئے میرزا کو</p>
<p>۱۸۰ وان تہنیت قتل امام مدنی تھی یان دار لون کا ذکر تھا اور سینہ کی تھی</p>	<p>۱۸۱ سرشتہ کا نہ تھیں جانے یہی خوف خطر ہشیا رہو دن سہی کہ شب ہو کا ڈر ہی</p>	<p>۱۸۲ سب مانتی ہیں آل رسول دوسرا کو مارا ہی جھاسے پسر شیر خدا کو</p>
<p>۱۸۳ میں نے کہا کہ وہ شخص بھی جو میں نے کہا کہ وہ شخص بھی جو</p>	<p>۱۸۴ میں نے کہا کہ وہ شخص بھی جو میں نے کہا کہ وہ شخص بھی جو</p>	<p>۱۸۵ میں نے کہا کہ وہ شخص بھی جو میں نے کہا کہ وہ شخص بھی جو</p>
<p>۱۸۶ قتل شہ بیس کا جو احوال سنای شہنشاہ کا تری قوجہ قصد استی کیا ہی</p>	<p>۱۸۷ کہ جو ملکین بیٹیاں تہرا و علی کی پھر قیدیہ چہ اوت نہیں پڑنی کی کسی کی</p>	<p>۱۸۸ کو قاتلوں را نہ تو کو طاقت نہیں نہیں پر باز تو بازو بھی بند ہو میں رہ نہیں</p>



<p>۱۴۴۴ آؤ تو نہ چھپاتی کہ جو جلد وصال لے لے کر نہ چھپا کر نہ چھپا کر نہ چھپا کر نہ چھپا کر نہ چھپا کر نہ چھپا کر نہ چھپا کر مظاہرہ چین اور وہی ہوتی پال</p>	<p>۱۴۴۵ اگر تیری ہر بات کو نہ چھپا کر نہ چھپا کر اگر تیری ہر بات کو نہ چھپا کر نہ چھپا کر اگر تیری ہر بات کو نہ چھپا کر نہ چھپا کر اگر تیری ہر بات کو نہ چھپا کر نہ چھپا کر</p>	<p>۱۴۴۶ میرا نہ چھپا کر نہ چھپا کر نہ چھپا کر میرا نہ چھپا کر نہ چھپا کر نہ چھپا کر میرا نہ چھپا کر نہ چھپا کر نہ چھپا کر میرا نہ چھپا کر نہ چھپا کر نہ چھپا کر</p>
<p>۱۴۴۷ ماتم میں میری آہ لایا مجھے بیٹا تربت میں بھی اعدا نے شایا چھوٹا</p>	<p>۱۴۴۸ تو بعد شہادت بھی گرفتار محن ہی سرقیدہ ہی تن خاک پہ تھلج کفن ہی</p>	<p>۱۴۴۹ ہوش آیا تو دیکھانہ و مجمع بختان ہی پر خون دہی سر ہی وہی تاریک گمان ہی</p>
<p>۱۴۵۰ کس کھائی کھائی کھائی کھائی کھائی کس کھائی کھائی کھائی کھائی کھائی کس کھائی کھائی کھائی کھائی کھائی کس کھائی کھائی کھائی کھائی کھائی</p>	<p>۱۴۵۱ کس کھائی کھائی کھائی کھائی کھائی کس کھائی کھائی کھائی کھائی کھائی کس کھائی کھائی کھائی کھائی کھائی کس کھائی کھائی کھائی کھائی کھائی</p>	<p>۱۴۵۲ کس کھائی کھائی کھائی کھائی کھائی کس کھائی کھائی کھائی کھائی کھائی کس کھائی کھائی کھائی کھائی کھائی کس کھائی کھائی کھائی کھائی کھائی</p>
<p>۱۴۵۳ جھاتی کو لیٹ جاؤ کہ وابستہ غم ہوں نم کشتہ کشمیر میں کشتہ سم ہوں</p>	<p>۱۴۵۴ بیٹا بی بی میں کہ اکتھی تھی کہ گرتی تھی بیٹا پروانہ صفت گرد تری میری تھی بیٹا</p>	<p>۱۴۵۵ یہ تو ہوا معلوم کہ تو خاصہ رب ہی للد بتا دے تر کیا نام و نسب ہی</p>
<p>۱۴۵۶ کس کھائی کھائی کھائی کھائی کھائی کس کھائی کھائی کھائی کھائی کھائی کس کھائی کھائی کھائی کھائی کھائی کس کھائی کھائی کھائی کھائی کھائی</p>	<p>۱۴۵۷ کس کھائی کھائی کھائی کھائی کھائی کس کھائی کھائی کھائی کھائی کھائی کس کھائی کھائی کھائی کھائی کھائی کس کھائی کھائی کھائی کھائی کھائی</p>	<p>۱۴۵۸ کس کھائی کھائی کھائی کھائی کھائی کس کھائی کھائی کھائی کھائی کھائی کس کھائی کھائی کھائی کھائی کھائی کس کھائی کھائی کھائی کھائی کھائی</p>
<p>۱۴۵۹ بھاتی پہ تری ہر جھکے کیا زنج شقی نے انہو کو بھٹے یا لاکھ اس کہ جھکے جلی نے</p>	<p>۱۴۶۰ جب عرش تلے سر ترا تھوید و مہر ونگی اس ظلم کی اللہ سے فریاد کرونگی</p>	<p>۱۴۶۱ حیران ہوں قربت جھوٹا گوسو کیا ہی تورت میں انجیل میں نام انکا لکھا ہی</p>







<p>رباعی جام و فان جو ختم مست حیدر قین بین جو نگاہ حق پرست حیدر</p>	<p>رباعی جو کون و مکانین اختیار حیدر گردون و کربک پیش وقار حیدر</p>	<p>رباعی موجود و نغین برائے حیدر زیبا کو نہ چھو و عیانین کا حیدر</p>
<p>چہرہ جو ہر بوستان فردوس گلہ شہر باغ دین جو دست حیدر</p>	<p>اک جان ہو اک دل جو بھابی اتھکے وہ قربان یہ نثار حیدر</p>	<p>خود قاسم روزی دو عالم کھلم تھی خان چین فقط غدا سے حیدر</p>
<p>رباعی کعبہ بین ہوا جو بند و بست حیدر شادان ہو دل خدا پرست حیدر شے صاحب معرکہ کا ندھے پیغم و شغل عظم تھانیز دست حیدر</p>	<p>رباعی ہو جاوے نور قی روا سے حیدر خوشید ہو نقش کف پائے حیدر کتے بین دکھا کے عشق کبری کو ملک یہ جاے محمد ہو وہ جاے حیدر</p>	<p>رباعی ایسے حرم ہو ختم مست حیدر کعبہ ہو دل خدا پرست حیدر سینہ تو ہو خزن علوم بوی ابر کرم خلا ہو دست حیدر</p>





<p>۱۵ از اس قدر جلدی کہ پہلے نہیں دیکھا تھا بناوئی کہ نہ دیکھی کا خدا آپ کو پہلے کیا کے مگر کتنا چاہے کہ درون حالہ اطمینان</p>	<p>۱۶ بناوئی نہ تھی شب دلا کی یہ گفتار اور کچھ چھری گزرتی تھی باریک فلکات کما اسکا سبب یہ تھی غبار</p>	<p>۱۷ صدقہ کی خدمت کو ہی جوں کا توں جب پہلے گئے بیاد تو زور کی بولانا سہرا بچے اس چاندی صوت کی بولانا</p>
<p>۱۸ شہ مجھے گلہ ہو گا دل نسرودہ ہی با تو تعریف پہ شیریں کی کچھ آزدہ ہو با تو</p>	<p>۱۹ اور دیکھو نہ اتنا زور زور دیا تھے خیرین یہ آفت کہ غنی کروا تھے</p>	<p>۲۰ مزویک جو آنکی خبر پاؤنگی واری بھائی مری آؤنگی مین آپ کی داری</p>
<p>۲۱ بہرہ جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں کرتا تو نہیں رہتا تار و پود جہاں فرمانے لگے اب تو نہیں شکر نہ جہاں</p>	<p>۲۲ باز لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے ازاد کیا تھا سلطان عجم کو بھین بہرہ جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں</p>	<p>۲۳ بہرہ جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں کرتا تو نہیں رہتا تار و پود جہاں فرمانے لگے اب تو نہیں شکر نہ جہاں</p>
<p>۲۴ جو کچھی دم اسکا مجھے دھیان نہیں کر جب ہم سہی ہو لی تو کچھ ارمان نہیں کر</p>	<p>۲۵ خود صدقے ہوں شیریں یہ اگرچہ تو بیاہی فرزند بنی لے اسے آؤنگی کیا ہے</p>	<p>۲۶ مولا کے نہ قدم تو جد اہوق تھی شیریں تعلیق سے نہ تھی تھی اور روتی تھی شیریں</p>
<p>۲۷ باز لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے کرتا تو نہیں رہتا تار و پود جہاں فرمانے لگے اب تو نہیں شکر نہ جہاں</p>	<p>۲۸ باز لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے کرتا تو نہیں رہتا تار و پود جہاں فرمانے لگے اب تو نہیں شکر نہ جہاں</p>	<p>۲۹ باز لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے کرتا تو نہیں رہتا تار و پود جہاں فرمانے لگے اب تو نہیں شکر نہ جہاں</p>
<p>۳۰ تھے تو دیا ہو کہ صادق ہو وفا میں ہے اسے آزاد کیا راہ خدا میں</p>	<p>۳۱ خط بھیجے ایام اول شاد و کر و کرے اسن پانچواں والی کو کبھی یاد کر دے</p>	<p>۳۲ مگر نہ کریں اپنا یہ دستور نہیں ہے مزویک ہو تو دل سو تو کچھ دیکھیں ہے</p>

<p>۵۲۷ ایں چو تو قادیان ادا قدا الا قدا آئینہ کا دھڑا کر کے آئینے کے بار زیر اس کے چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے فرزند بی کا چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے</p>	<p>۵۲۸ عقد اس کو دیکھو کہ وہ بادل کی مسلمان آباد ہو دی کا بونا خانہ دین وہ دروں کے چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے</p>	<p>۵۲۹ جیسے کہ لکھنؤ کی شاہ ایں چو تو قادیان ادا قدا الا قدا آئینہ کا دھڑا کر کے آئینے کے بار زیر اس کے چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے</p>
<p>۵۳۰ آٹھ چوٹیں قدم سید چوٹیں کے چوٹیں کے ہم دور ملک لینے کو مولائے چوٹیں کے</p>	<p>۵۳۱ شیرین کو محبت تھی زبس آل نئی کی حق آٹھ چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے</p>	<p>۵۳۲ آٹھ چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے ہم دور ملک لینے کو مولائے چوٹیں کے</p>
<p>۵۳۳ آٹھ چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے ہم دور ملک لینے کو مولائے چوٹیں کے</p>	<p>۵۳۴ آٹھ چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے ہم دور ملک لینے کو مولائے چوٹیں کے</p>	<p>۵۳۵ آٹھ چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے ہم دور ملک لینے کو مولائے چوٹیں کے</p>
<p>۵۳۶ آٹھ چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے ہم دور ملک لینے کو مولائے چوٹیں کے</p>	<p>۵۳۷ آٹھ چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے ہم دور ملک لینے کو مولائے چوٹیں کے</p>	<p>۵۳۸ آٹھ چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے ہم دور ملک لینے کو مولائے چوٹیں کے</p>
<p>۵۳۹ آٹھ چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے ہم دور ملک لینے کو مولائے چوٹیں کے</p>	<p>۵۴۰ آٹھ چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے ہم دور ملک لینے کو مولائے چوٹیں کے</p>	<p>۵۴۱ آٹھ چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے ہم دور ملک لینے کو مولائے چوٹیں کے</p>
<p>۵۴۲ آٹھ چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے ہم دور ملک لینے کو مولائے چوٹیں کے</p>	<p>۵۴۳ آٹھ چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے ہم دور ملک لینے کو مولائے چوٹیں کے</p>	<p>۵۴۴ آٹھ چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے چوٹیں کے ہم دور ملک لینے کو مولائے چوٹیں کے</p>



<p>۴۴۴ نزدیک صلیب کی زنجیریں باند نزدیک صلیب کی زنجیریں باند نزدیک صلیب کی زنجیریں باند نزدیک صلیب کی زنجیریں باند نزدیک صلیب کی زنجیریں باند</p>	<p>۴۴۴ اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر</p>	<p>۴۴۴ پتھر کی سی حالت سب تھم تھم پتھر کی سی حالت سب تھم تھم پتھر کی سی حالت سب تھم تھم پتھر کی سی حالت سب تھم تھم پتھر کی سی حالت سب تھم تھم</p>
<p>۴۴۴ بن آبانہ کچھ سید بیکس کے پسر کو بن آبانہ کچھ سید بیکس کے پسر کو بن آبانہ کچھ سید بیکس کے پسر کو بن آبانہ کچھ سید بیکس کے پسر کو بن آبانہ کچھ سید بیکس کے پسر کو</p>	<p>۴۴۴ تیار ہی میں کھانے کی ادھر اہل تھے تیار ہی میں کھانے کی ادھر اہل تھے تیار ہی میں کھانے کی ادھر اہل تھے تیار ہی میں کھانے کی ادھر اہل تھے تیار ہی میں کھانے کی ادھر اہل تھے</p>	<p>۴۴۴ ناموس بھی ہمراہ ہیں ادھر بھر بڑی ہی ناموس بھی ہمراہ ہیں ادھر بھر بڑی ہی ناموس بھی ہمراہ ہیں ادھر بھر بڑی ہی ناموس بھی ہمراہ ہیں ادھر بھر بڑی ہی ناموس بھی ہمراہ ہیں ادھر بھر بڑی ہی</p>
<p>۴۴۴ اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر</p>	<p>۴۴۴ اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر</p>	<p>۴۴۴ اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر</p>
<p>۴۴۴ شاہ نہر سانو کو جھکاتے تھے سنگ مر شاہ نہر سانو کو جھکاتے تھے سنگ مر شاہ نہر سانو کو جھکاتے تھے سنگ مر شاہ نہر سانو کو جھکاتے تھے سنگ مر شاہ نہر سانو کو جھکاتے تھے سنگ مر</p>	<p>۴۴۴ پونچا جو دور اس کے قرین رک گیا تیرہ پونچا جو دور اس کے قرین رک گیا تیرہ پونچا جو دور اس کے قرین رک گیا تیرہ پونچا جو دور اس کے قرین رک گیا تیرہ پونچا جو دور اس کے قرین رک گیا تیرہ</p>	<p>۴۴۴ اب جیکے قدم پر شہ والا کے گردنگی اب جیکے قدم پر شہ والا کے گردنگی اب جیکے قدم پر شہ والا کے گردنگی اب جیکے قدم پر شہ والا کے گردنگی اب جیکے قدم پر شہ والا کے گردنگی</p>
<p>۴۴۴ اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر</p>	<p>۴۴۴ اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر</p>	<p>۴۴۴ اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر اگر کوئی لکھتا ہے تو جان لے کر</p>
<p>۴۴۴ منزل آ کر کبھی نہ سوتے تھے سحر تک منزل آ کر کبھی نہ سوتے تھے سحر تک منزل آ کر کبھی نہ سوتے تھے سحر تک منزل آ کر کبھی نہ سوتے تھے سحر تک منزل آ کر کبھی نہ سوتے تھے سحر تک</p>	<p>۴۴۴ اعجاز ہوا یہ جو سر سبط بنی سے اعجاز ہوا یہ جو سر سبط بنی سے اعجاز ہوا یہ جو سر سبط بنی سے اعجاز ہوا یہ جو سر سبط بنی سے اعجاز ہوا یہ جو سر سبط بنی سے</p>	<p>۴۴۴ کوئین میں متاؤ کا شاہ زمیں نے کوئین میں متاؤ کا شاہ زمیں نے کوئین میں متاؤ کا شاہ زمیں نے کوئین میں متاؤ کا شاہ زمیں نے کوئین میں متاؤ کا شاہ زمیں نے</p>







<p>۴۴          وہ بولے کہ تو شخص کی صورت دیکھ کر          اس حال کی شان نہیں دیکھو بلکہ اس کا          یہ عالم کی ہر فوج یہ عہد پر عمل کرتا          بہت ہوئی بار اگر گشت دل پہ</p>	<p>۴۵          یہ زبان چھپی ہوئی ہے جو بے زبان کی          زبان کی ہر ذی بات تو جو بے زبان کی          وہ باہوئی کیلین کے گھبراہٹ کی          پہنچی وہ کہتے ہیں کہ</p>	<p>۴۶          کہیں کہیں شہر و سرزمین پہلے          بجائی تری آکا کو جگہ گردن لولا          نہر آکا لیس خلق جسے جگہ کو سدا          سادات کا تو قافہ لڑا گیا سارا</p>
<p>۴۷          اب گھر ہو کمان سبط رسول عربی کا          حیمہ تو جلا امر حسین ابن علی کا          وہ بانی سیکھتے جو روتی ہو پیر کو          کبر اور وہ زانو پہ جھکائے ہو سر کو</p>	<p>۴۸          یہ جتنے ہی سیکھتے ہیں گھٹکھٹکیا          تھکے لگا بیدارے کو کیا نہ سہا          کہتا تھا یہ کیا ہو گیا داغ و زور          کہتا تھا یہ کیا ہو گیا داغ و زور</p>	<p>۴۹          بھجی تھا جہان تو نہ وہ لشکر شہر کا          ستر نہ لکے لائی حسین بن علی کا          بھجی تھا جہان تو نہ وہ لشکر شہر کا          ستر نہ لکے لائی حسین بن علی کا</p>
<p>۵۰          کوئی نہ رہا فوج شہر جن و بشر میں          گھر فاطمہ کا صاف کیا تین پر میں          تقدیر نے جیتا نہ دکھایا شہر دین کو          مین لینے کو آیا تھا نہ پایا شہر دین کو</p>	<p>۵۱          کوئی نہ رہا فوج شہر جن و بشر میں          گھر فاطمہ کا صاف کیا تین پر میں          تقدیر نے جیتا نہ دکھایا شہر دین کو          مین لینے کو آیا تھا نہ پایا شہر دین کو</p>	<p>۵۲          لٹو کے گھر اور تیغ سے گٹو کے سر آئی          فرمایا تھا آؤنگا سویوں میر گھر آئی          لٹو کے گھر اور تیغ سے گٹو کے سر آئی          فرمایا تھا آؤنگا سویوں میر گھر آئی</p>
<p>۵۳          کہلا کے کھین میں خشک ہر فوج تو کھین          وہ دیکھ لے سر نیز وئی کو کوڑہ دھری میں          جلا کے کھانے تھکین لوٹ لیا ہے          جلدی اری لوگو کو یہ ماجرا کیا ہے</p>	<p>۵۴          کہلا کے کھین میں خشک ہر فوج تو کھین          وہ دیکھ لے سر نیز وئی کو کوڑہ دھری میں          جلا کے کھانے تھکین لوٹ لیا ہے          جلدی اری لوگو کو یہ ماجرا کیا ہے</p>	<p>۵۵          کہلا کے کھین میں خشک ہر فوج تو کھین          وہ دیکھ لے سر نیز وئی کو کوڑہ دھری میں          جلا کے کھانے تھکین لوٹ لیا ہے          جلدی اری لوگو کو یہ ماجرا کیا ہے</p>

<p>۱۵ بہ نوحی تری تہ کہ وہ آپ کو چھوڑ کر سب اٹھ گئے بیٹھے ناموس تیر شریہ کا پتہ حال کہ تری تھی نہ نظر بابو کے قدم پر سہجی تری یہ قدم پر</p>	<p>۱۶ آقا تری اس خون جگر کی بھاری بوجھ کو تری با بالائے بھاری اس بوجھ میں تری بوجھ کی گئی زاری نیز بوجھ پر شاہ کے آنسو جاری</p>	<p>۱۷ نیپ کی خبر کہ تری قیدی تھی بست اس کے لئے سر پہنچاں در تو خاک کی آگ سے چھلپا لیخ خود سندردی مری تری جیو بھو بھو</p>
<p>۱۸ چلائی تھی ہر ہو شہ ذیجاہ کو مارا کس جرم پر اعدائے مرخاہ کو مارا</p>	<p>۱۹ پیدا یہ لب خشک سے حضرت کھد تھی کیون روتی ہر شیریں ہی مرضی خدا تھی</p>	<p>۲۰ احسان کا یہ وقت ہی عبرت کی یہ جاہو وہ قید ہر جسے تجھے آزاد کیا ہا</p>
<p>۲۱ بیا جا لے لال تری ایسی تھی کہین خلق شہرین چاکم کی شہر نہا تری بوجھ بوجھ بوجھ بوجھ ہر ہو مر مر مر مر مر مر مر مر مر</p>	<p>۲۲ دعوت ہی تری ایسی تھی فاتے کے تری اور تری تری تری اور پائیں تری جیو بھو بھو بھو</p>	<p>۲۳ لیکھو بھو بھو بھو بھو بھو اندوئی بھو بھو بھو بھو بھو راہی بھو بھو بھو بھو بھو مشرقی بھو بھو بھو بھو بھو</p>
<p>۲۴ گودی بھری اولاد دوسری خالی ہوئی ہوئی بی بی مری بے وارث والی ہوئی ہوئی</p>	<p>۲۵ دشمن کے بھی بھو بھو بھو بھو پانی اسی پلو کہ مری روح خوشی ہو</p>	<p>۲۶ بے وارث والی مہن گرفتار بلا مہن محتاج کفن ہم مہن یہ محتاج ردا مہن</p>
<p>۲۷ بھو</p>	<p>۲۸ تین برس کا تری اور تری تری بھو بھو بھو بھو بھو بھو بھو بھو بھو بھو بھو بھو بھو بھو بھو بھو بھو بھو</p>	<p>۲۹ ان باتوں کے صدقین تری تری بھو بھو بھو بھو بھو بھو بھو بھو بھو بھو بھو بھو بھو بھو بھو بھو بھو بھو</p>
<p>۳۰ حق مین تو قدم دیکھنے آئی مرے مولا لوٹدی کو کیا شکل دکھائی مرے مولا</p>	<p>۳۱ کی جاتی نہیں بات بھی اس تشوہن سے نہا سا گلا شہر نے باندھا ہر رس سے</p>	<p>۳۲ تم تشوہن دہن فوج ہو بھو بھو غم ہے اور آپکو بھینا کی اسیری کا الم ہے</p>

<p>۷۷۷          جلال تھی باور سے سید سے سرد          لپٹی ہوئی کتنی تھی سنہ شاہ سے خواہم          سہان بہن آئی ہر سو ہر سو نہیں جاوے</p>	<p>۷۷۸          صدقہ میں اس عجاوب کے کسی کو نہ          گھر گھر سے کس کس کو نہ چھو جائے وہ نہ</p>	<p>۷۷۹          تین پر تو سر سے سر نہیں چادر          لاشہ تو ارادہ ہو گیا جہنم میں</p>
<p>غیر سے مونی جاتی ہر صدمہ ہی بہن پر          ثابت نہیں کرتا ہی سلیمہ کے بدن پر</p>	<p>خدمت حرم شہ کی مجھے مد نظر ہے          بے مجھ سے زرو مال اگر طالب زر ہے</p>	<p>علم کھاؤ نہ چادر جو نہیں پائی ہوں بھالی          بالوائے تو نہ ڈھانپنے جلی جاتی ہوں بھالی</p>
<p>۷۸۰          شہینہ سے خان کو وہ کہہ کر کہا          اردو سے یہ کی سید بجا دیں جیہ تیار</p>	<p>۷۸۱          شہینہ سے خان کو وہ کہہ کر کہا          اردو سے یہ کی سید بجا دیں جیہ تیار</p>	<p>۷۸۲          شہینہ سے خان کو وہ کہہ کر کہا          اردو سے یہ کی سید بجا دیں جیہ تیار</p>
<p>سوم گئے بھوکے بھی مرضی تھی خدا کی          ان کھا تو نہ وہ وفا تھے شاہ شہدا کی</p>	<p>دن سخت بہت گردش ایام سے گزری          اک رات تو مظلوموں پر ایام سے گزری</p>	<p>ہو تین نہیں سیر آپ کے دیدار سے مکین          لاؤ تو ملوں چاند سے رخسار سے آنکھیں</p>
<p>۷۸۳          پائی کتنی تھی شہینہ سے خان کو وہ کہہ کر کہا          اردو سے یہ کی سید بجا دیں جیہ تیار</p>	<p>۷۸۴          شہینہ سے خان کو وہ کہہ کر کہا          اردو سے یہ کی سید بجا دیں جیہ تیار</p>	<p>۷۸۵          شہینہ سے خان کو وہ کہہ کر کہا          اردو سے یہ کی سید بجا دیں جیہ تیار</p>
<p>حبوت لیا نام شہ شہ تثنیہ وہاں کا          اک شور ہوا رند و مین فریادوں کا</p>	<p>حلقے میں حرم کے شہینہ تو کھلا تھا          غلامی حسینا کا تھا در شور بکا تھا</p>	<p>سب دیکھے شہ کے رخ روشن کی تجلی          کہتے تھے یہ ہر وادی امین کی تجلی</p>

<p>۱۴۴ رو کرنا نہ پے بن ہوئی داری بن جی ہون اور خا تھوئی و تھوئی کیا پائیں تھی جسم تھا نوز و نوز پانی نہ جی پایا لگا تھی باری</p>	<p>۱۴۵ ہم سون لیا نام پوچھو یہ کہ سون لیا نام زینب کے لکھا لکھا لکھا لکھا زینب کے لکھا لکھا لکھا لکھا</p>	<p>۱۴۶ جس پر لکھنے کہا گیا آرام اور پنے رونے میں ہو صبح کا نکاح نئی سون لکھنے سپہ شام نصرت کے پونہ میں سے حرم بادشاہ</p>
<p>۱۴۷ روئی ہوئی اتنی اچھی بات کہ اک دودھ کا فودہ رکھا اس کی کانٹو بچا سے رو کر کے کہا اسے ان رو فودہ فادہ کبر و اعلیٰ</p>	<p>۱۴۸ کیا کھانیکو ہم کھائیں کہ دل غم سے بھرا لاش تو ابھی بھائی لکھا جنگل میں پڑا کھانیکو کھانیکو کھانیکو کھانیکو کھانیکو کھانیکو</p>	<p>۱۴۹ تجھ پر وانیس اب یہ کرم دے غنی کا شہر وین ہر شہر تری شیرین سخن کا</p>
<p>۱۵۰ مار لیکے کس ظلم و جفا سے مرے تھے تین خب و روز کے پیاسے مرے جگہ نہ خب نہ خب نہ خب نہ خب نہ خب نہ خب نہ خب نہ خب نہ خب</p>	<p>۱۵۱ رو نہ کھے دیکھے سے چلا آتا ہوں لوگو لیجاؤ کہ کھانا کھائے یہ کھانا ہوں لوگو رو نہ کھے دیکھے سے چلا آتا ہوں لیجاؤ کہ کھانا کھائے یہ کھانا ہوں</p>	<p>۱۵۲ تھا زمین و آسمان جیلدار ہے گو کیا کہ مجھ کی زبان جیلدار ہے جس نام لیا تقویت روح ہونی جس نام لیا تقویت روح ہونی</p>
<p>۱۵۳ اس کھانے پر فاقہ خوان روح نہی کی یہ حاضری ہے سبط رسول عربی کی</p>	<p>۱۵۴ پیسے مرے باپ سے میں بھی جو منگی عباس چچا آئینے جب پانی پیو منگی</p>	<p>۱۵۵ جس نام لیا تقویت روح ہونی جس نام لیا تقویت روح ہونی</p>

<p>جنگ جہنم میں تھی اس طرح اس جنگ میں زکوہ پڑھ کر اس کی طاقت میں اور زکوہ پڑھ کر اس کی طاقت میں صاف ظاہر ہوئے اس کی طاقت میں</p>	<p>بیگانہ دلوں میں اس کی طاقت میں بناؤ فرزندوں کی اس کی طاقت میں کتنی تھی اس کی طاقت میں سب احقر کی اس کی طاقت میں</p>	<p>۴۷ کتنی تھی اس کی طاقت میں بناؤ فرزندوں کی اس کی طاقت میں کتنی تھی اس کی طاقت میں سب احقر کی اس کی طاقت میں</p>
<p>چرخ ہلتا تھا زمین خوف سے تھرتھاتی تھی نالہ فاطمہ نہ ہر کی صدا آتی تھی</p>	<p>تنتے پر دسین منہ ہنوس موڑ اچھائی آپ جنت کو سد بارہین چوڑا اچھائی</p>	<p>کتنا تھا احمد چھار کا گھر خاک ہوا لے عمر خاتمہ پختن پاک ہوا</p>
<p>۴۸ نورِ طاقت کا راجہ تھی اس کی طاقت میں بارہین نہ مانتے زبانِ قتل ہوا قہر سے سجھائی گئی اس کی طاقت میں نیلہ دین شہنشاہ اس کی طاقت میں</p>	<p>۴۹ روزِ عاشقوں کی اس کی طاقت میں غفلت سے سجھائی گئی اس کی طاقت میں تراںِ محبت کی اس کی طاقت میں تراںِ محبت کی اس کی طاقت میں</p>	<p>۵۰ بڑا قبیلہ تھا اس کی طاقت میں اس کی طاقت میں اس کی طاقت میں اس کی طاقت میں</p>
<p>ظلم اعدا سے ہوا تیرب و بطحا خالی ہو گئی پختن پاک سے دنیا خالی</p>	<p>قتلِ فرزند ہوا غالب ہر غالب کا کسیا بلع علی ابن ابیطالب کا</p>	<p>نالہ شیر آلہ کی صدا آ یا کی میرا خیر نہ ہو کا فاطمہ چلا یا کی</p>
<p>۵۱ نورِ طاقت کا راجہ تھی اس کی طاقت میں بارہین نہ مانتے زبانِ قتل ہوا قہر سے سجھائی گئی اس کی طاقت میں نیلہ دین شہنشاہ اس کی طاقت میں</p>	<p>۵۲ نورِ طاقت کا راجہ تھی اس کی طاقت میں بارہین نہ مانتے زبانِ قتل ہوا قہر سے سجھائی گئی اس کی طاقت میں نیلہ دین شہنشاہ اس کی طاقت میں</p>	<p>۵۳ نورِ طاقت کا راجہ تھی اس کی طاقت میں بارہین نہ مانتے زبانِ قتل ہوا قہر سے سجھائی گئی اس کی طاقت میں نیلہ دین شہنشاہ اس کی طاقت میں</p>
<p>سر پہ جانے میں تیرب ہر طرح کیلے کوئی آتا بھی نہیں لاش اٹھانے کیلے</p>	<p>نصیب کی ڈھول پر یہ سیدان چلاتی ہیں بیٹیان فاطمہ کی زمین چلی آتی ہیں</p>	<p>تیر جب حلق پر رکھی تھی کیلے کرتے تھے اسے رو کر لٹا امت کی دعا کرتے تھے</p>



[illegible]



[illegible]

۴۱  
بہارِ گلشنِ کج سے پہلے  
بہارِ چارن کر دیو سے جا رہے  
کیا نہیں ہے یہی صدقہ عوام اور  
کیا نہیں ہے یہی کربا کہ ہر نفس سے ہوا

۴۲  
لوٹ کر تو رہو جو فوج دشمن  
نہر منہ لے کر نہ لڑو کی اور سخن  
طوق لاؤ دین تو تھی کچھ چھپا کر ان  
کچھ فرست کی وجاہد عینِ سخن

۴۳  
بے گن گنایا تو میری طبعِ اہل حفا  
بے گن طوقِ بین وہ چاند سا پر زنگ  
ہوئے زبیر کے ناو سے قبا سے پہلے  
بے بند عری باغِ نور سے کیا کیا عطر

۴۴  
جنگ کا قصد نہ اڑیہ سچا و کرو  
صدقہ عین باپ کی باتوں کو ذرا یاد کرو

۴۵  
گھر کے لئے کانہ ای لال تاسف کرنا  
سیری سندھی جلارین تو نہ تم آف کرنا

۴۶  
ہین تو صابر ہون یہ حضرت یتیم دیکھتے ہین  
کوئی آوازید اند کہ تم دیکھتے ہین

۴۷  
دیکھ جائی کی بلبلِ بخت کی کیا کیا  
دستِ رخصت تھیں کھیلے کی کیا کیا  
خطِ وصیت کا پیرم نہ کو تو پوچھو گیا  
لیکے اس نہ کو سجاوے تو لکھو نہ دیا

۴۸  
کھینچو بخت کی نظر لطف کرو  
کھینچو بخت کی نظر لطف کرو  
ہو کو بے طرح کی غارت تھی بلبلِ بخت  
لے لیجان دسہ راہ فاسی نہ دے

۴۹  
پتھر چنے کا خیمہ سلطان ام  
پتھر چنے کے لیے کھیلے کھیلے کی کیا کیا  
دورِ اقصیٰ سکینہ کی طیف اک ظلم  
روزان کا زور کی کھینچاں ہے دے تم

۵۰  
بولے دیکھو نہ خطِ شمس میں کیا لکھا ہے  
اور بیمار کی تقدیر میں کیا لکھا ہے

۵۱  
مر کے بھی تھے نہ غافل یہ پدر ہو دیگا  
شام تک ساتھ تھا ہر مراسر ہو دیگا

۵۲  
خونین کرتے کو پیرا دیکھ کے خفرائی تھی  
ہاتھ کا زنیہ دھرے باپ کو چلاتی تھی

۵۳  
کھو کھولا تو یہ تھا دینِ جود خدا  
میر عابد تری تمنائی کے صدمہ با  
تم تو عجب تھے خیر سے کٹا نیکو کلا  
میر سو نیا تھیں در کو خدا کو نیکو

۵۴  
اشکِ حجابِ بانی خیر کو جب وہ بیمار  
دیکھ کر اشکِ کفار کو یہ کی گفتار  
طوقِ درویش کے دو دین ان نکلا

۵۵  
غل ہو اہل حرمِ علیہ بنانہ پیر سوار  
اوش بھلا اوش لائی یہ نیو نیو کیا  
کھل کر ہو چھپ چھپ کیا  
کھل کر ہو چھپ چھپ کیا

۵۶  
تابعِ مرضی حق عابد و زنا پر ہنس  
باپ کی بیسی و یاس شاید نہ ہنس

۵۷  
ہاتھ باندھو یہ گزرتا ہلا حاضر ہے  
پاؤں سو جو ہو حاضریں گلا حاضر ہے

۵۸  
کر دو اونٹ کے قات آکے لگا دیتا  
ہاتھ پکڑ کر مجھے محل میں بٹھا دیتا

۴۴  
 نہ کہ جادو ہے نہ ہونچ نہ عمارتی چن پر  
 دیسی چٹائی کو چٹائی ہونچ کی جگہ  
 اپنی مانجائی کی تلخیے نہ دین کو قسقم

سر پہ چادر بنیں، نشان ہمارے دیکھو  
آج ناموس محمدؐ کی سواری دیکھو

[illegible]

تو بہ کرتا ہوں گناہوں سے پشیمان ہوں نہیں  
عفو کر جرم کے آلودہ عصیان ہوں نہیں

ایمانی  
مصرف جو روئے اس طرف نہ کھین ہیں  
ادام کی جیسے فو شرف نہ کھین ہیں

خوش خمنی سے جو دل دریا  
انگوٹہ ہر بین اور صدف اکھین بین

راہی گزری  
راحت بین بس ہوئی کہ انداز گزری  
کیونکہ تار یک کھن تنہا گزری

ایک نوجوان کے سونے والے افسوس  
کے پڑھین کہ تمہیں کیا کیا گندری

بہابی  
کچھ عقل کی منبر انہیں تو لانا گیا  
عجب ہوئے اس طرح کہ بولانا گیا

منظومے بجل ہوئے نگارہ انیس  
تہ بند اجل کسی کے کھولائی کی

رباعی  
کیا سوچ کے اس دارِ فانیں آئے  
آفتِ پین بھنیے دامِ بلبائیں آئے  
اس طرح عدم سے آئے دنیا میں آئیں  
جیسے کوئی کاروانِ سراپاں آئے

<p>رباعی اکودہ عیش اس غم جانکاہ بینا ہو زندہ ہو وہ دل جو یاد اصرار میں ہو</p> <p>انجی دانہ گی سے گھڑا نہ آفیس پہو پختا کوئی منزل پہ کوئی راہ میں ہو</p>	<p>رباعی اب زیر قدم لحد کا باب آہو پختا بشار ہو جلد وقت خراب آہو پختا</p> <p>پیوری کی بھی در بدر مٹھلی آفیس ہنگام غریب آقاب آہو پختا</p>	<p>رباعی وہ سخت کہ ہر بین اور کسان پانچ بین جو دن پہلے زیر زمین آج بین وہ</p> <p>قرآن لکھ لکھ کے وقف جو کرتے تھے آک سوزہ اچکے مٹھاج بین وہ</p>
<p>رباعی محبوب کو پہنکار بھی دیکھو کیا نہت دیکھی بشار بھی دیکھو کیا</p> <p>بہتری آسمان کے شاکی تھے بہت صد شکر زمین کا پیار بھی دیکھو کیا</p>	<p>رباعی یہ عمر تو بین تمام ہو جاہلی مرنے کی خبر بھی عام ہو جاہلی</p> <p>روئے ہو کیا آفیس جوانی کھلے پیوری کی تحریر بھی شام ہو جاہلی</p>	<p>رباعی کیا کیا دنیا سے صاحب مال تھے دولت گیری ساتھ نہ اطفال تھے</p> <p>پہو پختا کے لحد تک پھرنے سب لوگ ہمارا اگر تھے نوا مال تھے</p>

<p>۴۱          اس شہر میں جو پیر و تاراج          ناموس کی کا ندہ دینے والے تاراج          جو دروغ دنیا تھا وہی کھڑے تاراج</p>	<p>۴۲          ان قیدیوں میں سے کونساں          ہم پر دہ پڑے ہیں کونساں          کونساں تین چار تاراج</p>	<p>۴۳          ارسلت ایدین جو تیرے ہونے والے          کونساں کی طوط جابی کی رائے تاراج          کہہ کوئی قیدی نہ کہ گروہ تاراج</p>
<p>۴۴          بے دینوں نے لوطا حرم شیر خدا کو          سیدانیان محتاج ہوئیں ایک رو کو</p>	<p>۴۵          تلواریں کہہ کر علی اکبر نہیں آتے          اب ہر درد سبب پیمبر نہیں آتے</p>	<p>۴۶          ہرگز نہ رہا کی کسی تدبیر سے لگی          کچھ بھی جو روئیکا تو تشریف لگی</p>
<p>۴۷          وہ پیر کیاں جو عزت و توقیر          نازل ہوا تھا خلیفے کے در و تعمیر          میدان میں گئے تھیں اگر تھیں پیر</p>	<p>۴۸          کیا ہو گیا وہ شاہ کدھر گیا شکر          سندھ کمان طعنے تھے جس پر شکر          دیوان کو ملک کے کمان آج</p>	<p>۴۹          چھائی تھی کہ کونہ رہا          چھائی تھی کہ کونہ رہا          اس شب کی دو طعنہ</p>
<p>۵۰          تاکہ تھی ہر دم عمر و سعد شقی کی          بان باندھ لورسی سے نو اسی کو بی کی</p>	<p>۵۱          وہ تیغ وہ گھوڑا علی اکبر کا کمان ہی          وہ ننھا سا جھولا علی اصغر کا کمان ہی</p>	<p>۵۲          اس لاش پہ بھی سبط رسول مدنی کی          ہو نیلے قلم ہاتھ اگر سینہ زنی کی</p>
<p>۵۳          معلق تھے ظفر کیا شیر و شکر          معلق تھے غزالان و شکر          معلق تھے بہت و شیر و شکر</p>	<p>۵۴          کہتا تھا کوئی دین پران لاؤ          کہتا تھا کوئی دین پران لاؤ          کہتا تھا کوئی دین پران لاؤ</p>	<p>۵۵          غلام کوئی نہ کوئی غلام کی ستانی          غلام کوئی نہ کوئی غلام کی ستانی          غلام کوئی نہ کوئی غلام کی ستانی</p>
<p>۵۶          کین لوہیاں آزاد بہت راہ خدین          اب خود کوئی دن بخسے قید بلامین</p>	<p>۵۷          سرکاٹ لو فرزند حسین ابن علی کا          تانا تھ خوان بھی نہ ہی سبط بھی کا</p>	<p>۵۸          لغزوں ہلا دین نہ بزرگوں کی لحد کو          سب مرگے اب کوئی نہ لگا لحد کو</p>

<p>۴۰ کسی نام کے لئے کسی کی جگہ پر کسی کی جگہ پر کسی کی جگہ پر کسی کی جگہ پر</p>	<p>۴۱ خون روتی ہو نہ دیکھ سکے نزدیک مظلوم سکینہ کی طرح زخمی ہو زین گال طالع بچہ جان</p>	<p>۴۲ دشوار ہو جا کر دیکھ سکے ان کا شپے پانوں میں نہ نہ دور رہی ہو جا لگا دے</p>
<p>۴۳ بھولے سے بھی گرا دنت پہ فریاد کری گئی دیونیکے وہ ایدا کہ بہت یاد کری گئی</p>	<p>۴۴ منہ خشک ہا بر روئی ہو کا نو مزہ دھڑکے اور کہنیوں انک چھوٹے سے میں فوٹیں</p>	<p>۴۵ نے پانوں میں اس وجہ کے لائق نہ گلا ہو یہ ضعف ہی اس کے لیے زخیر بلا ہے</p>
<p>۴۶ اعدائی یہ کیا کیجی اذند و کمال چلائی تھی جہیز پر زینہ کی جگہ پر چلائی تھی جہیز پر زینہ کی جگہ پر</p>	<p>۴۷ بیکار کس کے لئے کافور کا دھندلے مکدے کے گزرا کرتے جانتے ہو تھرتے تھے شکر کی طرح سے</p>	<p>۴۸ مکدے کے گزرا کرتے جانتے ہو تھرتے تھے شکر کی طرح سے تھرتے تھے شکر کی طرح سے</p>
<p>۴۹ کیونکر نہ وہائی دون رسول دوسرا کی سر تک ہے بلوچین ہو شیر خدا کی</p>	<p>۵۰ نکا تھیں جو جلتے ہوئے نیچے کے تھے پلٹے ہوئے اطفال تھے راندوں کو لکے</p>	<p>۵۱ بیاریدین سلم میں صیغی بین قوی بین غیظ اذکا غصہ ہے کہ یہ اولاد علی بین</p>
<p>۵۲ بازو مر رہی ہے بندھے حصے حلقے میں جھکا کر دیکھ سکے</p>	<p>۵۳ شدت ہے کتنا قتل و شتم خدا کی کشتیاں اور طوفان</p>	<p>۵۴ نہ پاؤں کا بھینکے نہ پاؤں کا میری ہو یہ جبار کا کر پور نہ</p>
<p>۵۵ فریاد ہو منہ اشکوں سے دھونا نہیں ملتا تم قتل ہوے اور مجھے رونا نہیں ملتا</p>	<p>۵۶ گردن یہ نہیں طوق گلو گھر کے قابل یہ پاؤں نہیں حلقہ زنجیر کے قابل</p>	<p>۵۷ فریاد کو بھی ہاتھ یہ مضر نہ اٹھائے طوق ایسا کران ہو کہ کبھی نہ اٹھائے</p>





<p>۴۸۴ ہنگامی تھک کر اس ملک تقدیر تقدیر تیری راہ میں تو غلبہ و توفیر نہاں ہو جھلا دین کا ہوا توں لگا کر اور سلسلہ خشت شل است ہی ہو گیا</p>	<p>۴۸۵ اویز بیل طعنیں بیان با جاغیر اسوار کھڑے ہوئے سب کچھ کچھ چچا پیا دھچکے پیا کچھ کچھ</p>	<p>۴۸۶ جانبی تن شمس کے گہرے کاشانی چلائی گئی فریاد میں رات گئی چھائی نقد نیلے لاش کی پٹی بھینکا کو دکھائی</p>
<p>۴۸۷ ہمت دے کہ ہر پنج میں خورندہ ہوئیں اس قید میں بھی صبر کا پائیدار ہوئیں</p>	<p>۴۸۸ نیزیم ہی پر خون سر شاہ شہدا تھا اونٹوں پہ می زاد یونین خشر بیا تھا</p>	<p>۴۸۹ ہوں کور تو یہ ظلم نہ ان آنکھوں کیوں صدر کئی بسیر تھکین کن آنکھوں کیوں</p>
<p>۴۸۹ ملا دل پر تو ابھی تو اور قادر تھا حالی پر غم نہ تھا ضعیف تھا مدکار مولاتری طاقت سے قوی ہوئی یہ ارکمان اور کمان عالیہ پیا</p>	<p>۴۹۰ مقلین جو وہ قافلہ نیکہ گزرا تو پتوں سے تامل باغ میں نظر آ گیا بیا بیا کچھ سے دل چچا کچھ بیا</p>	<p>۴۹۱ چچا چچا حصار دوش بھی تھکین کچھ گودی و جہان کی اندر مہم تھکین کچھ اور کچھ دن خاک پر سپر تھکین کچھ</p>
<p>۴۹۲ یان ایک قدم چلنے کا مفد و نہیں ہو پہو چکا دیو جو منزل پہ تو کچھ دہنیں ہو</p>	<p>۴۹۳ صدر یہ ہوا زینب ناشاد و حیرین پر اشتر سے گری ہائے انجی کھلے زمین پر</p>	<p>۴۹۴ اب کوئی بزرگ نہیں نہیں ہائے برادر بھینا کسے لاش آپکی دکھائے برادر</p>
<p>۴۹۴ بیا بیا شفیق کھلیا ہون کی اندھا عور کا سا خفا اور گرفتاری اندھا موجود ہی تو سرچ تو کچھ نہیں ملا ہائے ہی حصہ تیری شفقتے نابا</p>	<p>۴۹۵ چلائی تھی از نیل غنچوں شجر گردن تو اٹھا دھبیں آبی ہو کھلے سر آئی یہ صدار لاش شمس کچھ کچھ بیا بیا شمس قرآن ہوا امی غلام</p>	<p>۴۹۶ اویز بیل تن آج ہوا توں غنچوں صدف کچھ بیا بیا شمس آج ہوا توں غنچوں صدف کچھ کئی کئی سے آج ہوا توں غنچوں صدف کچھ</p>
<p>۴۹۷ گو بلوہین عریان سزا موس نبی ہی شہا قرآن نام ہو دل اس سے قوی ہی</p>	<p>۴۹۸ سچ ہی کہ مجب تجھ سے ہوتے ہیں مرثیہ تیرے لیے نیزیم بھی ہر دے ہیں مرثیہ</p>	<p>۴۹۹ ازام پس اندر پنج و محن بھی نہیں ملتا منظوم ہوا ایسے کہ نقن بھی نہیں ملتا</p>



<p>۴۶</p> <p>کرتی تھی جو پین سکینہ جگر اٹکا تھارسی تھی خاکچہ لاش شاہ بار اور کتے تھے پیچھے بازو کو شکار نہ چھوڑن شاہ کو کوئی سکینہ باچار</p>	<p>۴۷</p> <p>تنہائی کا بابا کی بوجھ دوساں دیکھو تو تیری عجیب سی سیاس جیتے ہیں قاسم علی اکبر عباس بہی تو جھلا جا لاش کو کسے پاس</p>	<p>۴۸</p> <p>نکار بھلا لاش و پین رو تکی ہوئی محسوس پیشین کر غش تھا اگر نہ تین و کلنوس وہ حال نسیل نہیں ہو سکتا ہو قوم جس طرح چھٹی باج وہ دفتر مظلوم</p>
<p>۴۹</p> <p>لوٹون میں سکینہ سون سکینہ شاہ ہو جانے طور و ہر لاش و دکھاؤ جاؤنگی لاش سے نہ بابا کھچاؤ جنگل میں رہو گی مجھے جان چھوڑو جاؤ</p>	<p>۵۰</p> <p>ہیلو سی صد آئی کہ نہ از تو قربان تنہائی کا شیریں گھما نہ مریاں میں کو کھلی ہون تری بابا کی گھبان ایضا طہرے اور بڑے قیل کا میدان</p>	<p>۵۱</p> <p>افسوس جان سوز ست کیا کیا گئے اس باغ سے کیا کیا گل عنایت گئے تھا کوئی نخل خنہ دیکھی نہ خزان وہ کوچ گل کھلے جو مچھا نہ گئے</p>
<p>۵۲</p> <p>بے غل کفن فالہ کا ماہ حسین ہے لاشے کی نگہبانی کو بھی کوئی نہیں ہے</p>	<p>۵۳</p> <p>خند سے اکدم نہ جدا ہو گیا نہ مرزا آغوش میں لاشے کو لپکھو گیا نہ مرزا</p>	<p>۵۴</p> <p></p>



<p>مرثیہ اس کا دیو عید و صفا کا سر مکان چھوٹے پتھر کی سی یہ دھڑکا سر مکان میں سے درویشی کا رخ نکلا سر مکان</p>	<p>مرثیہ تو یہ غلام الہی کا کھنڈر چلا گیا اور اس کے چھینے والے کی لاش لے کر دوسرے کو غلام الہی کا کھنڈر چلا گیا</p>	<p>مرثیہ سندھی و شاد افک بارگاہ کی باغیچہ کو تو خاتم کے زینے کا کی غل غلامان حسین بنی جاں ناک کی فریاد بردہائی ہے شہید الہی</p>
<p>مرثیہ یاں اذن جبریل کو جب تک ملا نہیں پاس اوج وہ کبھی آگے بڑھائیں</p>	<p>مرثیہ دالہ الہیت نبی کو سنا گئے سند محمد عربی کی جلائے گئے</p>	<p>مرثیہ آقا تمھارے الحرم لوٹے جاتے ہیں یا شریعہ بچاؤ کہ ہم لوٹے جاتے ہیں</p>
<p>مرثیہ کب سے کمر نہیں ہے یہ ہے توڑ دینا یا کئی نہیں ہے یہ ہے توڑ دینا اس کا ایک درجہ درخشاں</p>	<p>مرثیہ اکو تو نکل کر چلے تھا کجا کجا اور یہ بے بین اور نہ سلطان کجا عیاں ہے بھی بین جو بچا چلے کجا</p>	<p>مرثیہ کر تو نہ تھی یہ ہے توڑ دینا یا کئی نہیں ہے یہ ہے توڑ دینا اس کا ایک درجہ درخشاں</p>
<p>مرثیہ رخت میں اوج عرش بریں سے دھندلا کری سے اس مکان کا رتبہ بلند ہے</p>	<p>مرثیہ کاؤنٹے ننھے چوکنے گوبر اُتارینگے گرا جو پہنے ہوگی وہ زلیخا اُتارینگے</p>	<p>مرثیہ نامحرم کو قہر الہی کا ڈر نہیں مان نہیں لٹی جاتی ہیں مکوہر نہیں</p>
<p>مرثیہ فلانے پلٹے کر کے سدھارنہ خواہ پہن لکھی طیار جی غریب فلانے اس گھر کو دے دینا</p>	<p>مرثیہ دراڑے فالو کے گھر میں فلانے جو وقت میں فلانے گھر میں فلانے سیدنا نام</p>	<p>مرثیہ فلانے پلٹے کر کے سدھارنہ خواہ پہن لکھی طیار جی غریب فلانے اس گھر کو دے دینا</p>
<p>مرثیہ سیدانیوئے فقرے آگاہ کیا نہیں نابت کسی کے سر پر گزی کی نہیں</p>	<p>مرثیہ لٹتا تھا گھر جو بادشہ مشرقین کا غل نقاشی کی آل میں ہے حسین کا</p>	<p>مرثیہ نامحرم آگے عیمہ عصمت میں بھر گئے جو چھوٹی سے تم سے بابا کدھر گئے</p>



<p>۱۷۱ کچھ پھولیں تھیں جن کے تھانے نہیں پائے کچھ پھولیں تھیں جن کے تھانے نہیں پائے کچھ پھولیں تھیں جن کے تھانے نہیں پائے</p>	<p>۱۷۲ چند خفاشاں صوفیوں کے تھانے نہیں پائے چند خفاشاں صوفیوں کے تھانے نہیں پائے چند خفاشاں صوفیوں کے تھانے نہیں پائے</p>	<p>۱۷۳ چند خفاشاں صوفیوں کے تھانے نہیں پائے چند خفاشاں صوفیوں کے تھانے نہیں پائے چند خفاشاں صوفیوں کے تھانے نہیں پائے</p>
<p>۱۷۴ میں کیا کروں یہ ہم کوں سر کرے کوئی خدا کے واسطے اگلو خبر کرے</p>	<p>۱۷۵ فریاد کی غیر مہر منہ ڈھانپ ڈھانپ کے گر گر پڑے زمین پر بکناپ بکناپ کے</p>	<p>۱۷۶ استادہ صحن میں جو غمیرہ سے بھاگ گئے رضا رمتنا گئے تھلو تھلو گئے</p>
<p>۱۷۷ رہنما نے اس غم سے کیا کیا کچھ پھولیں تھیں جن کے تھانے نہیں پائے</p>	<p>۱۷۸ آفاق کیلئے تھیں غم سے کیا کیا کچھ پھولیں تھیں جن کے تھانے نہیں پائے</p>	<p>۱۷۹ عجب جگہ تھیں غم سے کیا کیا کچھ پھولیں تھیں جن کے تھانے نہیں پائے</p>
<p>۱۸۰ خالی ہوا زمانہ ترے بابا جان سے پڑھ کر نماز عصر سدھارے جہان سے</p>	<p>۱۸۱ چلائی وہ بیت کہ راحت کے دن گئے فریادیں حسین گم میرے چھن گئے</p>	<p>۱۸۲ گورا گلا وہ حلقہ طوق درس میں تھا مہتابا کسان شرافت گن میں تھا</p>
<p>۱۸۳ نہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کچھ پھولیں تھیں جن کے تھانے نہیں پائے</p>	<p>۱۸۴ ان صوبہ شاہ کے لاشے تھیں تھیں تھیں کچھ پھولیں تھیں جن کے تھانے نہیں پائے</p>	<p>۱۸۵ مطلع دوں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کچھ پھولیں تھیں جن کے تھانے نہیں پائے</p>
<p>۱۸۶ منت سنی کسی کی نہ خوف خدا کیا زہر کی بہو دن بیٹھو نکوبے روا کیا</p>	<p>۱۸۷ مچو نہیں لہجے طماخے لگائے ہیں یہ سب حسین تھے صدمہ اٹھائے ہیں</p>	<p>۱۸۸ کنبدہ نبی کا مورد سدا ہو گیا کھوفا نمر کا ظلم سے تیرا دم ہو گیا</p>

مختار اعلیٰ حضرت علیہ السلام  
جنت طاعت کے چاند کے نور کی ایک ذریعہ  
وہ دن تھا جن کے نور کی ایک ذریعہ  
کے سر کو سامنے لگوا کے ہلکے

مختار اعلیٰ حضرت علیہ السلام  
سودا کے کوٹھہ کو لیا  
کے سر کو سامنے لگوا کے ہلکے  
کے سر کو سامنے لگوا کے ہلکے

مختار اعلیٰ حضرت علیہ السلام  
کے سر کو سامنے لگوا کے ہلکے  
کے سر کو سامنے لگوا کے ہلکے  
کے سر کو سامنے لگوا کے ہلکے

بولا بھو کو فتح دکھانا ضرور ہے  
بیزوشیہ ان سر کو چڑھا نا ضرور ہے

تھی آرزو کتر قتل ابام زمانہ ہو  
سر کیے شہ کا کونے میں جلدی روانہ ہو

شعبہ تھیں دوتہ ارجباب نیل تھیں  
وہ دونوں دل سے عاشق سبط رسول تھیں

مختار اعلیٰ حضرت علیہ السلام  
کے سر کو سامنے لگوا کے ہلکے  
کے سر کو سامنے لگوا کے ہلکے  
کے سر کو سامنے لگوا کے ہلکے

مختار اعلیٰ حضرت علیہ السلام  
کے سر کو سامنے لگوا کے ہلکے  
کے سر کو سامنے لگوا کے ہلکے  
کے سر کو سامنے لگوا کے ہلکے

مختار اعلیٰ حضرت علیہ السلام  
کے سر کو سامنے لگوا کے ہلکے  
کے سر کو سامنے لگوا کے ہلکے  
کے سر کو سامنے لگوا کے ہلکے

اک بدشاہ کو علی اکبر کا سردیا  
اور اک عین کے ہاتھ میں صبر کا سردیا

اک بدشاہ نے علی کو نبی کا ادب کیا  
کوچ اسے لیکے شاہ کا رقت شہ کیا

سارا مکان نور سے معمور ہو گیا  
طہرین فروغ روشنی طور ہو گیا

مختار اعلیٰ حضرت علیہ السلام  
کے سر کو سامنے لگوا کے ہلکے  
کے سر کو سامنے لگوا کے ہلکے  
کے سر کو سامنے لگوا کے ہلکے

مختار اعلیٰ حضرت علیہ السلام  
کے سر کو سامنے لگوا کے ہلکے  
کے سر کو سامنے لگوا کے ہلکے  
کے سر کو سامنے لگوا کے ہلکے

مختار اعلیٰ حضرت علیہ السلام  
کے سر کو سامنے لگوا کے ہلکے  
کے سر کو سامنے لگوا کے ہلکے  
کے سر کو سامنے لگوا کے ہلکے

امان کا گھر بھرا ہوا ویران کر گئے  
ماری ہماری گود کو سنان کر گئے

پوشیدہ دست بخش میں قصور شاہ لی  
دور سے ٹھہر سکا نہ کہیں گھر کی راہ لی

کہا سا نیسے جس مرا دل ملول ہے  
نئے کمانہ یہ سبط رسول ہے

<p>۴۴ کوئی نہ تھی جنت میں بجاؤں گے ابن ابی اسے مجھے لینا ہے مال و قل حنین کی تو ہونی ہے خبر بکھانہ میں مگر سلطان بکروں</p>	<p>۴۵ بہار دین کیا طبع لڑائی غنیمت اپنے چوہے در اندر جو ہے غنیمت لایا ہر سر حنین کا ہے غنیمت لٹکا ہے تھا یہ ہے غنیمت</p>	<p>۴۶ کچھ نہ کہے تو سو یاد ہے غنیمت اولیٰ کی غنیمت کی غنیمت محبوب نصف غنیمت کی غنیمت اگر غنیمت کی غنیمت</p>
<p>جب اسکو خون بھرا ہوا یہ سر دکھان گا اسکے صلے میں جنت و انعام پاؤں گا</p>	<p>جن و ملک تو روتے ہیں اولیٰ جو غنیمت ظالم یہ حنین کا قرآن سے کم نہیں</p>	<p>پولی کہتا ہے چرخ ہر نور اس مکان سے اترا ہے کیا زمین پہ یہ چاند آسمان سے</p>
<p>۴۷ جنتی بیات کر کے بولیں غنیمت اسکا سر جو تھا فاقہ کلاں موت پر اس کا نہ محبوب ذوالجلال ذیل کے از قباب بیرون آگیا ذوال</p>	<p>۴۸ کچھ نہ تھی دوری ہو کر کچھ نہ تھی غنیمت کی غنیمت اس کو غنیمت کی غنیمت ما را حنین کو رنگ کہ سر ہو گیا بکرا</p>	<p>۴۹ غنی رات کی غنیمت کا شتاب بیاضہ کمار سے قدرت اک کیا نو کیا نوغ کی بارش ہو وہ کھتا نہیں جی غنیمت کی غنیمت</p>
<p>۵۰ و احتر حنین سے زمین بچھڑ گئی ہے ہے بتوں پاک کی کھیتی آبرو گئی</p>	<p>۵۱ پایا محل نہ گھر میں جو آرام حنین کا بھاگا وہاں سے نیکے حنین سر حنین کا</p>	<p>۵۲ یہ نور طعنہ زن ہے تجلی طور پر ہر درج آفتاب کا عالم تنور پر</p>
<p>۵۳ انے حنین تو غنیمت کی غنیمت لایا ہر سر حنین کی غنیمت اولیٰ حنین کی غنیمت کو حنین کی غنیمت</p>	<p>۵۴ لٹکا ہے غنیمت کی غنیمت جانی جو غنیمت کی غنیمت غلام و آزاد اس کی غنیمت خاک و آسمان کی غنیمت</p>	<p>۵۵ جان پر حنین کی غنیمت موت پر حنین کی غنیمت روشن حنین کی غنیمت کھتا نہیں جی غنیمت کی غنیمت</p>
<p>پیش خدا جو روز قیامت کو جائے گا ملائے مجھے بتوں کو کیا منہ دکھائیگا</p>	<p>۵۶ ناری نے کچھ نہ فرق کیا نار و نور میں رکھا سر حنین چھپا کر تنور میں</p>	<p>۵۷ یہ نور کیون تنور سے سارا مکان ہے تجلی یہ روشنی ہر کہ تالا مکان ہے</p>

<p>۵۵۱ دیکھا کہ غم چہ زور زور تو نہ تینوں بیویوں کی نہ کہ بیویوں کی نہ کہ بیویوں کی</p>	<p>۵۵۲ لے لے لے لے لے لے لے آؤ گھوڑیاں تو تھیں رہا تو نہ دین</p>	<p>۵۵۳ کتنی چہ زور زور کتنی چہ زور زور کتنی چہ زور زور</p>
<p>آنکھوں کو ستر کے سر سے نمل ملے دوسرے بس کر بلا میں لاش پہ اب چل کے دوتیرے</p>	<p>فریاد ہے یہ امت احمد نے کیا کیا چھاتی یہ چڑھ کے تن سے ترا سزا کیا</p>	<p>آنسو روان میں آنکھوں سے اور لب پہ لہریں آنکھوں سے تین تین بیان آنکھوں سے تین</p>
<p>۵۵۴ لکھ کر تندرین سر دارا زنجیر بروز ہے یہ پڑھ کر تندرین سر دارا زنجیر آئی تندرین سر دارا زنجیر</p>	<p>۵۵۵ وادی نور اور تندرین سر دارا زنجیر بناک اور زلف مغربہ سر دارا زنجیر بانی سے خشک لب تندرین سر دارا زنجیر</p>	<p>۵۵۶ کتنی چہ زور زور کتنی چہ زور زور کتنی چہ زور زور</p>
<p>وقت کا تھا یہ جوش کہ قہر کے گڑبڑ دیکھا جو سرتور میں شش کھاکے گڑبڑ</p>	<p>تم چھٹ گئے ہیں سے ہنم سے چھٹ گئی سب سے کھائی فاطمہ کی ہونہار سے گئی</p>	<p>وادی میں بیٹھتی ہوئی اُنی ہون دور سے صورت دکھا دمان کو نہ لکھتور سے</p>
<p>۵۵۷ لے</p>	<p>۵۵۸ کیا دیکھا کہ غم چہ زور زور کیا دیکھا کہ غم چہ زور زور کیا دیکھا کہ غم چہ زور زور</p>	<p>۵۵۹ کتنی چہ زور زور کتنی چہ زور زور کتنی چہ زور زور</p>
<p>تو نہ لے اعتقاد ہو وہ ہر شے ہے دو ترح مکان ہے اسکا ترا گھر ہشت ہے</p>	<p>بیاری بہن اسے بلوے عام میں دولت مری لڑا گئے اس کے کام میں</p>	<p>دیکھا ٹاہو گد سے رخ نور عین کا گودی میں لے لیا سرائور حسین کا</p>

<p>۹۵</p> <p>اسنے کیا سوال یہ پلٹ سے کیا بار          کیوں بیان یقین جو روتی تھیں بازار          اہی صدارت کی ہو عواہین اشکبار          اور تیری حد کی کیم انھیں پیغدار</p>	<p>۹۵</p> <p>چوکی صلیب کے خوش خوش          بنو نہ کمال لیا شاہ دین کا          چھڑ کا کلاب اور کھلا جانا نہ          ہی جین کے وہ چلائی تا عمر</p>	<p>رباعی</p> <p>کیا حال کہیں دل کی پشیمانی کا          کھانگی نہ لذت نہ مر رپائی کا          مرے پرستی کشت کے دامن میں انیس          پرزدہ ہو ہی جامہ عیانی کا</p>
<p>۹۶</p> <p>گھر میں تری جو غلہ تر تیرے پانی تھیں          یہ بیباں حین کے پڑی کوئی تھیں</p>	<p>۹۶</p> <p>ہنگام صبح غم کی چھری دل پہ چل گئی          جنگل میں پٹتی ہوئی ٹھہرے نکلی گئی</p>	
<p>۹۷</p> <p>وہ بی بی جو کہ سب سے زیادہ تھیں          سب خون سے بھرے ہوا تھا جنگل کی          بھوک ہوئی بھوکا گر بیان تھا چاک          کر پے سیاہ جسم پر اور سر پر چاک</p>	<p>۹۷</p> <p>خاستوں کو کہیں دل آباب ہو          آتش الہی کی بجایا بآب ہو          پیشہ کی نام نہ کی کتاب ہو          رومی کی فصل کی کتب کا باب ہو</p>	<p>رباعی</p> <p>دنیا کو بنا لو کہ دل آرام ہے یہ          ایسی جگہ نہ راہ طمع خام ہے یہ          مان سوچ کے پالوں اس میں پر رکھو          چھٹا نہیں کہ جس کے وہ دام ہے یہ</p>
<p>۹۸</p> <p>رورو کے چوٹی تھیں جو تھوڑے عین کا          وہ خاطر تھیں ادلیہ سرور حین کا</p>	<p>۹۸</p> <p>روم کے وہ جو عاشق نام حین میں          فقر و نقصان میں درد کی اور غم کی بین</p>	

<p>رباعی</p> <p>کیون نہ کی ہر س میں در بدر پرتا ہے جانا ہے کھجے کہاں کدھر پرتا ہے</p> <p>الدری پری میں ہوس زیا کی تھک جلتے ہیں حبیب کو آتش پرتا ہے</p>	<p>رباعی</p> <p>کچھ فرق کلام آئندہ و نو میں نہیں منصف دھونڈھو نہ صون ایک ہی نہیں</p> <p>تھا پون نہ کبھی گو پرکھ میں نہیں انصاف ملک تیری</p>	<p>رباعی</p> <p>سایہ کے بھی و خشت ہے وہ دیوانہ ہوں جو دم سے بھاگتا ہے وہ دانہ ہوں</p> <p>دیکھا نہیں جب کو اس کا عاشق ہوں انیس جلتا ہے جو بے شمع وہ پروانہ ہوں</p>
<p>رباعی</p> <p>سدا زس خائے تگ درو میں نہیں مجا بھی یہ نخت کوئی سو میں نہیں</p> <p>سخن</p> <p>پہنچ کر ہوں آتش و اقلیم کہ نہیں پہنچے روات کچھ فکر و میں نہیں</p>	<p>رباعی</p> <p>راحت کا مزا عدد سے جانی نکلا دل سے نہ کبھی غم نکلا</p> <p>پہنچا ہے آگے چاہ دنیا بہ انیس نکلا بھی کبھی تو شش و پانی نکلا</p>	<p>رباعی</p> <p>کل دل کہ نہیں آج کل جائینگے اب مندر سے گھر کے نکلا جائینگے</p> <p>ہاتھ آئے تو جادہ مرا طایمان گرا پڑن تھکے تو سر کے چل جائینگے</p>



<p>۴۸ چو تیرا چہرہ منہم غم نہ کھنکھارے اوتار دے تو اپنے بے جا دل سے نہیں بڑا لڑکھان عابد گلاب سے</p>	<p>۴۹ نہ کہنے سے ہی نکل کر نہ کھنکھارے فلو تو فرجی اتنی ہی کیا دیکھے غل غلط عوار میں ہر گز نہ کھنکھارے</p>	<p>۵۰ چو تیرا چہرہ منہم غم نہ کھنکھارے اوتار دے تو اپنے بے جا دل سے نہیں بڑا لڑکھان عابد گلاب سے</p>
<p>۵۱ ہو تو اس شرمین بندہ کی بھی آنی تھی تنگے سر اند میں تھیں اور خلق تماشا کی تھی</p>	<p>۵۲ تنگے اونٹو نہ جویر ایاں محبوب ہیں یہ احمد و حیدر روئیدے کے ناموس ہیں یہ</p>	<p>۵۳ سے ایک ایک کے فقی صولت شوکت ظاہر جو درمیکے بھی تھی شان شجاعت ظاہر</p>
<p>۵۴ بازار عجب کا تھا بلوہ عام کے لوگ گھر سے جاتے تھے تمام جاکرین خالی تھی ہر گھر سے کوئی کام کشت خفتن سے قتل تھا اٹھان اٹھان</p>	<p>۵۵ ہو تو مخالف کا روں کیلین بیان اگر آئے تو جلیے تھے سوا اندر اوجان چھپ چھپ گھر میں بیٹھے تھے ہر اک تھا نادان جہاں تھا دہلیز میں رخسار تھا نادان</p>	<p>۵۶ لجے کے اعلیٰ غنیمتیں دیکھ کر نہیں تھے تیرے گھر کے طبع دیکھ کر اگر آئے تو جلیے تھے سوا اندر اوجان چھپ چھپ گھر میں بیٹھے تھے ہر اک تھا نادان</p>
<p>۵۷ کوئی غمگین تھا اور شاد کوئی ہوتا تھا کوئی ہنستا تھا اور وہ نہ کوئی روتا تھا</p>	<p>۵۸ پر تماشا یونکی چھاتی پھی جاتی تھی باجون سے ہاے حسنا کی صدا آتی تھی</p>	<p>۵۹ دہنہ ہو چاہیہ شہنشاہ بنی ہاشم کا سر پہ نیزہ دھرا ماہ بنی ہاشم کا</p>
<p>۶۰ کچھ کہی کچھ نہ کہی تھی کوئی نہیں تھی کوئی تھی کوئی تھی کوئی نہیں تھی کوئی تھی کوئی تھی کوئی نہیں تھی کوئی تھی کوئی تھی کوئی</p>	<p>۶۱ نہ کہنے سے ہی نکل کر نہ کھنکھارے فلو تو فرجی اتنی ہی کیا دیکھے غل غلط عوار میں ہر گز نہ کھنکھارے</p>	<p>۶۲ چو تیرا چہرہ منہم غم نہ کھنکھارے اوتار دے تو اپنے بے جا دل سے نہیں بڑا لڑکھان عابد گلاب سے</p>
<p>۶۳ پروا کے سر باز نہ دیکھے ہوئے ایسے قیدی بھی رہا نہ دیکھے ہوئے</p>	<p>۶۴ گردنیں ڈالے سے چمکے جاتے تھے آنسو ان گھوڑوں کی آنکھوں سے بہ جاتے تھے</p>	<p>۶۵ نہ کہنے سے ہی نکل کر نہ کھنکھارے فلو تو فرجی اتنی ہی کیا دیکھے غل غلط عوار میں ہر گز نہ کھنکھارے</p>

<p>۵۰ اسی سبب کہ جو کہ ایک کھجور کا تاج تاجیان ملا کہ جو کہ ایک کھجور کا تاج تاجیان ملا کہ جو کہ ایک کھجور کا تاج تاجیان</p>	<p>۵۱ دش اپنی پیر پر سر پہ چڑھایا تھا خوشی جی ہے نبی نے نہ دلایا تھا دور خداوند قیامت نہ لایا تھا</p>	<p>۵۲ لاش نہ تاج تاجیان میں ایک تاجیان ملا کہ جو کہ ایک کھجور کا تاج تاجیان ملا کہ جو کہ ایک کھجور کا تاج تاجیان</p>
<p>۵۱ اس طرح بیاہ کسی کا نہوا ہوے گا ایسا ناشاد تو کوئی نہ بنا ہوے گا</p>	<p>۵۲ ننگے سر بلو میں اڑو نہ ٹھاکر لائے چادرین بھی نہیں بیو نہ ڈھاکر لائے</p>	<p>۵۳ ننگے سر بلو میں اڑو نہ ٹھاکر لائے چادرین بھی نہیں بیو نہ ڈھاکر لائے</p>
<p>۵۴ اس کا تاج تاجیان میں ایک تاجیان ملا کہ جو کہ ایک کھجور کا تاج تاجیان ملا کہ جو کہ ایک کھجور کا تاج تاجیان</p>	<p>۵۵ اپنے تو میں نہ تھا شرم میں ایک تاجیان پان کے باغ و دھن سے خط لکھے تاجیان میں جانی کے غرض خون سیاہ لکھے تاجیان</p>	<p>۵۶ ننگے سر بلو میں اڑو نہ ٹھاکر لائے چادرین بھی نہیں بیو نہ ڈھاکر لائے</p>
<p>۵۷ اس کا کیا نام یہ یاد یہ سر کسا ہے کس سے پوچھیں نہیں معلوم یہ سر کسا ہے</p>	<p>۵۸ ان لعینوں نے جہاد تن سے کیا سرسرا فیمے سب بھونک دیے لوٹ لیا کھیرا</p>	<p>۵۹ ننگے سر بلو میں اڑو نہ ٹھاکر لائے چادرین بھی نہیں بیو نہ ڈھاکر لائے</p>
<p>۶۰ آج اس میں تاج تاجیان میں ایک تاجیان ملا کہ جو کہ ایک کھجور کا تاج تاجیان ملا کہ جو کہ ایک کھجور کا تاج تاجیان</p>	<p>۶۱ ننگے سر بلو میں اڑو نہ ٹھاکر لائے چادرین بھی نہیں بیو نہ ڈھاکر لائے</p>	<p>۶۲ ننگے سر بلو میں اڑو نہ ٹھاکر لائے چادرین بھی نہیں بیو نہ ڈھاکر لائے</p>
<p>۶۳ تن سے سر میرے عزیز نہ کا آنا رانا حق ہمیں وہ ہوں بھوکا پیاسا ہے مارا رانا حق</p>	<p>۶۴ مکے بے کائے نہ آنا کر سینے پر سے دیکھ دیکھ گلا کا مارا رانا حق</p>	<p>۶۵ ننگے سر بلو میں اڑو نہ ٹھاکر لائے چادرین بھی نہیں بیو نہ ڈھاکر لائے</p>



<p>۴۱ کھنکری تیغ نہ پھر تلو ڈاڑ سے کوئی لوگ نیز ونگی نہ شانے پہ بچھا کوئی میں کجی کی غریبی یہ جو کرب کی تھیں توفان جو کہ لڑا تھو وہ کہتے تھے نہ رو دیاں</p>	<p>۴۲ سجوان کو فون کہنے پہ کھانچا قیدی باندین نہیں سر پر لادین لکھنویاں تو قتل ہوا سے دغا دین نیز سے دلو ارون کہانے تھیں</p>	<p>۴۳ نئی بی بی کی تقریبی تھی اوشو بی بی نے خوف سے تھکا چلو چلو دارا دین عالم کے دکھایا چلو چلو دارا دین عالم کے دکھایا</p>
<p>۴۴ کھنکری تیغ نہ پھر تلو ڈاڑ سے کوئی لوگ نیز ونگی نہ شانے پہ بچھا کوئی میں کجی کی غریبی یہ جو کرب کی تھیں توفان جو کہ لڑا تھو وہ کہتے تھے نہ رو دیاں</p>	<p>۴۵ دکھتی ہو کہ مصیبت میں گرفتار ہو نہیں لانڈھوں قیدی میں اندا کی ہوں نادار ہو نہیں میں کجی کی غریبی یہ جو کرب کی تھیں توفان جو کہ لڑا تھو وہ کہتے تھے نہ رو دیاں</p>	<p>۴۶ کبھی باون کبھی ہاتھوں سے منہ ڈھانپنے تھے پاؤں کنہ میں نہ تھے سب کے قدم کا پتہ تھے میں کجی کی غریبی یہ جو کرب کی تھیں توفان جو کہ لڑا تھو وہ کہتے تھے نہ رو دیاں</p>
<p>۴۷ کھنکری تیغ نہ پھر تلو ڈاڑ سے کوئی لوگ نیز ونگی نہ شانے پہ بچھا کوئی میں کجی کی غریبی یہ جو کرب کی تھیں توفان جو کہ لڑا تھو وہ کہتے تھے نہ رو دیاں</p>	<p>۴۸ بان نہ ملے تو وہ خست سے لگتا ہے نہیں بے توجہ سے ابھی جانے کیو میں کجی کی غریبی یہ جو کرب کی تھیں توفان جو کہ لڑا تھو وہ کہتے تھے نہ رو دیاں</p>	<p>۴۹ اس گھڑی گھڑی کی آواز سے تھکا بازو دارا کے بازو سے تھکا میں کجی کی غریبی یہ جو کرب کی تھیں توفان جو کہ لڑا تھو وہ کہتے تھے نہ رو دیاں</p>
<p>۵۰ رکے کھاتے ہیں جو چیزیں دلا دو ہمارے میو سے بازار میں بکتے ہیں منگادو ہمارے میں کجی کی غریبی یہ جو کرب کی تھیں توفان جو کہ لڑا تھو وہ کہتے تھے نہ رو دیاں</p>	<p>۵۱ اب نہیں جیسے ترے نانہ اکھاڑو اے مرگئے رتب سے میوے کے کھلاڑو اے میں کجی کی غریبی یہ جو کرب کی تھیں توفان جو کہ لڑا تھو وہ کہتے تھے نہ رو دیاں</p>	<p>۵۲ وہ ہی مرتدا سے صورت نہ دکھاؤ گی میں سامنے حاکم اظلم کے نہ جاؤ گی میں میں کجی کی غریبی یہ جو کرب کی تھیں توفان جو کہ لڑا تھو وہ کہتے تھے نہ رو دیاں</p>
<p>۵۳ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں میں کجی کی غریبی یہ جو کرب کی تھیں توفان جو کہ لڑا تھو وہ کہتے تھے نہ رو دیاں</p>	<p>۵۴ دھانپ کر نے سے تھو رو دیاں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں میں کجی کی غریبی یہ جو کرب کی تھیں توفان جو کہ لڑا تھو وہ کہتے تھے نہ رو دیاں</p>	<p>۵۵ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں میں کجی کی غریبی یہ جو کرب کی تھیں توفان جو کہ لڑا تھو وہ کہتے تھے نہ رو دیاں</p>
<p>۵۶ میو کچھ چیز میں جھکے لیے تم اوتی ہو میر لازم ہر چھین فاطمہ کی پوتی ہو میں کجی کی غریبی یہ جو کرب کی تھیں توفان جو کہ لڑا تھو وہ کہتے تھے نہ رو دیاں</p>	<p>۵۷ نیز سے دارو لئے کو غل نہ بچائیں قیدی باادب اوٹو لئے جلدی اترائیں قیدی میں کجی کی غریبی یہ جو کرب کی تھیں توفان جو کہ لڑا تھو وہ کہتے تھے نہ رو دیاں</p>	<p>۵۸ جل تو جل ورنہ ابھی شمر کو بلواتا ہوں نرد بار تھے کھینچے لیے جاتا ہوں میں کجی کی غریبی یہ جو کرب کی تھیں توفان جو کہ لڑا تھو وہ کہتے تھے نہ رو دیاں</p>

<p>۴۴۴          کھینچ کر تو جو یار سے مجھ لیجا دے گا          کیا تیر کو نہ منہ حشر میں دکھلا دے گا          فاطمہ کی ہری ہونچیں علی کی دلدار</p>	<p>۴۴۵          تو سیدین چلا پختہ جا کر کیا کیا          رسی اک تکیہ ہو فوٹو لوں چننا          غوی کے گھونٹو گلا بھٹکے اک کاپاٹ</p>	<p>۴۴۶          شہزاد بکریاں کے تیرے تیرے          تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا          کرا کر کوئی تیرا تیرا تیرا</p>
<p>۴۴۷          کھینچ کر تو جو یار سے مجھ لیجا دے گا          کیا تیر کو نہ منہ حشر میں دکھلا دے گا</p>	<p>۴۴۸          شہر سے سنتر ہی یہ بدیان جی کھینچ لگیں          کوئی وارث جو نہ تھا دھماکے نہ لگیں</p>	<p>۴۴۹          دین و دنیا کے شہنشاہ کی بیٹی ہوں میں          اور سنگار اسد المار کی بیٹی ہوں میں</p>
<p>۴۵۰          کھینچ کر تو جو یار سے مجھ لیجا دے گا          کیا تیر کو نہ منہ حشر میں دکھلا دے گا          فاطمہ کی ہری ہونچیں علی کی دلدار</p>	<p>۴۵۱          تو سیدین چلا پختہ جا کر کیا کیا          رسی اک تکیہ ہو فوٹو لوں چننا          غوی کے گھونٹو گلا بھٹکے اک کاپاٹ</p>	<p>۴۵۲          شہزاد بکریاں کے تیرے تیرے          تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا          کرا کر کوئی تیرا تیرا تیرا</p>
<p>۴۵۳          کھینچ کر تو جو یار سے مجھ لیجا دے گا          کیا تیر کو نہ منہ حشر میں دکھلا دے گا</p>	<p>۴۵۴          شہر سے سنتر ہی یہ بدیان جی کھینچ لگیں          کوئی وارث جو نہ تھا دھماکے نہ لگیں</p>	<p>۴۵۵          دین و دنیا کے شہنشاہ کی بیٹی ہوں میں          اور سنگار اسد المار کی بیٹی ہوں میں</p>
<p>۴۵۶          کھینچ کر تو جو یار سے مجھ لیجا دے گا          کیا تیر کو نہ منہ حشر میں دکھلا دے گا          فاطمہ کی ہری ہونچیں علی کی دلدار</p>	<p>۴۵۷          تو سیدین چلا پختہ جا کر کیا کیا          رسی اک تکیہ ہو فوٹو لوں چننا          غوی کے گھونٹو گلا بھٹکے اک کاپاٹ</p>	<p>۴۵۸          شہزاد بکریاں کے تیرے تیرے          تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا          کرا کر کوئی تیرا تیرا تیرا</p>
<p>۴۵۹          کھینچ کر تو جو یار سے مجھ لیجا دے گا          کیا تیر کو نہ منہ حشر میں دکھلا دے گا</p>	<p>۴۶۰          شہر سے سنتر ہی یہ بدیان جی کھینچ لگیں          کوئی وارث جو نہ تھا دھماکے نہ لگیں</p>	<p>۴۶۱          دین و دنیا کے شہنشاہ کی بیٹی ہوں میں          اور سنگار اسد المار کی بیٹی ہوں میں</p>

<p>۴۵ درا باغ غنچہ سواد و دوشمن سے زیادہ بہتر ہے اس کے گنہگار بہت زیادہ بہتر ہے اس کے گنہگار بہت زیادہ بہتر ہے اس کے گنہگار بہت زیادہ</p>	<p>۴۵ خجہ کے خجہ کے خجہ کے خجہ کے خجہ کے جہاں کے اس کے خجہ کے خجہ کے خجہ کے خجہ کے خجہ کے خجہ کے خجہ کے خجہ کے خجہ کے خجہ کے خجہ کے خجہ کے خجہ کے</p>	<p>۴۵ خجہ کے</p>
<p>۴۵ مظلوم کی خواہش کی آواز گون تن سے اس بکس دست کی آواز گون</p>	<p>۴۵ اب تو اے فاطمہ کے لالہ کمرست کیجے اپنی ہنسی کی اس وقت حمایت کیجے</p>	<p>۴۵ منہ چھیا نکو نہ برقع نہ لادو ادیتا ہے دختر فاطمہ زہرا کو سزا دیتا ہے</p>
<p>۴۵ خجہ کے</p>	<p>۴۵ خجہ کے</p>	<p>۴۵ خجہ کے</p>
<p>۴۵ ظلم عورت یہ یہ اندر سے دراک ظالم دختر فاطمہ کو قتل نہ کرے ظالم</p>	<p>۴۵ فضل خالق سے میں مجبور نہیں ہوں ظالم اب بھی چاہوں تو ترخن اٹھ دوں ظالم</p>	<p>۴۵ سرحد مرے کونین جو عریان ہو گا درہم دہرہم ابھی دفتر امکان ہو گا</p>
<p>۴۵ خجہ کے</p>	<p>۴۵ خجہ کے</p>	<p>۴۵ خجہ کے</p>
<p>۴۵ اب کہاں ہیں شہ الاوجا دین تم کو ہے جیتے نہیں باجو بچا دین تم کو</p>	<p>۴۵ ہاتھ گرا پٹھا تیرا تو گل جاوے گا ہنگے سے اسے دیکھ گا زہل جاوے گا</p>	<p>۴۵ جس غمگین ہیں نبی آہ یہ وہ ماہم ہے ہکا پایاں نہیں دالہ یہ وہ ماہم ہے</p>





<p>۱۰۷ پیشانی پر منہ بھونکے پیر کیا ان دونوں نے غلام کچھادہ کھلایا جو کہ کھلیج بانو دیارم نہ آیا</p>	<p>۱۰۸ تیرے چہرے پر چھوڑ گئی کیا جہیز جو کہ سنارا ناؤنگا دزنار میں قتل کر گلا یہ میں حاکم گنگار</p>	<p>۱۰۹ بہار چا اٹکو تو مصو مون کی کھینچا لو کہ کما چننے میں قتل کر گیا اراجا جو کہ تیرے کیا ہاتھ لگایا</p>
<p>۱۱۰ بارہنیں لے آیا جو زلفون کو پکڑ کر استادہ کیا چوب سے رسی میں جکڑ کر</p>	<p>۱۱۱ اب حلق سے مصو مون کے شمشیر ملیگی سر آنکے دکھاؤنگا تو جاگیر تیسگی</p>	<p>۱۱۲ بیکس میں مسافر ہیں اور آوارہ طن ہیں یہ کیا ہے نرالم کہ گرفتار سن ہیں</p>
<p>۱۱۳ بہار چا اٹکو تو مصو مون کی کھینچا لو کہ کما چننے میں قتل کر گیا اراجا جو کہ تیرے کیا ہاتھ لگایا</p>	<p>۱۱۴ جہیز جو کہ سنارا ناؤنگا دزنار میں قتل کر گلا یہ میں حاکم گنگار</p>	<p>۱۱۵ بہار چا اٹکو تو مصو مون کی کھینچا لو کہ کما چننے میں قتل کر گیا اراجا جو کہ تیرے کیا ہاتھ لگایا</p>
<p>۱۱۶ تقصیر جو کچھ اٹسے ہوئی ہو وہ کچل کر ہے ہے کچھ مہانوں کے آگے نہ بھل کر</p>	<p>۱۱۷ ہے ہے سر آقا مری امداد کو پہونچو لے شاہ غریبان مری فریاد کو پہونچو</p>	<p>۱۱۸ بچ جائینگے ہم خلعت و زاری کا ظالم گر قتل کیا ہو کو تو پکستا یگانا ظالم</p>
<p>۱۱۹ تو کہ تو مصو مون کی کھینچا لو کہ کما چننے میں قتل کر گیا اراجا جو کہ تیرے کیا ہاتھ لگایا</p>	<p>۱۲۰ جہیز جو کہ سنارا ناؤنگا دزنار میں قتل کر گلا یہ میں حاکم گنگار</p>	<p>۱۲۱ بہار چا اٹکو تو مصو مون کی کھینچا لو کہ کما چننے میں قتل کر گیا اراجا جو کہ تیرے کیا ہاتھ لگایا</p>
<p>۱۲۲ کس یاس سے ہے ہے مرادہ تکتے دونوں وہشت سے تری کچھ نہیں کہ سکتے ہیں دونوں</p>	<p>۱۲۳ مجبور ہیں طاقت نہیں اٹھنے کی زمین سے المدن بچاؤں تمہیں اس دشمن دین سے</p>	<p>۱۲۴ پاؤں لگی ہو پکڑو سے قدموں نہ گریزنگی نظر سے محبت سے تیرے گرد پھر نیکی</p>

<p>۵۱۴ ہو توکل ہی نکلوا اگر تاجہ شکر بانی خدوں میں ہے تار تار دلدار موتوں سے کہہ کر نہ بھگتو غدار</p>	<p>۵۱۵ ہرگز نہ سناہر دیا خبر غمخوار اس کا کیا رہی اوتنی دہل اچھا اور دونوں کے تھکے تھکے غمخوار دیکھ کر ترائی سے کہہ کر اٹھ غمخوار</p>	<p>۵۱۶ موتوں کو مارا تھکے تھکے غمخوار ماتوں کو سے دشمن بن تو نہ تیار کس خبر پہ پوچھ کر تو نہ بھگتو غدار عینا تو نہ لایا تو اٹھیں کہے لایا</p>
<p>۵۱۷ ہم بندگی رب کریں تو ہمیں جفا کر ایک ہاتھ میں سر دونوں کے تن پھر جدا کر</p>	<p>۵۱۸ سر پیٹے ہاتھوں سے پیر نظر آئے آغوش میں مسلم کے وہ دیر نظر آئے</p>	<p>۵۱۹ کوساٹے محتاجوں کو مارا تقصیر تھی کیا جو وطن کو مارا</p>
<p>۵۲۰ یہ لکھ کر بھلا ہاتھ میں ہے پور بلیوں پر اور کہے ہوش دل افکار میں چھائی پس طفل کی مبارک سوا جب جلتی ہے پچھلے کے کھانچے غمخوار</p>	<p>۵۲۱ یہ لکھنے لگانے لگے سر مظلومی پر مسموم کی اودھ شکر کہا کہنے کا حکم ظالم سے یہ نہ کہہ کیا دیر ہو گئی اٹھتے ہیں غمخوار</p>	<p>۵۲۲ یہ لکھ کر تاجہ غمخوار رہی ہیں کہہ کر غمخوار آگے کہہ کر لایا ہے کہہ کر غمخوار مارا نہیں کیا صاحب فائدہ غمخوار</p>
<p>۵۲۳ ایک حشر بیا ہو گیا خبر کے چلے پر بھائی نے گلا کھدیا بھائی کے نکلے پر</p>	<p>۵۲۴ جو کام کیا میں نے وہ ہوتا کسی سے کچھ کم نہیں یہ قتل حسین ابن علی سے</p>	<p>۵۲۵ نازان کر کہ اب منصب و جاگر ملک ظالم تری گردن سے بھی شمشیر ملک</p>
<p>۵۲۶ آج جی کہے نظر آنی چھان میں ماورائے کون برائی بھلاخان جی کہے کہہ کر غمخوار</p>	<p>۵۲۷ یہ جتنی حکم کا جگہ لگیا پانی بولا اسے یہ کیا کیا ظلم کے بانی بہر کس کیوں ظلم مری بات دیا</p>	<p>۵۲۸ یہ لکھ کر اٹھا کیا ظالم نے جاکر اس شخص سے کہہ کر ماری تار اس کا کیا پانے لگے کیا ماری لاف تار بس کہہ کر لکھ کر غمخوار</p>
<p>۵۲۹ دکھ دے نہ دلوں میں کہ یا کی ہوں ظالم ان لاشوں پر دے عیالے آئی ہوں ظالم</p>	<p>۵۳۰ کب میں نے کیا تھا مجھے سلا کیو ظالم لجائیں تو قیدی نہیں کر لایو ظالم</p>	<p>۵۳۱ ہے وقت مناجات دعا مانگ خدا سے مغفوار ہوں خلق میں میں بے دلا سے</p>

رباعی

نہاں ہے کئی گھر کہیں آبادی ہے  
راحت سے کوئی اور کوئی آبادی ہے

اک عشرت و غم کا ہے فتح دنیا  
تہم ہے کسی جاؤ کہیں شادی ہے

رباعی

ایک کسے تھے بزم کے جلنے کی  
الغور سے اس کو کرانے کی

آکھوں کو کران کرمان چھاؤں کی  
ملتی نہیں بزم میں تل مہرے کی

رباعی

اس بزم کو بزم پر فوجی ہے  
حقا کہ یہ بزم گلشن خلی ہے

روئے کو بہن جمع عاشقان غیر  
کیا وقت ہے کیا لوگ ہیں کیا جو ہے

رباعی

اس بزم کی توفیق کا غل بر سو ہے  
ایک ایک عزا دار شرخو غلو ہے

یاد رہے یہ باغ خزانے محفوظ  
قربک کہیں میں گل ہر گل میں بو ہے

رباعی

ایک ایک کا دل دلد سے دلد ہے  
شہ سنیے میں پیکر ہے

ہر ایک کے گل جمع ہیں گل میں  
یہ بزم عزا خلد کا گلستا ہے

رباعی

پیدا ہو کے دنیا میں اسی غم کے لیے  
رونا ہی جلنا ہے چمک بزم کے لیے

ہر یک کو دو دو لبتین خزانے دی ہیں  
ہر یک میں روئے کو ہوا تو مہر کے لیے

<p>آید تو موم شاہ کی دربار میں ہے میں ہے خطیب کا غل غل شام کی بازار میں ہے جسٹ عیش و طرب مجلس غلاموں میں ہے خود فریاد و بکایت اطوار میں ہے</p>	<p>۴۳ میں ہے خفا و دل میں ہے میں ہے تصویر کے گلے کی تصویر میں ہے میں ہے خفا و دل میں ہے میں ہے تصویر کے گلے کی تصویر میں ہے</p>	<p>۴۴ میں ہے خفا و دل میں ہے میں ہے تصویر کے گلے کی تصویر میں ہے میں ہے خفا و دل میں ہے میں ہے تصویر کے گلے کی تصویر میں ہے</p>
<p>نوبتیں مٹی ہیں دشمن تو خوشی ہو تو مٹی خاطر پستی ہیں شیر خدا روئے ہیں</p>	<p>رو کے زمانہ میں کس گوشے میں جا رہی ہاتھ کھلایا میں تو منہ اپنا پھانے رہی</p>	<p>آہ سرگام یہ سینے سے نکلتا ہے جب گھر گھر گئے ہیں سنگ تو دہ جاتی ہے</p>
<p>۴۵ اپونے ہیں جاوے گئے گردن میں خورشید فلک شمس و زلزلہ چاکر و غم گریبان تاباں</p>	<p>۴۶ مجھ کو بار سے کتنی باری کے زاری یہ بیان کرتا ہوا باری میں خورشید فلک شمس و زلزلہ</p>	<p>۴۷ ان سے کرتی ہوا شاہ وہ گرفتار ان سے کرتی ہوا شاہ وہ گرفتار میں خورشید فلک شمس و زلزلہ</p>
<p>بچہ جانی میں تو جھلا کے اٹھاتے ہیں لہجی یوڑیاں نیز دکی شانوں میں چھپاتے ہیں</p>	<p>کم نہ کچھ مرتبہ آل عبا ہوئے گا عاصیو کا اسی پردہ میں بھلا ہوئے گا</p>	<p>صدقے امان یہ گرہ عقدہ کشا کھولے گا بی بی اس عقدہ مشکل کو خدا کھولے گا</p>
<p>۴۸ میں خورشید فلک شمس و زلزلہ چاکر و غم گریبان تاباں میں خورشید فلک شمس و زلزلہ</p>	<p>۴۹ میں خورشید فلک شمس و زلزلہ چاکر و غم گریبان تاباں میں خورشید فلک شمس و زلزلہ</p>	<p>۵۰ میں خورشید فلک شمس و زلزلہ چاکر و غم گریبان تاباں میں خورشید فلک شمس و زلزلہ</p>
<p>ہم کی مطلوبی پر بیتاب ہم ہوتے ہیں ویرہ حلقہ زنجیر لہو روئے ہیں</p>	<p>وہ دم ساس بھی سر پہ سہاگے بھی لنگھانہ کھلا تھا کہ بندھے تھے</p>	<p>جھول جائیگا یہ سب دکھ و غم یاوے گی خود گریبان سے چھاتی سے لپٹ جائیگی</p>

<p>۱۰۷ کھنکھانے لگاں ہاں ہاں ہاں ہاں وہ کھنکھاتی ہوں کہیں نہ لالہ لالہ اسکے یوں مجھ کو بے پروا کر دے</p>	<p>۱۰۸ نہن باہو نہن پرتے تھے دیباہی پڑھتے تھے تہنیت غم کو باری جمع دربار میں تھی تم کی خلقت ساری یہاں تو تھا خیر کمال اور صوفی</p>	<p>۱۰۹ بڑی صفت حقیقت کی ہو سنی گلاں نہی زنجیر جو تھکے تھی غم کی لاش نہ تھی بڑی شکر تھی غم کی جو خیر تھی بڑی کھانسی غم کی</p>
<p>۱۱۰ وہ کیا کوئی تقصیر یہ منہ موڑا ہے سیلان کھانے کو اعدا میں مجھ چھوڑا ہے</p>	<p>۱۱۱ اس طرف سے تو دف دے کی صدائی تھی اور اس سمت سے ہی ہو کی صدائی تھی</p>	<p>۱۱۲ قافلہ یوں تو بھی شام و سحر روتا ہے پردہ روتی ہو تو شیکر کا سرو تا ہے</p>
<p>۱۱۳ کان غمی ہو ادنیٰ نہ زوارہ کبار فریب ہووے مجھ بابا کی محبت کے تیار دن میں چھاتی سے لگاتے تھے مجھ کو بوجہ یہ کہ میں آیا نہیں کس طرح</p>	<p>۱۱۴ رسیدم تخت میں اٹھ کر کھانا تھا غذی کیوں جلبو میں تھے میں کراہ بڑھکے تھے غم سے زار یہ اس قدر منہ چھوڑا تو کھو گم کر تھا تو یہ</p>	<p>۱۱۵ بولا وہ کیا ہے اور نہ تو کیا سب میں کی ایک ہی سی بات تھی غم کی خاک پر کرتی ہے جب بے دست غم کی نہو ہو تیار ہو کر غم کی</p>
<p>۱۱۶ منہ دکھاتے تین شفقت سے بلاناکیا غلاب میں آئے نہ چھاتی یہ پہلا ناکیا</p>	<p>۱۱۷ طالع دہشت کے لہو آکھا کھٹا جا ماہی ہر قدم ایک صغیفہ کو غم آجاتا ہے</p>	<p>۱۱۸ ہو تھیں آنکے بھائی کو وہ جب دتی ہے دیر تک قید یونین سینہ زنی ہوتی ہے</p>
<p>۱۱۹ اور وہ تھے سکینہ کا بیان کراہ اس وقت پر تھی شکر کہ مجھ کو کراہ نشت آپ تھا اور کراہ کراہ</p>	<p>۱۲۰ بولا وہ کوئی غم نہ ہو وہ مجھ کو ان کی آنکھیں تھیں نہشت دنیا عالم بڑے جگہ پر تھی نہشت دنیا عالم کجی ان عالم میں نہشت دنیا عالم</p>	<p>۱۲۱ انہیں لانا تو میں ہر آن غم نہشت ان کو نہشت نہشت نہشت نہشت انست فاقہ نہشت نہشت نہشت سب کسب نہشت نہشت نہشت نہشت</p>
<p>۱۲۲ اک طرف لوٹ کا سب زیور زر رکھا تھا اور تلے فاطمہ کے لال کا سر رکھا تھا</p>	<p>۱۲۳ ہی جو سلطان عرب اسکی نواسی ہو وہ اکلمہ گو جسکے ہیں سب اسکی نواسی ہو وہ</p>	<p>۱۲۴ چھاتیان چھتی ہیں اس پر وہ دیتی ہو نہر جب آنکھ دکھاتا ہو تو چپ ہوتی ہو</p>



سازگار خداوندی و جبروتی

<p>۱۹ دگر بخاک و قیدی و زاری بیکجا کے کہ وہ حاکم کے گنگار آگے رہتے ہیں بجا درال گلزار چھپتے ہیں اچھپتے ہیں گلزار</p>	<p>۲۰ کما ظالم نے کہ ہاں تو کوئی لڑائی ختم نہیں ہے ہی دور سے کے درجائے نہ کہ سے ہوں بیخود کجا گلزار پاک پریم کے بالوشے گلزار</p>	<p>۲۱ کون ناموں کے کما ہوا گلزار کون مہر ہو اور کون ہو گلزار ایک چادر پہلے کی میں ہو گلزار کون کدو ہو اور کون ہو گلزار</p>
<p>صاف خورشیدی تسکین جو نظر آتی ہیں آنکھیں سب ظالموں کی بندہ ہوتی جاتی ہیں</p>	<p>۲۲ لینے کس کو سنگا جو لیجانے لگے حضرت زینب و کلثوم کو غش آنے لگے</p>	<p>۲۳ خلق میں کسکے لیے مرتبہ عالی ہے کسا اقبال ہو اور کسی بد اقبالی ہے</p>
<p>۲۴ گلزار میں زینب و یاسین گلزار نہ چھپنے کو کسی پانی گلزار پانی بکا اسد الدنیا گلزار اچھپتے ہیں اچھپتے ہیں گلزار</p>	<p>۲۵ نعت کے سامنے رہتے ہو گلزار کچھ لکھتے ہیں گلزار گلزار گلزار کے نہ سمجھتے ہیں گلزار گلزار کے نہ سمجھتے ہیں گلزار</p>	<p>۲۶ تیرے سب کو مارا کس نے تیرے سب کو مارا کس نے تیرے سب کو مارا کس نے تیرے سب کو مارا کس نے</p>
<p>جلوہ روشنی طہر نظر آتا تھا کچھ نہ آنکھوں کو جو نور نظر آتا تھا</p>	<p>۲۷ بٹھنے کا کہیں دنیا میں سہارا نہ تھا پینچنے اٹھنے اب زور تھا زور تھا</p>	<p>۲۸ فوج میسر ہوئی سلطان مجازی رہے جنگی تلوار کا شہرہ تھا وہ غازی رہے</p>
<p>۲۹ ایک سے ایک سے ایک سے ایک سے ایک سے ایک سے ایک سے ایک سے ایک سے ایک سے ایک سے ایک سے ایک سے ایک سے ایک سے ایک سے</p>	<p>۳۰ ایک سے ایک سے ایک سے ایک سے ایک سے ایک سے ایک سے ایک سے ایک سے ایک سے ایک سے ایک سے ایک سے ایک سے ایک سے ایک سے</p>	<p>۳۱ تیرے سب کو مارا کس نے تیرے سب کو مارا کس نے تیرے سب کو مارا کس نے تیرے سب کو مارا کس نے</p>
<p>۳۲ تھا جو منظور خدا اک عب کا پردہ فاطمہ دکتی تھی اپنی ردا کا پردہ</p>	<p>۳۳ ذبح خیر سے ہوا جو پردہ پر کسا ہے اک ذرا غور سے دیکھو تو یہ سر کسا ہے</p>	<p>۳۴ ہو کہ بتقدیر جو سمجھا تو خطا کرتا ہے دیکھو مصحف میں خدا کسکی تباہی ہے</p>

<p>۱۳۴۵ دوست اپنا کے لئے رخصت کیا ہے ملائی کے لئے رخصت کیا ہے سورج کا دنیا میں رخصت کیا ہے</p>	<p>۱۳۴۵ تو نے کوئی نہ کر کے رخصت کیا تو نے کوئی نہ کر کے رخصت کیا تو نے کوئی نہ کر کے رخصت کیا</p>	<p>۱۳۴۵ تو نے کوئی نہ کر کے رخصت کیا تو نے کوئی نہ کر کے رخصت کیا تو نے کوئی نہ کر کے رخصت کیا</p>
<p>۱۳۴۵ ترب ایسا کے الہ کی درگاہ میں ہے فرق تو سین تباکس میں اور الدین ہے</p>	<p>۱۳۴۵ آگ دی خیمہ کو اور زور و زلوت لیا جکے دربان تھے ملک تو نے وہ گھوڑا لیا</p>	<p>۱۳۴۵ نہ محمد سے نہ حیدر سے جا کرتا ہے قطع ہو جائے تراہتہ یہ کیا کرتا ہے</p>
<p>۱۳۴۵ اور ان کے لئے رخصت کیا اور ان کے لئے رخصت کیا اور ان کے لئے رخصت کیا</p>	<p>۱۳۴۵ تو نے کوئی نہ کر کے رخصت کیا تو نے کوئی نہ کر کے رخصت کیا تو نے کوئی نہ کر کے رخصت کیا</p>	<p>۱۳۴۵ تو نے کوئی نہ کر کے رخصت کیا تو نے کوئی نہ کر کے رخصت کیا تو نے کوئی نہ کر کے رخصت کیا</p>
<p>۱۳۴۵ کسی سے سر جنگ میں عاجز صفت کفار آئی بدترین سکے لئے عرش سے تلواری آئی</p>	<p>۱۳۴۵ تنگے سر قید میں اک رات کی بیاسی آئی جگو شادی ہوئی اور ہمیشہ تباہی آئی</p>	<p>۱۳۴۵ تنگے سر قید میں اک رات کی بیاسی آئی جگو شادی ہوئی اور ہمیشہ تباہی آئی</p>
<p>۱۳۴۵ اور ان کے لئے رخصت کیا اور ان کے لئے رخصت کیا اور ان کے لئے رخصت کیا</p>	<p>۱۳۴۵ تو نے کوئی نہ کر کے رخصت کیا تو نے کوئی نہ کر کے رخصت کیا تو نے کوئی نہ کر کے رخصت کیا</p>	<p>۱۳۴۵ تو نے کوئی نہ کر کے رخصت کیا تو نے کوئی نہ کر کے رخصت کیا تو نے کوئی نہ کر کے رخصت کیا</p>
<p>۱۳۴۵ حق کا دریا غضب جوش میں جب آگیا باندھنا ہاتھ کا سادات کے گلبا گیا</p>	<p>۱۳۴۵ اور ان ظلم رسید و نہ جفا کرنے لگا باز نہ پیر پر پھڑکی دھرنے لگا</p>	<p>۱۳۴۵ ان کھلے باؤ کو اب ہاتھ نہ دھرتی ہو میں نہ نکایت تری اللہ کرتی ہو میں</p>

<p>۱۳۷ کے غنیمتیں آئی جیسی کی جانی آسمان آکر اگر غنیمتیں میں دین نہا کر ہے ناگاہ صد یہ آئی نہا کر ہے کوئی نہ یہ صد یہ جانی</p>	<p>۱۳۸ بھپان کھانے کر کیا سین کھج اندیا پر چپ رہن بہ چلو الہ پلو الہ پری جانی دور کھنی تو کھنی نہ ہو چھری ایں بہن بھی گد جا بگی کی کھنی</p>	<p>رباعی عابد و سدا پ کا غم رہتا تھا دانا مژہ اشکوں نے نہ رہتا تھا نہیں فرط کجا ہی دونوں کھن مجروح رخسار مبارک پہ دم رہتا تھا</p>
<p>نہ تلاطم میں کہیں قہر آگئی آ جاے کہیں اُمت کی نہ کشتی پہ تباہی آ جاے</p>	<p>چپ ہیں جو ہم ہمہ ہم راہ رضامین ہوگا اسکا انصاف تو دربارِ رضامین ہوگا</p>	<p>رباعی بن روئے نہ غلبے سے رہا جاتا تھا خطبہ سن رہا جاتا تھا</p>
<p>۱۳۹ تم تو آگاہ ہو شہ پیر نے جو دکھ پائے پر نہیں جوت نکایت کے زبان لائے کو خور الیاجیب ذبح کو قائل آئے بہنے اُت کے لیے چھاتی پیر کھائے</p>	<p>۱۴۰ نہیں نہ زینب سے جو یہ کی تفریہ آگے غصے میں لگا کا نیچے حاکم بے پیر نہ سے بولا کہ اس کی ہی تفریہ سب کو بجا کو کو زینب نے جیسا یہ</p>	<p>رباعی بن روئے نہ غلبے سے رہا جاتا تھا خطبہ سن رہا جاتا تھا پڑھنے میں آگے تھے وہ نام حسین روئے تھو کیا نک کر غش آ جا تھا</p>
<p>اتنی سی بات پہ مصروف بکا ہوتی ہو تم چھڑی ہو ٹوٹیہ کھنی سر خفا ہوتی ہو</p>	<p>بس آنیس اب جگر و قلب ٹھنکا جاتا ہی حال زندان کا نہیں منہ سے کہا جاتا ہی</p>	

رباعی  
عجب بارشیم زین  
برخ جگر شک گل صحر

اشکون می پو کیون نہ آید آنکھوں کی  
بقید ہر وہ صدمت جو بے گویا ہو

رباعی  
شب غم شہ میں رویا کی ہے  
ہر روز منہ آنسو دھو دیا کیے

بیدار اگر ہوں نخت خوابیدہ انیس  
حسرت ہر کہ خواب میں بھی دیا کیے

رباعی  
جو شاہ کے غم کو دل میں جا دیو گیا  
اللہ اسکا آسے صلا دیو گیا

اشک غم شہیر کا دیکھو تو اثر  
اس قطرہ بہم کو بجا دیو گیا

رباعی  
افت ہو جسے آسے ولی کہتے ہیں  
ایسوں کو سید ازیلی کہتے ہیں

اس زمزمین دھوپ اٹھا کے آتوین جو آگ  
ہنسکر طوبی انکم علی کہتے ہیں

رباعی  
دوم کا یہ لطافت و کرم آنکھوں پہ  
احسان یہ سر پر یہ قدم آنکھوں پہ

ہر عین شرف خدمت احباب حسین  
گو ہونہ جبکہ بھائی میں ہم آنکھوں پہ

رباعی  
عجب میں جو باریاب ہو جاتا ہے  
عصیانے وہ بھیساب ہو جاتا ہے

خوشبو یہ عرق میں ہر غر ادا رون کے  
پانی پانی گلاب ہو جاتا ہے

<p>۴۱ انت میں اگر خاں دین ناموس محمد محبوب دین ناچار دین ناموس محمد سرور کے عزادار دین ناموس محمد اور جینے سے ناز دین ناموس محمد</p>	<p>۴۲ کتنی کوئی لوگ لیا باغ عمار جو کوئی ہے کوئی نگار دین ناموس دینا ہے لال جان ہو کے سہارا</p>	<p>۴۳ توین تو تھا بلی سکینہ کو نہ آرام بہو بی تھی باغ و نرسے کو کو نہ آرام کتنی تھی آریاں نہیں جینے میں ناہام</p>
<p>زندانی صوبت ہر غریب الوطنی ہے غلے کا حینا کا ہو اور سینہ زنی ہے</p>	<p>شادی بھی ہوئی تھی نمر گنت جگر کی میں مر نہ گئی ہاے بلا لیکے پسر کی</p>	<p>پاؤنگی کہاں فاطمہ ہر کے پسر کو ہیں دھوٹھتی آنکھیں مری مظلوم پدر کو</p>
<p>۴۴ ہاں ہر دنیا پر نہ جنت ہی نہ سونا جو خلیق قش اور نہ کیا نہ بچھڑنا یہاں جہنم جب دار نہ کی جا کھٹکھٹ پھٹتا نہیں مظلوم کو ہوشیار</p>	<p>۴۵ کتنی کوئی حال بہت غریب کیسے کتنی کوئی نہیں دیکھا یہ زہر تو تھی تیرا بھر جنت سے بھر نہا جگہ سکینہ نظر آتا نہیں بھر</p>	<p>۴۶ اب کیا جان بی بی کہ بابا کی ساری دور آراں سر آریاں والی رواوتی ہر شوالہ تھارے</p>
<p>لوزانی بدن خاک سے بیرون کے اٹے ہیں عریان ہیں سرور کو گریبان بھٹی ہیں</p>	<p>میں کام ہو کو واقف تھی اسری کے محن سے گھٹ گھٹ کے بران بن چکی لگی تو سے</p>	<p>چھاتی سی حسن آکے لگا دیتے مریجان عباس علی پانی پلا دیتے مریجان</p>
<p>۴۷ کتنی کوئی کوئی کوئی کوئی کوئی کتنی کوئی کوئی کوئی کوئی کوئی کتنی کوئی کوئی کوئی کوئی کوئی کتنی کوئی کوئی کوئی کوئی کوئی</p>	<p>۴۸ کتنی کوئی کوئی کوئی کوئی کوئی کتنی کوئی کوئی کوئی کوئی کوئی کتنی کوئی کوئی کوئی کوئی کوئی کتنی کوئی کوئی کوئی کوئی کوئی</p>	<p>۴۹ وہ کوئی کوئی کوئی کوئی کوئی کتنی کوئی کوئی کوئی کوئی کوئی کتنی کوئی کوئی کوئی کوئی کوئی کتنی کوئی کوئی کوئی کوئی کوئی</p>
<p>کتنی ہر کوئی یاد محمد کے پسر کو دلیوار سے رو کر کوئی ہر کوئی پسر کو</p>	<p>تم چھٹ گئے کھو گئے گلارنج دالم سے اب کون چھڑاویگا ہمیں قید تم سے</p>	<p>سینہ مرا اب دل و مٹی سے طہیان سے بچھڑی ہوں پدر سے جھے آرام کہاں سے</p>

<p>۱۴۰ ایدا تاجی بابا کا وہ چھاتی پٹکانا وہ سپاری باتیں وہ مرناڑا ٹھکانا وہ بچھو پیشت کے سر کا تھکانا اور پیار سے اس وقت وہ بچھو چکانا</p>	<p>۱۴۱ کھتی تھی سینے میں تیرا پیار جاؤں تو آسان ہواں اسی بیکار اس کھ کی مین اب نہیں کیسی راستی ہوں بچھو پیشت کی بیکار</p>	<p>۱۴۲ کھتی تھی سینے میں تیرا پیار جاؤں تو آسان ہواں اسی بیکار اس کھ کی مین اب نہیں کیسی راستی ہوں بچھو پیشت کی بیکار</p>
<p>۱۴۳ ساحر نہیں اب شاد ہونے کی سکنہ چین اویکا جب قرین کو لگی سکنہ</p>	<p>۱۴۴ بابا کی جدائی نے یہ بتیاب کیا ہے کانو کھا بھی اب درو جھے بھو لگیا ہے</p>	<p>۱۴۵ جان و جگر شاہ مدینہ کو غش آیا فریاد فریاد ہر سکنہ کو غش آیا</p>
<p>۱۴۶ بیکار چو کے آہ دکھاؤں کانوں کے مین دکھ کا لے اے ناؤں عباس چاکو چھلکے سے پائوں کر بین کسان جگہ نہایت کو لاؤں</p>	<p>۱۴۷ پیکے تر چھلکے وہ بیکار پاپائی بار تو حالت ہوئی بیکار سجھاتی تھی ابرا کے شاہ کی بیکار اچھی وہ چاکو نہ بیکار</p>	<p>۱۴۸ بابا کے سکنہ کا موٹو ابرا کیا نہ خراب ہے حکم بھی محل میں بیکار نگاہی خراب تو کئی کیا افسار کے چار بیکار چور شیکری دلا</p>
<p>۱۴۹ ڈر شمر کا یہ ہر کہ میں چلا نہیں سکتی وہ آہیں سکتے ہیں میں ان جانیں سکتی</p>	<p>۱۵۰ یہ رنج دالم تھا دل غمناک کے اوپر بسل کی طرح لوٹی کھتی خاک کے اوپر</p>	<p>۱۵۱ یاد آسکو نہیں شہ کی فراموش ہوئی ہر بابا کو یہ رونی ہر کہ بیوش ہوئی ہے</p>
<p>۱۵۲ ان کے کہا تو ان کے کہیں نہیں اب روئی کی حالت میں چھلکے سے نہیں عین بیکار لو تارا اگر شمر کا یہ بیکار بیکار کی گلی گلی</p>	<p>۱۵۳ کھتی تھی سینے میں تیرا پیار جاؤں تو آسان ہواں اسی بیکار اس کھ کی مین اب نہیں کیسی راستی ہوں بچھو پیشت کی بیکار</p>	<p>۱۵۴ کھتی تھی سینے میں تیرا پیار جاؤں تو آسان ہواں اسی بیکار اس کھ کی مین اب نہیں کیسی راستی ہوں بچھو پیشت کی بیکار</p>
<p>۱۵۵ دشمن تری آواز کا وہ دشمن دین ہے ہم بیکس مجبور ہیں کچھ زور نہیں ہے</p>	<p>۱۵۶ بند آنکھیں ہیں سٹھ کھو لوری لاہین ہے کیا نہ میں چو آؤں کین فی بھی نہیں ہے</p>	<p>۱۵۷ بتیاب ہر مل پے خہ مظلوم کے سر سے مردم نہ بجائے وہ دبیدار پسر سے</p>



<p>۱۹۱ جنتِ طلاق میں کھلے گا خاتمِ روانہ ہو سے چلی کی جاوے زندان پہ چلیے وہ بے اثر بچائے کوئی اس کے سیدھے</p>	<p>۱۹۲ الہینہ کیلینہ کے شاہِ جلالی بگبگو سے سوار کی سلینہ کو نکھائی بابا کی جو بوزخسہ مظلوم نہ پائی کچھ سے قاتلہ اور بے رحمی</p>	<p>۱۹۳ بکلی کے کماؤ میں سب کے بابا پونے گلا بچا تلوار سے کاٹا نوجوان اور تن پرور بچہ وہ بازداران میں جو کھوئے تھے کیا</p>
<p>۱۹۴ توتو سے پیسری زلفوں کی شکھاو سرپ کا مظلوم سکینہ کو دکھاو سراپ کا مظلوم سکینہ کو دکھاو</p>	<p>۱۹۵ آہستہ کما روح مزا پاتی ہے دوگو بویا باکی زلفوں کی چلی آتی ہے دوگو</p>	<p>۱۹۶ اب منہ سے نکلتا ہے کلیہ مرا ہٹ کر وہ چھاتی کمان جس سے میں سوئی تھی لیگر</p>
<p>۱۹۷ دوڑے زندان پہ گئے سید جاد سراپ کا ہاتھوں پر لایا بل نناد زندان میں چلے تھے بے کار و نباد جاوے پور تو راز و دھن سے کیا راز و دھن</p>	<p>۱۹۸ خاتم کے شانے سے بانٹے اٹھایا زنجیر کما سے نرا بکسید اریا انعامیہ سجد کے کو کیلینہ نے جھکایا دیکھو جو بوسہ کی طشت تو یہ شور مچایا</p>	<p>۱۹۹ اس میں کون کیا جو تیرا اٹھایا یاد شاہ سلاخے جھے ظالم نے دکھایا بوسہ کر کے تیرے جھونچے جھے باز جھونچے کر کے تیرے جھونچے جھے</p>
<p>۲۰۰ خیر کاسر کیا ہے تقسیم کو اٹھو ترا کے جگر بند کی تسلیم کو اٹھو</p>	<p>۲۰۱ بابا کا ترے سر سے یہ پچان کی میں ان خون بھری زلفوں کے قربان کی میں</p>	<p>۲۰۲ نے پاس میں آپ اور نہ بچا جان ہمارے زیادہ کہ مجروح ہوئے کان ہمارے</p>
<p>۲۰۳ میں نے یہ بھی بیان کیا میں نے یہ بھی بیان کیا میں نے یہ بھی بیان کیا میں نے یہ بھی بیان کیا</p>	<p>۲۰۴ میں نے یہ بھی بیان کیا میں نے یہ بھی بیان کیا میں نے یہ بھی بیان کیا میں نے یہ بھی بیان کیا</p>	<p>۲۰۵ میں نے یہ بھی بیان کیا میں نے یہ بھی بیان کیا میں نے یہ بھی بیان کیا میں نے یہ بھی بیان کیا</p>
<p>۲۰۶ میں نے یہ بھی بیان کیا میں نے یہ بھی بیان کیا میں نے یہ بھی بیان کیا میں نے یہ بھی بیان کیا</p>	<p>۲۰۷ میں نے یہ بھی بیان کیا میں نے یہ بھی بیان کیا میں نے یہ بھی بیان کیا میں نے یہ بھی بیان کیا</p>	<p>۲۰۸ میں نے یہ بھی بیان کیا میں نے یہ بھی بیان کیا میں نے یہ بھی بیان کیا میں نے یہ بھی بیان کیا</p>



<p>۴۱ جبرئیل کے زنا نہیں ہوئی شام کو اک آنک نہ راحت تھی نہ آرام کو تھے در زبان داروں کے نام کو روئے کے سر اور وہ تھا کام کو</p>	<p>۴۲ اب باقہ دھوکے دل پہی تھا کھجیا ان غامی تھی گویا کیا کس دین کا بہکھو نہیں کسی تھا ہر آنکھو کا ہر آنکھو تھی آنکھو ایک ایک کا</p>	<p>۴۳ یوں سے خزن کرتی تھی بگڑ و زالی گھر الیسا ہی ماسی گنگنا کر داری وہ سو رہا آنسو نہ کر نہ کھو نہ جاری سین لہو کے سین شمع آواز تھاری</p>
<p>۴۴ رخ زرد تھے دل سینو نہیں صد کے طمان تھے تاریکی سے دم گھٹتے تھے اور اشک روان تھے</p>	<p>۴۵ سینے میں جگر غم سے کسی بی بی کا شوق تھا زندان وہ ماتم کے مرتع کا ورق تھا</p>	<p>۴۶ مان صدقہ گئی سہلو جو کچھ مرچ و قصب ہو پھر باندہ کے دسی سے جو گردن تو غضب ہو</p>
<p>۴۷ وہ کہہ نہ رہا نہ تھی کیا کہتے تھے وہ تمام تھی راہوں کے لیے تھی تھی فاقہ سے نہ تھی تن میں کھڑے ہوئی تھی بے شک تھے اور زاری تھی تھی تھی</p>	<p>۴۸ مظکو مونہ انت تھی جبرئیل تھی کوئی پرستار تھا فوارش و داری وہ خانہ دیران کہ جو تھا بولنے خالی دان بندہ سے تھی صوم سید عالی</p>	<p>۴۹ کلمتیں بھڑ بھڑا چکیاں ایک لپٹے نہ رہا کڑھ کر کڑھ کر کڑھ کر کڑھ کر کڑھ کر لیجا لے لے لے لے لے لے لے لے لے تو بان لگی آواز سری گو دین کو</p>
<p>۵۰ صدر تھا عجبال شہ عیش نشین پر بچو کو لیے گو دین بیٹھے تھے زمین پر</p>	<p>۵۱ تاریکی سے ہوتا تھا قلق کل نبی کو جبر سے نکلنے کا نہ تھا حکم کسی کو</p>	<p>۵۲ اب سبط پیر سے ملا دیوینگے تم کو آدین گئے جو بابا تو بگا دیوینگے تم کو</p>
<p>۵۳ میں نے یہ صبر کر کے دل آزار تھی تھی چکی تھی تھی تھی تھی تھی تھی فانے سے کوئی اور کوئی پائس تھی کوئی غم اور دین تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۵۴ اس کجا زہا تھا شب گوار سے جبر اس کجا یہ عالم تھا کہ تھے منظر و شہر میں تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۵۵ نیکو تو ذرا الیسا ہو دی ہو دی تھی میں پائس تھاری ہوں جو بابا تھی دیکھو تو کہ کھلکے میں پائس تھی نہ لاش پائس تھی تھی تھی تھی</p>
<p>۵۶ دل تھا غم شوہر سے پریشان کسی کا وہاں تلک چاک گریبان کسی کا</p>	<p>۵۷ کھلوا د و ذرا حوجہ کہ اب ہو ٹوٹ نہ جان ہو اس گھر میں ہوا ابھی نہیں کیسا مکان ہو</p>	<p>۵۸ بالا چھ مہینے سے چھاتی پہ سلا کر وہ ہے جدا ہو گئے پر دین میں آکر</p>

<p>۱۱۱          اے کون تو جانا جا کر اس راز مانا          یہ کہ کون تو جانا جا کر اس راز مانا          یہ کہ کون تو جانا جا کر اس راز مانا          یہ کہ کون تو جانا جا کر اس راز مانا</p>	<p>۱۱۲          عجب نظر انھیں بھی جو آتا تھا کھانا          بانی کوئی لانا تھا کوئی لانا تھا کھانا          عجب رو بہ ران بسکینے آتا تھا کھانا          کھانا نہ کھانے تھے کھانا کھانا</p>	<p>۱۱۳          وہ کہانی تھی بابا کو بلا دو تو میں دین          بوجا جی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی          مشکل میر کو کھادو تو میں دین          جھجھ میر کو کھادو تو میں دین</p>
<p>۱۱۴          ظاہر ہو خدا پر مہین جھڑکے غم مہین          چلم کے ان آہو پوچھ مہین اور قید میں مہین</p>	<p>۱۱۵          اس کھانے پہنچے آنسوؤں سے دھوئے تھے قیدی          سر پہ تھے تھے ہاتھوں سے اور دتے تھے قیدی</p>	<p>۱۱۶          بابا کیلے چھاتی پھی جاتی ہے امان          لئے موت ہی آتی ہے نہ نیند آتی ہے امان</p>
<p>۱۱۷          سب بیان روئے گلین گلین گلین گلین          تب بندن گلین گلین گلین گلین گلین          گوئی گلین گلین گلین گلین گلین گلین          گلین گلین گلین گلین گلین گلین گلین</p>	<p>۱۱۸          کون تو تھی کون تو تھی کون تو تھی کون تو تھی          کون تو تھی کون تو تھی کون تو تھی کون تو تھی          کون تو تھی کون تو تھی کون تو تھی کون تو تھی          کون تو تھی کون تو تھی کون تو تھی کون تو تھی</p>	<p>۱۱۹          ان باتوں سے روئے تھے تھے تھے تھے تھے          تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے          تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے          تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے</p>
<p>۱۲۰          رہ جا تا ہر سینے میں کاجا مرا ہل کر          یہ کون سی قید کو تیرے تھے مہین ملکر</p>	<p>۱۲۱          کس کوچ میں دینا سے سفر کر گئے بڑا          کھانا میں کھلاؤں کسے تم مر گئے بڑا</p>	<p>۱۲۲          ہر شام مصیبت تھی غریب اوطنی میں          ہو جاتی تھی لاندو کو سسینہ زنی میں</p>
<p>۱۲۳          اے کون تو جانا جا کر اس راز مانا          یہ کہ کون تو جانا جا کر اس راز مانا          یہ کہ کون تو جانا جا کر اس راز مانا          یہ کہ کون تو جانا جا کر اس راز مانا</p>	<p>۱۲۴          یہ کہ کون تو جانا جا کر اس راز مانا          یہ کہ کون تو جانا جا کر اس راز مانا          یہ کہ کون تو جانا جا کر اس راز مانا          یہ کہ کون تو جانا جا کر اس راز مانا</p>	<p>۱۲۵          عجب نظر انھیں بھی جو آتا تھا کھانا          بانی کوئی لانا تھا کوئی لانا تھا کھانا          عجب رو بہ ران بسکینے آتا تھا کھانا          کھانا نہ کھانے تھے کھانا کھانا</p>
<p>۱۲۶          راحت اس کو دیکھو یہ نہ آرام ہر شب کو          بابا کے لیے روئے لولا تھی ہر وہ سب کو</p>	<p>۱۲۷          کھا دیئے نگو بھوکے ہیں ارشہ دین میں          وارث تو ہمارے ابھی بے گور و کفن میں</p>	<p>۱۲۸          کچھ فرش نہ تھا خاک میں سب قیدی آئے تھے          سینے تھے کہو داد گر زبان پھٹے تھے</p>

<p>۱۰۰ بازو چلب کی ہر جہد وہ چلبیک رو دیتی ہر سوخت بھیجی ہر سوخت گھر میں تیرے ہیں ہر گھر میں مہر جہد بابا ہر ملادو مجھے چلبیک</p>	<p>۱۰۱ اے کما میں کون کون کی ہر جہد اسی ہی کی ہر جہد تا کی ہی کی ہر جہد ہر جہد میں کی ہر جہد</p>	<p>۱۰۲ کے کما میں ہر جہد ہر جہد کے کما میں ہر جہد ہر جہد کے کما میں ہر جہد ہر جہد کے کما میں ہر جہد ہر جہد</p>
<p>۱۰۳ دیار پیرا سکود کھاوے کوئی کیونکر بابا تو ہوا قتل ملادوے کوئی کیونکر</p>	<p>۱۰۴ گو خاک سے سرنی ہی کی تقویر بھری الوار آئی کی مگر جلوہ گری ہے</p>	<p>۱۰۵ بھیجے انھیں زندا میں یقات ہر کسی کو قائم رکھے اللہ حسین ابن علی کو</p>
<p>۱۰۶ کے کما میں ہر جہد ہر جہد کے کما میں ہر جہد ہر جہد کے کما میں ہر جہد ہر جہد کے کما میں ہر جہد ہر جہد</p>	<p>۱۰۷ اے کما میں ہر جہد ہر جہد اے کما میں ہر جہد ہر جہد اے کما میں ہر جہد ہر جہد اے کما میں ہر جہد ہر جہد</p>	<p>۱۰۸ خاؤن قیامت کی ہر جہد ہر جہد پیرا میں ہر جہد ہر جہد پیرا میں ہر جہد ہر جہد پیرا میں ہر جہد ہر جہد</p>
<p>۱۰۹ ہر جہد دھجے پاس شہن و ہر جہد کے سوؤنگی تو سینے ہی پہ سوؤنگی پر کے</p>	<p>۱۱۰ ایک ایک کامٹہ رو رو کے تکتے تھوہ پچے اور بھوک کے حد سے بکتے تھوہ پچے</p>	<p>۱۱۱ اے کما میں ہر جہد ہر جہد اے کما میں ہر جہد ہر جہد اے کما میں ہر جہد ہر جہد اے کما میں ہر جہد ہر جہد</p>
<p>۱۱۲ کے کما میں ہر جہد ہر جہد کے کما میں ہر جہد ہر جہد کے کما میں ہر جہد ہر جہد کے کما میں ہر جہد ہر جہد</p>	<p>۱۱۳ اے کما میں ہر جہد ہر جہد اے کما میں ہر جہد ہر جہد اے کما میں ہر جہد ہر جہد اے کما میں ہر جہد ہر جہد</p>	<p>۱۱۴ کے کما میں ہر جہد ہر جہد کے کما میں ہر جہد ہر جہد کے کما میں ہر جہد ہر جہد کے کما میں ہر جہد ہر جہد</p>
<p>۱۱۵ سنی ہوں کہ اے ہیں بڑے دھوم قیدی وہ ترک کے قیدی ہیں کہ ہیں دم کے قیدی</p>	<p>۱۱۶ معلوم نہیں یہ بھیجی یا عمری ہیں پر وہ تو یہ کتی ہیں کہ ہم آل ہن ہیں</p>	<p>۱۱۷ دم مارا نہ ہر حال میں اس کی و حن پر زینب سری بی بی بھی ہیں زہر کے چلن پر</p>

<p>۵۲۶</p> <p>پہلے کیے تھے کچھ کما روشتی لاؤ جلتی ہوئی بین زنا زین کس کا تھا دل نہیں پہنچتا بے تاب بے زاری کا نہیں کھینچتا کچھ بے پروا کھاؤ</p>	<p>۵۲۷</p> <p>جن اوزون کہہ رہا تھا صورت تو تیار لے کچھ دیکھا تھا صورت تو تیار برابر ہوئی بھائی کے اجاڑے اب سچا رو اور بھائی کی مری</p>	<p>۵۲۸</p> <p>سینچن چپڑاؤ تو چپڑاؤ کھینچ کر کیا باؤ کو کھانے کے ایک جا بھجی تھی نہیں اگر کیا کیجے روئے آگے سر نہ پوچھو ٹار کے غنائ</p>
<p>۵۲۹</p> <p>ہیں قوم کے اشراف تو کس طرح سے آئے شرب سے ہیں آئے کہ کین اور سہ آئے</p>	<p>۵۳۰</p> <p>بیکس ہوں گرفتار ہوں آوارہ طن ہوں کس منہ سے کہوں گی کہ میں حضرت کی ہوں</p>	<p>۵۳۱</p> <p>تن بید کے مانند راز تھا چھپا سے نہ ہونے چھپا یا تھا اسی اپنی ردا سے</p>
<p>۵۳۲</p> <p>پہنچتی ہی بس بندھتی ہوئی کبار دشمن ہوئے فاونو سید کی ہوئی کبار لیون لگے زندان کے گھبراہٹ کا وہ آتے ہیں حاکم کے محل کے پتلا</p>	<p>۵۳۳</p> <p>نظر آئی کہ کھانسی لڑائی میں کینکر راہ کے نشان کو چھپا دیتی کینکر پیر بھڑی شکل کھا دیتی کینکر ہارنے جو پوچھا تو بتا دیتی کینکر</p>	<p>۵۳۴</p> <p>کھانسی لڑائی کا نظریہ عجب بیم سے چپ چپ سے کینکر چادر پر کسی پاس منتفع ہو نہ مال دل سے کہا اس بات کو نہ کیا مال</p>
<p>۵۳۵</p> <p>پان کدوا سیر ونے کہ چلا کے زرد کین سر کو دور و دیوار سے ٹکرا کے زرد کین</p>	<p>۵۳۶</p> <p>کس طرح کہوں گی کہ سفر کر گئے شیر اس قید میں جیتی رہیں مگر کس شیر</p>	<p>۵۳۷</p> <p>جلدی کوئی پوچھے کہ وطن انکا کمان ہی چہرے تو سیدانیوں کی شکل عیان ہی</p>
<p>۵۳۸</p> <p>وہی فضلے زین کو فوج کا یہ ناگاہ زنا میں سزا دیتی ہے زینت بداد بہلے آزار انگ رس زینت دیکھا کہہ کہے کہا اب میں کیا کہے چھوٹا آہ</p>	<p>۵۳۹</p> <p>ہلکا زینت کو پھر قید میں در در درا بین حاکم نے بلایا تھا کھلے ہر کسی کو زینت کے لیے جا بجا پان بیوی کے پاس کی تھی جا بجا</p>	<p>۵۴۰</p> <p>یون لگے کھانسی لڑائی میں کینکر اے بیوی کینکر یہ عیبت ہی ہے اے بیوی کینکر یہ عیبت ہی ہے</p>
<p>۵۴۱</p> <p>کیا دیکھو ن تقدیر مرا دکھلا تا ہی لوگو ہند آتی نہیں مجھ پر عتب اتا ہی لوگو</p>	<p>۵۴۲</p> <p>وہ تخت نشین آج ہی دیں خاک نشین ہوں اسکی تو ملاقات کے قابل میں نہیں ہوں</p>	<p>۵۴۳</p> <p>کس دشت میں لڑائی کیوں میان آئی ہو کچھ اگاہ کرو اپنے مجھے نام و نسب سے</p>



<p>۴۳۰</p> <p>کھنکھانے کی مانند نہ ان کی جگہ پر تیار لکھن کھنکھانے کی جگہ پر تیار کھنکھانے کی جگہ پر تیار کھنکھانے کی جگہ پر تیار</p>	<p>۴۳۱</p> <p>پہن پہن</p>	<p>۴۳۲</p> <p>زینب سے شاہ پر بہت شکستہ زینب سے شاہ پر بہت شکستہ زینب سے شاہ پر بہت شکستہ زینب سے شاہ پر بہت شکستہ</p>
<p>۴۳۳</p> <p>کم گوہن یہ بے لگے ملا نہیں جاتے عزت تے سبب نام تے کہ نہیں جاتے</p>	<p>۴۳۴</p> <p>سنتی ہونین شہرہ کہ عجب غچہ وہاں ہی ہین یہاں کے دن نام خدا بنو جوان ہی</p>	<p>۴۳۵</p> <p>کس طرح کہوں فاطمہ زہرا سے جدا ہو گو خاک پہ بیٹھی ہو مگر نور خدا ہو</p>
<p>۴۳۶</p> <p>کھنکھانے کی جگہ پر تیار کھنکھانے کی جگہ پر تیار کھنکھانے کی جگہ پر تیار کھنکھانے کی جگہ پر تیار</p>	<p>۴۳۷</p> <p>زینب نے فاطمہ کی یاد دلاؤ نہ گناہ دیکھا طوفان بن علی نے نہ گناہ</p>	<p>۴۳۸</p> <p>زینب میں کچھ اور نہیں ہے زینب میں کچھ اور نہیں ہے</p>
<p>۴۳۹</p> <p>مطلب مجھے خیریت سبط بنی سے آگاہ ہو تم لوگ حسین ابن علی سے</p>	<p>۴۴۰</p> <p>یہ شان دزدگی کسی بی بی میں کمان ہی اگر مجھے حضرت زینب کا گمان ہے</p>	<p>۴۴۱</p> <p>کچھ شہرہ و شک چہرہ نور بہ نہیں ہے بس ذوق ہر اتاکہ دامنہ نہیں ہے</p>
<p>۴۴۲</p> <p>ان روزوں میں نہ تیرا ہوا ہو لکھا ہوا کیا شوق ملا تھا زینب سے تیرا ہوا</p>	<p>۴۴۳</p> <p>اور یہ تک عورت سے دیکھا رخ اواز کھنکھانے کی جگہ پر تیار</p>	<p>۴۴۴</p> <p>وہ سید کا پاک ہو اور بنت علی ہی تبت مجھے زینب سے نہ دی بے اپنی ہی</p>
<p>۴۴۵</p> <p>ایسی تو بہن بھائی کی شیدا نہیں ہوتی زینب سی تو بی بی کہیں پیدا نہیں ہوتی</p>	<p>۴۴۶</p> <p>مضطرب دل نار من چہ رہ نہیں سکتی اک بی بی کا دھوکا ہو چہ کہ نہیں سکتی</p>	<p>۴۴۷</p> <p>وہ سید کا پاک ہو اور بنت علی ہی تبت مجھے زینب سے نہ دی بے اپنی ہی</p>

<p>۴۴          باغ بین اور داد اسد اللہ کی جانی          زبانی جا جاتی ہے جبکہ خود دانی          نہ سازنا میں کہان ہر اہل جانی          چن کے پر لونی کی یہی لانی</p>	<p>۴۵          کھانے کما بندہ دین اور نہ کیا          کسی صورت میں نہ کیا          جیبتی ہو میں نام شہین بان کا          بجانی ہو یوں خاتمہ نہ ہو</p>	<p>۴۶          ہر گاہ صد حضرت زبانی یہ آتی          اگر بندہ زبانی جی کر دیتی          جانی سے عزت تھی تو قتل وہ جانی          پر اسے لونی کی یہی لانی</p>
<p>۴۷          اس نہائیوں والی کو سنا سکتا ہر کوئی          یوں قید میں زبانی کو بھا سکتا ہر کوئی</p>	<p>۴۸          تم لوگ چھپاتے ہو یہ کیا ہوتا ہر کوئی          تیرون کیلئے بھی کوئی دیون دتا ہر کوئی</p>	<p>۴۹          میں بیکس و مظلوم ہوں اور مستحق ہر کوئی          جہن سے یہ نہ نکلتے ہر میں بھی کھلے سرون</p>
<p>۵۰          اللہ نے جانی کی توفیق نہ تو تھا          دیکھا تھا کبھی خواہر پر کمال          بخت گریبان چھپا کر ہلے بال</p>	<p>۵۱          اعجاز اس طرح کیا ہر شہید          کیا دیون بندہ کی یہی شہید          باقی سزا دیون چلی کیوں دیکھ          جادو افسانہ میں ہر دیکھ</p>	<p>۵۲          زبانی نے بین جانی کو یہی لانی          اور بھپکے غلط جانب قتل پکاری          لے لے بیٹنی میں تری رائے کے اری          چادر کمر پر ہے بغیون نے اری</p>
<p>۵۳          لوٹا ہے اعدائے توشہر کیا ہر          کیا بازو سے زبانی یہ بھی کی کتان</p>	<p>۵۴          بچھن کیا خلد میں زبانی و علی کو          تو ہرے سے قتل کیا آل نبی کو</p>	<p>۵۵          لوگ آتے ہیں ملنے کو میں شرفی ہوں جانی          زندہ ہوں یہ اس غم میں مونی جانی ہوں جانی</p>
<p>۵۶          زبانی کی داد کو بغیون نے اٹھا          کیا احمد غفار کا گھر لٹ گیا سارا          کوئی نہ کیا اسد اللہ کا پایا</p>	<p>۵۷          عجز ہو چکا زندانے کی کام          بان غورنا بھی نہیں لگتا کام          زندان میں نہ لگتا کام</p>	<p>۵۸          یہ شہید کی سب سب کی لانی          کہہ کر داد چھپکے یہ بند پکاری          میں کہتی تھی زبانی جی دانی          ہر مری جی جی کی داد کے اری</p>
<p>۵۹          قاسم بھی نہیں ہر علی اگر بھی نہیں ہے          کیا خلی میں عباس لا اور بھی نہیں ہے</p>	<p>۶۰          قانون سے سکینہ کا مری رنگ بونق ہر          لے ہند مری روح کو اللہ تعلق ہے</p>	<p>۶۱          تاج محمد کا بھرا گھر ہوا ہے          لخت جگر فاطمہ بے سر ہوا ہے</p>

<p>۵۵۵</p> <p>پیکرے آری خشت زنیب کو قدم پر اٹھارے نور پیر طرہ خانے لگی چادر زنیب نے کہا سر پر بھی فرزند میر بے زین و زین میری فرزند میر</p>	<p>۵۵۶</p> <p>اسی بند صاحب کیا تیرے شہر پہ تب سر کو اٹھا تا تھوینے عالم پہ خوش ہو کے لگا کے میر کی تقریر خنیجے ہوا دج عجیب تو قید</p>	<p>۵۵۷</p> <p>ریا عی</p> <p>ہر شک غزالہ اور کیتا ہے قیمت فردوس کو فروطو پایا ہے اللہ پوشتی فرشتہ رسول کیا حبس کیا بہا ہو کیا سودا ہو</p>
<p>۵۵۸</p> <p>ماتم میں سدا چاک گریبان رہیگا اب حشر تلک سرمہ اعریان رہیگا</p>	<p>۵۵۹</p> <p>ولہند نبی ابن ید اللہ کو مارا واللہ دوعالم کے شہنشاہ کو مارا</p>	<p>۵۶۰</p> <p>ریا عی</p> <p>کیا حبس کیا بہا ہو کیا سودا ہو</p>
<p>۵۶۱</p> <p>اسی بند گریہ و گھوڑی بادل ڈیوڑھی پین پین پین پین پین رہا کی صدا آتی تھی ہر دم دلبر کھنچے ہو کر خبر کو چلا شہر</p>	<p>۵۶۲</p> <p>خاموشی انیس بکہ سماعت کی زینب ہو ماتم شہر میں دل آب جگر آب ہر شک غزالہ اور کیتا ہے ریا دولت دین تو میری شاہ جواب</p>	<p>۵۶۳</p> <p>ریا عی</p> <p>روئے سے جو برہند ہو گئی آنکھیں خالق کو وہی پند ہو گئی آنکھیں ہر عین یقین سر آنسو و نکاح عقدہ کھانچا نکا سب جو بند ہو گئی آنکھیں</p>
<p>۵۶۴</p> <p>کس نہ ہو کہوں انہو کچھ بے ادبی کی چھپاتی پر رکھا یا توں حسین ابن علی کی</p>	<p>۵۶۵</p> <p>میزان عدالت میں جو اعمال ملینکے عقد کر کے اشک کو اسر دز کھلینکے</p>	<p>۵۶۶</p> <p>ریا عی</p> <p>کھانچا نکا سب جو بند ہو گئی آنکھیں</p>

<p>رباعی          چرخ غم پدل کوتیابی ہے          شادی کی اس اندوہ مینا بانی ہے</p> <p>رباعی          ہر دم چشم مردم آبی ہے          دونوں آنکھیں ہماری دودریا مین</p> <p>رباعی          ہر دم چشم مردم آبی ہے          دونوں آنکھیں ہماری دودریا مین</p>	<p>رباعی          ہر دم چشم مردم آبی ہے          دونوں آنکھیں ہماری دودریا مین</p> <p>رباعی          ہر دم چشم مردم آبی ہے          دونوں آنکھیں ہماری دودریا مین</p> <p>رباعی          ہر دم چشم مردم آبی ہے          دونوں آنکھیں ہماری دودریا مین</p>	<p>رباعی          ہر دم چشم مردم آبی ہے          دونوں آنکھیں ہماری دودریا مین</p> <p>رباعی          ہر دم چشم مردم آبی ہے          دونوں آنکھیں ہماری دودریا مین</p> <p>رباعی          ہر دم چشم مردم آبی ہے          دونوں آنکھیں ہماری دودریا مین</p>
<p>رباعی          ہر دم چشم مردم آبی ہے          دونوں آنکھیں ہماری دودریا مین</p> <p>رباعی          ہر دم چشم مردم آبی ہے          دونوں آنکھیں ہماری دودریا مین</p> <p>رباعی          ہر دم چشم مردم آبی ہے          دونوں آنکھیں ہماری دودریا مین</p>	<p>رباعی          ہر دم چشم مردم آبی ہے          دونوں آنکھیں ہماری دودریا مین</p> <p>رباعی          ہر دم چشم مردم آبی ہے          دونوں آنکھیں ہماری دودریا مین</p> <p>رباعی          ہر دم چشم مردم آبی ہے          دونوں آنکھیں ہماری دودریا مین</p>	<p>رباعی          ہر دم چشم مردم آبی ہے          دونوں آنکھیں ہماری دودریا مین</p> <p>رباعی          ہر دم چشم مردم آبی ہے          دونوں آنکھیں ہماری دودریا مین</p> <p>رباعی          ہر دم چشم مردم آبی ہے          دونوں آنکھیں ہماری دودریا مین</p>

<p>۴۴ تو چھپ چکی ہو وہ جیسا کہ سب گر کہنا چاہوں کہ میں نہایت شرمناک ہوں مجھے یہ وہ کہیں کی کہیں نہایت عجیب جانی تو قتل ہوا اور میری جانی نہیں</p>	<p>۴۵ اب نہ دارا کوئی سر پہ نہ کوئی ہو گیا فانی لہو کا گھر خالی نہت جان کی ہون ایک جانی اقتدار کو ہوا دیان پر نشان حالی</p>	<p>۴۶ تو چھپ چکی ہو وہ جیسا کہ سب گر کہنا چاہوں کہ میں نہایت شرمناک ہوں مجھے یہ وہ کہیں کی کہیں نہایت عجیب جانی تو قتل ہوا اور میری جانی نہیں</p>
<p>نام رہتا جو یہ آوارہ وطن مرجاتی بجانی سے پہلے مناسباً بہن مرجاتی</p>	<p>۴۷ آج ہر طرح مجھے ہندوئی دلت ہوگی نام ہوگی تو بزرگوں کی خجالت ہوگی</p>	<p>خاک لیکر سر پہ لگاؤ لوگو ہندوئی ہر کہیں تجھ کو چھپاؤ لوگو</p>
<p>۴۸ تو چھپ چکی ہو وہ جیسا کہ سب گر کہنا چاہوں کہ میں نہایت شرمناک ہوں مجھے یہ وہ کہیں کی کہیں نہایت عجیب جانی تو قتل ہوا اور میری جانی نہیں</p>	<p>۴۹ یہی اور کا ہر دم سے زیادہ تبا نہ کیا جا گیا مجھے کہ نہایت تبا نہ دیان کی کہیں کی کہیں تبا نہ شہر خدا اور زمین سب تبا</p>	<p>۵۰ اب یہ کھلا تھا بل نہیں موت میری اب نہ تبا ہو نہ دلت نہ موت میری بجانی کے ساتھ ہی دلت نہ موت میری اسے چھپا چکا تو زور دلت میری</p>
<p>کچھ سن آئی نہیں صدم ہر مقدر ہر تما میں اگر مرنی تو پھر کون کھائے سر خرم</p>	<p>خاک پر بیٹھی ہر سایہ نہیں بستر بھی نہیں یہ تو دہرائی کی زندگی کے برابر بھی نہیں</p>	<p>گو کہ نور نظر صاحب معراج ہوں میں ایک چادر کیلئے آج تو محتاج ہوں میں</p>
<p>۵۱ تو چھپ چکی ہو وہ جیسا کہ سب گر کہنا چاہوں کہ میں نہایت شرمناک ہوں مجھے یہ وہ کہیں کی کہیں نہایت عجیب جانی تو قتل ہوا اور میری جانی نہیں</p>	<p>۵۲ اب یہ کھلا تھا بل نہیں موت میری اب نہ تبا ہو نہ دلت نہ موت میری بجانی کے ساتھ ہی دلت نہ موت میری اسے چھپا چکا تو زور دلت میری</p>	<p>۵۳ تو چھپ چکی ہو وہ جیسا کہ سب گر کہنا چاہوں کہ میں نہایت شرمناک ہوں مجھے یہ وہ کہیں کی کہیں نہایت عجیب جانی تو قتل ہوا اور میری جانی نہیں</p>
<p>اب وہ آدمی تو چھپنے کو کہہ رہا دُرنگی ہنداس حال سے دیکھیں تو مر جادُنکی</p>	<p>۵۴ قلیل رو دس میں سب طشہ لولاک ہوا کیا خبر انکو کہ گھر فاطمہ کا خاک ہوا</p>	<p>۵۵ چاک ماتم میں گریبان کھلے سر ہوں میں شرم آئی ہر کہیں شہر کی خواہر ہوں میں</p>





<p>۱۳۷ کونوڑا کے گھنے لگی اچھا بان نہیں کہیں میں کچھ اپنی تباہی کی لیکن تیری لوازمات دیکھ کر تیرا مہر کے نو میں پوچھوں جہاں</p>	<p>۱۳۸ نہ ٹھہری تو یہ اور کسی عورت کا دیکھ آتی ہوں میں یہاں سارے ایک کا پیر پر شکر کوئی نہ دوا کر نہ غذا فائدہ نہیں کہیں مظلوم غریب لڑکا</p>	<p>۱۳۹ کس نصاحت سے اور کیا خالق کی نہیں کہیں کسی آواز میں پیسہ دوا پیر تو کہیں پہلے سے عجب راز دنیا جادو میں سے خالق نے کیا ہر جادو</p>
<p>۱۴۰ گھر میں حاکم کے جو بابا کا تیا پاد میں گی اگلی کمرے ہو سادہ اسکے علی جاؤنگی</p>	<p>۱۴۱ کھول سکتا ہر نہ آنکھیں نہ اٹھا جاتا ہر آہ آتی ہر جوب تک تو غش آجاتا ہے</p>	<p>۱۴۲ پاس بہتر جو نہیں خاک میں تن اٹا ہے باپ کو روتا ہر صدمہ تو جگر پھٹتا ہے</p>
<p>۱۴۳ زیر تھام ہوئی ہند کی آمد کیا بار روشنی آئے تھی اور کچھ نہیں دیکھا نصہ کی بات تھی کہ ہے اپنے بابا دین ہند کی فرق جو بھری نصیب و نفا</p>	<p>۱۴۴ دور خار میں رہنے پر کچھ نہیں صفت الیسا کہ سینے میں تانا بین اور نہ کو کیلے گردن پر نواہی نڈیلیاں سو جی میں تو جہاں ہو جی</p>	<p>۱۴۵ کما تیار کردہ خاں ہادی پر کمر انداز نہ راتے میں بین الہی میں بے حال کی بیٹے تھی</p>
<p>۱۴۶ وہاں یہ سلمان تھا سرور کد کھانے کے لیے یاں روا میں بھی نہ یقین نہ کچھ کھینے</p>	<p>۱۴۷ رخ روشن سے عیان پدری ہوتی ہے پشت کے نیل دکھا تا ہر زمان روتی ہے</p>	<p>۱۴۸ خود دوا اپنے دوا خانے بھو اتی میں روز و وقت عیادت کیلئے آتی میں</p>
<p>۱۴۹ جون قدم نہ خود اور از نو زمین کھا تیب گویا نہ کچھ کے خواص نہ کھا مگر وہ طہر طہرین صوفیوں کی را کہ جو ان بھی نہ از نو زمین کھا</p>	<p>۱۵۰ پاؤ سادات کی بار میں اسیر ایک یوسف کو کیا ایسے لیے میں اسیر موتی گز نہیں ہر اور پادشہ میں فلک جانی ہر نہ کھا</p>	<p>۱۵۱ کچھ جاتے بھی تو کچھ چال پنچن کی جوان بیجا ہر خدایاں خاک میں سر کے بے صفت ہر حال ہر کچھ بوجھ سکران کھا ہر حال</p>
<p>۱۵۲ یا تو ہمار کی آنکھیں اسرا بند کرین یا ہم اگر کسی حجر میں جدا بند کرین</p>	<p>۱۵۳ تن لاغز میں بخار آکھ پیر رہتا ہے اُسے بھی خاک پہ سجے ہی میں سر رہتا ہے</p>	<p>۱۵۴ مگر طے طے تن پر زور میں ایک جاؤ کر نہ روادو شہ نہ فرق پہ عمامہ ہے</p>

<p>۵۳۸ جواب دلوں سے خوش ہو کر ان کے نواہر و سپر گرہ میں چین چین دھن دھن سے پیلا کر دے</p>	<p>۵۳۹ بولی وہ کوئی تیری بوجھان کس رد کے وہاں نہ گیا بولنی وطن بیکو پوچھا تو بولے شے لے لے کو دین کہا ہمارے بھی بولنی کہا دین</p>	<p>۵۴۰ کھینکے دل پہ سنا سنا اندوہ و تعلق کہا خفت کی غنیمت جگر پر گیا نچنے خال مفصل نہ پایا مطلق و درخشاں دین نہین مابین</p>
<p>۵۴۱ نہر برج شرف خاک یہ افتادہ ہے نشان و شوکت سے بڑا ہر گہنی زادہ ہی</p>	<p>۵۴۲ دکے جلنے کا سبب آغ پرستلایا اگنے پوچھی جو غذا خون جگر ستلایا</p>	<p>۵۴۳ دیکے رسا اٹھین کچھ حرم حکایات کروں آرزو ہر کہ اسیر و نکی ملاقات کروں</p>
<p>۵۴۴ دل سے بولی کیا ساختی تیرا کھا لگا لگا کشتی ہوئی پیکر تیرا کس کو پوچھ نہین پیر کوئی آگ کا شہ سیا سر زد ہو گیا اس سے بند پیرا</p>	<p>۵۴۵ بولی وہ کوئی عزیز نہین تیری رہ کے نہ پیرا تھے مگر اب کوئی نہین ایک جہانی کھانا شہوار تھا پوچھ نہین تو تو سر تھا غریب رہا نہین</p>	<p>۵۴۶ نہر پیرا کہ بیجا نہ ارشاد کیا فائدہ کہ زدی آرزو کی ملاقات کیا بہیسی پاس قصا نہ نہ سہی پیرا کھو کر بارو سب کو چھوڑ چکا کیا پیرا</p>
<p>۵۴۷ کس طرح کہیے کہ یہ صاحب توقیر نہین آئی آواز کہ اسکی کوئی تقصیر نہین</p>	<p>۵۴۸ چار گیسو رخ اوزار میرے بستے تھے لوگ ہر وقت زیارت تو کھڑے رہتے تھے</p>	<p>۵۴۹ نہر صاحب غیرت نہین وہ شہنا مینگی پوچھو گی نام و نسب کو تو وہ مرجا مینگی</p>
<p>۵۴۹ نہر صاحب غیرت نہین وہ شہنا مینگی پوچھو گی نام و نسب کو تو وہ مرجا مینگی</p>	<p>۵۵۰ نہر صاحب غیرت نہین وہ شہنا مینگی پوچھو گی نام و نسب کو تو وہ مرجا مینگی</p>	<p>۵۵۱ نہر صاحب غیرت نہین وہ شہنا مینگی پوچھو گی نام و نسب کو تو وہ مرجا مینگی</p>
<p>۵۵۲ نہر صاحب غیرت نہین وہ شہنا مینگی پوچھو گی نام و نسب کو تو وہ مرجا مینگی</p>	<p>۵۵۳ نہر صاحب غیرت نہین وہ شہنا مینگی پوچھو گی نام و نسب کو تو وہ مرجا مینگی</p>	<p>۵۵۴ نہر صاحب غیرت نہین وہ شہنا مینگی پوچھو گی نام و نسب کو تو وہ مرجا مینگی</p>

<p>۵۴ کونکے کچھ نہیں یہ اگر کچھ ہو تو غارت خوار نہیں ہوئی غارت خوار تو کوئی غارت خوار نہیں ہوئی غارت خوار تو کوئی غارت خوار نہیں ہوئی غارت خوار تو کوئی غارت خوار</p>	<p>۵۵ کچھ یہ بھی گئی سانسے اگر ان کی غارت بال اس کے نظریں کے خاتمے میں غارت دل سے لے گئی کچھ بھی غارت بہن بھین ہو گیا زینچ بھینچ گئی غارت</p>	<p>۵۶ کچھ یہ بھی گئی سانسے اگر ان کی غارت بال اس کے نظریں کے خاتمے میں غارت دل سے لے گئی کچھ بھی غارت بہن بھین ہو گیا زینچ بھینچ گئی غارت</p>
<p>گوہن آفت میں یہ اللہ کے پیار میں ہیں بعد از عرش معلے کے ستارے ہیں یہ</p>	<p>پھر یہ کتنی مٹی کردہ صاحب تو قر کمان یہ عزابہ کمان اور زینب دیگر کمان</p>	<p>ایسی بی بی یہ یہ دنیا میں پریشانی مٹی فاتر پر فاقہ تھا اور اسید گردانی مٹی</p>
<p>۵۷ کروں گے کوئی نہیں بازو پہنچا تو نہ ہو نہیں آخرا رہن اور وہ تو نہ ہو</p>	<p>۵۸ کیونکہ کچھ جاتی ہو قسط اپنی کھائی ہو میں مٹی جاتی ہو قسط اپنی کھائی ہو</p>	<p>۵۹ کھا نا کھن جو بھینچا تو نہ ہو اور بھینچا تو نہ ہو</p>
<p>آہیں کیونکر نہ بھین گویاں بھی خالی ہیں وطن آوارہ ہیں بے دار و دیوار والی ہیں</p>	<p>منہ سے کچھ بات کر دو دل یہ قلق ہوتا ہے آپکے رویے سینہ مارتی ہوتا ہے</p>	<p>شکر حق کرتی بھین سب کھلیں اٹھالیں مٹھیں دکو تو اور مٹھیں شب کو بچھا لیتی بھین</p>
<p>۶۰ کچھ یہ بھی گئی سانسے اگر ان کی غارت بال اس کے نظریں کے خاتمے میں غارت</p>	<p>۶۱ کچھ یہ بھی گئی سانسے اگر ان کی غارت بال اس کے نظریں کے خاتمے میں غارت</p>	<p>۶۲ کچھ یہ بھی گئی سانسے اگر ان کی غارت بال اس کے نظریں کے خاتمے میں غارت</p>
<p>غیر زہر کسی بی بی کا یہ رتبہ کب سے میں قہر کھاتی ہوں یا فاطمہ یا زینب</p>	<p>سب دنیا میں یہ خاصان خدا کی خاطر سب افزون ہر بلا اہل ولا کی خاطر</p>	<p>ہوئے صدمہ یہ جو صدمہ الم حسن میں اٹھ گئیں خلق ہو اٹھا رہے کس سن میں</p>

<p>۴۶۱ اس نہ نہ ہاں نہ ہمیں نہ ہاں نہ ہمیں ایک شہید کے جسم سے ہر مہر نہ ہاں نہ ہمیں ایک زینت کے جسم سے ہر سبب نہ ہاں نہ ہمیں صدی سال سال نہ ہاں نہ ہمیں</p>	<p>۴۶۲ ساقہ آس بی بی کو غم کا کیا ہے دل کی خدمت خود نہ ہاں نہ ہمیں ساقہ بیاری میں چھو چھو چھو چھو مگر کین جب تو چھپاتی صفت نام نہ ہاں نہ ہمیں</p>	<p>۴۶۳ ابھی بن بیاہاں ابھی بن بیاہاں لکھنی زینت کے جسم سے ہر مہر نہ ہاں نہ ہمیں پھر خاطر نہ کسی بیوی بیاہی ہے</p>
<p>۴۶۴ میری آنکھوں کے تلے پھرتی صورت آنکی پھر وہ دن ہو کر دن جا کے زیارت آنکی</p>	<p>۴۶۵ غم غم کے سوا داغ یہ تازہ دیکھا شب کو اٹھتے ہو بی بی کا جنازہ دیکھا</p>	<p>۴۶۶ مثل گل بیٹے کو ہنسا جو وہ پاتی ہوگی مان تو خوشوقت سے پہلو نہ ساتی ہوگی</p>
<p>۴۶۷ شکر فاطمہ زہرا کا جو احوال سنا مگر سب میں یہ فیضانِ حق سے ہوا کو تو چھپاتی کوئی چھپا چھپا سے بی بی تری مظلومی پڑوسی ہو غدا</p>	<p>۴۶۸ نہیں ہوئی کہ ہر گھر کے تیرے چھپا چھپا سدا کہ اب اپنی آقا کی خبر یاد میں آئی لکھنی ہر چھپا چھپا کچھ کھڑے ہر حضرت زہرا کا</p>	<p>۴۶۹ کوئی خط حضرت زینب کا نہ آیا چھپا جاہز شکوے کی سیانہ کبھی چھپا بیاہ بیٹا نہ کبھی چھپا</p>
<p>۴۷۰ ایسے دکھ یاں کہ پوچھنے بھی منہ مولا گئیں قید ہو کر بڑھاپے میں غمے چھوڑ گئیں</p>	<p>۴۷۱ بان تو مدت سے یہ چہ چاہ کر رہے ہیں چھوڑ کر دھڑے احمد کو وہ کھاتے ہیں</p>	<p>۴۷۲ باتو ہوں دور جو روٹھ گئی تو کیا ہو دیکھا کبھی محنت نے ملایا تو گلا ہو دے گا</p>
<p>۴۷۳ خلف کا بیان روٹھ گیا ابھی ت کہتا ہے زینب سے یہ بیاہیہ غم لے بہن صبیحہ کو جو قیدی اسم زیر دیوار درمکول دوسرے قہر غم</p>	<p>۴۷۴ من مہر کا بیاہیہ غم کا بیاہیہ غم من مہر کا بیاہیہ غم کا بیاہیہ غم من مہر کا بیاہیہ غم کا بیاہیہ غم من مہر کا بیاہیہ غم کا بیاہیہ غم</p>	<p>۴۷۵ بی بی سلطان عجم کی یہ وہ خندہ خصل شور سنتی ہوں کر کھتی ہر عجمی حال چہ نہ تیار نہ بیاہیہ غم کا لال</p>
<p>۴۷۶ رتہ فنا طمہ کو یوں بھی پہچانتے ہیں اسے جو گزری مصیبت وہ ہمیں نثر ہیں</p>	<p>۴۷۷ روح مادر ہر دل جان شد والا ہے کسے میں معرفت زینب نے اسے پالا ہے</p>	<p>۴۷۸ اسکے بچے بھی چین اور وہ سدا درہر اکھ آباد رہے مانگ بھی آباد رہے</p>

<p>۵۵ کھینچے گی تیب علی کی جانی تھا پڑدیک کسی شیب کے پر جانی مڑنی سی رخ ابو خرمین رہ جانی مگر گیارنگ مگر آہ دل بیک آئی</p>	<p>۵۶ کھینچی بار کیا سب زینب کلام نہ کو کھینچی تھی مگر تھا سے میر کا کلام شان زہرا کی سب سے عیان تھی جو نام ہو گیا صاف نقین پر ہی ہر شہرام</p>	<p>۵۷ دختر فاطمہ اور شام کے زندان میں پہی تھا جی روایا بدو عالم کا میر کیا عسکر کی نواسی کی بھی تھی تو کس قید کی کو وہ ہوئی قتل کی کیا پیر</p>
<p>۵۸ پر دل زار نے سینے میں نہ آرام لیا یک بیک ہاے پسر لگے جگر تھام لیا</p>	<p>۵۹ بولی صدقہ تو ذرا ہوسنے دو قربان گئی بس محقین حضرت زینب ہو میں پچان گئی</p>	<p>۶۰ اربتہ دختر زہرا کے بار کب ہوں گر حین اٹھکے دنیا سے تو میں زینب ہوں</p>
<p>۶۱ آہ سے بانو کی آخر کیا نیچے کھینچ کر سندھ کھینچے گئی زینب سے غائب نظر دیکر پشادی آج کے یہ کربان نظر بولی زینب کہ جوان مر گیا ہر اکھام</p>	<p>۶۲ کما زینب کا اس بندہ بیجا پر کمان دختر عبدکار کمان اور میں کمان پڑنیں میں جالین زینب کی تھی کمان میں کے بازو پہ چھپے تھے رسی کمان</p>	<p>۶۳ کھینچے غش ہوئی وہ دختر سلطان بیلان اٹھکے گھن سب زینب وقت خلائی کہ میر کی زینب کن بجایے نقین میں کھینچ کر</p>
<p>۶۴ درد دل ہو کوئی دم حسن نہیں لیتی ہیں نکر اولاد جب آتا ہر تو رو دیتی ہیں</p>	<p>۶۵ کبھی زندان میں کھلے رہی اسے دیکھا تھا کبھی بے مقصد دیا رہی اسے دیکھا تھا</p>	<p>۶۶ قل شیر کا احوال سنایا نہ گیا قید میں نام بھی غیرت سے بتایا نہ گیا</p>
<p>۶۷ ایچی بی کوئی دنیا میں نہ گئی ناخدا باغ عالم میں کوئی جلی برائی نہ لدا راہ پوچھا عالم داغ فرق اولاد مردت اعدین میں گھر گیا سارا لدا</p>	<p>۶۸ گو کہ زندان میں نہ گئی نہ پھر بچ کر عید و فخر زندان میں نہ پھر داعی خلق میں نہ پھر زندان میں نہ پھر سب میں مہر سکا بار زندان میں نہ پھر</p>	<p>۶۹ میر کی بیوی معلوم حقیقت علی یار بر غنیمت لکھی زینب ہی کھجاری میں آتھی تھی زینب ہی کھجاری اس کے گھر کو کیا عالم ہوا کھجاری</p>
<p>۷۰ خاک پر شہ فرزند کو سونے دیکھا بیابا بھی گیسوؤں کا کٹھن دیکھا</p>	<p>۷۱ سین چھوٹے ہیں یہ بیو نکلی اس تو ہر علی اکبر تو ہر قاسم تو ہر عباس تو ہے</p>	<p>۷۲ کسے بزم شبہ جن و بشر کو مارا کسے خانوں قیامت کے سپر کو مارا</p>

<p>۵۷۷ کھینچن کو نہ دے جو گئی پلک میں عزاداروں کے ہاتھ میں لکھا کے گریہ فاقہ کے لال کا غبار</p>	<p>۵۷۸ چٹکی کے بند یہ نیچے کی سی ایک ایک چھائی کو چلائے کہ ہر آواز کے بند سے غلطو وغیرہ کی شہنا تیری عزت کے تقدیر کی شہنا</p>	<p>۵۷۹ کراؤ اس کے چھینچنے کی شہنا لاش سے پرتی تھی خشت میں آئی وہ بار بار چھو پڑی ہو بہن</p>
<p>۵۸۰ دونوں حیدر کے نواسوں کو بھی بے ہوش علی اگر کو بھی ان ہاتھوں سے کھینچی ہو</p>	<p>۵۸۱ صف بچا کر تھیں یہ لوگ نہ آقا قید کنبہ ہوا تم قرین ہو آقا</p>	<p>۵۸۲ یہ تو کشتا نہیں تم قرینا قی جاؤ ایک چادر کے لاشے پہ اڑھائی جاؤ</p>
<p>۵۸۳ کھینچنے جو بار دو عالم سے بانو میری اختر سلطان عظیم باد اگر کی نہیں بھوتی اس کو کہ سجنا انا کا غم کبھی وارث کا غم</p>	<p>۵۸۴ کھینچنے کے زینت بعد از وفات کے غلام نے پائی ابھی قرینان سے شہر نہیں چھوڑا بالائے دھوپ میں چلتی ہو لاش</p>	<p>۵۸۵ کھینچنے کے مناسب تھوکل کے غلام نے کیا عظیم غلام کے غلام کے کھینچنے کے غلام در آقا کی جانب میں تیار ہو غلام</p>
<p>۵۸۶ علی اصغر کو حور تو کو یہ چلاتی ہے ساتھ زہر کے بھی روئی صدا آتی ہے</p>	<p>۵۸۷ کون بیکس کی تھاسیت کھائیوا طوق وز بخیرین ہر قرینا ہوا</p>	<p>۵۸۸ آرزو کر یہ رتہ تہ املاک ملے خاکین سبط پیمبر کی مری خاک ملے</p>
<p>۵۸۹ ریا عی کے گلیا سحر میں پڑا حسین کے گلیا سحر میں پڑا حسین کے گلیا سحر میں پڑا حسین</p>	<p>۵۹۰ ریا عی کے گلیا سحر میں پڑا حسین کے گلیا سحر میں پڑا حسین کے گلیا سحر میں پڑا حسین</p>	<p>۵۹۱ ریا عی کے گلیا سحر میں پڑا حسین کے گلیا سحر میں پڑا حسین کے گلیا سحر میں پڑا حسین</p>



<p>۴۱ میں نے اپنے گھر میں ایک کنبہ لایا جس کی ایک کنبہ لایا میں نے اپنے گھر میں ایک کنبہ لایا جس کی ایک کنبہ لایا</p>	<p>۴۲ میں نے اپنے گھر میں ایک کنبہ لایا جس کی ایک کنبہ لایا میں نے اپنے گھر میں ایک کنبہ لایا جس کی ایک کنبہ لایا</p>	<p>۴۳ میں نے اپنے گھر میں ایک کنبہ لایا جس کی ایک کنبہ لایا میں نے اپنے گھر میں ایک کنبہ لایا جس کی ایک کنبہ لایا</p>
<p>آفت کا سامنا تھا نئی دار دات تھی زہرا کی بیٹیو نے قیامت کی رات تھی</p>	<p>وہ بیسیاں اسیر تھیں اس قعر زشت میں ہیں جنگی لونڈیوں کے لیے گھر زشت میں</p>	<p>ظلمت مراے گود تھی زنا کا گھر نہ تھا حجر سے تنگ تھے کہ ہوا کا گزرنہ تھا</p>
<p>۴۴ میں نے اپنے گھر میں ایک کنبہ لایا جس کی ایک کنبہ لایا میں نے اپنے گھر میں ایک کنبہ لایا جس کی ایک کنبہ لایا</p>	<p>۴۵ میں نے اپنے گھر میں ایک کنبہ لایا جس کی ایک کنبہ لایا میں نے اپنے گھر میں ایک کنبہ لایا جس کی ایک کنبہ لایا</p>	<p>۴۶ میں نے اپنے گھر میں ایک کنبہ لایا جس کی ایک کنبہ لایا میں نے اپنے گھر میں ایک کنبہ لایا جس کی ایک کنبہ لایا</p>
<p>غل تھا کہ ایسے گھر بھی آہی جان میں ہیں نہایت نہیں کہ قبر میں ہیں یا مکان میں ہیں</p>	<p>وہ بیسیاں اسیر تھیں اس قعر زشت میں ہیں جنگی لونڈیوں کے لیے گھر زشت میں</p>	<p>دیکھے کسی کی شکل کوئی یہ محال تھا روز ن بھی تھا کوئی تو وہ چشم غزال تھا</p>
<p>۴۷ میں نے اپنے گھر میں ایک کنبہ لایا جس کی ایک کنبہ لایا میں نے اپنے گھر میں ایک کنبہ لایا جس کی ایک کنبہ لایا</p>	<p>۴۸ میں نے اپنے گھر میں ایک کنبہ لایا جس کی ایک کنبہ لایا میں نے اپنے گھر میں ایک کنبہ لایا جس کی ایک کنبہ لایا</p>	<p>۴۹ میں نے اپنے گھر میں ایک کنبہ لایا جس کی ایک کنبہ لایا میں نے اپنے گھر میں ایک کنبہ لایا جس کی ایک کنبہ لایا</p>
<p>دل چھاتیو میں صورت بل ہر گز تھے زنا کے در سے جا کے سر و گز تھے</p>	<p>گھر کے چھت کو بیسیاں ہر باز نکلتی تھیں ٹوٹے مکان کی رات کو کرطیان کر گز تھیں</p>	<p>گھر تھا جہاں کا خاں نہ بچ و بلا نہ تھا برسوں نے دان چراغ کسی شب جلا نہ تھا</p>



<p>۵۱۲ ہر دشت کر بلا توئی نہ گئی تھی شاہ ایسے کہان نصیب حاصل ہوئی شاہ گھر میں زبیدی کے پاس شاہ دین شاہ ہم قید اسمکائیں میں بزم وادشاہ</p>	<p>۵۱۲ بللائی میں تجھے کہہ سکا کہین نہ پیر لشاکر کوئی دودھ میں شاہ مجھ کو دیر دوڑ نہ نہرا بے شک بے شک بے شک</p>	<p>۵۱۲ خاموش ہو گیا تجھے بلاتے ہیں تیرے خاموش ہو گیا تجھے بلاتے ہیں تیرے کیا حال میں چھپانے سے شاہ ہوئی میں بلایا میں چھپانے سے شاہ ہوئی</p>
<p>۵۱۳ ہم کوئی جہان میں نہ آفت نصیب ہو مکن نہیں کہ سر کی زیارت نصیب ہو</p>	<p>۵۱۳ خاطر کی بات کیا کوئی پیرا نہا نہیں سن لیتی ہو نہیں سکی پہ دل مانتا نہیں</p>	<p>۵۱۳ یہ لوگ تو کبھی نہ مفصل بتا سکتے میں اپنی جان دوئی جو باہانے آئیں گے</p>
<p>۵۱۴ یہ تو تو مجھ کو بتا کر کم نہ آسکا اگر ایک شہر میں ہے شاہ انجمن میں آئے ہیں اس میں کر شاہ انجمن میں آئے ہیں اس میں کر شاہ انجمن</p>	<p>۵۱۴ بھائی میں چکر لے کر آئے تھے شاہ آرام سے ملا نہیں آویں میں پیر اب غنیمت چاہا اور دیر کو پیر کتنی ہوں نے میں کہلائے تھے پیر</p>	<p>۵۱۴ یہ تو تھا بھی کہ میرا بند تعلق نہ زندان میں اور ہوئی ان کی زلفت زیادہ نہ گھر کے دیکھنے لکھنے زار میں دھرم جزیرہ کی کئی کوڑا تھا کچھ نظر</p>
<p>۵۱۵ بلے بس ہیں دشت دار شہزادہ افتخار کے حکم کے ڈر سے رو نہیں گئے پکار کے</p>	<p>۵۱۵ پچھڑا کر تو کیسے بتیاب ہوتی ہو کیوں نہ کو پھر کمری جانب روئی ہو</p>	<p>۵۱۵ تڑپے یہ دل کہ سینہ نہیں سائیں کھر گئے لاؤنے بچے بچہ سے یار میں کھر گئے</p>
<p>۵۱۶ میں نے کتنے شہر میں چھپا کر چھپا کر حاکم کو پھر میں نے چھپا کر چھپا کر حاکم کو پھر میں نے چھپا کر چھپا کر حاکم کو پھر میں نے چھپا کر چھپا کر</p>	<p>۵۱۶ میں نے کتنے شہر میں چھپا کر چھپا کر حاکم کو پھر میں نے چھپا کر چھپا کر حاکم کو پھر میں نے چھپا کر چھپا کر حاکم کو پھر میں نے چھپا کر چھپا کر</p>	<p>۵۱۶ میں نے کتنے شہر میں چھپا کر چھپا کر حاکم کو پھر میں نے چھپا کر چھپا کر حاکم کو پھر میں نے چھپا کر چھپا کر حاکم کو پھر میں نے چھپا کر چھپا کر</p>
<p>۵۱۷ سچ کہتی ہو نہ شاہ خوش انجام آئیں گے امان تو کہتی تھیں کہ سر شام آئیں گے</p>	<p>۵۱۷ دل مجھ سے چاٹ رہی تھی اچھا رہی مکھو تو کاٹا اسی شب کا پہاڑ ہے</p>	<p>۵۱۷ دیر سکینہ جان کے صدمہ گذر نہ جائیں بچے مرے دل کے اندھیر میں ڈر نہ جائیں</p>



<p>۵۴۴ کشتی بن کر نہ گریز سے لگا جھپٹ جھپٹ بلبلے کبھی کہہ دیکھو کجا کھانسی کی چھٹی طلب بر بانی کی التجا بمان نقل کھو دور سے تو نہ کھینچ جا</p>	<p>۵۴۵ بند ہو کر مسطیے کا غارتہ تابعدار اور در نشان مجھ سے تارہ سا آشکار بالہ اگر دماہ کے ہر خطا شکبار زیب کی کوثر زری کی ذرا افتخار</p>	<p>۵۴۶ چوین نہ سوئے نہ سوئے نہ سوئے خوشحال خواب میں ہوں انکو بھی ہو گا غم خیال نہ تو کچھ کہہ جاؤں نہ تو کچھ نہ کہوں نہ تو کچھ کہہ جاؤں نہ تو کچھ نہ کہوں</p>
<p>جانیگے ہم کہاں کہ تھکے والے ہیں بایا حنین ابھی شب آئیوالے ہیں</p>	<p>کہ ذکر حق ہو گاہ زمان پرورد ہے سوکھے لبوں سے پیاس کی شدت نمود ہے</p>	<p>میں خود کو مٹی کی مجھ پر عواست گذر گئی مر جائیگے پدریہ نہ کہنا کہ مر گئی</p>
<p>۵۴۷ موت کوئی نہ تھکے نہ تھکے نہ تھکے اپنے حنین میں وہ کہہ دیکھو کجا جی بکری کے لک سود میں ان پر بھیجا موت کوئی نہ تھکے نہ تھکے نہ تھکے</p>	<p>۵۴۸ تھکے</p>	<p>۵۴۹ تھکے</p>
<p>نہیں آئیگی نہ جھکو بہت بقیہ رہوں جھاگے کوئی اسیر تو میں نہ رہا رہوں</p>	<p>بحم فلک پسینے کے قطر دلتے ماند ہیں دنیائی روشنی میں ماندھیر کیے چاند ہیں</p>	<p>موقوف اپنے میری حیات دہات ہے آنے کا یہ دن یہی وعدہ کی رات ہے</p>
<p>۵۵۰ نظر ابھی نہ تھکے نہ تھکے نہ تھکے اگر کاوین شاہ تو تھکے نہ تھکے نہ تھکے دیکھا تو تھکے نہ تھکے نہ تھکے نہ تھکے نظر ابھی نہ تھکے نہ تھکے نہ تھکے</p>	<p>۵۵۱ تھکے</p>	<p>۵۵۲ تھکے</p>
<p>بوزلف مشک فام کی جھکے گی دور سے چشمیلی چاندنی رخ روشن کے نور سے</p>	<p>قمری تو قد یہ چال یہ صد تدرہ ہیں مام خدا علی کے گلتانے سرد ہیں</p>	<p>دیکھو بھی دھنی دھنی دھنی دھنی دھنی نہ تھکے نہ تھکے نہ تھکے نہ تھکے نہ تھکے</p>





<p>۵۵ کرتی نہایت چہرہ جلائی تھی تار کی نہ از لہر تہجہ بے حد سحر کادار با پہ چہ چہ نہ از لہر تہجہ بے حد سحر کادار با</p>	<p>۵۵ لہ اچان لکے سے کلک کر تپ کر چپ چپ کر تپ کر تپ کر تپ کر بہت خوش کوئی باور تھی تھی تھی</p>	<p>۵۵ باز تو کب سے رکتی نہ تھی تھی تھی باز تو کب سے رکتی نہ تھی تھی تھی باز تو کب سے رکتی نہ تھی تھی تھی</p>
<p>سیٹو نکا کیا گلہ یہ بھلا وہ تو دور ہیں تقصیر الہ میں ہیں سب بے قصور ہیں</p>	<p>مان لیتی تھی بلاتیں پھو بھی صد جاتی تھی بابا غیر نیند اسو تکیں نہ آتی تھی</p>	<p>اھنر تو جا کے بھول گئے انکی یاد کو کیا تم بھی بھول جاؤ گی اس مراد کو</p>
<p>۵۵ کون کر چاہے تھیں باب کو پاپ نہایت تھی تھی تھی تھی تھی نہایت تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۵۵ نہایت تھی تھی تھی تھی تھی نہایت تھی تھی تھی تھی تھی نہایت تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۵۵ نہایت تھی تھی تھی تھی تھی نہایت تھی تھی تھی تھی تھی نہایت تھی تھی تھی تھی تھی</p>
<p>گویم نہون غمزدہ ہکو تو پیارے ہیں مان سمجھیں یا نہ سمجھیں سب اکھڑے تار ہیں</p>	<p>جی چاہتا ہی میں ملے کوئی دم تھیں بابا حب آئینے تو جگادینکے ہم تھیں</p>	<p>کیا دوگی ہکو آج جو بابا کو یاد کی پر یاد رکھیو یہ کہ میں بھول جاؤ گی</p>
<p>۵۵ دو تھی تھی تھی تھی تھی تھی دو تھی تھی تھی تھی تھی تھی دو تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۵۵ دو تھی تھی تھی تھی تھی تھی دو تھی تھی تھی تھی تھی تھی دو تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۵۵ دو تھی تھی تھی تھی تھی تھی دو تھی تھی تھی تھی تھی تھی دو تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>
<p>سر کو جھکا کے ہلے تو وہ پیچھے ہٹ گئی پھر سٹھ بٹھ اٹھا کے گلے سے پیٹ گئی</p>	<p>خود را تم سہا ہی پھر مار حسین سے سو گئی ابو قرین جاکر میں چین سے</p>	<p>خود را مصیبتو نکا بھی اپنے نہ کھو لو گئی ترجہ تلک بولو گئی میں بھی نہ بولو گئی</p>





<p>۱۷۷ تو کہ جب ملاقات قرآن نہ ہو تو تیار ہو جس حضرت داؤد کا ظہور رشتہ چھپا اسکو مصحف ناطق سے قرآن کے حرفت رفت کے لئے تیار ہو</p>	<p>۱۷۸ تو کہ جو بن نفع پہنچے وہ چاہیے راکھی بھی جو تیری راہ نشانی روئے سے کے لئے تیار ہو کیا تیار ہو ظلم غم میں تیار ہو</p>	<p>۱۷۹ تو کہ جو کائنات کا تار و پود نور و کسوف گیتا شاد کیا ہو نقا پہنچا وہ جو باہمی کی یاد کیا ہو فرعون بنہاد سا جلا دیا ہو</p>
<p>۱۸۰ تو کہ یہ کیا فصیح ہے کیا خوش بیان ہے گویا زبان اسکی خدا کی زبان ہے</p>	<p>۱۸۱ دکھ دے کسی کو یہ نہیں عادت کر مکی قرآن میں حق نے کی ہر سزا شہنشاہ کی</p>	<p>۱۸۲ وہ قرین میں آج جو کل تھے لواط میں ڈھونڈو تو خاک بھی نہیں کر کے طاق میں</p>
<p>۱۸۳ وہ کہ تو اسکو تیار کر خوش اور در کے تیار کر اسکو شہنشاہ تیار کر دالہ کیا دعا میں کے لئے تیار کر بوجہ آب و ہوا کے تیار کر</p>	<p>۱۸۴ وہ کہ تو اسکو تیار کر خوش اور در کے تیار کر اسکو شہنشاہ تیار کر دالہ کیا دعا میں کے لئے تیار کر بوجہ آب و ہوا کے تیار کر</p>	<p>۱۸۵ وہ کہ تو اسکو تیار کر خوش اور در کے تیار کر اسکو شہنشاہ تیار کر دالہ کیا دعا میں کے لئے تیار کر بوجہ آب و ہوا کے تیار کر</p>
<p>۱۸۶ شاید کوئی عزیز شہر مشرقین ہے صوت من میں من صد احین ہے</p>	<p>۱۸۷ حاکم کو خوف چاہیے قرآن سے اکثر گری ہے روق یتیموں کی آہ سے</p>	<p>۱۸۸ دل سے بھلا نہ وعدہ روز محنت کو بیمار کو دوا نہ غذا تندرست کو</p>
<p>۱۸۹ تو کہ جو میں شہر اس قدر بوسل شکوہ نہ ہو کہ کافر زبیر کا سل جاری کر حج و شام عبادت کا سل ہر دم روانہ کر خیر سے</p>	<p>۱۹۰ تو کہ جو میں شہر اس قدر بوسل شکوہ نہ ہو کہ کافر زبیر کا سل جاری کر حج و شام عبادت کا سل ہر دم روانہ کر خیر سے</p>	<p>۱۹۱ تو کہ جو میں شہر اس قدر بوسل شکوہ نہ ہو کہ کافر زبیر کا سل جاری کر حج و شام عبادت کا سل ہر دم روانہ کر خیر سے</p>
<p>۱۹۲ گردن جھکی ہوئی ہو خدا رنگاہ ہے لب پر کبھی تو آہ کبھی لا آہ ہے</p>	<p>۱۹۳ زندانی میں قیدیو کا بہت حال غیر ہے کچھ خیر کر کہ خیر سے عقبہ بغیر ہے</p>	<p>۱۹۴ خوش ہو گا حق دلوں کو یتیموں کو شاد کر کیا دم تھا کہم کو محمد کے یاد کر</p>

<p>۴۸۱          چادر گھٹنے میں ڈال کر کھینچا جائے تو ہاتھوں کو          سر سے نیچے لے کر ڈال دینا چاہیے اور اس کے بعد درگاہ          کے لئے چلے جائے</p>	<p>۴۸۲          جو شخص جہان میں علی کے کیم کو شہر          ہو گیا اس کی بات پر ہر کوئی نفرت سے دیکھ کر          قہار باد سے اس کی بات کو سن کر ہر کوئی          پروردگار کی طرف سے ناراض ہو جائے گا</p>	<p>۴۸۳          دنیا پر ہر آدمی کو جہنم میں لے جانے کا          فیصلہ ہی تو عصمت خاتون کا ہوا          جو بات بات میں اس کی نظر سے ہر آدمی کو          جہنم میں لے کر جانے کا فیصلہ کرتی تھی</p>
<p>۴۸۴          اس بادشاہ دین کو نہ کچھ فکر اور سختی          رہا نہ دیکھی پر دوش تھی تیری دیکھی غور تھی</p>	<p>۴۸۵          کی اسے کچھ نہ پانے شکایت تو دور کے          گاندھے پہ لٹکے مشک ضعیفہ کے گھڑتے</p>	<p>۴۸۶          تو ہے ہمیں دین کی شہ مشرقین میں          بین جمع گرفتار حنات ایک حسین میں</p>
<p>۴۸۷          کیا نہ تھا خلق اپنا شاہ و قریب          بچا نہ تھے فقیر و بزرگ و امیر</p>	<p>۴۸۸          اگر دیکھو کہ دارا اور تیرے بچے پر          قاتل پر خنجر سے رکھی عمر کی نظر</p>	<p>۴۸۹          علی بن ابی طالب جنت مولا سے بہتر          ایک لکھا ہے نہ عجب طبع کا شہر</p>
<p>۴۸۹          ہر شب کو قیدیوں کی خبر لینے جاتے تھے          دودھ کے بعد نان جو میں آپ کھاتے تھے</p>	<p>۴۹۰          راضی نہ اسے قتل پہ مشکل کشا ہوئے          شکنجہ جو باندھ دین تو حسن تھا ہوئے</p>	<p>۴۹۱          اس پر بھی ہر گھڑی یہ دعا ہوا کہ          بار بار بجا یوں بکھے بارگشاہ سے</p>
<p>۴۹۱          تھا حال غلام علی بن ابی طالب          موت کہ کیم تھا جو کچھ تھا اس کے پاس</p>	<p>۴۹۲          خلق موعود خلق منجیب          دیکھو کہ فیض اکرم میں حسین کا</p>	<p>۴۹۳          اس ملک ملک ملک ملک ملک ملک ملک          ملک ملک ملک ملک ملک ملک ملک</p>
<p>۴۹۴          دو دن نہ جسم پاک میں پوشاک تو رہی          خود اٹھ گئیں جہان سے چادر گرو رہی</p>	<p>۴۹۵          دو دن جہان میں کیا برکت ایک دم سے ہے          قافلہ جو ہر زمین تو افسین کے قدم سے ہے</p>	<p>۴۹۶          اس سال بھی سنار کہ قنبر لائے ہیں          کہے میں الہیت بھی ہمراہ آئے ہیں</p>

[illegible]



<p>عالمی غنیین ساختہ سادہ خیزدہ منہ جی میں چوٹی خراب حشرت زیب اکو چوٹی نگہ از گریہ کفے الگین اکو چوٹی</p>	<p>عالمی آسی سوار ای زان جگم قرب اور دربان بھی درویش و دروازہ کھو</p>	<p>عالمی آزادہ بود کے کفے لگی بندہ خگر بوت کا بی مقام سی و تری خدا سی بند و اسعین قیدین وہ بھی بختی مارا جان تب بھین بون کے کھی</p>
<p>اینا نہیں خیال بزرگوں کا پاس سے ہر ہر کسان چھپون دہ مری و دشاس ہے</p>	<p>دشت یہ قید خانہ کی جسد م نگاہ کی ہا غنوں پہ ہاتھ رکھنے خواصون نے آہ کی</p>	<p>جانے دہی کھیچے پہ جسکے چھری لگے ایسی نہ بات کہ خدا کو برسی لگے</p>
<p>عالمی ہم میں قید میں رہا کیا پر کام گوئی تیار نہ درویش کو بام</p>	<p>عالمی مل نہ کھانوز و علیا تھر گیا جبکہ بولی تھر کے دیو بھی تیر تھر</p>	<p>عالمی بہان لکھے آگے بھی وہ بیدار ہر فن قناب بن نظر آیا اسیر</p>
<p>لوچھو جو وہ کسی سے کہیں کدھر گئی کند بچو کہ بھائی کے ہمراہ مر گئی</p>	<p>ایسا بھی ظلم کو تہا ہی کوئی کہ جان میں بند سے خدا لکے بند میں ایسے مکان میں</p>	<p>انسان ہی یہ اندھیر میں یا شمع طور ہی انہی اندھے غیب کہ خالق کا نور ہے</p>
<p>عالمی کیا حاصل نظر آج وقت کج کج دروغے کوئی بھی میری دل لیا</p>	<p>عالمی بی جا کوئی اسیر زندہ نہیں رہا چلیے چلیے میرا ایک جلا جلا گیا کمان</p>	<p>عالمی اندھرتی ہوئی داد دی اگر کج صاحب تیر غل و غلوں میں تھا یہ فرشتہ ہی یا شمع</p>
<p>چہرہ قند خاد میں ہو گا جو روئیں گی چونکی اگر تو قبیح تلک پھر نہ سوئیں گی</p>	<p>گر غش ہوئے تو آپ میں آیا جا سکے گا ہم سے تو اس خرابے میں جا یا نہ جائے گا</p>	<p>بتے میں ہی بزرگ لب ہیں جلیل ہی نہایت ہی ضعف سے کہ نایت علیل ہی</p>

<p>حلالہ کون کی کجی پر کتنی بار بار لے لے کر کھینچ کر دیکھ کر جو کلام چاہتا اور وطن خاں دا پوئی گوری پندیاں کھینچ کر</p>	<p>حلالہ نہیں کیلئے بندہ نصاب زندان میں کاشا کی کھینچ کر نہیں کیلئے بندہ نصاب نہیں کیلئے بندہ نصاب</p>	<p>حلالہ بولی پر بندہ نصاب نہیں کیلئے بندہ نصاب نہیں کیلئے بندہ نصاب نہیں کیلئے بندہ نصاب</p>
<p>لوگو بزرگ اسکے مقدر امیر ہیں گویا خیاب دوست کنعان ایر ہیں</p>	<p>خاموشی دلیل عبادت کے شوق کی گردن جھکی ہوئی برگرانی سے طوق کی</p>	<p>راضی ہیں اسے ہم جو رشتے جیب دی پر یہ تپ اسی نے جو سب کا طبیب ہے</p>
<p>حلالہ کون کی کجی پر کتنی بار بار لے لے کر کھینچ کر دیکھ کر جو کلام چاہتا اور وطن خاں دا پوئی گوری پندیاں کھینچ کر</p>	<p>حلالہ نہیں کیلئے بندہ نصاب زندان میں کاشا کی کھینچ کر نہیں کیلئے بندہ نصاب نہیں کیلئے بندہ نصاب</p>	<p>حلالہ بولی پر بندہ نصاب نہیں کیلئے بندہ نصاب نہیں کیلئے بندہ نصاب نہیں کیلئے بندہ نصاب</p>
<p>برقی شریف تو ہم یہ گردن اس اس ہے اشتران کو ہر ایک کی محرمت کا پاس ہے</p>	<p>انگھوس صاف پھرتی پر صورت امام کی تقویر پر حسین علیہ السلام کی</p>	<p>کچھ غم نہیں مرض سے اگر حال خیر ہے نعت ہمدانی یہ ہو کہ عقبی بخیر ہے</p>
<p>حلالہ کون کی کجی پر کتنی بار بار لے لے کر کھینچ کر دیکھ کر جو کلام چاہتا اور وطن خاں دا پوئی گوری پندیاں کھینچ کر</p>	<p>حلالہ نہیں کیلئے بندہ نصاب زندان میں کاشا کی کھینچ کر نہیں کیلئے بندہ نصاب نہیں کیلئے بندہ نصاب</p>	<p>حلالہ بولی پر بندہ نصاب نہیں کیلئے بندہ نصاب نہیں کیلئے بندہ نصاب نہیں کیلئے بندہ نصاب</p>
<p>تقویٰ پر اسکے عفت و عصمت گواہ ہے قرآن ہم اٹھالین کہ یہ بیگناہ ہے</p>	<p>ہجر یرین تلخ ہر لذت حیات کی ملاقات نہ آنکھیں کھولنے کی نہ بہان کی</p>	<p>شرت ہو دکھ ہو قید ہو خانہ کشی ہے دولت یہی بڑی ہے کہ خالق خوشی ہے</p>

<p>۱۱۱۱ نہد با وفا کی مٹ گئی نہد با وفا گردن جھکے تیرے مبارک حضور کا بیکس نہ رہا آرزو آرزو</p>	<p>۱۱۱۲ نہد با وفا نہد با وفا نہد با وفا نہد با وفا نہد با وفا</p>	<p>۱۱۱۳ نہد با وفا نہد با وفا نہد با وفا نہد با وفا نہد با وفا</p>
<p>۱۱۱۴ کیا پوچھتی ہر نام و نشان خاکسار کا ایک بندہ حقیر ہوں پروردگار کا</p>	<p>۱۱۱۵ بگورو بیکسین حید پاش پاش ہے سریان ہر کربلا سے مہلی میں لاش ہے</p>	<p>۱۱۱۶ اعدا کو دشمنی تھی عین و کبر سے ہر جہی سے ایک قتل ہوا ایک تیر سے</p>
<p>۱۱۱۷ رہا تو ایک پتہ خالق دودو روزی رات عالمیان وحب الوجود جو نہ تھی فنا میں کیا آگے بڑھتا فوت کی کیا بابا و جان بیکو</p>	<p>۱۱۱۸ دلفا خاتم فنا دلفا خاتم فنا دلفا خاتم فنا دلفا خاتم فنا دلفا خاتم فنا</p>	<p>۱۱۱۹ نہد با وفا نہد با وفا نہد با وفا نہد با وفا نہد با وفا</p>
<p>۱۱۲۰ در پیش نزل کدو فناک ہے آقا ز پنا خاک ہوا انجام خاک ہے</p>	<p>۱۱۲۱ پرویس میں تباہ ہوئے شہر چھٹ گیا جنگل میں ہم بھی رہ گئے اور گھر بھی ٹک گیا</p>	<p>۱۱۲۲ ہر سے سبھو کے غیرت خورشید و ماہ میں گوئیاک اہلیست رات پناہ میں</p>
<p>۱۱۲۳ نہد با وفا نہد با وفا نہد با وفا نہد با وفا نہد با وفا</p>	<p>۱۱۲۴ نہد با وفا نہد با وفا نہد با وفا نہد با وفا نہد با وفا</p>	<p>۱۱۲۵ نہد با وفا نہد با وفا نہد با وفا نہد با وفا نہد با وفا</p>
<p>۱۱۲۶ جسکو فروتنی ہی رہی سر بلند ہے خان کو خاکسار ہی انسان پند ہے</p>	<p>۱۱۲۷ سار میں غیر شکر خدا کیا سخن کریں ہم وہ نہیں کہ شکوہ فوج ورس کریں</p>	<p>۱۱۲۸ یہ لاکھ گچیا میں تو کب مانتی ہوں میں تو شیو کو اہمیت کی پہچانتی ہوں میں</p>

<p>۱۳۱۱ میں کو جو بے جا چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے</p>	<p>۱۳۱۲ میں کو جو بے جا چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے</p>	<p>۱۳۱۳ میں کو جو بے جا چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے</p>
<p>میں کو جو بے جا چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے</p>	<p>وہ بی بی روح بنت رسالت پناہ ہے عصمت پہ حکمی خالق اگر گواہ ہے</p>	<p>ازدائیں بے اسیر دہلی سر دار آپ ہیں ان قیدیوں کی قافلہ سالار آپ ہیں</p>
<p>۱۳۱۴ میں کو جو بے جا چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے</p>	<p>۱۳۱۵ میں کو جو بے جا چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے</p>	<p>۱۳۱۶ میں کو جو بے جا چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے</p>
<p>۱۳۱۷ میں کو جو بے جا چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے</p>	<p>شہرت ہے ابن فاطمہ زہرا کے ماہ کی حسرت تو شہ کو ہو یگی اگر عا کے بیاہ کی</p>	<p>تو دلیں جانتی ہوں کہ انکی عزت ہوں مختار پیری ہوں میں انکی کینز ہوں</p>
<p>۱۳۱۸ میں کو جو بے جا چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے</p>	<p>۱۳۱۹ میں کو جو بے جا چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے</p>	<p>۱۳۲۰ میں کو جو بے جا چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے میں کو جو چاہیے وہی چاہیے</p>
<p>کیوں لگے عدد و تھیں پھر عام میں کس جرم پر اسیر ہوئے ملک شام میں</p>	<p>ارمان نکلے یاد فتنہ مشرقین کا یاد گھر ہو فاطمہ کے نور عین کا</p>	<p>لوگوں کے جگر کے صدر زفت ہوئے ہیں جو گود میں پے فتنہ وہ جنگل میں کو ہیں</p>

<p>۱۱۱          چرخ سے تھلے بال تو حالت ہوئی          پھر پھر کے دوسے غرضتیں چلی گئی          یہاں تک کہ لکھنے پر قدرت</p>	<p>۱۱۲          اسی میر جی شاعر نے جو یہاں          دیکھا ہے وہی سنو تو خیال          زینب خاتون پر جو اس پر کیا</p>	<p>۱۱۳          بانو صاحبہ کو بھی تیرے جیسے جلاوطن          تھا درویشی پہ سب جی کا</p>
<p>۱۱۴          اگر غلط نہیں جو کچھ استنباہ ہے          زینب خاتون ہو خان اگر گواہ ہے</p>	<p>۱۱۵          تم کو قسم ہے رزق شہ مشرقین کی          جلدی کو جو مرے آقا حسین کی</p>	<p>۱۱۶          یا تک تھی دشمنی سپہ بد خصال کو          پھر لگا کے راہ میں ہر اکے لال کو</p>
<p>۱۱۷          کہیں فال پانچاں کی خبر نہ جاوے          کہیں مہر کا نام نہ لے کر نہ جاوے          کہیں نہ لے کر نہ لے کر نہ لے کر</p>	<p>۱۱۸          زمانہ قتل سے دل باریب کا بغیر          چلی پھرتی کہیں سے کہیں جاوے          کہیں نہ لے کر نہ لے کر نہ لے کر</p>	<p>۱۱۹          عبادت میں شاہ کے یاد کو چھوڑ دیا          کہیں نہ لے کر نہ لے کر نہ لے کر</p>
<p>۱۲۰          اعدا تو حکم لیکے بلو اسے عام میں          دشمن نہ لے قید ہوں زنوں قسام میں</p>	<p>۱۲۱          پانی دیا نہ سبط رسالت پناہ کو          حاکم نے بے گناہ کیا قتل شاہ کو</p>	<p>۱۲۲          جہاں کے فاطمہ کی نہ کہتی ہری ہوئی          بچو نہ گود ہو گئی خالی ہری ہوئی</p>
<p>۱۲۳          وہ شاہ کام اور میں کیسے کر گوار          آبادہ میں اور میں نے زینب کو گوار          بچو میں نے بچو میں نے بچو میں نے</p>	<p>۱۲۴          ہنگام کو کہیں نہ لے کر نہ لے کر          مطلق دار نہ خالق اگر ہے جاوے          عجب نہ لے کر نہ لے کر نہ لے کر</p>	<p>۱۲۵          یہی وہ تھی اور وہ میدان ہوا خاک          کہیں نہ لے کر نہ لے کر نہ لے کر</p>
<p>۱۲۶          وہ بی بی پردہ دار ہی اور تو خصال ہی          زینب میں ہی ہوں یہ تو ایسا خیال ہی</p>	<p>۱۲۷          روئے نہ پاسے ماتم شاہ شہید میں          رنگے لیکے ہمیں ہم یزید میں</p>	<p>۱۲۸          جہلم تک ہوا نہ شہ مشرقین کا          اب تک پڑا ہر دھوپ میں لاختر حسین کا</p>

<p>۵۵۱ ملکہ ابانہ نے جو شاہ کجیہ جو کسے پاٹھ کھائے جو کجیہ کی نظر جب سر شاہ وہ کسے کجیہ کی نظر جلان کو کسے کجیہ کی نظر</p>	<p>۵۵۲ کچھ کچھ بانی نوکی بانی کچھ کچھ بانی نوکی بانی کچھ کچھ بانی نوکی بانی کچھ کچھ بانی نوکی بانی</p>	<p>۵۵۳ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ</p>
<p>۵۵۴ وینا سے تشہ کام مہر کر کے لو تھپید اب یہ لار کھلا مر کے حسین</p>	<p>۵۵۵ دندان کے تھے وہ فلم کہ عاقر انسوس چل ہی مری پیاری جان سے</p>	<p>۵۵۶ نگالم سے تینتہ دل پاش پاش ہے دو گز کفن کے واسطے محتاج لاش ہے</p>
<p>۵۵۷ دامن کجیہ کی پیرائیں دامن کجیہ کی پیرائیں دامن کجیہ کی پیرائیں دامن کجیہ کی پیرائیں</p>	<p>۵۵۸ بی بی تختاری بی بی تختاری بی بی تختاری بی بی تختاری بی بی تختاری بی بی تختاری بی بی تختاری بی بی تختاری</p>	<p>۵۵۹ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ</p>
<p>۵۶۰ وینا میں اسکی زینت کا نقشہ بدل گیا جنش ہوئی ابو نکو بس اور دم مٹ گیا</p>	<p>۵۶۱ وقت کبھی ہوگی ہین شور و شین سے تم یا نہ جا کے قرین سو گئی حین سے</p>	<p>۵۶۲ میت ہی ہر منت شہ مشرقین کی دیتا ہے آج اٹھکی عاشق حیل کی</p>
<p>۵۶۳ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ</p>	<p>۵۶۴ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ</p>	<p>۵۶۵ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ بی بی خدیجہ</p>
<p>۵۶۶ پچھوے ہن کب سے باوشہ مشرقین سے ہم بھی تو قل لہن فاطمہ کے نورین سے</p>	<p>۵۶۷ رضعی ہن کان بھول سے عارض کو دین ہنک نشان طاعون کے رخ پر نمودین</p>	<p>۵۶۸ دم لب پیر زیارت مولا نصیب ہو بیمار عمر کو قرب میا نصیب ہو</p>







<p>۱۷۱ روئے تھی بے تاب ہم جو پیش کا کب وان تیغ اعلیٰ تھی ہندہ کے اگلے کب دن جو عریضی ہم پر لپٹاں لکڑ کیلا بھٹی ہر اور کب کات وہ منظر</p>	<p>۱۷۲ میدانہ کہ نشہ ہر ذوق و نشان سب کی طبع و دوش گیسو پینا پینا ہو پینا تو تیرے سر پہیرہ مالان پون کہنے لگا ہم کر کے لب دندان</p>	<p>۱۷۳ جل کی نظر آ رہا جو اک بار نظر آباد میں بند ہوئی غریب کیلے اچھا آئے تھے جہاں ہر غریب سب جو ہے اسے دیکھ کر ہر غریب</p>
<p>درواز کٹا وہ ہوے ہیں قانون ملک کے روئے چلے آتے ہیں پر غور و ملک کے</p>	<p>کس طرح نہ ملے دل محبوب خدا ہو نہا ہر می مظلومی پسند خدا ہو</p>	<p>دیکھا کہ لگن میں سر سبز دھڑلے اور تباہ نکاح روشنی نور خدا ہے</p>
<p>۱۷۴ میں جو کین کر طشت کا اندر سر پر وان جو سلام آن کی تھی تھی ای بار و شہرہ میں تھی تھی معاون نے کھجکا تیری غرض تھی</p>	<p>۱۷۵ میں نے تھی حیف بنانا مرسیا تھا کھجکا تیری غرض تھی ای بار و شہرہ میں تھی تھی معاون نے کھجکا تیری غرض تھی</p>	<p>۱۷۶ پچھلی جو وہ دن تھی تھی بیاد تھی کہ میں تھی تھی اس سر پر گری تھی تھی معاون نے کھجکا تیری غرض تھی</p>
<p>۱۷۷ لڑی کر حیدر صفد ترے غم میں سر پہیے آتے ہیں پیر ترے غم میں</p>	<p>یجر و ستم قتل کیا فوج تھی نے پانی نہ دم ذبح دیا بکھو کسی نے</p>	<p>جیتا تھیں تھیں تھیں تھیں جب مر گئے تھیں تھیں تھیں</p>
<p>۱۷۸ پہنچیں اور کھجکا تیری غرض تھی جا بکھجکا تیری غرض تھی اس سر پر گری تھی تھی معاون نے کھجکا تیری غرض تھی</p>	<p>۱۷۹ سب نے کھجکا تیری غرض تھی اور کھجکا تیری غرض تھی اس سر پر گری تھی تھی معاون نے کھجکا تیری غرض تھی</p>	<p>۱۸۰ نشان تھی تھی تھی تھی کھجکا تیری غرض تھی تھی اس سر پر گری تھی تھی معاون نے کھجکا تیری غرض تھی</p>
<p>حاصلہ سر پر نہ کاندھو یہ جہاں ہے نہا آنسو و شہرہ گریبان چھا رہی</p>	<p>موتی ہر حسن نالہ و فساد و نشان سے سر پہیے آتے ہیں تھیں تھیں جان سے</p>	<p>کیون آتے ہیں چاک گریبان سر گھر میں اب مجھ کھلا آپ ہیں ہمان سر گھر میں</p>

<p>۱۳۱ آج باران کا دن ہے میں کیا کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں</p>	<p>۱۳۲ میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں</p>	<p>۱۳۳ میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں</p>
<p>۱۳۴ کیا خلدین آرام ہو زمر او علی کو شوہر نے ترے قتل کیا اکل بنی کو</p>	<p>۱۳۵ مخدومہ عالم کا سر پاک کھلا ہے اور احمد مرسل کا گریبان پھا ہے</p>	<p>۱۳۶ البار ویا حکم یہ دربار میں آ کے نزدانے گرفتار و نکولادے کوئی جا کے</p>
<p>۱۳۷ میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں</p>	<p>۱۳۸ میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں</p>	<p>۱۳۹ میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں</p>
<p>۱۴۰ میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں</p>	<p>۱۴۱ میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں</p>	<p>۱۴۲ میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں</p>
<p>۱۴۳ میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں</p>	<p>۱۴۴ میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں</p>	<p>۱۴۵ میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں</p>
<p>۱۴۶ میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں</p>	<p>۱۴۷ میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں</p>	<p>۱۴۸ میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں میں کیسے کروں</p>

<p>۱۷۷ یہ بے ہوش و قیدی نہیں یہ بے ہوش و قیدی نہیں یہ بے ہوش و قیدی نہیں یہ بے ہوش و قیدی نہیں</p>	<p>۱۷۸ پس ادب و عیادت و محبت و پس ادب و عیادت و محبت و پس ادب و عیادت و محبت و پس ادب و عیادت و محبت و</p>	<p>۱۷۹ یہ بے ہوش و قیدی نہیں یہ بے ہوش و قیدی نہیں یہ بے ہوش و قیدی نہیں یہ بے ہوش و قیدی نہیں</p>
<p>۱۸۰ محبوبین اور بکس و ناچارین قیدی محبوبین اور بکس و ناچارین قیدی محبوبین اور بکس و ناچارین قیدی محبوبین اور بکس و ناچارین قیدی</p>	<p>۱۸۱ کیا و تراب ای ظالم بد بخت ہمارا کیا و تراب ای ظالم بد بخت ہمارا کیا و تراب ای ظالم بد بخت ہمارا کیا و تراب ای ظالم بد بخت ہمارا</p>	<p>۱۸۲ قیدی ہوں گنہگار ہوں نالان مہین ہوں قیدی ہوں گنہگار ہوں نالان مہین ہوں قیدی ہوں گنہگار ہوں نالان مہین ہوں قیدی ہوں گنہگار ہوں نالان مہین ہوں</p>
<p>۱۸۳ یہ بے ہوش و قیدی نہیں یہ بے ہوش و قیدی نہیں یہ بے ہوش و قیدی نہیں یہ بے ہوش و قیدی نہیں</p>	<p>۱۸۴ تو فہم کے دریا بہت بڑا ہے تو فہم کے دریا بہت بڑا ہے تو فہم کے دریا بہت بڑا ہے تو فہم کے دریا بہت بڑا ہے</p>	<p>۱۸۵ اس فن کا ہوشیاری نہیں اس فن کا ہوشیاری نہیں اس فن کا ہوشیاری نہیں اس فن کا ہوشیاری نہیں</p>
<p>۱۸۶ جان تو میں نہ تھی شرم سے تر از قیدی جان تو میں نہ تھی شرم سے تر از قیدی جان تو میں نہ تھی شرم سے تر از قیدی جان تو میں نہ تھی شرم سے تر از قیدی</p>	<p>۱۸۷ مجھے نہ یہ کہ زینت و لکیر کے ہوتے مجھے نہ یہ کہ زینت و لکیر کے ہوتے مجھے نہ یہ کہ زینت و لکیر کے ہوتے مجھے نہ یہ کہ زینت و لکیر کے ہوتے</p>	<p>۱۸۸ کیون ذبح کیا سبط رسول عربی کو کیون ذبح کیا سبط رسول عربی کو کیون ذبح کیا سبط رسول عربی کو کیون ذبح کیا سبط رسول عربی کو</p>
<p>۱۸۹ یہ بے ہوش و قیدی نہیں یہ بے ہوش و قیدی نہیں یہ بے ہوش و قیدی نہیں یہ بے ہوش و قیدی نہیں</p>	<p>۱۹۰ یہ بے ہوش و قیدی نہیں یہ بے ہوش و قیدی نہیں یہ بے ہوش و قیدی نہیں یہ بے ہوش و قیدی نہیں</p>	<p>۱۹۱ یہ بے ہوش و قیدی نہیں یہ بے ہوش و قیدی نہیں یہ بے ہوش و قیدی نہیں یہ بے ہوش و قیدی نہیں</p>
<p>۱۹۲ یہ بے ہوش و قیدی نہیں یہ بے ہوش و قیدی نہیں یہ بے ہوش و قیدی نہیں یہ بے ہوش و قیدی نہیں</p>	<p>۱۹۳ یہ بے ہوش و قیدی نہیں یہ بے ہوش و قیدی نہیں یہ بے ہوش و قیدی نہیں یہ بے ہوش و قیدی نہیں</p>	<p>۱۹۴ یہ بے ہوش و قیدی نہیں یہ بے ہوش و قیدی نہیں یہ بے ہوش و قیدی نہیں یہ بے ہوش و قیدی نہیں</p>



۴۴  
یہ کافور احقر کا خون ہے  
یہ خون میرا کافور کا خون ہے  
یہ خون میرا کافور کا خون ہے  
یہ خون میرا کافور کا خون ہے

۴۵  
زیب کا بیان کئے دہائے نگار  
جی بھگتے تار شاہ کوڑا کچھ  
بیجا بکلا کوڑا کچھ  
بیجا بکلا کوڑا کچھ

۴۶  
بیجا بکلا کوڑا کچھ  
بیجا بکلا کوڑا کچھ  
بیجا بکلا کوڑا کچھ  
بیجا بکلا کوڑا کچھ

تہا نہیں سبط شہ لاک کو مارا  
تو نے تو نہیں بچتے پاک مارا

اس کو تھے دیکھے نہیں شاد کرونگا  
اک عمر کی محنت کو نہ برباد کرونگا

زینب کے تو بتتے تھے ادھر خاک یہ آں  
جہاں رہی تھی ادھر شہ کے رخ پاک پہ آں

۴۷  
یہ کافور احقر کا خون ہے  
یہ خون میرا کافور کا خون ہے  
یہ خون میرا کافور کا خون ہے  
یہ خون میرا کافور کا خون ہے

۴۸  
زیب کا بیان کئے دہائے نگار  
جی بھگتے تار شاہ کوڑا کچھ  
بیجا بکلا کوڑا کچھ  
بیجا بکلا کوڑا کچھ

۴۹  
بیجا بکلا کوڑا کچھ  
بیجا بکلا کوڑا کچھ  
بیجا بکلا کوڑا کچھ  
بیجا بکلا کوڑا کچھ

بجیم مرے بھائی کلام ترن سے آرزو ہے  
مکمل ہر کہ یہ خون تری گردن سے آرزو ہے

جرات سے شفت سو مصیبت سے ملتا ہے  
تو جانتی ہر جی کہ محنت سے ملا ہے

کہتی تھی نیا لہجہ لیں دیتا ہے مجھ کو  
بایا کامرے سر بھی نہیں دیتا ہے مجھ کو

۵۰  
یہ کافور احقر کا خون ہے  
یہ خون میرا کافور کا خون ہے  
یہ خون میرا کافور کا خون ہے  
یہ خون میرا کافور کا خون ہے

۵۱  
زیب کا بیان کئے دہائے نگار  
جی بھگتے تار شاہ کوڑا کچھ  
بیجا بکلا کوڑا کچھ  
بیجا بکلا کوڑا کچھ

۵۲  
بیجا بکلا کوڑا کچھ  
بیجا بکلا کوڑا کچھ  
بیجا بکلا کوڑا کچھ  
بیجا بکلا کوڑا کچھ

لے مال نہ اسباب نہ زرا چاہے  
پھڑی ہوئی ہوں بھائی نکار چاہے

دقتی تھی کوئی اور کوئی ہوش تری تھی  
سکتے تھے کسی کو کوئی خاموش کھڑی تھی

موقوف ہیں اب نالہ و افغان کردہ  
چلنے کا وطن کے کوئی سامان کردہ



۵۵

یوں راوی اخبار سیت سے درخت  
 بر خیزد طلب کنی اپنی زینب  
 حال کے جہیز دیا کیوں  
 ناچار روانہ ہوئی باحالت تغیر

میں کیا کون طرح و طعنت تھی زینب  
 سر پٹتی تھی ادنیٰ تھی چلاتی تھی زینب

۵۶

خاموش انیس اب بنیں یار پر سن کا  
 صد خاک کہ طرح ہر تو شاہ زمیں کا

کوئی سے کہ صدف نہ تھا درد و رن کا  
 پان بندہ کر مجھ کو بھی رنج و عن کا

و نیامین کسی طرح کا جگور نہ الم ہو  
 پر دلیں مرے پختن پاں کا غم ہو

رباعی

مراغ غم شہ سب سے گل بوئے چین  
 کیا کیا گھر پیش جانو سے چین

جب میں ناپاک سے جو کرتے ہیں انیس  
 اشک لئے بھی موتی چین مجھ کو چین

رباعی

پیڑم عزائے سپر ترا ہے  
 بیٹھو بہ ادب بیان گذر ترا ہے

چادر سے ہرک کے اشک کرتی ہیں پاک  
 ہر چشم کے اوپر نظر ترا ہے

رباعی


مجاہد جو فز و کو کیا چارہ ہے  
 بہ صبر علاج دل صدا پارہ ہے

اصغر کوٹا کے قہ میں شہ کسا  
 آرام کرو اب ہی گوارہ ہے

رباعی

نبی کے کو خیال و مدد ترا ہے  
 چشم ترا ہی اور یہ دم ترا ہے

کشتا ہی جو مجھے زلزلہ کو سر سبز  
 اویا کہم یہ سب کہم ترا ہے

<p>رباعی          راتین بچ وہ ہوگی نہ غراب آریگا          آریگا تو زلیست کا بواب آریگا</p> <p>رباعی          غلاب انتظار بجا ہر انیس          لئے عمر چھپ گئی نہ غلاب آریگا</p>	<p>رباعی          مانا تھنے کہ عیب کے ایک کے تو          مغرور ہو جاؤ اور ادا کے تو</p> <p>رباعی          بغض گرا سان ہر تیر مقام          انجام کہ سوچ لے کہ کھپ خاک ہر تو</p>	<p>رباعی          دنیا جے کہتے ہیں بلا خانہ ہے          پایاں ہر جو عاقل و فزانہ ہے</p> <p>رباعی          بایں زمین آسمان بایں ہم زمین          جیسے دو آسماں ایک دانہ زمین</p>
<p>رباعی          جب اٹھ گیا سایہ بھوانی سے          پھر ہو گئی جہانہ گرائی سے</p> <p>رباعی          کچھ ہو گا نہ ہاتھ بادلوں مادر سے انیس          جوت گذر جائیگا اپنی سے</p>	<p>رباعی          دل و طاقت براج چاٹا ہر          آہا نہیں کھرچو نفس چاٹا ہر</p> <p>رباعی          جب ساگر ہوئی تو عقدہ یہ کھلا          بان لوگرہ ہو ایک بڑا چاٹا ہر</p>	<p>رباعی          سچ کو دھڑک کہ صحر جاتا ہے          کچھ گھر عزت کا بھی جیانی تار ہے</p> <p>رباعی          زماں میں بدوزی ہو خداوند کیم          کہیں لیے تو لائق کا غم کھتا ہے</p>
		



<p>۱۱۱ جو بھائی کو شہ سے شہ پہنچا کر لے وہیں کو بھی پہنچا کر لے اور کھائے نیز اور کھائے اور کھائے اور کھائے باز دوسرے اندر چھ دربار میں لے</p>	<p>۱۱۲ دو گنا زینب نے جو خوشی دیکھی نشاں ہو کر لب و لہجہ میں ساقتھار سکھنے لگی جس کی قریبی اٹھے پر کچھ قدم کا پڑے تھے نصف کو</p>	<p>۱۱۳ علی بن ابی طالب نے ہم پر سلام پر نہیں منظور کہیں علی کا احسان بہت کچھ نہیں دیکھا کہ کتنا احسان کھینچنے کی خوشی ہو تو نہ جاننا ارکان</p>
<p>۱۱۴ بھائی کی عزت دار ہوں اور ختمہ جاگہ ہوں عاشقوں کو ہم سے دینا تک کھلے سر ہوں</p>	<p>۱۱۵ لڑائی بدن گرد غریبی سے آٹھ تھے بکھرے ہوئے تھوڑے بال گریبان پھٹے تھے</p>	<p>۱۱۶ اک گھر دے وہاں ماتم شیر کرین ہم سامان نراے شہ دگر کرین ہم</p>
<p>۱۱۷ کند چھ دربار میں جا کر بلایا خلعت کو دربار اللہ فرسی شکل کھائے مگر قتل ہو نہ تو قاتل پہنچا ہے موجود ہوں خیر خیر آؤ نہ چھوڑا ہے</p>	<p>۱۱۸ ہیں حال پہنچے جو وہ کہیں دربار نظم کو سند سے اٹھا حکم غدار کاٹنی کے کین جب سیریاں اور وطنی اور باد گردن کو چھکھا روئیے علیہ کیا</p>	<p>۱۱۹ بابا جو بڑے تھے تو غم میں آئے اعدائے تقدیر کوئی دغا نہ بچائے نہ کچھ نہیں دیکھا میں آؤ شکستے جی بکھرے کبھی بابا پورے نہیں بچائے</p>
<p>۱۲۰ فکر غم و اندوہ سے آزاد ہو زینب سرن سے جدا ہو تو بہن شاد ہو زینب</p>	<p>۱۲۱ صدے سے جو اشک شہو شہو نکل آئے اسوقت تو حاکم کبھی آسٹو نکل آئے</p>	<p>۱۲۲ ناموس بنی خوف سے اکدم نہیں روئے زندان میں ہیں مگر کی اور ہم نہیں روئے</p>
<p>۱۲۳ ان کے لئے دروہ کے تباہ کیا وقت پہنچو جی جاننا نہیں چکا کیا بے بسی میں چلو سر دربار کچھ نہیں دیکھا کہ کیا تباہی ہو غلام</p>	<p>۱۲۴ سبب نہایت ہو نہیں کر گیا مجاہدین شہدائے زیادہ تر ایما بہا خانہ زور ہوا تو نہ کرا کچھ بجا بجا</p>	<p>۱۲۵ وہاں چلا سبب بیکار بنی با علی میں چلا پڑا گزرتی کی بون غلامان سبب ہوئی ہم پر اپنا رسالہ کلا</p>
<p>۱۲۶ کیسے نہیں کی سبطا ہر کی زیارت شاہد ہو میسر سر سروز کی زیارت</p>	<p>۱۲۷ سیکس کے تانے میں کچھ فائدہ کیا تھا لیکن وہ ہوا جو کہ مفاد میں کما تھا</p>	<p>۱۲۸ جید کا عمامہ ہر محلہ کی عیا ہے اور کہنے سے ایک فاطمہ زہرا کی عیا ہے</p>

<p>۵۷۷ لو ہوا اسباب چاکم نے گنگا تہ شومر بابر شہنشاہی میں لایا مجاہد کا دل چینی میں وقت بھلا دیا شہید کے یہ زینب کی پیش نہایا</p>	<p>۵۷۸ لکڑا عابد نے کہ احکم عتد مولج میں ہنر پر اسے احمد منشا بچی ہنسی داند قیاس شاد ابرا پیر کو اور نیز کو اور ان کی</p>	<p>۵۷۹ نیکو اور اعلیٰ نے جو گلی بانو غنچہ سوسر کا نیکو نظر آیا سے اکبار شاہ کے کچھ سے بکاپی بل نارا اصغر کو کو یہ سر فلان جگر افکار</p>
<p>۵۸۰ ہو سقت مری چھاتی بھی جاتی ہو لوگو بھائی کے بھے خون کی بواقی ہو لوگو</p>	<p>۵۸۱ نلوار ولسی ٹکڑے جسد پاک ہوا ہے یون ہی مرگیا باکا بدن چاک ہوا ہے</p>	<p>۵۸۲ بارے گئے دامن میں شہر تشہر گلو کے نخے سے گریبان میں دھبی ہیں لو کے</p>
<p>۵۸۳ نیکو اور احکم نے گنگا تہ شومر بابر شہنشاہی میں لایا مجاہد کا دل چینی میں وقت بھلا دیا شہید کے یہ زینب کی پیش نہایا</p>	<p>۵۸۴ نیکو اور احکم نے گنگا تہ شومر بابر شہنشاہی میں لایا مجاہد کا دل چینی میں وقت بھلا دیا شہید کے یہ زینب کی پیش نہایا</p>	<p>۵۸۵ نیکو اور احکم نے گنگا تہ شومر بابر شہنشاہی میں لایا مجاہد کا دل چینی میں وقت بھلا دیا شہید کے یہ زینب کی پیش نہایا</p>
<p>۵۸۶ واللہ اہی جی سو گزر جایگی زینت ان کی و نکو دیکھیگی زمر جایگی زینت</p>	<p>۵۸۷ طے کر کے بہت جلد یہ منزل گئے بٹا پرے تو میں اور خاک میں تم لگے بیٹا</p>	<p>۵۸۸ پیکان کے نکلنے کا جو دکھ تھے سہا ہر ہر پر یہ مراد وہ لہو ہو کے بیا ہر</p>
<p>۵۸۹ نیکو اور احکم نے گنگا تہ شومر بابر شہنشاہی میں لایا مجاہد کا دل چینی میں وقت بھلا دیا شہید کے یہ زینب کی پیش نہایا</p>	<p>۵۹۰ نیکو اور احکم نے گنگا تہ شومر بابر شہنشاہی میں لایا مجاہد کا دل چینی میں وقت بھلا دیا شہید کے یہ زینب کی پیش نہایا</p>	<p>۵۹۱ نیکو اور احکم نے گنگا تہ شومر بابر شہنشاہی میں لایا مجاہد کا دل چینی میں وقت بھلا دیا شہید کے یہ زینب کی پیش نہایا</p>
<p>۵۹۲ میر نے مجھے جامہ شاہ شہد ا پر دعویٰ تھا خلافت کا اسی کندہ قبا پر</p>	<p>۵۹۳ اب سمجھی کہ دولت مری کھو چکے تھے تم قبر کی آغوش میں سوئی کو چلے تھے</p>	<p>۵۹۴ نیکو اور احکم نے گنگا تہ شومر بابر شہنشاہی میں لایا مجاہد کا دل چینی میں وقت بھلا دیا شہید کے یہ زینب کی پیش نہایا</p>

<p>۱۳۷ آنکھ تھی غنڈا نڈو کھا لیا ہوا زانو باز پیچھا کر کے سکینے کا تھا کوسر نہ پتہ پٹ کے بھائی پر لگی تھی مغل ہو کر اسی چچی زور زبان پر باور</p>	<p>۱۳۸ بہنوں نود کا سر پہ زور زانو بہن جمن و جید زور سر اور چسپ بگلو در کھجے چار پر کا سر اور ماجن کوٹن ترین لاشے کا مار</p>	<p>۱۳۹ حاکم نے بکھڑا کر جلا کو لاو مجاو خرن کو شیشیہ چھاو زینب نے لکھایا اس لکھار اب او بابا سہیا جی بھجے کو بکباو</p>
<p>۱۴۰ ازدانی سو سے غلڈی کر گئی ہر ہر گوہر پہ پھاؤں کے تو مری ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر</p>	<p>۱۴۱ بابا سا بھی مرا کو فی مظلوم نہیں ہر جسکا سر پر نور کہیں لاش کہیں ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر</p>	<p>۱۴۲ گیا ہے کہ عیان زور ولایت نہیں کرتے صدائے گئی پہلے کی حمایت نہیں کرتے ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر</p>
<p>۱۴۳ دشمن ہوا ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر کیا تھیں تھاپوئے کا بی بی اور ان دن لاش تھا بابا کی لاش تھی تھیں گوہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر</p>	<p>۱۴۴ حاکم نے بکھڑا کر جلا کو لاو بکھڑا کر جلا کو لاو جلا کو لاو بکھڑا کر جلا کو لاو جلا کو لاو بکھڑا کر جلا کو لاو جلا کو لاو</p>	<p>۱۴۵ جلا کر کو بکھڑا کر جلا کو لاو جلا کر کو بکھڑا کر جلا کو لاو جلا کر کو بکھڑا کر جلا کو لاو جلا کر کو بکھڑا کر جلا کو لاو</p>
<p>۱۴۶ مان تھو کسان اڈھو نہ ہر اب جا سکینے گوہر تو ملا تھیں ملین ہاے سکینے ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر</p>	<p>۱۴۷ کچھ اور نہیں بعد ظفر ہاتھ لگا ہے زور چھ لٹا یا ہر تو سر ہاتھ لگا ہے ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر</p>	<p>۱۴۸ قائم ہو دنیا کی بنا جکے قدم سے اب اسکا گلا کا کھتا ہر تیغ دوم سے ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر</p>
<p>۱۴۹ جب دیکھا تو ہوا اسباب شکر عابد کی کما اتو علامہ رکھو سر اور حضرت زینب سے کما اور ہوا عابد سے کما سر سے کما کون کو</p>	<p>۱۵۰ جلا کر کو بکھڑا کر جلا کو لاو جلا کر کو بکھڑا کر جلا کو لاو جلا کر کو بکھڑا کر جلا کو لاو جلا کر کو بکھڑا کر جلا کو لاو</p>	<p>۱۵۱ حاکم نے بکھڑا کر جلا کو لاو جلا کر کو بکھڑا کر جلا کو لاو جلا کر کو بکھڑا کر جلا کو لاو جلا کر کو بکھڑا کر جلا کو لاو</p>
<p>۱۵۲ ہر جاک گریبان علی بیٹے کے غم میں سرنگے محمد بن نواسے کے الم میں ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر</p>	<p>۱۵۳ آسدن تجھے محبوب یہ بیدا کر یگی جب فالما اندر سے فریاد کر یگی ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر</p>	<p>۱۵۴ دل غم سے انیس جگر ادا رطبان ہر دشمن شہدا کھنکھنے کی اب تاب کمان ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر</p>



<p>۴۱ چشمہ شہدائے مین و نین از آفتاب تنہائی کی آفتاب میں آفتاب غش تر تھا تھا اسطر کی بیا آفتاب پوش آفتاب تو تری بیا آفتاب</p>	<p>۴۲ دلو اسے دلکھ دلو اسے دلکھ کس کس کوں اگر کھجور لیتے اٹھا نا غش آفتاب تو تری بیا آفتاب پوش آفتاب تو تری بیا آفتاب</p>	<p>۴۳ پیشین کی کجا کجا کجا کجا گلہائی ہو کر سولے کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا گلہائی ہو کر سولے کجا کجا</p>
<p>۴۴ کتے تو ہیں سب گڑھتی ہو کسین آفتاب غم یہ کہ کہ جیتیا نہ ہمیں پائیے کسین آفتاب</p>	<p>۴۵ سب کتے ہیں آگے سے تو آرام ہوا ہر بیان گور میں جانے کا سر انجام ہوا ہے</p>	<p>۴۶ خوش ہوئی کی شام و سحر آجاتی ہر صغرا بابا کی مٹھاری خبر آجاتی ہے صغرا</p>
<p>۴۷ بابا کے جھجکے سے کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا</p>	<p>۴۸ پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا</p>	<p>۴۹ پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا</p>
<p>۵۰ پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا</p>	<p>۵۱ پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا</p>	<p>۵۲ پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا</p>
<p>۵۳ پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا</p>	<p>۵۴ پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا</p>	<p>۵۵ پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا</p>
<p>۵۶ پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا</p>	<p>۵۷ پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا</p>	<p>۵۸ پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا پیشین کی کجا کجا کجا کجا</p>

<p>۱۰۰          بیجا ریت کسب کیا جان غم          تیرا جی ہو غمناک رہو کسے میں پر ہے          صغیر کے لئے کمانے دوسرے جھوٹے          نہ سر سلاست رہو بڑا کیا ہے</p>	<p>۱۰۱          چہ میرا جین و عیال علی          چہ دین کے بین کہ دران کو نہ کیا          عیا زوہ کا نہ بین کی کینہ کی تبت پیا          ایسا ہی کون ان سے پیرا درو آسینا</p>	<p>۱۰۲          مانی نین مر نیکا جھے غم و خطر ہے          پردیس میں پردیسوں کی جا کھاڑ ہے          بلخ ہر اگر پیار کی ہمشیر ہماری          کیون خط نہ لکھا اپنے تقصیر ہماری</p>
<p>۱۰۳          بیجا ریت کسب کیا جان غم          تیرا جی ہو غمناک رہو کسے میں پر ہے          صغیر کے لئے کمانے دوسرے جھوٹے          نہ سر سلاست رہو بڑا کیا ہے</p>	<p>۱۰۴          بیجا ریت کسب کیا جان غم          تیرا جی ہو غمناک رہو کسے میں پر ہے          صغیر کے لئے کمانے دوسرے جھوٹے          نہ سر سلاست رہو بڑا کیا ہے</p>	<p>۱۰۵          بیجا ریت کسب کیا جان غم          تیرا جی ہو غمناک رہو کسے میں پر ہے          صغیر کے لئے کمانے دوسرے جھوٹے          نہ سر سلاست رہو بڑا کیا ہے</p>
<p>۱۰۶          بیجا ریت کسب کیا جان غم          تیرا جی ہو غمناک رہو کسے میں پر ہے          صغیر کے لئے کمانے دوسرے جھوٹے          نہ سر سلاست رہو بڑا کیا ہے</p>	<p>۱۰۷          بیجا ریت کسب کیا جان غم          تیرا جی ہو غمناک رہو کسے میں پر ہے          صغیر کے لئے کمانے دوسرے جھوٹے          نہ سر سلاست رہو بڑا کیا ہے</p>	<p>۱۰۸          بیجا ریت کسب کیا جان غم          تیرا جی ہو غمناک رہو کسے میں پر ہے          صغیر کے لئے کمانے دوسرے جھوٹے          نہ سر سلاست رہو بڑا کیا ہے</p>
<p>۱۰۹          بیجا ریت کسب کیا جان غم          تیرا جی ہو غمناک رہو کسے میں پر ہے          صغیر کے لئے کمانے دوسرے جھوٹے          نہ سر سلاست رہو بڑا کیا ہے</p>	<p>۱۱۰          بیجا ریت کسب کیا جان غم          تیرا جی ہو غمناک رہو کسے میں پر ہے          صغیر کے لئے کمانے دوسرے جھوٹے          نہ سر سلاست رہو بڑا کیا ہے</p>	<p>۱۱۱          بیجا ریت کسب کیا جان غم          تیرا جی ہو غمناک رہو کسے میں پر ہے          صغیر کے لئے کمانے دوسرے جھوٹے          نہ سر سلاست رہو بڑا کیا ہے</p>
<p>۱۱۲          بیجا ریت کسب کیا جان غم          تیرا جی ہو غمناک رہو کسے میں پر ہے          صغیر کے لئے کمانے دوسرے جھوٹے          نہ سر سلاست رہو بڑا کیا ہے</p>	<p>۱۱۳          بیجا ریت کسب کیا جان غم          تیرا جی ہو غمناک رہو کسے میں پر ہے          صغیر کے لئے کمانے دوسرے جھوٹے          نہ سر سلاست رہو بڑا کیا ہے</p>	<p>۱۱۴          بیجا ریت کسب کیا جان غم          تیرا جی ہو غمناک رہو کسے میں پر ہے          صغیر کے لئے کمانے دوسرے جھوٹے          نہ سر سلاست رہو بڑا کیا ہے</p>
<p>۱۱۵          بیجا ریت کسب کیا جان غم          تیرا جی ہو غمناک رہو کسے میں پر ہے          صغیر کے لئے کمانے دوسرے جھوٹے          نہ سر سلاست رہو بڑا کیا ہے</p>	<p>۱۱۶          بیجا ریت کسب کیا جان غم          تیرا جی ہو غمناک رہو کسے میں پر ہے          صغیر کے لئے کمانے دوسرے جھوٹے          نہ سر سلاست رہو بڑا کیا ہے</p>	<p>۱۱۷          بیجا ریت کسب کیا جان غم          تیرا جی ہو غمناک رہو کسے میں پر ہے          صغیر کے لئے کمانے دوسرے جھوٹے          نہ سر سلاست رہو بڑا کیا ہے</p>
<p>۱۱۸          بیجا ریت کسب کیا جان غم          تیرا جی ہو غمناک رہو کسے میں پر ہے          صغیر کے لئے کمانے دوسرے جھوٹے          نہ سر سلاست رہو بڑا کیا ہے</p>	<p>۱۱۹          بیجا ریت کسب کیا جان غم          تیرا جی ہو غمناک رہو کسے میں پر ہے          صغیر کے لئے کمانے دوسرے جھوٹے          نہ سر سلاست رہو بڑا کیا ہے</p>	<p>۱۲۰          بیجا ریت کسب کیا جان غم          تیرا جی ہو غمناک رہو کسے میں پر ہے          صغیر کے لئے کمانے دوسرے جھوٹے          نہ سر سلاست رہو بڑا کیا ہے</p>

<p>۱۷۱ جہاں کی سب کس کی کس کی پوتا ہو سفر نامہ صغریٰ کا جان پر پچھلی پتی کی کیا کرتی ہو چلبلی چلو پے کچھ پتہ نہیں کی کو اپنی زبان سے</p>	<p>۱۷۲ پکے جیسے کس کے بازو کو لایا تب فریاد کی دہی کچھ کیوں تنے کھلایا بہار کی دہی دہی دہی دہی دہی دہی تھا تو بسین باکو بے درد خون لایا</p>	<p>۱۷۳ پتہ پتہ جی جی جی جی جی جی جی اس سلسلہ کی گدگدیں منتیں ہی دے کیا دیکھا کرتے تھے چلو کسے علی</p>
<p>عمرہ ہوا آنکھوں کو نہیں کھولتی صغریٰ چپ ہو گئی ایسی کہ نہیں بولتی صغریٰ</p>	<p>فراتے ہیں صغریٰ کچھ میری خبر ہے بیٹی کوئی دن میں مرادیا سفر ہے</p>	<p>اوسٹو کو بٹھایا ہی یہ فریاد و فغان ہے جونی بی اترتی ہر سو یہ کرتی بیان ہے</p>
<p>۱۷۴ کچھ جی جی جی جی جی جی جی کچھ جی جی جی جی جی جی جی کچھ جی جی جی جی جی جی جی کچھ جی جی جی جی جی جی جی</p>	<p>۱۷۵ کچھ جی جی جی جی جی جی جی کچھ جی جی جی جی جی جی جی کچھ جی جی جی جی جی جی جی کچھ جی جی جی جی جی جی جی</p>	<p>۱۷۶ کچھ جی جی جی جی جی جی جی کچھ جی جی جی جی جی جی جی کچھ جی جی جی جی جی جی جی کچھ جی جی جی جی جی جی جی</p>
<p>آج ادھر ہی اس بچی کی حالت نظر آئی کیا اسے سنا لوگو کہو کیا خبر آئی</p>	<p>کیا جانے کیوں جیسے ہی بڑا زمین پایا کیا ہو گیا کس دکھ میں گرفتار ہیں پایا</p>	<p>ہم جیتے ہیں قرونیا انھیں لو کہ ہم آئے اب انکو کمان پائیں جنھیں کہ ہم آئے</p>
<p>۱۷۷ کچھ جی جی جی جی جی جی جی کچھ جی جی جی جی جی جی جی کچھ جی جی جی جی جی جی جی کچھ جی جی جی جی جی جی جی</p>	<p>۱۷۸ کچھ جی جی جی جی جی جی جی کچھ جی جی جی جی جی جی جی کچھ جی جی جی جی جی جی جی کچھ جی جی جی جی جی جی جی</p>	<p>۱۷۹ کچھ جی جی جی جی جی جی جی کچھ جی جی جی جی جی جی جی کچھ جی جی جی جی جی جی جی کچھ جی جی جی جی جی جی جی</p>
<p>شہر کے لشکر کی خبر لائی ہوں داری فرزند پیر کی خبر لائی ہوں داری</p>	<p>ظاہر میں جو ہون و حکایات سندھی قربان کی خواب کی کب بات سندھی</p>	<p>مرکز ملا چین کسی تشنہ دہن کو چالیسویں تک سب ہو محتاج کفن کو</p>

<p>۲۷ اور نہ کہ در اندک کسی صورت نظانی میں سے لے کر دیکھ کر دیکھ کر بیا بیا افسانہ صفت جلیب جلیبی</p>	<p>۲۸ پہلے ہی کہ بابا سے ملا دیکھ کر پہلے ہی کہ بابا سے ملا دیکھ کر پہلے ہی کہ بابا سے ملا دیکھ کر</p>	<p>۲۹ اور نہ کہ در اندک کسی صورت نظانی میں سے لے کر دیکھ کر دیکھ کر بیا بیا افسانہ صفت جلیب جلیبی</p>
<p>۳۰ میں سے لے کر دیکھ کر دیکھ کر بیا بیا افسانہ صفت جلیب جلیبی</p>	<p>۳۱ میں سے لے کر دیکھ کر دیکھ کر بیا بیا افسانہ صفت جلیب جلیبی</p>	<p>۳۲ میں سے لے کر دیکھ کر دیکھ کر بیا بیا افسانہ صفت جلیب جلیبی</p>
<p>۳۳ میں سے لے کر دیکھ کر دیکھ کر بیا بیا افسانہ صفت جلیب جلیبی</p>	<p>۳۴ میں سے لے کر دیکھ کر دیکھ کر بیا بیا افسانہ صفت جلیب جلیبی</p>	<p>۳۵ میں سے لے کر دیکھ کر دیکھ کر بیا بیا افسانہ صفت جلیب جلیبی</p>
<p>۳۶ میں سے لے کر دیکھ کر دیکھ کر بیا بیا افسانہ صفت جلیب جلیبی</p>	<p>۳۷ میں سے لے کر دیکھ کر دیکھ کر بیا بیا افسانہ صفت جلیب جلیبی</p>	<p>۳۸ میں سے لے کر دیکھ کر دیکھ کر بیا بیا افسانہ صفت جلیب جلیبی</p>
<p>۳۹ میں سے لے کر دیکھ کر دیکھ کر بیا بیا افسانہ صفت جلیب جلیبی</p>	<p>۴۰ میں سے لے کر دیکھ کر دیکھ کر بیا بیا افسانہ صفت جلیب جلیبی</p>	<p>۴۱ میں سے لے کر دیکھ کر دیکھ کر بیا بیا افسانہ صفت جلیب جلیبی</p>
<p>۴۲ میں سے لے کر دیکھ کر دیکھ کر بیا بیا افسانہ صفت جلیب جلیبی</p>	<p>۴۳ میں سے لے کر دیکھ کر دیکھ کر بیا بیا افسانہ صفت جلیب جلیبی</p>	<p>۴۴ میں سے لے کر دیکھ کر دیکھ کر بیا بیا افسانہ صفت جلیب جلیبی</p>

<p>۴۴۴ تھی ہرگز نہ تھی میری بی بی کا عباسؑ میں دیر دیر میں تھی نہ شاہ تھی میری بی بی کا تھی میری بی بی کا</p>	<p>۴۴۴ تھی میری بی بی کا تھی میری بی بی کا تھی میری بی بی کا</p>	<p>۴۴۴ تھی میری بی بی کا تھی میری بی بی کا تھی میری بی بی کا</p>
<p>اس دکھ سہرا ہانی تھیں دلوں کے بابا کب ہونیں پھر ہی تھیں ملوؤں کے بابا</p>	<p>تو دودھ بھی بخشنو گی دعا بھی تھو دو گی جان اپنی بچا دی تو کبھی نام نہ توں گی</p>	<p>یہ بکے لگا روئے وہ شہزادے سکینے اور لیکے گیا مشک وہ ستھڑے سکینے</p>
<p>۴۴۴ تھی میری بی بی کا تھی میری بی بی کا تھی میری بی بی کا</p>	<p>۴۴۴ تھی میری بی بی کا تھی میری بی بی کا تھی میری بی بی کا</p>	<p>۴۴۴ تھی میری بی بی کا تھی میری بی بی کا تھی میری بی بی کا</p>
<p>تھی میری بی بی کا تھی میری بی بی کا تھی میری بی بی کا</p>	<p>۴۴۴ تھی میری بی بی کا تھی میری بی بی کا تھی میری بی بی کا</p>	<p>۴۴۴ تھی میری بی بی کا تھی میری بی بی کا تھی میری بی بی کا</p>
<p>۴۴۴ تھی میری بی بی کا تھی میری بی بی کا تھی میری بی بی کا</p>	<p>۴۴۴ تھی میری بی بی کا تھی میری بی بی کا تھی میری بی بی کا</p>	<p>۴۴۴ تھی میری بی بی کا تھی میری بی بی کا تھی میری بی بی کا</p>
<p>کچھ قائم دیکر یہ تو آفت نہیں دیکھی نہیں کی جگہ سے تو رخصت نہیں دیکھی</p>	<p>کیا کرتا کہ مغموم بہت ہوتے تھے شہزاد منہ دیکھتے تھے بھائی کا اور دوتے تھے شہزاد</p>	<p>دھکلائی وہ جان بازی شہزادہ دہن کو راستی کیا حیدر کو محمد کو حسن کو</p>

۱۳۷

ہیستے ہی بس باد عیاش زلاور  
تبا کی طیار گری عجبے کو زمین پر

جب سبھی سجدہ زدہ کئے لگی روکر  
سب تلکے رو ماتم فرزند سب

یہ جو کما غل ہونے لگا سینہ زنی کا  
اور ذکر تھا شیر کی تشنہ دہنی کا

۱۳۸

بوی کوئی جھپٹے نہ رہے قاسم مضطر  
بوی کوئی بجان ہو سب عباس

بوی کوئی سرسٹ کے ہی علی اکبر  
بوی کوئی مارا گیا یا علی اختر

وہ راہ میں یقین اور ماتم شاہ شہدا تھا  
کیا کیسے اتیس اسکو جو کچھ شریا تھا

رباعی

کس ہم پہل کروں کشتہ تو لبو نہیں  
دیکھو کہ ضعیف صورت موافق نہیں

تن پہ پڑی ہو گرو باز آرا کا  
موتا ہو یقین کہ زندہ در گور نہیں

رباعی ہر زمانے کیلئے  
آں تغیری ہو طحانے کیلئے

بڑھا ہو کر لویہ جوان غنی ہو فقیر  
سب سے پہلے حال جاننے کیلئے



رباعی

یکین آنند خنچ شحالی ہو  
پاس کے ہو نینج کجاہ والی ہو

پس عشرے میں قے شکر چک چک گوگ  
اس سال انھیں کی سچا نہ خالی ہو

رباعی  
نے آہ دہن سوزنہ فغان نکلتے گی  
آواز علی علی کی بان نکلتے گی

بطرح گنگہ شمسے باہر ہوا نہیں  
یون بخیر بین سچ جان نکلتے گی

نہم



## خاتم الطبع

الوداع اے مجلس غم الوداع ہو ہوا آخر یہ ماتم الوداع عجیب طرح کیا یہ ماتم ہو شراب پر جس کے صاحب کے حق میں فرمودہ خاتم الانبیاء پر حسین بنی و انامین حسین چونکہ فقرہ انامین حسین سے انتشار طبیعت ہوتا ہے لہذا کمترین مجملہ چنتا ویلہ کے جو حاضر فی الذہن ہیں ایجا را دو وجہین عرفکہ تاہم ایک یہ کہ باری تعالیٰ نے ذات بابرکات آنحضرت کو مجمع صفات اولین و آخرین خلق فرمایا یا تنیک کہ حبیب اپنا بنایا لیکن درجہ شہادت ظاہری کو بسبب اہانت دین اسلام آپ کے واسطے پسند نہ فرمایا چونکہ یہ عمدہ درجہ مدارج نبوت سے مقرر اور حصول اسکا انکو بذریعہ خاص آل عبا ہوا اس واسطے اپنے تکمیل مدارج کی خوشی میں انامین حسین فرمایا ہے دوسرے یہ کہ جو آپ کو مغفرت امت میں کد و کوشش رہی وہ محتاج بیان نہیں کسی شخص پر نہ ان میں اور اطمینان بخشش امت گنہگار حسب اقرار ایزد عفا را آپ کو بوجہ شہادت حسین علیہ السلام ہوا حتی کہ توسیع مغفرت میں من نیانی علی الحسین و جبت الہ الجنة قرار پایا لہذا اپنے انامین حسین فرمایا فی الحقیقت حسین بنان گرامی فدای امت کرو بہ رواست امت اگر جان کند فدای حسین بہ ہر چہ کہ اکابر دین اور علمائے الاسخنین اور شعرا کے کالمین کے بعد دیگرے صد ہا کتاہین مصائب المصیبت علیہم السلام میں تصنیف تالیف فرماتے آئے لیکن جو طریقہ شعرا نے ہند نے مرفیہ کوئی کا نکالا یہ ایسا ہر دلعزیز ہوا کہ ہر شخص اس کا عاشق ہو۔ اور ایک زمانہ کلام نو کا شایع ہو ایسا الناس وہ کون یوسف بازار معافی ہو جسکے کلام کا ہر ادنیٰ و اعلیٰ بنظر زلیخا خریدار ہے اور وہ کون عزیز جہان ہو جسکا سخن مقبول دیار و امصار ہے وہ کیتا کے زمانہ شاعر بیکانہ اقصح القصص اکمل الکلام الکمل سخن تازہ کندہ مضامین کمین زینت مہنر۔ محشر ہند ملائک جلیس جناب میر بر علی صاحب معفورا المخلص بہ اینس اعلیٰ اللہ تقاسم فی اعلیٰ علیین و حشرہ مع الائمة المعصومین تھا جسکا کلام جملہ عیوب سے پاک و صاف اور شہرہ انکی فصاحت و بلاغت کافات سے تا قات تھا افسوس کہ ایسے با کمال کا انتقال ۱۲۹۲ھ کے آخر میں ہوا اور ایسے وحید عصر کو فلک بیدار نے زیر زمین پتھان کر دیا۔ ازاںجا کہ کلام معجز نظام اس ممدوح کا ایک بھر زخار اور قسزم ناپید کتنا تھا اور باعث طبع نہوتے کے ہر شخص کو علی العموم ملت تو کمان و یکمنا تک نصیب ہوتا تھا لہذا ہر وضع و شریف شوق دیدار کلام میں مشغول

ماہی بے آب طیان تھا آخر امرار شاہ لیتن نے یہ اتر دکھایا کہ فرور روزگار مالک مطبع اودھ اخبار کو غیال  
 طبع آیا اور بے ایمانے جناب موصوف سید رضا حسین ولد سید بندہ حق شنویس مرحوم ملازم مطبع نے  
 نہایت عرق ریزی سے عمدہ عمدہ مرثیہ کو منتخب کر کے چار جلدوں کا ذخیرہ بنایا تھی تو یوں ہے کہ بہت  
 والا نہمت مالک مطبع موصوف نے گویا اہیائے اموات کا کام کیا انھیں یہ جلد چارم قبل ازین چند بار  
 مطبع منشی نو لکھنور واقع لکھنؤ میں طبع ہوئی اور اب بزمیدار امرار شاہ لیتن و ذاکرین مطبع منشی نو لکھنور  
 واقع لکھنؤ میں بجالی ہستی گوہر اکلیل امارت یا قوت و سیم حالات ذی المجد و الحاسن العجیب منشی بشن زراہین  
 صاحب بھارگو دام افتاب مالک مطبع ہاتھ نام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ مطبع ماہ ستمبر ۱۹۲۶ء بار دوم  
 طبع ہو کر حاصل گوی ذاکرین ہوئی

## تاریخات طبع سابق

از سخنور کامل منشی بھگوان دیاں صاحب عقل مخمقین بخت مطبع کا بیور	
کہ ہر بندہ نکاہے طومار در در ہویدا چمن جن سے بس آئنا در در خدیرین سے اب طلبگار در در تو عاقل لکھو۔ برزخار در در ۱۹۱۱ء	میں کیا ذکر نیک خوب انیس لکھے مرثیہ خوب سب جائز انھیں کی یہ جلد چارم چھپی اگر فکر سال سیلھی کی ہے ایضاً
کہ دھن خوبے او بہت دشوار زفر غم بگو۔ غمہاے بسیار	انہیں این جلد چارم خوب فرمود تر ذکر فکر تاریخ عاقل
از اسوہ سخنوران مولانا محمد حامد علیا صاحب حامد شاہ آبادی محافظ عملہ صبح	
رقم کرد حالات کرب و بلا ستم پرستم جو رہ جو رہ با کہ بد ابن مرجانہ آن بیخیم روا داشت قتل شہ دومرا بعد حسن و خوبی بفضل خدا کلمہ ماند زمین یاد بر صفحا زہی ذکر اسباط خیر الورا	درین مرثیہ با جناب امیس بہنجمہ برآل احمد گذشت در نیا کہ ابن زیا و یعین زسکان کوفہ وہم اہل شام چو این جلد چارم عرض طبع شد دلم فکر تاریخ طبعش نمود خوشتم بہ منقوط خوش مصرعہ

قیمت	نام کتاب
۱۰۰	مجمع المسائل - اسکا مطالعہ طلبائے مذہب امامیہ کو نہایت ضروری ہے اس میں تمام ضروری مسائل بیان کر دیے گئے ہیں اور اس پر مجتہدین عراق کے حواشی چڑھائے گئے ہیں مصنفہ آقا محمد حسن الحسینی۔
۱۰۰	حلیۃ المتقین - اس میں شرع محمدی کے مکالم و محاسن کا بیان ہے۔
۱۲	دعائے جوشن صغیر و کبیر۔
۱۰۰	تذکرۃ المعاد - فقہ میں بے مثل کتاب ہے سیکڑون فوائد اس میں درج ہیں۔
	فقہ اردو اہل تشیع
۱۰۰	انارۃ البصائر و کشف السرر - اس میں اصول دین مذہب اثنا عشری کو بآل بیان کیا گیا ہے از نواب شفاء الدولہ ذکار الملک سید افضل علی خان صاحب بہادر۔
۱۰۰	جلد دوم - بیان نبوت میں - دعا، جلد سوم - بیان امامت میں۔
۱۸	اعمال الصالحین - اس میں دعائیں مختصرہ اور بطولہ ماثورہ درج ہیں از مولوی سید مصطفی حسین - بنظر ثانی جناب مجتہد العصر آقا حسین صاحب۔
۱	بعد حمد ہندی نظم - مختصر طور پر مسائل فقہ اہل تشیع کا بیان ہے۔
۱۰۰	حلیۃ العرائس - سہیل کی مستند کتب سے نکاح کے ضروری مسائل منتخب کر کے درج کیے گئے ہیں۔
۱۰۰	احکام الامم - احکام ضروریہ نماز روزہ و تعقیبات بعد نماز از حاجی حسن علی صاحب۔
۱۲	مواعظ جعفری - اصول و فروع دین مذہب امامیہ از سید غلام حیدر خان صاحب نقوی جالسی۔
۱۰۰	لسان المتقین - مذہب امامیہ کی ایک جامع کتاب ہے جس میں تعقیبات نماز پنجگانہ کیفیت سجدہ شکر ادعیہ سجدہ شکر سونے وقت کی دعائیں - روزانہ کی دعائیں - تسبیح حکام کی دعائیں دفع محتاجی - حجامت و اطہی کی فضیلت کنگھی آبنہ خوشبو لگانے کی فضیلت - کھانے پینے پاخانہ کے آداب وغیرہ انگوٹھیوں کا بیان وغیرہ وغیرہ نہایت جامع کتاب ہے۔
۱۰۰	سرور البشر - از منور حسن صاحب نشر اس میں منقبت حضرت علی رضی اللہ عنہ و اولاد حسنین رضی اللہ عنہما کو بیان کیا گیا ہے۔

فہرست	نام کتاب
۱	تحفۃ العوام - دو حصہ - پہلے حصے میں تمام ضروری مسائل مذہب امامیہ دوسرے میں نجس و حرام کا ذکر اور تسخیر قلوب و وسعت رزق وغیرہ کے اعمال کا غنہ سفید۔
۲	تحفۃ الاطفال - بچوں کے لئے بہت مفید ہی اصول مذہب اثنا عشری کا بیان ہے۔
۳	زاوا المؤمنین - اعمال عاشورہ دو مایاے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔
۴	جامع جعفری - جامع رضوی کا اردو زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے نثر نہایت سلیس ہے اصل کتاب فقہ اثنا عشری کی نثر نہایت معتبر اور مشہور ہے جو شرائع الاسلام کا ترجمہ ہے۔
۵	زاوا الصالحین - جس کے چودہ حصہ ہیں آٹھ حصہ شائع ہو چکے ہیں آہیں جملہ ضروری مسائل و احکام شرعی مذہب امامیہ کے مع سال اعمال وغیرہ خرمنک ہزاروں مفید اور کارآمد باتیں درج ہیں ایسی مذہبی جامع کتاب آج تک زبان اردو میں شائع نہیں ہوئی اسپر چار مجتہدین کی توثیق کی مرین ہیں خرمنک قابل دید ہے۔
۶	حصہ اول - فضیلت علم و عملیات وغیرہ۔
۷	حصہ دوم - آداب و کیفیت طعام وغیرہ۔
۸	حصہ سوم - مطہرات و اعمال ہر ماہ میں۔
۹	حصہ چہارم - عقاب - ترک نماز واجبہ وغیرہ۔
۱۰	حصہ پنجم - نماز عصر و تعقیبات نماز عصر میں۔
۱۱	حصہ ششم - فضائل صلوات میں۔
۱۲	حصہ ہفتم - نماز صبح و تعقیبات وغیرہ میں۔
۱۳	حصہ ہشتم - فضیلت روز جمعہ و اعمال و نماز روز جمعہ۔
۱۴	ترجمہ صحیفۃ الرضا - ضروری احادیث کا ترجمہ ہے۔
۱۵	کنوز الآخرة - یعنی بعد حمد ہندی منظوم چونکہ بعد حمد ہندی کی زبان عربی انداز میں لکھی گئی ہے۔
۱۶	وسیلۃ النجاة - مجموعہ مسائل مذہب شیعہ و سید علی حسین صاحب۔
۱۷	مینیچر نو لکھنؤ بکٹھو حضرت کبیر...